الله
معراج المتقین
ترتیب و تحقیق:
مولانا مجاہد حسین ڈمانی قمی
مختصر قرآنی سورتوں، بہترین دعاؤں، زیارات، اذکار
اور ۳۰۰ سے زیادہ احادیثِ معصومینؑ کا مجموعہ اردو ترجمے کے ساتھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الاسماء الحسنیٰ
اللہ جل جلالہ
هٰذا بصائر للناس وهدى ورحمة لقوم يوقنون
یہ قرآن لوگوں کے لیے دانائی کی باتیں ہیں اور جو یقین رکھتے ہیں ان کے لیے ہدایت اور رحمت ہے (الجاثیہ-۲۰)
الرحمٰن
بڑا مہربان
الرحیم
بے حد رحم کرنے والا
الملک
حقیقی بادشاہ
القدوس
نہایت پاکیزہ
السلام
جس کی ذاتی صفت سلامتی ہے
المؤمن
امن و امان عطا کرنے والا
المہیمن
نگہبان
العزیز
غلبہ اور عزت والا جو سب پر غالب ہے
الجبار
صاحب جبروت، ساری مخلوق اس کے زیر تصرف ہے
المتکبر
کبریائی اور بڑائی اس کا حق ہے
الخالق
پیدا کرنے والا
الباری
ٹھیک پیدا کرنے والا
المصور
صورتگر
الغفار
گناہوں کا بہت زیادہ بخشنے والا
الوہاب
سب پر پوری طرح غالب
جس کے سامنے سب مغلوب اور عاجز ہیں
القہار
بغیر کسی منفعت کے خوب عطا کرنے والا
الرزاق
سب کو روزی دینے والا
الفتاح
فیصلہ کرنے والا
العلیم
سب کچھ جاننے والا
القابض
تنگی کرنے والا
الباسط
کشادگی دینے والا
الخافض
پست کرنے والا
الرافع
بلند کرنے والا
المعز
عزت دینے والا
المذل
ذلت دینے والا
السمیع
سب کچھ سننے والا
البصیر
سب کچھ دیکھنے والا
الحکم
حاکم حقیقی
العدل
سراپا عدل و انصاف
اللطیف
لطافت اور لطف و کرم جس کی ذاتی صفت ہے
الخبیر
ہر بات سے باخبر
الحلیم
نہایت بردبار
العظیم
بڑی عظمت والا سب سے بزرگ و برتر
الغفور
بہت بخشنے والا
الشکور
قدردان
العلی
سب سے بالا و برتر
الکبیر
سب سے بڑا
الحفیظ
سب کا نگہبان
المقیت
سب کو سامان حیات فراہم کرنے والا
الحسیب
سب کے لیے کفایت کرنے والا
الجلیل
عظیم القدر
الکریم
صاحب کرم

الرَّقِیْبُ
نگہدار اور محافظ
الْمُجِیْبُ
قبول کرنے والا
الْوَاسِعُ
وسعت رکھنے والا
الْحَکِیْمُ
سب کام حکمت سے کرنے والا
الْوَدُوْدُ
بڑا چاہنے والا
الْمَجِیْدُ
بڑا بزرگ
الْبَاعِثُ
اٹھانے والا، موت کے بعد مُردوں کو زندہ کرنے والا
الشَّهِیْدُ
حاضر، جو سب کچھ دیکھتا اور جانتا ہے
الْحَقُّ
جس کی ذات و وجود اصلاً حق ہے
الْوَکِیْلُ
کارسازِ حقیقی
الْقَوِیُّ
صاحبِ قوت
الْمَتِیْنُ
بہت مضبوط
الْوَلِیُّ
سرپرست و مددگار
الْحَمِیْدُ
لائقِ حمد و ستائش
الْمُحْصِی
سب مخلوقات کے بارے میں پوری معلومات رکھنے والا
الْمُبْدِئُ
پہلا وجود بخشنے والا
الْمُعِیْدُ
دوبارہ زندگی دینے والا
الْمُحْیِی
زندگی بخشنے والا
الْمُمِیْتُ
موت دینے والا
الْحَیُّ
زندہ و جاوید، زندگی جس کی ذاتی صفت ہے
الْقَیُّوْمُ
خود قائم رہنے والا، سب مخلوق کو اپنی مشیت کے مطابق قائم رکھنے والا
الْوَاجِدُ
سب کچھ پالینے والا
الْمَاجِدُ
بزرگی اور عظمت والا
الْوَاحِدُ
تنہا (اپنی ذات میں)
الْاَحَدُ
اپنی صفات میں یکتا
الصَّمَدُ
سب سے بے نیاز اور سب اس کے محتاج
الْقَادِرُ
قدرت والا
الْمُقْتَدِرُ
سب پر کامل اقتدار رکھنے والا
الْمُقَدِّمُ
(جسے چاہے) آگے کر دینے والا
الْمُؤَخِّرُ
(جسے چاہے) پیچھے کر دینے والا
الْاَوَّلُ
سب سے پہلے وجود رکھنے والا
الْاٰخِرُ
سب کے بعد وجود رکھنے والا
الظَّاهِرُ
بالکل آشکار
الْبَاطِنُ
بالکل مخفی
الْوَالِیُ
مالک و کارساز
الْمُتَعَالُ
بہت بلند و بالا
الْبَرُّ
بڑا محسن
التَّوَّابُ
توبہ کی توفیق دینے والا، بہت زیادہ توبہ قبول کرنے والا
الْمُنْتَقِمُ
مجرمین کو کیفرِ کردار کو پہنچانے والا
الْعَفُوُّ
بہت معافی دینے والا
الرَّءُوْفُ
بہت مہربان
مَالِکُ الْمُلْکِ
سارے جہاں کا مالک
ذُوالْجَلَالِ وَالْاِکْرَام
صاحبِ بزرگی و بخشش
الْمُقْسِطُ
حقدار کو حق عطا کرنے والا، عادل و منصف
الْجَامِعُ
ساری مخلوقات کو قیامت کے دن یکجا کرنے والا
الْغَنِیُّ
خود بے نیاز جس کو کسی سے کوئی حاجت نہیں
الْمُغْنِی
اپنی عطا کے ذریعے بندوں کو بے نیاز کرنے والا
الْمَانِعُ
روک دینے والا
الضَّارُّ
(اپنی حکمت اور مشیت کے تحت) ضرر پہنچانے والا
النَّافِعُ
نفع پہنچانے والا
النُّوْرُ
سراپا نور
الْهَادِی
ہدایت دینے والا
الْبَدِیْعُ
بغیر مثالِ سابق کے مخلوق کا پیدا کرنے والا
الْبَاقِی
ہمیشہ رہنے والا، جسے کبھی فنا نہیں
الْوَارِثُ
سب کے فنا ہونے کے بعد باقی رہنے والا
الرَّشِیْدُ
صاحبِ رشد و حکمت جس کا ہر فعل درست ہے
الصَّبُوْرُ
بڑا صابر کہ بندوں کی بڑی سے بڑی نافرمانیاں دیکھتا ہے اور فوراً

صراطِ مستقیم کیا ہے؟
لا الٰہ الا اللہ • محمد رسول اللہ • علی ولی اللہ
اُصولِ دین
توحید
عدل
نبوت
امامت
قیامت
فروعِ دین
نماز
روزہ
حج
خمس
زکات
جہاد
امر بالمعروف
نہی عن المنکر
تولیٰ
تبریٰ
محمد مصطفیٰ
فاطمہ زہرا
امام علی
امام حسن
امام حسین
امام زین العابدین
امام محمد باقر
امام جعفر صادق
امام موسیٰ کاظم
امام علی رضا
امام محمد تقی
امام علی النقی
امام حسن العسکری
امام مہدی
قرآن مجید
اِنَّمَا مَثَلُ اَہْلِ بَیْتِیْ فِیْکُمْ کَمَثَلِ سَفِیْنَۃِ نُوْحٍ
قَالَ رسول اللہ: اِنَّمَا مَثَلُ اَہْلِ بَیْتِیْ فِیْکُمْ کَمَثَلِ سَفِیْنَۃِ نُوْحٍ مَنْ دَخَلَہَا نَجٰی وَمَنْ تَخَلَّفَ عَنْہَا غَرِقَ وَہَوٰی
رسولِ خدا نے فرمایا: میرے اہلبیت کی مثال نوح کی کشتی کی طرح ہے جو اس میں سوار ہو گیا وہ نجات پا گیا اور جو سوار نہیں ہوا غرق ہو گیا۔

مختصر قرآنی سورتوں، مُجرّب دُعاؤں، زیارات، اذکار
اور ۳۰۰ سے زیادہ اخلاقی احادیث کا مجموعہ
مکمل اردو ترجمے کے ساتھ

ترتیب و تحقیق:
مولانا مجاہد حسین دامانی قمی

مشخصات کتاب

نامِ کتاب	:	معراج المتقین
تحقیق وترتیب	:	مولانا مجاہد حسین دامانی قمی
کمپوزنگ	:	محترمہ امبر فاطمہ مجاہد دامانی
علمی تعاون	:	مولانا سیّد علی افضل زیدی قمی
تصحیح اوّل	:	مولانا مظہر علی مشہدی
تصحیح دوّم	:	مولانا سیّد مرتضیٰ نقوی
تصحیح سوّم	:	مولانا سیّد منہال حیدر رضوی
تصحیح چہارم	:	حافظ محمد ثقلین
گرافکس ڈیزائننگ	:	دانیال دیوجانی، سید اکبر رضوی، باقر نعیم، علی حسین، مجاہد دامانی
آغاز ترتیب وتدوین	:	شبِ ۱۱ ذی القعدہ ۱۴۴۰ھ (تاریخِ ولادتِ امام علی رضا علیہ السلام)
اختتام ترتیب وتدوین	:	۲۰ جمادی الثانی ۱۴۴۴ھ (تاریخِ ولادتِ حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام)
سال اشاعت	:	2024

تمام مومنین ومومنات، مسلمین ومسلمات، زندہ اور مرحومین، اوّل تا آخرین،
ہمارے ربّ کی کل مخلوقات کو اس کاوش کا اجر وثواب پہنچے۔ (الٰہی آمین)

التماسِ سورۂ فاتحہ ودُعائے مغفرت

برائے تمام مرحوم مومنین ومومنات اور شہداء ملّتِ جعفریہ

کتاب کے ملنے اور اس کارِ خیر کی مزید اشاعت کیلئے واٹس ایپ پر رابطہ کریں:
مولانا مجاہد حسین دامانی قمی: 00923181439266
جناب افتخار حسین جعفری: 00447546412022

اظہار تشکر

اللہ تعالیٰ کے لا تعداد، انگنت، بے حساب، اور بے شمار احسانات ہیں کہ اس نے ہمیں عدم سے وجود بخشا، حتیٰ ہمارے وجود کا ذرّہ ذرّہ خدا کے فضل کا ممنون ہے اور ہم حتیٰ پلک جھپکنے کے لئے بھی اس کے لطف و کرم کے محتاج ہیں اور اس کے فیض کے بغیر ہمارے لئے سانس لینا بھی ممکن نہیں۔

بے انتہا شکر اُس باری تعالیٰ کا جس نے ہماری ہدایت کے لئے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و آلِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذواتِ مقدسہ کو بھیجا جن کے قول، فعل، اور تقریر، بہ تعبیر دیگر؛ گفتار، کردار اور رفتار کو ہمارے لئے سنّت و حجّت قرار دیا۔

پھر ہمارے والدین محترم کا بے حد شکریہ کہ جنہوں نے دینِ مبین اسلام کے بتائے ہوئے طریقے پر ہماری تربیت کرنے کی کوشش کی اور اپنی راحت کو بُھلا کر آخری دَم تک ہمیں راحت پہنچانے کی کوشش کی۔

انکے بعد اُن تمام اساتذہ کا بے حد شکریہ جنہوں نے الف ب سکھانے سے لے کر اب تک ہر اندھیرے سے نکال کر روشنی کی طرف راہنمائی کی۔

پھر والدین کے ان دوستوں کا شکریہ جنہیں خدا نے وسیلہ بنایا کہ انہوں نے ہماری زندگی میں آئے ہر مشکل وقت میں ہر قسم کا اخلاقی اور مالی تعاون کیا۔

پھر اپنے تمام رشتے داروں اور دوستوں کا شکریہ جنہوں نے دامے، درمے، سخنے تعاون کیا۔ اور ان کا شکریہ جنہوں نے اس کتاب کی نشر و اشاعت کا بیڑا اُٹھایا۔

خداوندِ متعال سے دُعا ہے کہ پروردگار اس حقیری سی کاوش کو اپنی بارگاہ میں مقبول فرمائے۔ (آمین)

فہرست

انتساب
اس کتاب معراج المتقین کو امام المتقین علی علیہ السلام
کی بارگاہِ اقدس میں ہدیہ کرتا ہوں

قَالَ ع اَلْعُجْبُ عُنْوَانُ الْحِمَاقَةِ.
امام علی علیہ السلام نے فرمایا: خود پسندی حماقت وکم عقلی ہے۔
(عیون الحکم والمواعظ (لیثی)؛ص ۳۲)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ آلِ مُحَمَّدٍ وَّ عَجِّلْ فَرَجَھُمْ

مقدمہ

وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُونِيٓ أَسْتَجِبْ لَكُمْ إِنَّ الَّذِينَ يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِي سَيَدْخُلُونَ جَهَنَّمَ دَاخِرِينَ (سورہ غافر/مومن، آیت ۶۰)

ترجمہ: اور تمہارے پروردگار نے کہا ہے کہ مجھے پکارو تاکہ میں تمہاری دُعا کو قبول کروں، جو لوگ گھمنڈ میں آکر میری عبادت سے منہ موڑتے ہیں، عنقریب ذلیل ہوکر جہنم میں داخل ہوں گے۔

تلاوت وقرأت کے ثواب کے معنی

تلاوتِ قرآن یا سورتوں اور مخصوص آیات کیلئے جو ثواب، فضیلتیں اور اہم فائدے بیان ہوئے ہیں ان کا یہ مفہوم ہرگز نہیں کہ انسان انہیں بطور وِرد پڑھے اور صرف زبان چلانے پر اکتفاء کرے بلکہ قرآن کا پڑھنا سمجھنے کیلئے اور سمجھنا غور وفکر کیلئے ہے اور غور وفکر عمل کرنے کیلئے ہے۔ تعجب ہے کہ جو فضیلت کسی سورہ یا آیت کے متعلق ذکر ہوئی ہے وہ اس سورہ یا آیت کے موضوع سے بہت زیادہ مناسبت رکھتی ہے۔

دُعا کے معنی

''دُعا'' عربی زبان کا لفظ ہے، جس کا مادّہ ''دَعَوَ'' ہے، اور اس کی جمع ''اَدعیہ'' ہے۔ ابن فہد حلّی لکھتے ہیں کہ:

طَلَبُ الْأَدْنٰی لِلْفِعْلِ مِنَ الْأَعْلٰی عَلٰی جِهَةِ الْخُضُوْعِ وَالْاِسْتِكَانَةِ.
دُعا یعنی کسی حقیر اور ادنیٰ شخص کا کسی کام کیلئے کسی بلند مرتبہ ذات سے خضوع وخشوع کے ساتھ حاجتوں کو طلب کرنا۔

(عدۃ الداعی ونجاح الساعی، ص:۱۲)

قَالَ ع شَرُّ إِخْوَانِكَ وَأَغَشُّهُمْ لَكَ مَنْ أَغْرَاكَ بِالْعَاجِلَةِ وَأَلْهَاكَ عَنِ الْآجِلَةِ.
امام علی علیہ السلام نے فرمایا: تمہارا بدترین بھائی وہ ہے جو تم کو دنیادار بنادے اور آخرت سے غافل کردے۔
(عیون الحکم والمواعظ (لیثی) ص ۲۹۵)

دُعا کے ارکان

۱۔ داعی: دُعا کرنے والا۔

۲۔ مدعو: جس سے دُعا مانگی جارہی ہے۔

۳۔ مدعو لہٗ: جس خاطر، چیز یا حاجت کیلئے دُعا مانگی جارہی ہے۔

۴۔ دُعا: وہ الفاظ جن کے ذریعے دُعا مانگی جارہی ہے۔

انسان توجہ رکھے کہ وہ خود کیا ہے (داعی) اور جس سے مانگ رہا ہے (مدعو) وہ کون ہستی ہے؟ جس سے انسان دُعا کر رہا ہے وہ ایسی ہستی ہے جو کسی کی محتاج نہیں ہے بلکہ غنیِ مطلق ہے، ہر چیز سے بے نیاز ہے۔

قرآن فرماتا ہے:

لِلّٰهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ إِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيدُ

آسمان اور زمین میں جو کچھ ہے سب اللہ کا ہے، بیشک وہ غنی، بے نیاز، صاحب دولت بھی ہے اور حمید بھی ہے۔ (سورہ لقمان، آیت ۲۶)

اس کا علم ایسا ہے کہ وہ ہر چیز کے ماضی، حال و مستقبل کے بارے میں سب کچھ جانتا ہے،

يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ

اللہ سب کچھ جانتا ہے، جو کچھ ان کے آگے ہے اور جو ان کے پیچھے ہے۔ (بقرہ، ۲۵۵)

اس کا رزق ایسا ہے جو کبھی ختم ہونے والا نہیں ہے کہ:

إِنَّ هٰذَا لَرِزْقُنَا مَا لَهُ مِنْ نَفَادٍ

یہ ہمارا رزق ہے جو کبھی ختم ہونے والا نہیں ہے۔ (سورہ ص، آیت ۵۴)

اور دُعائے افتتاح میں ہے:

وَلَا تَزِيدُهُ (يَزِيدُهُ) كَثْرَةُ الْعَطَاءِ إِلَّا جُوداً وَكَرَماً۔ (دُعائے افتتاح)

وہ جتنا زیادہ عطا کرتا ہے جتنا زیادہ بخشتا ہے اس کے جود و کرم میں اضافہ ہوتا ہے۔

قَالَ ع شَرُّ الْإِخْوَانِ الْمُوَاصِلُ عِنْدَ الرَّخَاءِ وَالْمُفَاصِلُ عِنْدَ الْبَلَاءِ.

امام علی علیہ السلام نے فرمایا: بدترین بھائی وہ ہے جو خوشحالی میں ساتھ رہتا ہے اور مصیبت میں ساتھ چھوڑ دیتا ہے۔

(عیون الحکم والمواعظ (لیثی): ص ۲۹۵)

اور ہم دُعا کرنے والے (داعی) ایسے ہیں کہ قرآن فرماتا ہے:

يَا أَيُّهَا النَّاسُ أَنتُمُ الْفُقَرَاءُ إِلَى اللهِ وَاللهُ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيدُ

اے انسانوں! تم سب کے سب اللہ کے محتاج اور اس کی بارگاہ کے فقیر ہو، اور اللہ ہی ہے جو غنی و بے نیاز بھی ہے اور حمید بھی ہے۔ (سورہ فاطر، آیت ۱۵)

یہی وجہ ہے کہ دُعا ایک فطری عمل ہے کہ اگر کسی انسان کا عقیدہ صحیح نہ بھی ہو تب بھی فطرتاً وہ اس دُعا کا سہارا لینے پر مجبور ہوتا ہے، مثلاً جب انسان سمندر میں ڈوب رہا ہوتا ہے اور اسے کوئی نظر نہیں آتا تو فطرتاً وہ کہتا ہے کہ کیا کوئی ہے جو مجھے بچالے! کوئی تو ہو جو مجھے بچا لے! تو یہ "کوئی" کون ہے؟ یہ وہی خدا ہے جس کی پہچان کو انسان کی فطرت میں رکھ دیا گیا ہے۔ اور یہ اللہ کا فضل اور اس کا لطف ہے کہ خود اس نے انسان کو دُعا کرنے کا حکم دیا ہے، اسی لئے صرف عام لوگ ہی نہیں، انبیاء اور آئمہ بھی دُعا کرتے ہوئے نظر آتے ہیں، قرآن مجید میں موجود انبیاء کی دُعائیں، اور صحیفۂ کاملہ کی دُعائیں اس بات پر شاہد ہیں۔

اسی لئے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث ہے:

أَفْضَلُ الدُّعَاءِ دُعَائِي وَدُعَاءُ الْأَنْبِيَاءِ قَبْلِي

بہترین دُعا میری دُعا اور ان انبیاء کی دُعا ہے جو مجھ سے پہلے گزر چکے ہیں۔

(فلاح السائل ونجاح المسائل؛ ص ۳۲)

دُعا کے آداب

قَالَ الصَّادِقُ ع احْفَظْ أَدَبَ الدُّعَاءِ وَانْظُرْ مَنْ تَدْعُو كَيْفَ تَدْعُو وَلِمَاذَا تَدْعُو

امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: دُعا کے ادب کا خیال رکھو اور توجہ رکھو کہ کس عظیم ہستی کو پکار رہے ہو اور کس طرح پکار رہے ہو اور کیوں پکار رہے ہو!

(مصباح الشریعہ؛ ص ۱۳۲)

قَالَ ع خَيْرُ الاِخْتِيَارِ صُحْبَةُ الأَخْيَارِ.
امام علی علیہ السلام نے فرمایا: بہترین انتخاب نیک لوگوں کی ہمنشینی ہے۔
(عیون الحکم والمواعظ (لیثی)؛ص ۲۳۷)

۱۔ طہارت

دُعا کا ادب یہ ہے کہ جب انسان خالقِ کائنات کی بارگاہ میں جائے تو طہارت کی حالت میں دُعا مانگے۔ انسان طہارت تین طریقوں سے حاصل کرسکتا ہے: وضو، غسل اور تیمم۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:

قَالَ ص يَقُولُ اللهُ تَعَالَى مَنْ أَحْدَثَ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ فَقَدْ جَفَانِي وَمَنْ أَحْدَثَ وَتَوَضَّأَ وَلَمْ يُصَلِّ رَكْعَتَيْنِ وَلَمْ يَدْعُنِي فَقَدْ جَفَانِي وَمَنْ أَحْدَثَ وَتَوَضَّأَ وَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ وَدَعَانِي فَلَمْ أُجِبْهُ فِيمَا يَسْأَلُ عَنْ أَمْرِ دِينِهِ وَدُنْيَاهُ فَقَدْ جَفَوْتُهُ وَلَسْتُ بِرَبٍّ جَافٍ.

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جس شخص سے حدث صادر ہو اور وہ وضو نہ کرے تو اس نے مجھ پر جفا کی اور جس شخص سے حدث صادر ہو اور وہ وضو کرے اور دو رکعت نماز نہ پڑھے اور مجھ سے دُعا نہ مانگے تو اس نے مجھ پر جفا کی اور جس شخص سے حدث صادر ہو اور وہ وضو کرکے دو رکعت نماز پڑھے پھر مجھ سے دُعا مانگے تو اگر میں اس کی دینی اور دنیاوی حاجت پوری نہ کروں تو میں نے اس پر جفا کی جبکہ میں جفا کرنے والا پروردگار نہیں ہوں۔

(ارشاد القلوب الی الصواب (دیلمی)؛ ج ۱؛ص ۶۰)

۲۔ ہر حالت میں دُعا کرے

دُعا کا ایک ادب یہ بھی ہے کہ انسان خوشحالی اور فراخدلی میں بھی دُعا کرے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤد علیہ السلام کو وحی کی کہ:

يَا دَاوُدُ اذْكُرْنِي فِي أَيَّامِ سَرَّائِكَ كَيْ أَسْتَجِيبَ فِي أَيَّامِ ضَرَّائِكَ.

اے داؤد! اپنے خوشحال دنوں میں مجھ سے دُعا مانگو تا کہ میں مصیبت کے دنوں میں بھی تمہاری دُعاؤں کو قبول کروں۔ (الجعفریات (الاشعثیات)؛ص ۲۱۵)

ایسا نہ ہو کہ انسان صرف اس وقت دُعا کرے جب وہ پریشان ہو اور جب اس کی پریشانی

قَالَ ع جَالِسْ أَهْلَ الْوَرَعِ وَالْحِكْمَةِ وَأَكْثِرْ مُنَاقَشَتَهُمْ فَإِنَّكَ إِنْ كُنْتَ جَاهِلاً عَلَّمُوكَ وَإِنْ كُنْتَ عَالِماً ازْدَدْتَ عِلْماً. امام علی علیہ السلام نے فرمایا: پرہیزگار اور صاحبان حکمت کے ساتھ بیٹھا کرو اور ان سے خوب سوال جواب کرو اگر تم جاہل ہو تو تمہیں علم دیں گے اور اگر تم عالم ہو تو تمہارے علم میں اضافہ ہوگا۔ (عیون الحکم والمواعظ (لیثی)؛ ص ۲۲۳)

دور ہو جائے تو دُعا کو چھوڑ دے بلکہ پریشانی کے دور ہو جانے کے بعد خوشحالی اور فراخدلی کی حالت میں بھی دُعا کرتا رہے سورہ یونس میں ہے کہ:

وَإِذَا مَسَّ الْإِنْسَانَ الضُّرُّ دَعَانَا لِجَنْبِهِ أَوْ قَاعِدًا أَوْ قَائِمًا فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُ ضُرَّهُ مَرَّ كَأَنْ لَمْ يَدْعُنَا إِلَىٰ ضُرٍّ مَسَّهُ

انسان کو جب کوئی نقصان پہنچتا ہے تو اُٹھتے بیٹھتے کروٹ بدلتے ہمیں پکارتا ہے اور جب ہم اس نقصان کو دور کر دیتے ہیں تو یوں گزر جاتا ہے جیسے کبھی مصیبت میں ہمیں پکارا ہی نہیں تھا۔ (سورہ یونس، آیت ۱۲)

دُعا کی شرائط

دُعا کی قبولیت کی دو شرطیں ہیں:

۱۔ بسم اللہ سے آغاز

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث ہے کہ:

لَا يُرَدُّ دُعَاءٌ أَوَّلُهُ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

جس دُعا کے شروع میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ہو، وہ ردّ نہیں ہوتی ہے۔

(الدعوات (للراوندی)/سلوۃ الحزین؛ النص؛ ص ۵۲)

۲۔ محمد و آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجنا

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع: لَا يَزَالُ الدُّعَاءُ مَحْجُوباً حَتَّى يُصَلَّى عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ.

دُعا اس وقت تک پردے و حجاب میں پڑی رہتی ہے جب تک محمد و آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود نہ بھیجا جائے۔ (الکافی (ط-الاسلامیہ)؛ ج ۲؛ ص ۴۹۱)

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَعَجِّلْ فَرَجَهُمْ

اے اللہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر رحمتیں ہی رحمتیں نازل فرما اور ان کے ظہور میں تعجیل فرما

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ ع آفَةُ الدِّينِ الْحَسَدُ وَ الْعُجْبُ وَ الْفَخْرُ.
امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: دین کی آفت حسد، خود پسندی اور فخر کرنا ہے۔
(الکافی (ط-الاسلامیہ)؛ ج ۲؛ ص ۳۰۷)

سلام اس پر جو اہلِ سلام ہو (السَّلَامُ لأَهْلِه) (نہج البلاغہ، مکتوب ۹)

سلام میں ابتدا کرنا مستحب ہے اور جواب دینا واجب ہے، ایسے شخص کو سلام کرنا جو سلام کے لائق نہیں ہے جیسے شرابی، جواری اور دشمنِ اہل بیت علیہم السلام ناصبی کو سلام کرنا حرام ہے اور نمازی کو سلام کرنا اور کسی مرد کا نامحرم جوان خاتون کو سلام کرنا مکروہ ہے۔

قرآن:

وَإِذَا جَاءَكَ الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِآيَاتِنَا فَقُلْ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ

جب تمہارے پاس وہ لوگ آئیں جو ہماری آیات پر ایمان رکھتے ہیں تو کہو سلامٌ علیکم!

(سورہ انعام، آیت ۵۴)

وَإِذَا حُيِّيتُمْ بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوا بِأَحْسَنَ مِنْهَا أَوْ رُدُّوهَا إِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ حَسِيبًا

اور جب کوئی احترام کے ساتھ تمہیں سلام کرے تو اس کو اس سے بہتر طریقہ کے ساتھ جواب دو یا کم از کم اُسی طرح، اللہ ہر چیز کا حساب لینے والا ہے

(سورہ نساء، آیت ۸۶)

حدیثِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

إِذَا تَلَاقَيْتُمْ فَتَلَاقَوْا بِالتَّسْلِيمِ وَ التَّصَافُحِ، وَإِذَا تَفَرَّقْتُمْ فَتَفَرَّقُوا بِالِاسْتِغْفَارِ.

جب ایک دوسرے سے ملاقات کرو تو سلام اور مصافحہ سے ملو اور جب جانے لگو تو ایک دوسرے کیلئے مغفرت کی دُعا کرو۔ (امالی طوسی؛ النص؛ ص ۲۱۵)

حدیثِ امام حسین علیہ السلام:

لِلسَّلَامِ سَبْعُونَ حَسَنَةً تِسْعٌ وَ سِتُّونَ لِلْمُبْتَدِئِ وَ وَاحِدَةٌ لِلرَّادِّ.

سلام میں ۶۹ نیکیاں سلام کی ابتدا کرنے والے (مستحب) کیلئے لکھی جاتی ہیں اور ایک نیکی جواب دینے والے (واجب) کیلئے لکھی جاتی ہے۔ (تحف العقول؛ النص؛ ص ۲۴۸)

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ ع شُكْرُ النِّعْمَةِ اجْتِنَابُ الْمَحَارِمِ وَ تَمَامُ الشُّكْرِ قَوْلُ الرَّجُلِ- اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ.
امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: نعمت کا شکر، حرام سے بچنا ہے اور مکمل شکر، انسان کا 'الحمد للہ رب العالمین' کہنا ہے۔
(الکافی (ط-الاسلامیہ)؛ ج ۲؛ ص ۹۵)

سلام کے آداب

حدیثِ امام علی علیہ السلام:

لَا تَبْلُغْ فِي سَلَامِكَ عَلَى الْإِخْوَانِ حَدَّ النِّفَاقِ وَ لَا تُقَصِّرْهُمْ عَنْ دَرَجَةِ الْاِسْتِحْقَاقِ.

دوستوں کو اتنا زیادہ سلام نہ کرو کہ منافقت کی حد تک پہنچ جاؤ اور جتنے سلام کا وہ مستحق ہے اس میں کمی بھی نہ کرو۔

(شرح نہج البلاغہ لابن ابی الحدید؛ ج ۲۰؛ ص ۳۱۵)

حدیثِ امام جعفر صادق علیہ السلام:

يُسَلِّمُ الصَّغِيرُ عَلَى الْكَبِيرِ وَ الْمَارُّ عَلَى الْقَاعِدِ وَ الْقَلِيلُ عَلَى الْكَثِيرِ.

چھوٹا بڑے کو اور چلنے والا بیٹھے ہوئے کو اور کم افراد زیادہ افراد کو سلام کریں۔

(الکافی (ط-الاسلامیہ)؛ ج ۲؛ ص ۶۴۶)

حدیثِ امام علی رضا علیہ السلام:

مَنْ لَقِيَ فَقِيراً مُسْلِماً فَسَلَّمَ عَلَيْهِ خِلَافَ سَلَامِهِ عَلَى الْأَغْنِيَاءِ لَقِيَ اللّٰهَ عَزَّ وَ جَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَ هُوَ عَلَيْهِ غَضْبَان

جو شخص کسی غریب مسلمان کو سلام کرنے اور امیروں کو سلام کرنے کے انداز میں فرق کرے تو اللہ قیامت کے دن اس سے غضبناک حالت میں ملاقات کرے گا۔

(عیون اخبار الرضا علیہ السلام؛ ج ۲؛ ص ۵۲)

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ وَّ آلِ مُحَمَّدٍ وَّ عَجِّلْ فَرَجَهُمْ

حدیثِ قُدسی

عَنِ الْأَصْبَغِ بْنِ نُبَاتَةَ قَالَ قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ ع: أَوْحَى اللهُ إِلَى دَاوُدَ ع يَا دَاوُدُ تُرِيدُ وَ أُرِيدُ وَلَا يَكُونُ إِلَّا مَا أُرِيدُ فَإِنْ أَسْلَمْتَ لِمَا أُرِيدُ أَعْطَيْتُكَ مَا تُرِيدُ وَإِنْ لَمْ تُسْلِمْ لِمَا أُرِيدُ أَتْعَبْتُكَ فِيمَا تُرِيدُ ثُمَّ لَا يَكُونُ إِلَّا مَا أُرِيدُ.

امیر المومنین علی علیہ السلام فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤد علیہ السلام کو وحی کی کہ اے داؤد! ایک تیری چاہت ہے اور ایک میری چاہت ہے، اور ہوتا وہی ہے جو میری چاہت ہے، اگر تُو نے سپرد کر دیا اپنے آپ کو اس میں جو میری چاہت ہے تو میں تجھے وہ بھی دوں گا جو تیری چاہت ہے، اور اگر تُو نے اپنے آپ کو سپرد نہ کیا اس میں جو میری چاہت ہے تو میں تجھے تھکا دوں گا اس میں جو تیری چاہت ہے،

پھر ہوگا وہی جو میری چاہت ہے۔(۱)

۱۔یہ حدیث دو اور طریقوں سے بھی اصبغ ابن نباتہ سے امیر المومنین علی علیہ السلام سے روایت ہوئی ہے:

الف) أَوْحَى اللهُ إِلَى دَاوُدَ ع يَا دَاوُدُ تُرِيدُ وَ أُرِيدُ فَإِنِ اكْتَفَيْتَ بِمَا أُرِيدُ مِمَّا تُرِيدُ كَفَيْتُكَ مَا تُرِيدُ وَ إِنْ أَبَيْتَ إِلَّا مَا تُرِيدُ أَتْعَبْتُكَ فِيمَا تُرِيدُ وَ كَانَ مَا أُرِيدُ.

ب) أَوْحَى اللهُ إِلَى دَاوُدَ يَا دَاوُدُ تُرِيدُ وَ أُرِيدُ وَ إِنَّمَا يَكُونُ مَا أُرِيدُ فَإِنْ سَلَّمْتَ لِمَا أُرِيدُ كَفَيْتُكَ مَا تُرِيدُ وَ إِنْ لَمْ تُسَلِّمْ لِمَا أُرِيدُ أَتْعَبْتُكَ فِيمَا تُرِيدُ ثُمَّ لَا يَكُونُ إِلَّا مَا أُرِيدُ.

تحف العقول ص ۳۰۲، التوحيد (للصدوق) ص ۳۳۰، غرر الحکم و درر الکلم ص ۸۰۱، مسکن الفؤاد عند فقد الأحبة و الأولاد ص ۸۶، ۱۲، نوادر الأخبار فيما يتعلق بأصول الدين (للفيض) ص ۱۰۵،۳۰۲، الجواهر السنية في الأحاديث القدسية (کلیات حدیث قدسی) ص ۶۸۱، بحار الأنوار ج ۵ ص ۱۰۴، ج ۶۸ ص ۱۳۸، ج ۷۵ ص ۳۵۹، ج ۷۹ ص ۱۳۶

حدیثِ امام حسین علیہ السلام

وَرَوَى الْمُفَضَّلُ بْنُ عُمَرَ عَنِ الصَّادِقِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ ع قَالَ قِيلَ لِلْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ ع كَيْفَ أَصْبَحْتَ يَا ابْنَ رَسُولِ اللَّهِ قَالَ أَصْبَحْتُ وَلِي رَبٌّ فَوْقِي وَالنَّارُ أَمَامِي وَالْمَوْتُ يَطْلُبُنِي وَالْحِسَابُ مُحْدِقٌ بِي وَأَنَا مُرْتَهَنٌ بِعَمَلِي لَا أَجِدُ مَا أُحِبُّ وَلَا أَدْفَعُ مَا أَكْرَهُ وَالْأُمُورُ بِيَدِ غَيْرِي فَإِنْ شَاءَ عَذَّبَنِي وَإِنْ شَاءَ عَفَا عَنِّي فَأَيُّ فَقِيرٍ أَفْقَرُ مِنِّي.

امام حسین علیہ السلام سے کسی نے پوچھا:

اے فرزند رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپ نے صبح کس حال میں کی؟

امام حسین علیہ السلام نے فرمایا: میں نے اس حال میں صبح کی کہ میرا ربّ میرے اوپر ہے، آتشِ جہنم کو میں دیکھ رہا ہوں، موت میری طلب میں ہے، اعمال کا حساب میری آنکھوں کے سامنے ہے اور میں اپنے اعمال کے ہاتھوں رہن ہوں، جو مجھے پسند ہے وہ میسر نہیں، اور جو ناپسند ہے اسے میں دور نہیں کر سکتا۔ میرے امور تو میرے غیر (یعنی اللہ) کے ہاتھ میں ہیں وہ چاہے تو مجھے عذاب دے وہ چاہے تو مجھ سے درگزر کرے، تو مجھ سے زیادہ محتاج کون ہے؟

(من لا یحضرہ الفقیہ، ج ۴، ص: ۴۰۴)

قَالَ الرَّسُوْلُ ﷺ: كُلُّ اَمْرٍ ذِيْ بَالٍ لَمْ يُبْدَءْ فِيْهِ بِحَمْدِ اللّٰهِ اَوْ لَمْ يُذْكَرْ بِاسْمِ اللّٰهِ فِيْهِ فَهُوَ اَبْتَرُ

ہر وہ کام جس کے شروع میں اللہ کی حمد نہ کی گئی ہو یا اس میں بسم اللہ کا ذکر نہ کیا گیا ہو وہ بے برکت اور بے نتیجہ ہے۔

(الصحیفۃ السجادیہ، دعا(۱)، التفسیر المنسوب لامام الحسن العسکری علیہ السلام، ص ۲۵، النھایۃ فی غریب الحدیث والاثر، ج ۱، ص ۹۳)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّ عَجِّلْ فَرَجَهُمْ

بابِ اوّل: منتخب قرآنی سورتیں اور آیات

رسول ﷺ نے فرمایا: سورۂ حمد میں موت کے علاوہ ہر بیماری کے لئے شفاء ہے۔(مجمع البیان)، رسول ﷺ فرماتے ہیں: لَا صَلٰوةَ اِلَّا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ یعنی کوئی نماز (سوائے نماز میت کے) اس وقت تک نہیں ہوتی جب تک سورۂ فاتحہ کے ساتھ نہ ہو۔(کافی) اس سورہ میں اللہ تعالی نے ہر کام کی ابتداء بسم اللہ سے کرنے، اسکی دی ہوئی نعمتوں پر حمد و شکر، اسکی رحمت و مہربانی کی طرف توجہ، اعمال کی جزا اور سزا کے دن کو یاد رکھنے، عبادت میں توحید پر ایمان اور صراطِ مستقیم پر ثابت قدم رہنے کی تعلیم دی ہے۔

سُوْرَةُ الْفَاتِحَةِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ (۱)

اللہ کے نام سے جو بہت مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے(۱)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ (۲) الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ (۳)

ساری تعریف اللہ کیلئے ہے جو عالمین کا پالنے والا ہے(۲) وہ رحمان اور رحیم ہے(۳)

مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ (۴) اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ (۵)

روزِ جزا کا مالک ہے(۴) ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھی سے مدد چاہتے ہیں(۵)

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ (۶) صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ

ہمیں سیدھے راستہ کی ہدایت فرماتا رہ(۶) جو اُن لوگوں کا راستہ ہے جن پر تو نے نعمتیں نازل کی ہیں ان کا

الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ (۷)

راستہ نہیں جن پر غضب نازل ہوا ہے اور جو بہکے ہوئے ہیں(۷)

عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ ع: يَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَيْءٌ مِثْلُ الْكُبَّةِ فَيَدْفَعُ فِي ظَهْرِ الْمُؤْمِنِ فَيُدْخِلُهُ الْجَنَّةَ فَيُقَالُ هَذَا الْبِرُّ
امام جعفر صادق علیہ السلام: روز قیامت ایک چیز اونٹ کی طرح آئے گی اور تیزی سے مومن کو پشت سے دھکا دے کر جنت میں داخل کر دے گی، پھر کہا جائے گا یہ ماں باپ کے ساتھ نیکی کا بدلہ ہے۔ (کافی، ج ۲، باب البرّ بالوالدین، ح ۳)

آيَتُ الْكُرْسِيّ

آیت الکرسی میں اللہ کی وحدانیت، اس کی قدرت اور اس کی صفات کا تذکرہ ہے۔

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

اللہ کے نام سے جو بہت مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے

اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ۚ لَا تَأْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ ۚ لَهٗ مَا فِي

اللہ جس کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے زندہ بھی ہے اور اسی سے کل کائنات قائم ہے اسے نہ نیند آتی ہے نہ

السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ۚ

اُونگھ، آسمانوں اور زمین میں جو کچھ بھی ہے سب اسی کا ہے۔ کون ہے جو بغیر اجازت اس کی بارگاہ

يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖٓ

میں سفارش کر سکے۔ وہ جو کچھ ان کے سامنے ہے اور جو پسِ پشت ہے سب کو جانتا ہے اور یہ اس کے علم

اِلَّا بِمَا شَآءَ ۚ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضَ وَلَا يَئُوْدُهٗ

کے ایک حصّہ کا بھی احاطہ نہیں کر سکتے مگر وہ جتنا چاہے۔ اس کی کُرسیِ اقتدار زمین و آسمان سے وسیع تر ہے

حِفْظُهُمَا ۚ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ (۲۵۵) لَآ اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ قَدْ تَّبَيَّنَ

اور اسے ان کے تحفظ میں کوئی تکلیف نہیں ہوتی وہ عالی مرتبہ اور صاحبِ عظمت ہے (۲۵۵) دین میں کسی

الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ ۚ فَمَنْ يَّكْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ وَيُؤْمِنْ بِاللهِ فَقَدِ

طرح کا جبر نہیں ہے، ہدایت گمراہی سے الگ اور واضح ہو چکی ہے، جو شخص بھی طاغوت کا انکار کر کے اللہ

قال ﷺ: قَالَ لِي جِبْرَائِيلُ قَالَ اللهُ تعالى وِلَايَةُ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ حِصْنِي فَمَنْ دَخَلَ حِصْنِي أَمِنَ مِنْ عَذَابِي
رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: جبرائیل نے مجھ سے کہا اللہ تعالی نے فرمایا کہ ولایت علی بن ابی طالب میرا قلعہ ہے جو بھی میرے قلعہ میں داخل ہوگا وہ میرے عذاب سے امان میں رہے گا۔ (عیون اخبار الرضاج ۲ ص ۱۳۶)

اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقَىٰ لَا انفِصَامَ لَهَا وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ (۲۵۶)

پر ایمان لائے وہ مضبوط رسّی سے متمسک ہوگیا جس کا ٹوٹنا ممکن نہیں ہے اور خدا سمیع اور علیم ہے (۲۵۶)

اللَّهُ وَلِيُّ الَّذِينَ آمَنُوا يُخْرِجُهُم مِّنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ وَالَّذِينَ

اللہ صاحبانِ ایمان کا ولی ہے وہ انہیں تاریکیوں سے نکال کر روشنی میں لے آتا ہے اور

كَفَرُوا أَوْلِيَاؤُهُمُ الطَّاغُوتُ يُخْرِجُونَهُم مِّنَ النُّورِ إِلَى الظُّلُمَاتِ

کفار کے ولی طاغوت ہیں جو انہیں روشنی سے نکال کر اندھیروں میں لے جاتے ہیں

أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ (۲۵۷)

یہی لوگ جہنمی ہیں اور وہاں ہمیشہ رہنے والے ہیں۔

آیات سُوْرَةُ الشُّعَرَاءِ

ان آیات میں حضرت ابراہیم علیہ السلام خلیل اللہ کے کلمات کو ذکر کیا گیا ہے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

اللہ کے نام سے جو بہت مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے

قَالَ أَفَرَأَيْتُم مَّا كُنتُمْ تَعْبُدُونَ (۷۵) أَنتُمْ وَآبَاؤُكُمُ

ابراہیمؑ نے کہا کیا تم نے انہیں دیکھا جنہیں تم پوجتے تھے؟ (۷۵) تم اور تمہارے گزشتہ

الْأَقْدَمُونَ (۷۶) فَإِنَّهُمْ عَدُوٌّ لِّي إِلَّا رَبَّ الْعَالَمِينَ (۷۷)

اجداد بھی (۷۶) یقینا یہ سب میرے دشمن ہیں سوائے رب العالمین کے (۷۷)

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ ع مَنْ سَرَّتْهُ حَسَنَتُهُ وَسَاءَتْهُ سَيِّئَتُهُ فَهُوَ مُؤْمِنٌ

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: ہر وہ شخص جس کو گناہ سے تکلیف پہنچتی ہے اور وہ ناراحت ہوتا ہے اور ہر وہ شخص جو نیک کام کے انجام دینے پر خوشحال ہوتا ہے مؤمن ہے۔ (اصول کافی ج ۲ ص ۲۳۲)

الَّذِي خَلَقَنِي فَهُوَ يَهْدِينِ (۷۸) وَالَّذِي هُوَ يُطْعِمُنِي وَيَسْقِينِ (۷۹)

جس نے مجھے پیدا کیا پھر وہی مجھے ہدایت دیتا ہے (۷۸) اور وہی مجھے کھلاتا اور پلاتا ہے (۷۹) اور جب

وَإِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِينِ (۸۰) وَالَّذِي يُمِيتُنِي ثُمَّ يُحْيِينِ (۸۱)

میں بیمار ہو جاتا ہوں تو وہی مجھے شفا دیتا ہے (۸۰) اور وہی مجھے موت دے گا پھر مجھے زندگی عطا کرے گا

وَالَّذِي أَطْمَعُ أَنْ يَغْفِرَ لِي خَطِيئَتِي يَوْمَ الدِّينِ (۸۲) رَبِّ هَبْ لِي

(۸۱) اور میں اسی سے امید رکھتا ہوں کہ روزِ قیامت میری خطاؤں سے درگزر فرمائے گا (۸۲) پروردگارا!

حُكْمًا وَأَلْحِقْنِي بِالصَّالِحِينَ (۸۳) وَاجْعَلْ لِي لِسَانَ صِدْقٍ فِي

مجھے حکمت عطا کر اور صالحین میں شامل فرما (۸۳) اور آنے والوں میں مجھے حقیقی ذکرِ جمیل عطا فرما (۸۴)

الْآخِرِينَ (۸۴) وَاجْعَلْنِي مِنْ وَرَثَةِ جَنَّةِ النَّعِيمِ (۸۵) وَاغْفِرْ لِأَبِي

اور مجھے نعمتوں والی جنت کے وارثین میں سے قرار دے (۸۵) اور میرے باپ (چچا) کو بخش دے کیونکہ

إِنَّهُ كَانَ مِنَ الضَّالِّينَ (۸۶) وَلَا تُخْزِنِي يَوْمَ يُبْعَثُونَ (۸۷) يَوْمَ لَا

وہ گمراہ افراد میں سے تھے (۸۶) اور مجھے اس روز رسوا نہ کرنا جب لوگ اٹھائے جائیں گے (۸۷) اس روز

يَنْفَعُ مَالٌ وَلَا بَنُونَ (۸۸) إِلَّا مَنْ أَتَى اللّٰهَ بِقَلْبٍ سَلِيمٍ (۸۹)

نہ مال کچھ فائدہ دے گا اور نہ اولاد (۸۸) سوائے اس کے جو اللہ کے حضور قلبِ سلیم لے کر آئے (۸۹)

وَأُزْلِفَتِ الْجَنَّةُ لِلْمُتَّقِينَ (۹۰) وَبُرِّزَتِ الْجَحِيمُ لِلْغَاوِينَ (۹۱)

اس روز جنت پرہیزگاروں کیلئے لائی جائے گی (۹۰) اور جہنم کو گمراہوں کے لیے ظاہر کیا جائے گا (۹۱)

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ع: اَلْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى وَ ابْدَأْ بِمَنْ تَعُولُ
امام جعفر صادق علیہ السلام: دینے والے کا ہاتھ لینے والے کے ہاتھ سے بہتر ہے اور سب سے پہلے اپنے اہل وعیال سے آغاز کرو
(اصول کافی ج ۴ ص ۱۱)

آیات سورة الحدید و سورة الحشر

امیر المؤمنین علی علیہ السلام نے فرمایا: جب تم چاہو کہ خدا کو اسم اعظم کے ساتھ پکارو تو سورۂ حدید کی ابتدائی چھ آیتیں وَهُوَ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ تک پڑھ کر اسے پکارو اور اس کے بعد سورۂ حشر کی آخری چار آیتیں پڑھو پھر اپنے دونوں ہاتھ بلند کر کے کہو: اے خدا جو ان صفات کا مالک ہے! میں تجھے ان اسماء کے حق کا واسطہ دے کر پکارتا ہوں، محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر صلوات بھیج اور میری فلاں حاجت پوری کر دے۔ اس کے بعد اپنی حاجت بیان کرو، ان شاء اللہ تمھاری حاجت پوری ہوگی۔ (المصباح، کفعمی ص ۳۰۷، بحار الانوار، ج ۹۰، ص ۲۳۱)

امام زین العابدین علیہ السلام نے فرمایا: بے شک اللہ تعالی جانتا تھا کہ آخری زمانے میں اللہ کی توحید پر دقت کرنے والے عمیق افراد آئیں گے اس لئے اُن کے لئے سورۂ توحید کو نازل کیا اور سورۂ حدید کی ابتدائی چھ آیتیں وَهُوَ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ تک نازل فرمائیں، جو کوئی بھی خدا کو پہچاننے کیلئے اس سے زیادہ کے پیچھے پڑے وہ ہلاک ہوگیا۔ (کافی، طبع الاسلامیہ، ج ۱ ص ۹۱)

روایات میں ہے کہ امام موسی کاظم علیہ السلام، امام علی رضا علیہ السلام اور امام حسن عسکری علیہ السلام نوافل نماز مغرب میں (جو مغرب کی نماز کے بعد دو دو رکعت کر کے کُل چار رکعت ہیں) ان کی تیسری رکعت میں سورہ الحمد کے بعد سورۂ حدید کی آیتیں وَهُوَ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ تک اور چوتھی رکعت میں سورۂ حشر کی آخری آیتیں تلاوت کیا کرتے تھے۔ (فلاح السائل ونجاح المسائل، ص ۲۳۳، بحار الانوار ج ۸۴، ص ۹۰)

آيَاتِ سُورَةُ الْحَدِيدِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

اللہ کے نام سے جو بہت مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے

سَبَّحَ لِلَّهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ (۱)

جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے سب اللہ کی تسبیح کرتے ہیں اور وہی غالب آنے والا، حکمت والا ہے (۱)

لَهُ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ

آسمانوں اور زمین کی سلطنت اسی کی ہے، وہی زندگی اور وہی موت دیتا ہے اور وہ ہر چیز پر خوب

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ ع: أَحَبُّ إِخْوَانِي إِلَيَّ مَنْ أَهْدَىٰ إِلَيَّ عُيُوبِي

امام جعفر صادق علیہ السلام: میرے نزدیک میرے دوستوں میں سب سے محبوب وہ ہے جو میرے عیوب مجھے بتائے۔

(تحف العقول، ص ۳۶۶)

قَدِيرٌ (۲) هُوَ الْأَوَّلُ وَالْآخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ

قادر ہے (۲) وہی اول اور وہی آخر ہے نیز وہی ظاہر اور وہی باطن ہے اور وہ ہر چیز کا خوب علم رکھنے والا

عَلِيمٌ (۳) هُوَ الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ

ہے (۳) وہی ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ دنوں میں خلق کیا

اسْتَوَىٰ عَلَى الْعَرْشِ يَعْلَمُ مَا يَلِجُ فِي الْأَرْضِ وَمَا يَخْرُجُ مِنْهَا

پھر عرش پر مستقر ہوا، اللہ کے علم میں ہے جو کچھ زمین کے اندر جاتا ہے اور جو کچھ اس سے باہر نکلتا ہے

وَمَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ وَمَا يَعْرُجُ فِيهَا وَهُوَ مَعَكُمْ أَيْنَ مَا كُنْتُمْ

اور جو کچھ آسمان سے اترتا ہے اور جو کچھ اس کی جانب بلند ہوتا ہے، تم جہاں بھی ہو وہ تمہارے ساتھ ہوتا

وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ (۴) لَهُ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ

ہے اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اس پر خوب نگاہ رکھنے والا ہے (۴) آسمانوں اور زمین کی سلطنت اسی کی ہے

وَإِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْأُمُورُ (۵)

اور تمام امور اسی کی طرف پلٹا دیے جاتے ہیں (۵)

يُولِجُ اللَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُولِجُ النَّهَارَ فِي اللَّيْلِ

وہی رات کو دن میں داخل کرتا ہے اور وہی دن کو رات میں داخل کرتا ہے

وَهُوَ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ (۶)

اور وہ سینوں کے راز خوب جانتا ہے (۶)

قَالَ عَلِیٌّ ع: مَنۡ کَرُمَ خُلُقُهٗ اِتَّسَعَ رِزۡقُهٗ مَنۡ سَاءَ خُلُقُهٗ ضَاقَ رِزۡقُهٗ
امیر المومنین علی علیہ السلام نے فرمایا: جس کا اخلاق اچھا ہوگا اس کا رزق زیادہ ہوگا، جس کا اخلاق برا ہوگا اس کا رزق تنگ ہوگا۔
(غرر الحکم ص ۵۹۲)

آیَاتِ سُوۡرَۃِ الۡحَشۡرِ

رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص سورۂ حشر پڑھے اور دن یا رات میں مر جائے تو شہید شمار ہوگا۔ (مجمع البیان، ج۹، ص ۳۸۴)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اللہ کے نام سے جو بہت مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے

لَوۡ اَنۡزَلۡنَا هٰذَا الۡقُرۡاٰنَ عَلٰی جَبَلٍ لَّرَاَیۡتَهٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنۡ

اگر ہم اس قرآن کو کسی پہاڑ پر نازل کرتے تو آپ اسے اللہ کے خوف سے جھک کر پاش پاش ہوتا ضرور

خَشۡیَۃِ اللّٰہِ ؕ وَ تِلۡکَ الۡاَمۡثَالُ نَضۡرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمۡ یَتَفَکَّرُوۡنَ (۲۱)

دیکھتے اور ہم یہ مثالیں لوگوں کے لیے اس لیے بیان کرتے ہیں کہ شاید وہ فکر کریں۔ (۲۱)

هُوَ اللّٰہُ الَّذِیۡ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ عٰلِمُ الۡغَیۡبِ وَ الشَّهَادَۃِ ۚ هُوَ الرَّحۡمٰنُ

وہی اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ غیب و شہود کا جاننے والا ہے، وہی رحمن

الرَّحِیۡمُ (۲۲) هُوَ اللّٰہُ الَّذِیۡ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلۡمَلِکُ الۡقُدُّوۡسُ

و رحیم ہے (۲۲) وہی اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں وہی بادشاہ ہے، نہایت پاکیزہ،

السَّلٰمُ الۡمُؤۡمِنُ الۡمُهَیۡمِنُ الۡعَزِیۡزُ الۡجَبَّارُ الۡمُتَکَبِّرُ ؕ سُبۡحٰنَ اللّٰہِ

سلامتی دینے والا، امان دینے والا، نگہبان، بڑا غالب آنے والا، بڑی طاقت والا، کبریائی کا مالک، پاک

عَمَّا یُشۡرِکُوۡنَ (۲۳) هُوَ اللّٰہُ الۡخَالِقُ الۡبَارِئُ الۡمُصَوِّرُ لَهُ الۡاَسۡمَآءُ

ہے اللہ اس شرک سے جو یہ لوگ کرتے ہیں (۲۳) وہی اللہ ہی خالق، موجد اور صورت گر ہے جس کے

قَالَ الْحَسَنُ ع: مَنْ عَبَدَ اللهَ عَبَّدَ اللهُ لَهُ كُلَّ شَيْءٍ.
امام حسن مجتبیٰ علیہ السلام نے فرمایا: جو بھی اللہ کی عبادت واطاعت کرے گا اللہ ہر چیز کو اس کا مطیع بنا دے گا۔
(مجموعہ ورام ص ۲۲۷)

الْحُسْنَىٰ ۚ يُسَبِّحُ لَهُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ

لیے حسین ترین نام ہیں، جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے سب اس کی تسبیح کرتے ہیں

وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ (۲۴)

اور وہ بڑا غالب آنے والا، حکمت والا ہے (۲۴)

سُورَةُ الْجُمُعَةِ

امام صادق علیہ السلام: ہمارے شیعہ پر تاکید ہے کہ شب جمعہ میں سورہ جمعہ اور سورہ اعلیٰ پڑھے۔ (تفسیر نور الثقلین، ج ۵، ص ۳۲۱)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

اللہ کے نام سے جو بہت مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے

يُسَبِّحُ لِلَّهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ

زمین و آسمان کا ہر ذرہ اس خدا کی تسبیح کر رہا ہے جو بادشاہ، پاکیزہ صفات والا، صاحبِ عزت اور

الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ (۱) هُوَ الَّذِي بَعَثَ فِي الْأُمِّيِّينَ رَسُولًا مِّنْهُمْ

صاحبِ حکمت ہے (۱) اس خدا نے مکہ والوں میں ایک رسول بھیجا ہے جو ان ہی میں سے تھا کہ ان کے

يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَإِن

سامنے آیات کی تلاوت کرے، ان کے نفوس کو پاکیزہ بنائے اور انہیں کتاب وحکمت کی تعلیم دے اگرچہ

كَانُوا مِن قَبْلُ لَفِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ (۲) وَآخَرِينَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوا

یہ لوگ بڑی کھلی ہوئی گمراہی میں مبتلا تھے (۲) اور ان میں سے ان لوگوں کی طرف بھی جو ابھی ان سے ملحق

قَالَ الْحَسَنُ ع: تَعَلَّمُوا الْعِلْمَ، فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِيعُوا حِفْظَهُ فَاكْتُبُوهُ وَضَعُوهُ فِي بُيُوتِكُمْ.
امام حسن مجتبیٰ علیہ السلام نے فرمایا: علم جس طرح سے بھی ہو حاصل کرو اگر اسکو حفظ نہیں کر سکتے تو لکھ لو اور گھر میں اطمینان والی جگہ پر رکھ دو۔ (احقاق الحق ج ۱۱ ص ۲۳۵)

بِهِمْ ۚ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ (۳) ذَٰلِكَ فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَن يَشَاءُ ۚ

نہیں ہوئے ہیں اور وہ صاحب عزت بھی ہے اور صاحب حکمت بھی (۳) یہ ایک فضلِ خدا ہے وہ جسے

وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ (۴) مَثَلُ الَّذِينَ حُمِّلُوا التَّوْرَاةَ ثُمَّ لَمْ

چاہتا ہے عطا کر دیتا ہے اور وہ بڑے عظیم فضل کا مالک ہے (۴) ان لوگوں کی مثال جن پر توریت کا بار رکھا

يَحْمِلُوهَا كَمَثَلِ الْحِمَارِ يَحْمِلُ أَسْفَارًا ۚ بِئْسَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِينَ

گیا اور وہ اسے اٹھا نہ سکے اس گدھے کی مثال ہے جو کتابوں کا بوجھ اٹھائے ہوئے ہو یہ بدترین مثال ان

كَذَّبُوا بِآيَاتِ اللَّهِ ۚ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ (۵) قُلْ يَا أَيُّهَا

لوگوں کی ہے جنہوں نے آیاتِ الٰہی کی تکذیب کی ہے اور خدا کسی ظالم قوم کی ہدایت نہیں کرتا ہے (۵)

الَّذِينَ هَادُوا إِن زَعَمْتُمْ أَنَّكُمْ أَوْلِيَاءُ لِلَّهِ مِن دُونِ النَّاسِ

آپ کہہ دیجئے کہ یہودیوں! اگر تمہارا خیال یہ ہے کہ تمام انسانوں میں تم ہی اللہ کے دوست ہو تو اگر اپنے

فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ (۶) وَلَا يَتَمَنَّوْنَهُ أَبَدًا بِمَا

دعوے میں سچے ہو تو موت کی تمنا کرو (۶) اور یہ ہرگز موت کی تمنا نہیں کریں گے کہ ان کے ہاتھوں نے

قَدَّمَتْ أَيْدِيهِمْ ۚ وَاللَّهُ عَلِيمٌ بِالظَّالِمِينَ (۷) قُلْ إِنَّ الْمَوْتَ الَّذِي

پہلے بہت کچھ کر رکھا ہے اور اللہ ظالمین کے حالات کو خوب جانتا ہے (۷) آپ کہہ دیجئے کہ تم جس موت

تَفِرُّونَ مِنْهُ فَإِنَّهُ مُلَاقِيكُمْ ۖ ثُمَّ تُرَدُّونَ إِلَىٰ عَالِمِ الْغَيْبِ

سے فرار کر رہے ہو وہ خود تم سے ملاقات کرنے والی ہے اس کے بعد تم اس کی بارگاہ میں پلٹائے جاؤ گے جو

قَالَ الْحَسَنُ ع: مَاتَشَاوَرَ قَوْمٌ إِلَّا هُدُوا إِلَى رُشْدِهِم
امام حسن مجتبیٰ علیہ السلام نے فرمایا: جولوگ آپس میں مشورہ کرتے ہیں وہ رشدوہدایت کی طرف راہ پاتے ہیں۔
(تحف العقول ص ۲۳۳)

وَالشَّهَادَةِ فَيُنَبِّئُكُم بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ (۸) يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا

حاضروغائب سب کا جاننے والا ہے اور وہ تمہیں باخبر کرے گا کہ تم دار دنیا میں کیا کررہے تھے (۸) ایمان

إِذَا نُودِيَ لِلصَّلَاةِ مِن يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا إِلَىٰ ذِكْرِ اللَّهِ

والو! جب تمہیں جمعہ کے دن نماز کے لئے پکارا جائے تو ذکر خدا کی طرف دوڑ پڑو اور کاروبار بند کردو کہ

وَذَرُوا الْبَيْعَ ۚ ذَٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ إِن كُنتُمْ تَعْلَمُونَ (۹)

یہی تمہارے حق میں بہتر ہے اگر تم جاننے والے ہو (۹)

فَإِذَا قُضِيَتِ الصَّلَاةُ فَانتَشِرُوا فِي الْأَرْضِ وَابْتَغُوا مِن فَضْلِ

پھر جب نماز تمام ہوجائے تو زمین میں منتشر ہوجاؤ اور فضل خدا کو تلاش کرو

اللَّهِ وَاذْكُرُوا اللَّهَ كَثِيرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ (۱۰)

اور خدا کو بہت یاد کرو کہ شاید اسی طرح تمہیں نجات حاصل ہوجائے (۱۰)

وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً أَوْ لَهْوًا انفَضُّوا إِلَيْهَا وَتَرَكُوكَ قَائِمًا ۚ

یہ لوگ جب تجارت یا تماشہ کو دیکھتے ہیں تو اس کی طرف دوڑ پڑتے ہیں اور آپ کو تنہا کھڑا چھوڑ دیتے ہیں،

قُلْ مَا عِندَ اللَّهِ خَيْرٌ مِّنَ اللَّهْوِ وَمِنَ التِّجَارَةِ ۚ

کہہ دیجئے کہ خدا کے پاس جو کچھ بھی ہے وہ کھیل اور تجارت سے بہرحال بہتر ہے

وَاللَّهُ خَيْرُ الرَّازِقِينَ (۱۱)

اور اللہ بہترین رزق دینے والا ہے (۱۱)

قَالَ الرِّضا ع: أَنَّ الدُّنْيَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَالْقَبْرُ بَيْتُهُ وَالْجَنَّةُ مَأْوَاهُ وَالدُّنْيَا جَنَّةُ الْكَافِرِ وَالْقَبْرُ سِجْنُهُ وَالنَّارُ مَأْوَاهُ
امام علی رضاؑ نے فرمایا: دنیا مومن کیلئے قید خانہ، قبر اس کا گھر اور جنت اسکی پناہ گاہ ہے جبکہ دنیا کافر کیلئے جنت، قبر اس کیلئے قید خانہ اور جہنم اس کا ٹھکانہ ہے۔ (الفقہ المنسوب الی الامام الرضا علیہ السلام، ص ۳۳۹)

سُورَةُ الْمُنَافِقُونَ

روایات میں تاکید آئی ہے کہ جمعہ کے دن نماز جمعہ میں یا نماز ظہر میں سورہ جمعہ اور سورہ منافقین پڑھیں۔ (تفسیر نور الثقلین، ج ۵، ص ۳۲۰)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

اللہ کے نام سے جو بہت مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے

إِذَا جَآءَكَ الْمُنَافِقُونَ قَالُوا نَشْهَدُ إِنَّكَ لَرَسُولُ اللّٰهِ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ

یہ منافقین آپ کے پاس آتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپ اللہ کے رسول ہیں اور اللہ بھی

إِنَّكَ لَرَسُولُهُ وَاللّٰهُ يَشْهَدُ إِنَّ الْمُنَافِقِينَ لَكَاذِبُونَ (۱)

جانتا ہے کہ آپ اس کے رسول ہیں لیکن اللہ گواہی دیتا ہے کہ یہ منافقین اپنے دعویٰ میں جھوٹے ہیں (۱)

اتَّخَذُوا أَيْمَانَهُمْ جُنَّةً فَصَدُّوا عَن سَبِيلِ اللّٰهِ ۚ إِنَّهُمْ سَآءَ مَا

انہوں نے اپنی قسموں کو سپر بنا لیا ہے اور لوگوں کو راہ خدا سے روک رہے ہیں یہ ان کے بدترین اعمال ہیں

كَانُوا يَعْمَلُونَ (۲) ذٰلِكَ بِأَنَّهُمْ ءَامَنُوا ثُمَّ كَفَرُوا فَطُبِعَ عَلَىٰ

جو یہ انجام دے رہے ہیں (۲) یہ اس لئے ہے کہ یہ پہلے ایمان لائے پھر کافر ہو گئے تو ان کے دلوں پر مہر

قُلُوبِهِمْ فَهُمْ لَا يَفْقَهُونَ (۳)

لگا دی گئی تو اب کچھ نہیں سمجھ رہے ہیں (۳)

وَإِذَا رَأَيْتَهُمْ تُعْجِبُكَ أَجْسَامُهُمْ وَإِن يَقُولُوا تَسْمَعْ لِقَوْلِهِمْ

اور جب آپ انہیں دیکھیں گے تو ان کے جسم بہت اچھے لگیں گے اور بات کریں گے تو اس طرح کہ آپ

قال ﷺ: ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ فَهُوَ مُنَافِقٌ، إِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَإِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ وَإِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ
رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: منافق کی تین نشانیاں ہیں: ۱۔ جھوٹ بولتا ہے، ۲۔ وعدہ خلافی کرتا ہے،
۳۔ امانت میں خیانت کرتا ہے۔ (تحف العقول ص ۳۱۶)

كَأَنَّهُمْ خُشُبٌ مُّسَنَّدَةٌ ۖ يَحْسَبُونَ كُلَّ صَيْحَةٍ عَلَيْهِمْ ۚ

سننے لگیں لیکن حقیقت میں یہ ایسے ہیں جیسے دیوار سے لگائی ہوئی سوکھی لکڑیاں، یہ ہر چیخ کو اپنے خلاف سمجھتے

هُمُ الْعَدُوُّ فَاحْذَرْهُمْ ۚ قَاتَلَهُمُ اللَّهُ ۖ أَنَّىٰ يُؤْفَكُونَ (۴)

ہیں، یہ واقعاً دشمن ہیں ان سے ہوشیار رہئے خدا انہیں غارت کرے یہ کہاں بہکے چلے جا رہے ہیں (۴)

وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ تَعَالَوْا يَسْتَغْفِرْ لَكُمْ رَسُولُ اللَّهِ لَوَّوْا رُءُوسَهُمْ

اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ آؤ رسول اللہ تمہارے حق میں استغفار کریں گے تو سر پھرا لیتے ہیں اور تم

وَرَأَيْتَهُمْ يَصُدُّونَ وَهُمْ مُّسْتَكْبِرُونَ (۵)

دیکھو گے کہ استکبار کی بنا پر منہ بھی موڑ لیتے ہیں (۵)

سَوَاءٌ عَلَيْهِمْ أَسْتَغْفَرْتَ لَهُمْ أَمْ لَمْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ لَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ

ان کے لئے سب برابر ہے چاہے آپ استغفار کریں یا نہ کریں خدا انہیں بخشنے والا نہیں ہے

لَهُمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفَاسِقِينَ (۶)

کہ یقیناً اللہ بدکار قوم کی ہدایت نہیں کرتا ہے (۶)

هُمُ الَّذِينَ يَقُولُونَ لَا تُنْفِقُوا عَلَىٰ مَنْ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ حَتَّىٰ

یہی وہ لوگ ہیں جو کہتے ہیں کہ رسول اللہ کے ساتھیوں پر کچھ خرچ نہ کرو تا کہ یہ لوگ منتشر ہو جائیں

يَنْفَضُّوا ۗ وَلِلَّهِ خَزَائِنُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ

حالانکہ آسمان وزمین کے سارے خزانے اللہ ہی کے لئے ہیں

قَالَ الامام العسکری ع: کَفاکَ اَدَباً تَجَنُّبُکَ ما تَکرَہُ مِن غَیرِکَ.
امام حسن عسکری علیہ السلام نے فرمایا: تمہارے ادب کے لیے یہی کافی ہے کہ جو بات دوسروں کے لیے پسند نہیں کرتے تم بھی اس سے دوری اختیار کرو۔ (مسند الامام العسکری، ص ۲۸۸)

وَلٰكِنَّ الْمُنَافِقِينَ لَا يَفْقَهُونَ (۷)

لیکن منافقین اس بات کو نہیں سمجھ رہے ہیں (۷)

يَقُولُونَ لَئِن رَّجَعْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْأَعَزُّ مِنْهَا الْأَذَلَّ ۚ

یہ لوگ کہتے ہیں کہ اگر ہم مدینہ واپس آ گئے تو ہم صاحبان عزت ان ذلیل افراد کو نکال باہر کریں گے

وَلِلَّهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُولِهِ وَلِلْمُؤْمِنِينَ

حالانکہ ساری عزت اللہ، رسول اور صاحبانِ ایمان کے لئے ہے

وَلٰكِنَّ الْمُنَافِقِينَ لَا يَعْلَمُونَ (۸)

لیکن منافقین جانتے نہیں ہیں (۸)

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُلْهِكُمْ أَمْوَالُكُمْ وَلَا أَوْلَادُكُمْ عَن ذِكْرِ

ایمان والو خبردار تمہارے اموال اور تمہاری اولاد تمہیں یاد خدا سے غافل نہ

اللَّهِ ۚ وَمَن يَفْعَلْ ذٰلِكَ فَأُولٰئِكَ هُمُ الْخَاسِرُونَ (۹)

کر دے کہ جو ایسا کرے گا وہ یقیناً خسارے والوں میں شمار ہوگا (۹)

وَأَنفِقُوا مِن مَّا رَزَقْنَاكُم مِّن قَبْلِ أَن يَأْتِيَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ

اور جو رزق ہم نے عطا کیا ہے اس میں سے ہماری راہ میں خرچ کرو قبل اس کے کہ تم میں سے کسی کو موت

فَيَقُولَ رَبِّ لَوْلَا أَخَّرْتَنِي إِلَىٰ أَجَلٍ قَرِيبٍ فَأَصَّدَّقَ وَأَكُن مِّنَ

آ جائے اور وہ یہ کہے کہ خدایا ہمیں تھوڑے دنوں کی مہلت کیوں نہیں دے دیتا ہے کہ ہم خیرات نکالیں

قَالَ عَلِيٌّ ع: سَيِّئَةٌ تَسُوؤُكَ خَيْرٌ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ حَسَنَةٍ تُعْجِبُكَ

امیر المومنین علی علیہ السلام نے فرمایا: وہ گناہ جس کا تمہیں رنج ہو اللہ کے نزدیک اس نیکی سے بہتر ہے جس سے تم میں غرور وخود پسندی پیدا ہو جائے۔ (عدۃ الداعی ص ۲۳۶)

الصَّالِحِينَ (۱۰) وَلَنْ يُؤَخِّرَ اللّٰهُ نَفْسًا إِذَا جَاءَ أَجَلُهَا

اور صالحین میں شامل ہو جائیں (۱۰) اور ہرگز خدا کسی کی اجل کے آجانے کے بعد تاخیر نہیں کرتا ہے

وَاللّٰهُ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ (۱۱)

اور اللہ تمہارے اعمال سے باخبر ہے (۱۱)

سُورَةُ الْأَعْلَىٰ

امام صادق علیہ السلام: جو نماز میں سورۂ اعلیٰ پڑھے تو روز قیامت اسے کہا جائے گا جنت کے جس در سے چاہے داخل ہو جا۔ (نور الثقلین، ج ۵)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

اللہ کے نام سے جو بہت مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے

سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى (۱) الَّذِي خَلَقَ فَسَوَّىٰ (۲) وَالَّذِي قَدَّرَ

اپنے بلند ترین رب کے نام کی تسبیح کرو (۱) جس نے پیدا کیا ہے اور درست بنایا ہے (۲) جس نے تقدیر

فَهَدَىٰ (۳) وَالَّذِي أَخْرَجَ الْمَرْعَىٰ (۴) فَجَعَلَهُ غُثَاءً أَحْوَىٰ (۵)

معین کی اور پھر ہدایت دی (۳) جس نے چارہ اگایا (۴) پھر اسے خشک سیاہ رنگ کا کوڑا بنا دیا (۵)

سَنُقْرِئُكَ فَلَا تَنْسَىٰ (۶) إِلَّا مَا شَاءَ اللّٰهُ إِنَّهُ يَعْلَمُ الْجَهْرَ وَمَا

ہم جلد تمہیں اس طرح پڑھائیں گے کہ بھول نہ سکو گے (۶) مگر یہ کہ جو خدا چاہے کہ وہ ہر ظاہر و مخفی کو جانتا

يَخْفَىٰ (۷) وَنُيَسِّرُكَ لِلْيُسْرَىٰ (۸) فَذَكِّرْ إِنْ نَفَعَتِ الذِّكْرَىٰ (۹)

ہے (۷) اور ہم تم کو آسان راستے کی توفیق دیں گے (۸) پس لوگوں کو سمجھاؤ اگر سمجھانے کا فائدہ ہو (۹)

قَالَ عَلِیٌّ ع :مَنْ خَدَمَ الدُّنْیَا اسْتَخْدَمَتْهُ وَمَنْ خَدَمَ اللّٰهَ خَدَمَتْهُ.
امیر المومنین علی علیہ السلام نے فرمایا: جو شخص دنیا کی خدمت کرتا ہے دنیا اسے اپنا خادم بنالیتی ہے اور جو اللہ تعالیٰ کی خدمت کرتا ہے تو دنیا اس کی خدمت میں لگ جاتی ہے۔ (عیون الحکم ص ۴۶۵)

سَيَذَّكَّرُ مَن يَخْشَىٰ (۱۰) وَيَتَجَنَّبُهَا الْأَشْقَى (۱۱) الَّذِي يَصْلَى النَّارَ

عنقریب خوف خدا رکھنے والا سمجھ جائے گا (۱۰) اور بدبخت اس سے کنارہ کشی کرے گا (۱۱) جو بڑی آگ

الْكُبْرَىٰ (۱۲) ثُمَّ لَا يَمُوتُ فِيهَا وَلَا يَحْيَىٰ (۱۳) قَدْ أَفْلَحَ مَن تَزَكَّىٰ (۱۴)

میں جلنے والا ہے (۱۲) پھر نہ اس میں موت ہے نہ زندگی (۱۳) بیشک پاکیزہ انسان کامیاب ہوگیا (۱۴)

وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهِ فَصَلَّىٰ (۱۵) بَلْ تُؤْثِرُونَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا (۱۶)

جس نے اپنے رب کے نام کا ذکر کیا پھر نماز پڑھی (۱۵) لیکن تم دنیاوی زندگی کو اہمیت دیتے ہو (۱۶)

وَالْآخِرَةُ خَيْرٌ وَأَبْقَىٰ (۱۷) إِنَّ هَٰذَا لَفِي الصُّحُفِ الْأُولَىٰ (۱۸)

جبکہ آخرت بہتر اور ہمیشہ رہنے والی ہے (۱۷) یہ بات تمام پہلے صحیفوں میں بھی موجود ہے (۱۸)

صُحُفِ إِبْرَاهِيمَ وَمُوسَىٰ (۱۹)

ابراہیم علیہ السلام کے صحیفوں میں بھی اور موسیٰ علیہ السلام کے صحیفوں میں بھی (۱۹)

سورۃ الفجر

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: اپنی فریضہ اور نفل نمازوں میں سورۂ فجر پڑھا کرو کیونکہ یہ امام حسین ابن علی علیہما السلام کا سورہ ہے جس نے اسکو سمجھ کر اور اس پر عمل کرتے ہوئے اس کی قراءت کی وہ روز قیامت امام حسین ابن علی علیہما السلام کے ساتھ جنت کے درجے میں ہوگا۔ (مجمع البیان، ج ۱۰، ص ۷۳۰)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

اللہ کے نام سے جو بہت مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے

قَالَ الامام العسکری ع :مِنَ التَّوَاضُعِ السَّلَامُ عَلٰی کُلِّ مَنْ تَمُرُّ بِهٖ وَ الْجُلُوسُ دُونَ شَرَفِ الْمَجْلِسِ.
امام عسکری علیہ السلام نے فرمایا: ہر ایک کو سلام کرنا جس کے پاس سے تم گزرو اور نشست میں پیچھے بیٹھنا انکساری کی علامت ہے۔
(تحف العقول ص ۴۸۷)

وَالْفَجْرِ (۱) وَلَيَالٍ عَشْرٍ (۲)

قسم ہے فجر کی (۱) اور دس راتوں کی (۲)

وَالشَّفْعِ وَالْوَتْرِ (۳) وَاللَّيْلِ إِذَا يَسْرِ (۴) هَلْ فِي ذٰلِكَ قَسَمٌ لِّذِي

اور جفت و طاق کی (۳) اور رات کی جب وہ جانے لگے (۴) بے شک ان چیزوں میں قسم ہے صاحب

حِجْرٍ (۵) أَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِعَادٍ (۶)

عقل کے لئے (۵) کیا تم نے نہیں دیکھا کہ تمہارے رب نے قوم عاد کے ساتھ کیا کیا ہے (۶)

إِرَمَ ذَاتِ الْعِمَادِ (۷) الَّتِي لَمْ يُخْلَقْ مِثْلُهَا فِي الْبِلَادِ (۸)

ستون دار ارم والے (۷) جس کا مثل دوسرے شہروں میں پیدا نہیں ہوا ہے (۸)

وَثَمُودَ الَّذِينَ جَابُوا الصَّخْرَ بِالْوَادِ (۹) وَفِرْعَوْنَ ذِي الْأَوْتَادِ (۱۰)

اور ثمود کے ساتھ جو وادی میں پتھر تراش کر مکان بناتے تھے (۹) اور میخوں والے فرعون کے ساتھ (۱۰)

الَّذِينَ طَغَوْا فِي الْبِلَادِ (۱۱) فَأَكْثَرُوا فِيهَا الْفَسَادَ (۱۲)

جن لوگوں نے شہروں میں سرکشی پھیلائی (۱۱) اور خوب فساد کیا (۱۲)

فَصَبَّ عَلَيْهِمْ رَبُّكَ سَوْطَ عَذَابٍ (۱۳) إِنَّ رَبَّكَ لَبِالْمِرْصَادِ (۱۴)

پھر خدا نے ان پر عذاب کے کوڑے برسا دیئے (۱۳) بے شک تمہارا پروردگار ظالموں کی تاک میں ہے (۱۴)

فَأَمَّا الْإِنْسَانُ إِذَا مَا ابْتَلٰهُ رَبُّهُ فَأَكْرَمَهُ وَنَعَّمَهُ

لیکن انسان کا حال یہ ہے کہ جب خدا نے اس کو اس طرح آزمایا کہ عزت اور نعمت دے دی

قَالَ الامام العسکری ع: التَّوَاضُعُ نِعْمَةٌ لَا يُحْسَدُ عَلَيْهَا.
امام حسن عسکری علیہ السلام نے فرمایا: انکساری وہ نعمت ہے جس پر حسد نہیں کیا جاتا۔
(تحف العقول ص ۴۸۹)

فَيَقُولُ رَبِّيٓ أَكْرَمَنِ (۱۵)

تو کہنے لگا کہ میرے رب نے مجھے باعزت بنایا ہے (۱۵)

وَأَمَّآ إِذَا مَا ابْتَلٰىهُ فَقَدَرَ عَلَيْهِ رِزْقَهُ فَيَقُولُ رَبِّيٓ أَهَانَنِ (۱۶)

اور جب آزمائش کے لئے روزی کو تنگ کر دیا تو کہنے لگا کہ میرے پروردگار نے میری توہین کی ہے (۱۶)

كَلَّا بَل لَّا تُكْرِمُونَ الْيَتِيمَ (۱۷) وَلَا تَحَاضُّونَ عَلٰى طَعَامِ

ایسا ہرگز نہیں ہے بلکہ تم یتیموں کا احترام نہیں کرتے ہو (۱۷) اور لوگوں کو مسکینوں کے کھانے پر آمادہ نہیں

الْمِسْكِينِ (۱۸) وَتَأْكُلُونَ التُّرَاثَ أَكْلًا لَّمًّا (۱۹) وَتُحِبُّونَ الْمَالَ

کرتے ہو (۱۸) اور میراث کے مال کو اکٹھا کر کے حلال وحرام سب کھا جاتے ہو (۱۹) اور مال دنیا کو بہت

حُبًّا جَمًّا (۲۰) كَلَّآ إِذَا دُكَّتِ الْأَرْضُ دَكًّا دَكًّا (۲۱) وَجَآءَ رَبُّكَ

دوست رکھتے ہو (۲۰) یاد رکھو کہ جب زمین کو ریزہ ریزہ کر دیا جائے گا (۲۱) اور تمہارے پروردگار کا

وَالْمَلَكُ صَفًّا صَفًّا (۲۲) وَجِايْٓءَ يَوْمَئِذٍۭ بِجَهَنَّمَ يَوْمَئِذٍ يَتَذَكَّرُ

حکم اور فرشتے صف در صف آ جائیں گے (۲۲) اور جہنم کو اس دن سامنے لایا جائے گا تو انسان کو ہوش

الْإِنسَانُ وَأَنّٰى لَهُ الذِّكْرٰى (۲۳)

آ جائے گا لیکن اس دن ہوش آنے کا کیا فائدہ (۲۳)

يَقُولُ يٰلَيْتَنِي قَدَّمْتُ لِحَيَاتِي (۲۴)

انسان کہے گا کہ کاش میں نے اپنی اس زندگی کے لئے کچھ پہلے بھیج دیا ہوتا (۲۴)

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ع لَا تُمَارِ فَيَذْهَبَ بَهَاؤُكَ وَلَا تُمَازِحْ فَيُجْتَرَأَ عَلَيْكَ.
امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جنگ وجدال نہ کرو ورنہ آبرو چلی جائے گی بہت زیادہ مذاق نہ کرو ورنہ لوگ تم پر جری ہو جائیں گے۔ (اصول کافی ج ۲ ص ۶۶۵)

فَيَوْمَئِذٍ لَّا يُعَذِّبُ عَذَابَهُ أَحَدٌ (۲۵)

تو اس دن خدا ویسا عذاب کرے گا جو کسی نے نہ کیا ہوگا (۲۵)

وَلَا يُوثِقُ وَثَاقَهُ أَحَدٌ (۲۶) يَا أَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ (۲۷)

اور نہ اس طرح کسی نے گرفتار کیا ہوگا (۲۶) اے نفسِ مطمئن! (۲۷)

ارْجِعِي إِلَىٰ رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً (۲۸)

اپنے رب کی طرف پلٹ آ! اس عالم میں کہ تو اس سے راضی اور وہ تجھ سے راضی (۲۸)

فَادْخُلِي فِي عِبَادِي (۲۹) وَادْخُلِي جَنَّتِي (۳۰)

پھر میرے بندوں میں شامل ہو جا (۲۹) اور میری جنّت میں داخل ہو جا (۳۰)

سُورَةُ الْقَدْرِ

رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: جو اسے پڑھے تو وہ اُس جیسا ہے جس نے ماہِ رمضان کے روزے رکھے اور شبِ قدر کا احیاء کیا۔ (مجمع البیان، ج ۱۰)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

اللہ کے نام سے جو بہت مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے

إِنَّا أَنزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ (۱) وَمَا أَدْرَاكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ (۲)

بے شک ہم نے اسے شبِ قدر میں نازل کیا ہے (۱) اور آپ کیا جانیں یہ شبِ قدر کیا چیز ہے (۲)

لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ أَلْفِ شَهْرٍ (۳) تَنَزَّلُ الْمَلَائِكَةُ وَالرُّوحُ فِيهَا

شب قدر ہزار مہینوں سے بہتر ہے (۳) اس میں ملائکہ اور روح القدس اذنِ خدا کے ساتھ

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ ؑ مَكَارِمُ الدُّنْيَا وَ الْآخِرَةِ أَنْ تَصِلَ مَنْ قَطَعَكَ وَ تُعْطِيَ مَنْ حَرَمَكَ وَ تَعْفُوَ عَمَّنْ ظَلَمَكَ.
امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: دنیا و آخرت کے بہترین کمالات یہ تین چیزیں ہیں: ۱۔ تم اس سے ملو جس نے تم سے قطع تعلق کیا، ۲۔ تم اسے عطا کرو جس نے تمہیں محروم کیا، ۳۔ تم اسے معاف کردو جس نے تم پر ظلم کیا۔ (ارشاد القلوب ج ۱ ص ۱۳۵)

بِإِذْنِ رَبِّهِم مِّن كُلِّ أَمْرٍ (۴) سَلَامٌ هِيَ حَتَّىٰ مَطْلَعِ الْفَجْرِ (۵)

تمام امور کو لے کر نازل ہوتے ہیں (۴) یہ رات طلوع فجر تک سلامتی ہی سلامتی ہے (۵)

سُورَةُ الزِّلْزَالِ

رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: جو اسے پڑھے اس کا ثواب اسکے جیسا ہے جس نے قرآن کے چوتھائی حصے کی قرأت کی ہو۔ (مجمع البیان، ج ۱۰)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

اللہ کے نام سے جو بہت مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے

إِذَا زُلْزِلَتِ الْأَرْضُ زِلْزَالَهَا (۱) وَأَخْرَجَتِ الْأَرْضُ أَثْقَالَهَا (۲)

جب زمین زوروں کے ساتھ زلزلہ میں آجائے گی (۱) اور وہ سارے خزانے نکال ڈالے گی (۲)

وَقَالَ الْإِنسَانُ مَا لَهَا (۳) يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ أَخْبَارَهَا (۴)

اور انسان کہے گا کہ اسے کیا ہوگیا ہے (۳) اس دن وہ اپنی خبریں بیان کرے گی (۴)

بِأَنَّ رَبَّكَ أَوْحَىٰ لَهَا (۵) يَوْمَئِذٍ يَصْدُرُ النَّاسُ أَشْتَاتًا لِّيُرَوْا

کہ تمہارے پروردگار نے اسے اشارہ کیا ہے (۵) اس روز سارے انسان گروہ در گروہ قبروں سے نکلیں

أَعْمَالَهُمْ (۶) فَمَن يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ (۷)

گے تاکہ اپنے اعمال کو دیکھ سکیں (۶) پھر جس شخص نے ذرہ برابر نیکی کی ہے وہ اسے دیکھے گا (۷)

وَمَن يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ (۸)

اور جس نے ذرہ برابر برائی کی ہے وہ اسے دیکھے گا (۸)

عَنِ الْحُسَيْنِ ع قَالَ: مَنْ لَبِسَ ثَوْباً يَشْهَرُهُ كَسَاهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثَوْباً مِنَ النَّارِ.
امام حسین علیہ السلام نے فرمایا: جو شخص ایسا لباس پہنے جو اسے مشہور کردے تو اللہ تعالی اسے قیامت کے دن جہنم کا لباس پہنائے گا
(کافی ج ۶ ص ۴۴۵)

سُورَةُ الْعَادِيَاتِ

سورۂ عادیات مولا علی علیہ السلام کی شان میں جنگِ ذات السلاسل میں عظیم فتح حاصل کرنے پر نازل ہوئی۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے جو بہت مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے

وَالْعَادِيَاتِ ضَبْحًا (۱) فَالْمُورِيَاتِ قَدْحًا (۲)

فراٹے بھرتے ہوئے تیز رفتار گھوڑوں کی قسم (۱) جو ٹاپ مار کر چنگاریاں اُڑانے والے ہیں (۲)

فَالْمُغِيرَاتِ صُبْحًا (۳) فَأَثَرْنَ بِهِ نَقْعًا (۴)

پھر صبح دم حملہ کرنے والے ہیں (۳) پھر غبار جنگ اڑانے والے ہیں (۴)

فَوَسَطْنَ بِهِ جَمْعًا (۵) إِنَّ الْإِنْسَانَ لِرَبِّهِ لَكَنُودٌ (۶)

اور دشمن کی جمعیت میں در آنے والے ہیں (۵) بے شک انسان اپنے پروردگار کے لئے ناشکرا ہے (۶)

وَإِنَّهُ عَلَىٰ ذَٰلِكَ لَشَهِيدٌ (۷) وَإِنَّهُ لِحُبِّ الْخَيْرِ لَشَدِيدٌ (۸)

اور وہ خود بھی اس بات کا گواہ ہے (۷) اور وہ مال کی محبت میں بہت سخت ہے (۸)

أَفَلَا يَعْلَمُ إِذَا بُعْثِرَ مَا فِي الْقُبُورِ (۹)

کیا اسے نہیں معلوم ہے کہ جب مُردوں کو قبروں سے نکالا جائے گا (۹)

وَحُصِّلَ مَا فِي الصُّدُورِ (۱۰) إِنَّ رَبَّهُمْ بِهِمْ يَوْمَئِذٍ لَخَبِيرٌ (۱۱)

اور دل کے رازوں کو ظاہر کردیا جائے گا (۱۰) ان کا پروردگار اس دن کے حال سے خوب باخبر ہے (۱۱)

قال ﷺ: إِنَّ هٰذِهِ الْقُلُوبَ تَصْدَأُ كَمَا يَصْدَأُ الْحَدِيدُ، قِيلَ: فَمَا جِلَاؤُهَا قَالَ: ذِكْرُ الْمَوْتِ وَتِلَاوَةُ الْقُرْآنِ
رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: دلوں کو لوہے کی طرح زنگ لگ جاتا ہے؛ پوچھا گیا اس کو صاف کرنے کے لئے کیا کیا جائے؟
فرمایا: ذکر موت اور قرآن کی تلاوت۔ (الدعوات راوندی ص ۲۳۷)

سُوْرَةُ التَّكَاثُرِ

اس سورہ میں مال و اولاد کی کثرت پر فخر کرنے پر ڈانٹا گیا ہے اور موت و قبر کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے جو بہت مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے

أَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ (۱)

تمہیں کثرتِ مال و اولاد نے غافل بنا دیا (۱)

حَتّٰى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ (۲)

یہاں تک کہ تم نے قبروں سے ملاقات کر لی (۲)

كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ (۳) ثُمَّ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ (۴)

دیکھو تمہیں عنقریب معلوم ہو جائے گا (۳) اور پھر خوب معلوم ہو جائے گا (۴)

كَلَّا لَوْ تَعْلَمُوْنَ عِلْمَ الْيَقِيْنِ (۵) لَتَرَوُنَّ الْجَحِيْمَ (۶)

دیکھو اگر تمہیں یقینی علم ہو جاتا (۵) کہ تم جہنم کو ضرور دیکھو گے (۶)

ثُمَّ لَتَرَوُنَّهَا عَيْنَ الْيَقِيْنِ (۷)

پھر اسے اپنی آنکھوں دیکھے یقین کی طرح دیکھو گے (۷)

ثُمَّ لَتُسْئَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيْمِ (۸)

اور پھر تم سے اس دن نعمت کے بارے میں سوال کیا جائے گا (۸)

أَلَا إِنَّ خَيْرَ الرِّجَالِ مَنْ كَانَ بَطِيءَ الْغَضَبِ سَرِيعَ الرِّضَا، وَشَرَّ الرِّجَالِ مَنْ كَانَ سَرِيعَ الْغَضَبِ بَطِيءَ الرِّضَا
رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: آگاہ ہو جاؤ! تم میں سے بہترین شخص وہ ہے جس کو غصہ دیر سے آتا ہو اور راضی جلد ہو جاتا ہو اور بدترین شخص وہ ہے جس کو غصہ جلد آتا ہو اور راضی دیر سے ہوتا ہو۔ (نہج الفصاحہ ص ۲۴۳)

سُورَةُ الْكَوْثَرِ

بزرگ علماء نے کوثر کے واضح ترین مصادیق میں سے ایک مصداق "جناب فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا" کو قرار دیا ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

اللہ کے نام سے جو بہت مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے

إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ (۱)

بے شک ہم نے آپ کو کوثر عطا کیا ہے (۱)

فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ (۲)

لہذا آپ اپنے رب کے لئے نماز پڑھیں اور قربانی دیں (۲)

إِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْأَبْتَرُ (۳)

یقیناً آپ کا دشمن بے اولاد رہے گا (۳)

سُورَةُ الْكَافِرُونَ

رسول ﷺ: جو اس سورہ کو پڑھے گا، وہ شرک سے پاک ہو جائے گا۔ (مجمع البیان، ج ۱۰، ص ۵۵۱)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

اللہ کے نام سے جو بہت مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے

قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ (۱) لَا أَعْبُدُ مَا تَعْبُدُونَ (۲)

(آپ کہہ دیجئے کہ اے کافرو! (۱) میں ان خداؤں کی عبادت نہیں کر سکتا جن کی تم پوجا کرتے ہو (۲)

قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ ص کُلُّ مَعْرُوفٍ صَدَقَةٌ وَالدَّالُّ عَلَى الْخَيْرِ كَفَاعِلِهِ وَاللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ يُحِبُّ إِغَاثَةَ اللَّهْفَانِ
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہر اچھی بات صدقہ ہے اور نیکیوں کی طرف رہنمائی کرنے والا گویا نیکی انجام دینے والا ہے اور اللہ غمزدہ شخص کی مدد کرنے کو پسند کرتا ہے۔ (کافی ج ۴ ص ۲۷)

وَلَآ أَنتُمْ عَابِدُونَ مَآ أَعْبُدُ (۳) وَلَآ أَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدتُّمْ (۴)

اور نہ تم میرے خدا کی عبادت کرنے والے ہو (۳) اور نہ میں تمہارے معبودوں کو پوجنے والا ہوں (۴)

وَلَآ أَنتُمْ عَابِدُونَ مَآ أَعْبُدُ (۵) لَكُمْ دِينُكُمْ وَلِىَ دِينِ (۶)

اور نہ تم میرے معبود کے عبادت گزار ہو (۵) تمہارے لئے تمہارا دین اور میرے لئے میرا دین ہے (۶)

سُورَةُ النَّصْرِ

رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: جو اس کو پڑھے گا وہ اس کی مانند ہے جو فتح مکہ میں پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ تھا۔ (مجمع البیان، ج ۱۰)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

اللہ کے نام سے جو بہت مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے

إِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ (۱) وَرَأَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُونَ فِى دِينِ اللّٰهِ

جب اللہ کی نصرت اور فتح آجائے (۱) اور آپ لوگوں کو فوج در فوج دینِ خدا میں داخل ہوتے دیکھ لیں (۲)

أَفْوَاجًا (۲) فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ ۚ إِنَّهُ كَانَ تَوَّابًا (۳)

تو اپنے رب کی حمد کی تسبیح کریں اور اس سے استغفار کریں، وہ بہت توبہ قبول کرنے والا ہے۔ (۳)

ثقلین سے تمسک ہی ہدایت ہے

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: إِنِّي تَارِكٌ فِيكُمُ الثَّقَلَيْنِ مَا إِنْ تَمَسَّكْتُمْ بِهِمَا لَنْ تَضِلُّوا، كِتَابَ اللّٰهِ وَعِتْرَتِي أَهْلَ بَيْتِي
میں تمہارے درمیان دو گرانقدر چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں، جب تک تم لوگ ان سے جڑے رہو گے کبھی گمراہ نہ ہو گے، کتاب خدا اور میری عترت اہل بیت۔ (صحیح ترمذی، ج ۵، حدیث ۳۷۸۶، ۳۷۸۸)

قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ص الشَّدِيدُ مَنْ غَلَبَ نَفْسَهُ

رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: بہادر وہ ہے جو اپنی خواہشات نفسانی پر غالب آجائے۔

(من لا یحضرہ الفقیہ، ج ۴، ص ۳۷۸)

سُورَةُ الْحَاقَّةِ

اس سورہ میں قیامت کے حالات اور واقعات کی منظر کشی کی گئی ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

اللہ کے نام سے جو بہت مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے

اَلْحَاقَّةُ (۱) مَا الْحَاقَّةُ (۲) وَمَآ أَدْرٰكَ مَا الْحَاقَّةُ (۳)

پیش آنے والی قیامت (۱) اور کیسی پیش آنے والی (۲) اور تم کیا جانو کہ یہ پیش آنے والی شے کیا ہے (۳)

كَذَّبَتْ ثَمُودُ وَعَادٌ بِالْقَارِعَةِ (۴) فَأَمَّا ثَمُودُ فَأُهْلِكُوا بِالطَّاغِيَةِ (۵)

قوم ثمود و عاد نے اس کھڑکھڑانے والی کا انکار کیا تھا (۴) تو ثمود چنگھاڑ کے ذریعہ ہلاک کر دیئے گئے (۵)

وَأَمَّا عَادٌ فَأُهْلِكُوا بِرِيحٍ صَرْصَرٍ عَاتِيَةٍ (۶) سَخَّرَهَا عَلَيْهِمْ سَبْعَ

اور عاد کو انتہائی تیز و تند آندھی سے برباد کر دیا گیا (۶) جسے ان کے اوپر سات رات اور آٹھ دن کے لئے

لَيَالٍ وَثَمَانِيَةَ أَيَّامٍ حُسُومًا فَتَرَى الْقَوْمَ فِيهَا صَرْعٰى كَأَنَّهُمْ

مسلسل مسخر کر دیا گیا تو تم دیکھتے ہو کہ قوم بالکل مردہ پڑی ہوئی ہے جیسے کھوکھلے کھجور کے درخت

أَعْجَازُ نَخْلٍ خَاوِيَةٍ (۷) فَهَلْ تَرٰى لَهُمْ مِّنْ بَاقِيَةٍ (۸) وَجَآءَ فِرْعَوْنُ

کے تنے (۷) تو کیا تم ان کا کوئی باقی رہنے والا حصہ دیکھ رہے ہو (۸) اور فرعون اور اس سے پہلے اور الٹی

وَمَنْ قَبْلَهُ وَالْمُؤْتَفِكَاتُ بِالْخَاطِئَةِ (۹) فَعَصَوْا رَسُولَ رَبِّهِمْ

بستیوں والے سب نے غلطیوں کا ارتکاب کیا ہے (۹) پروردگار کے نمائندے کی نافرمانی کی

قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ ص اَلشَّیْخُ فِی أَھْلِہٖ کَالنَّبِیِّ فِی أُمَّتِہٖ

رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: بوڑھا (تجربہ کار) شخص اپنے خاندان میں ایسا ہے جیسے نبی اپنی امت میں۔

(روضۃ الواعظین وبصیرۃ المتعظین (ط-القدیمہ)؛ ج ۲؛ ص ۴۷۶)

فَأَخَذَهُمْ أَخْذَةً رَّابِيَةً (١٠) إِنَّا لَمَّا طَغَا الْمَآءُ حَمَلْنَاكُمْ فِي

تو پروردگار نے انہیں بڑی سختی سے پکڑ لیا (۱۰) ہم نے تم کو اس وقت کشتی میں اٹھالیا تھا جب پانی سر سے

الْجَارِيَةِ (١١) لِنَجْعَلَهَا لَكُمْ تَذْكِرَةً وَتَعِيَهَآ أُذُنٌ وَاعِيَةٌ (١٢) فَإِذَا

چڑھ رہا تھا (۱۱) تا کہ اسے تمہارے لئے نصیحت بنائیں اور محفوظ رکھنے والے کان سن لیں (۱۲) پھر جب

نُفِخَ فِي الصُّورِ نَفْخَةٌ وَاحِدَةٌ (١٣) وَحُمِلَتِ الْأَرْضُ وَالْجِبَالُ

صور میں پہلی مرتبہ پھونکا جائے گا (۱۳) اور زمین اور پہاڑوں کو اکھاڑ کر ٹکرا کر

فَدُكَّتَا دَكَّةً وَاحِدَةً (١٤) فَيَوْمَئِذٍ وَقَعَتِ الْوَاقِعَةُ (١٥) وَانشَقَّتِ

ریزہ ریزہ کر دیا جائے گا (۱۴) تو اس دن قیامت واقع ہو جائے گی (۱۵) اور آسمان شق ہو کر بالکل پھس

السَّمَآءُ فَهِيَ يَوْمَئِذٍ وَاهِيَةٌ (١٦) وَالْمَلَكُ عَلَىٰٓ أَرْجَآئِهَا ۚ وَيَحْمِلُ

پھسے ہو جائیں گے (۱۶) اور فرشتے اس کے اطراف پر ہوں گے اور عرش الٰہی کو

عَرْشَ رَبِّكَ فَوْقَهُمْ يَوْمَئِذٍ ثَمَانِيَةٌ (١٧) يَوْمَئِذٍ تُعْرَضُونَ لَا تَخْفَىٰ

اس دن آٹھ فرشتے اٹھائے ہوں گے (۱۷) اس دن تم کو منظر عام پر لایا جائے گا اور تمہاری کوئی بات

مِنكُمْ خَافِيَةٌ (١٨) فَأَمَّا مَنْ أُوتِيَ كِتَابَهُۥ بِيَمِينِهِۦ فَيَقُولُ هَآؤُمُ

پوشیدہ نہ رہے گی (۱۸) پھر جس کو نامہ اعمال داہنے ہاتھ میں دیا جائے گا وہ سب سے کہے گا کہ ذرا میرا

اقْرَءُوا كِتَابِيَهْ (١٩) إِنِّي ظَنَنتُ أَنِّي مُلَاقٍ حِسَابِيَهْ (٢٠) فَهُوَ فِي

نامہ اعمال تو پڑھو (۱۹) مجھے پہلے ہی معلوم تھا کہ میرا حساب مجھے ملنے والا ہے (۲۰) پھر وہ پسندیدہ زندگی

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ ع مَلَكٌ يُنَادِي كُلَّ يَوْمٍ يَا ابْنَ آدَمَ لِدْ لِلْمَوْتِ وَاجْمَعْ لِلْفَنَاءِ وَابْنِ لِلْخَرَابِ

امام باقر علیہ السلام نے فرمایا: ہر روز ایک فرشتہ ندا دیتا ہے: اے فرزند آدم! تم بچے پیدا کرو مرنے کے لئے، اور مال جمع کرو فنا ہونے کیلئے، اور تم گھر بناؤ ڈھ جانے کے لئے۔ (کافی، ج۲، ص۱۳۱)

عِيشَةٍ رَّاضِيَةٍ (۲۱) فِي جَنَّةٍ عَالِيَةٍ (۲۲) قُطُوفُهَا دَانِيَةٌ (۲۳)

میں ہوگا (۲۱) بلند ترین باغات میں (۲۲) اس کے میوے قریب قریب ہوں گے (۲۳)

كُلُوا وَاشْرَبُوا هَنِيئًا بِمَا أَسْلَفْتُمْ فِي الْأَيَّامِ الْخَالِيَةِ (۲۴) وَأَمَّا

اب آرام سے کھاؤ پیو کہ تم نے گزشتہ دنوں میں ان نعمتوں کا انتظام کیا ہے (۲۴) لیکن جس کو نامہ اعمال

مَنْ أُوتِيَ كِتَابَهُ بِشِمَالِهِ فَيَقُولُ يَا لَيْتَنِي لَمْ أُوتَ كِتَابِيَهْ (۲۵)

بائیں ہاتھ میں دیا جائے گا وہ کہے گا اے کاش یہ نامۂ اعمال مجھے نہ دیا جاتا (۲۵)

وَلَمْ أَدْرِ مَا حِسَابِيَهْ (۲۶) يَا لَيْتَهَا كَانَتِ الْقَاضِيَةَ (۲۷) مَا أَغْنَىٰ

اور مجھے اپنا حساب معلوم نہ ہوتا (۲۶) اے کاش اس موت ہی نے میرا فیصلہ کردیا ہوتا (۲۷) میرا مال

عَنِّي مَالِيَهْ (۲۸) هَلَكَ عَنِّي سُلْطَانِيَهْ (۲۹) خُذُوهُ فَغُلُّوهُ (۳۰)

بھی میرے کام نہ آیا (۲۸) اور میری حکومت بھی برباد ہوگئی (۲۹) اب اسے پکڑو اور گرفتار کرلو (۳۰)

ثُمَّ الْجَحِيمَ صَلُّوهُ (۳۱) ثُمَّ فِي سِلْسِلَةٍ ذَرْعُهَا سَبْعُونَ ذِرَاعًا

پھر اسے جہنم میں جھونک دو (۳۱) پھر ایک ستر گز کی رسی میں

فَاسْلُكُوهُ (۳۲) إِنَّهُ كَانَ لَا يُؤْمِنُ بِاللَّهِ الْعَظِيمِ (۳۳) وَلَا يَحُضُّ عَلَىٰ

اسے جکڑ لو (۳۲) یہ خدائے عظیم پر ایمان نہیں رکھتا تھا (۳۳) اور لوگوں کو

طَعَامِ الْمِسْكِينِ (۳۴) فَلَيْسَ لَهُ الْيَوْمَ هَاهُنَا حَمِيمٌ (۳۵)

مسکینوں کو کھلانے پر آمادہ نہیں کرتا تھا (۳۴) تو آج اس کا یہاں کوئی غمخوار نہیں ہے (۳۵)

قَالَ ع: مِسْكِينٌ ابْنُ آدَمَ مَكْتُومُ الْأَجَلِ مَكْنُونُ الْعِلَلِ مَحْفُوظُ الْعَمَلِ تُؤْلِمُهُ الْبَقَّةُ وَ تَقْتُلُهُ الشَّرْقَةُ وَ تُنْتِنُهُ الْعَرْقَةُ
ابن آدم کس قدر ناتوان ہے کہ اس کی موت پوشیدہ ہے، بیماریاں صیغۂ راز میں ہیں، اعمال محفوظ ہیں، مچھر کے کاٹنے سے
چیخنے لگتا ہے، اور پانی کا پھندہ لگنے سے مرجاتا ہے اور پسینا اسے بدبودار بنادیتا ہے۔ (نہج البلاغہ، حکمت ۳۱۹)

وَلَا طَعَامٌ إِلَّا مِنْ غِسْلِينٍ (۳۶) لَّا يَأْكُلُهُ إِلَّا الْخَاطِئُونَ (۳۷)

اور نہ پیپ کے علاوہ کوئی غذا ہے (۳۶) جسے گنہگاروں کے علاوہ کوئی نہیں کھا سکتا (۳۷)

فَلَآ أُقْسِمُ بِمَا تُبْصِرُونَ (۳۸) وَمَا لَا تُبْصِرُونَ (۳۹)

میں اس کی بھی قسم کھاتا ہوں جسے تم دیکھ رہے ہو (۳۸) اور اس کی بھی جس کو نہیں دیکھ رہے ہو (۳۹)

إِنَّهُ لَقَوْلُ رَسُولٍ كَرِيمٍ (۴۰) وَمَا هُوَ بِقَوْلِ شَاعِرٍ ۚ قَلِيلًا مَّا

کہ یہ ایک محترم فرشتے کا بیان ہے (۴۰) اور یہ کسی شاعر کا قول نہیں ہے ہاں تم بہت کم ایمان لاتے

تُؤْمِنُونَ (۴۱) وَلَا بِقَوْلِ كَاهِنٍ ۚ قَلِيلًا مَّا تَذَكَّرُونَ (۴۲) تَنزِيلٌ

ہو (۴۱) اور یہ کسی کاہن کا کلام نہیں ہے جس پر تم بہت کم غور کرتے ہو (۴۲) یہ رب العالمین کا

مِّن رَّبِّ الْعَالَمِينَ (۴۳) وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ الْأَقَاوِيلِ (۴۴)

نازل کردہ ہے (۴۳) اور اگر یہ پیغمبر ہماری طرف سے کوئی بات گڑھ لیتا (۴۴) تو ہم اس کے

لَأَخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِينِ (۴۵) ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِينَ (۴۶) فَمَا

ہاتھ کو پکڑ لیتے (۴۵) اور پھر اس کی گردن اڑا دیتے (۴۶) پھر تم میں سے کوئی

مِنكُم مِّنْ أَحَدٍ عَنْهُ حَاجِزِينَ (۴۷) وَإِنَّهُ لَتَذْكِرَةٌ لِّلْمُتَّقِينَ (۴۸)

مجھے روکنے والا نہ ہوتا (۴۷) اور یہ قرآن صاحبانِ تقویٰ کے لئے نصیحت ہے (۴۸) اور ہم جانتے ہیں

وَإِنَّا لَنَعْلَمُ أَنَّ مِنكُم مُّكَذِّبِينَ (۴۹) وَإِنَّهُ لَحَسْرَةٌ عَلَى الْكَافِرِينَ (۵۰)

کہ تم میں سے جھٹلانے والے بھی ہیں (۴۹) اور یہ کافرین کے لئے باعث حسرت ہے (۵۰)

امام زین العابدین علیہ السلام صحیفہ کاملہ کی دعا نمبر ۵۰ میں فرماتے ہیں:
بارالہا! تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ اس بے تاب نفس و بے قرار ہڈیوں کے ڈھانچہ پر ترس کھا (اس لئے کہ) جو تیرے سورج کی تپش کو برداشت نہیں کر سکتا وہ تیری جہنم کی تیزی کو کیسے برداشت کر سکتا ہے؟

وَإِنَّهُ لَحَقُّ الْيَقِينِ (۵۱) فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيمِ (۵۲)

اور یہ بالکل یقینی چیز ہے (۵۱) لہٰذا آپ اپنے عظیم پروردگار کے نام کی تسبیح کریں (۵۲)

سُورَةُ الْاِنْشِقَاقِ

اس سورہ میں روز قیامت کے احوال کی منظر کشی کی گئی ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

اللہ کے نام سے جو بہت مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے

إِذَا السَّمَاءُ انشَقَّتْ (۱) وَأَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ (۲) وَإِذَا الْأَرْضُ

جب آسمان پھٹ جائے گا (۱) اور اپنے پروردگار کا حکم بجالائے گا اور یہ ضروری بھی ہے (۲) اور جب

مُدَّتْ (۳) وَأَلْقَتْ مَا فِيهَا وَتَخَلَّتْ (۴)

زمین برابر کر کے پھیلا دی جائے گی (۳) اور وہ اپنے ذخیرے پھینک کر خالی ہو جائے گی (۴)

وَأَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ (۵) يَا أَيُّهَا الْإِنسَانُ إِنَّكَ كَادِحٌ إِلَىٰ رَبِّكَ

اور اپنے پروردگار کا حکم بجالائے گی اور یہ ضروری بھی ہے (۵) اے انسان تو اپنے پروردگار کی طرف

كَدْحًا فَمُلَاقِيهِ (۶) فَأَمَّا مَنْ أُوتِيَ كِتَابَهُ بِيَمِينِهِ (۷)

جانے کی کوشش کر رہا ہے تو ایک دن اس کا سامنا کرے گا (۶) پھر جس کو نامہ اعمال داہنے ہاتھ میں دیا

فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَسِيرًا (۸) وَيَنقَلِبُ إِلَىٰ أَهْلِهِ مَسْرُورًا (۹)

جائے گا (۷) اس کا حساب آسان ہوگا (۸) اور وہ اپنے اہل کی طرف خوشی خوشی واپس آئے گا (۹)

عَنْ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ ع قَالَ: إِنَّ سُوءَ الْخُلُقِ لَيُفْسِدُ الْعَمَلَ كَمَا يُفْسِدُ الْخَلُّ الْعَسَلَ
امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: بے شک برا اخلاق عمل کو اسی طرح خراب کر دیتا ہے جیسے سرکہ شہد کو۔
(کافی ج ۲ ص ۳۲۱)

وَأَمَّا مَنْ أُوتِيَ كِتَابَهُ وَرَاءَ ظَهْرِهِ (۱۰) فَسَوْفَ يَدْعُوا ثُبُورًا (۱۱)

اور جس کو نامہ اعمال پشت کی طرف سے دیا جائے گا (۱۰) وہ عنقریب موت کی دعا کرے گا (۱۱)

وَيَصْلَىٰ سَعِيرًا (۱۲) إِنَّهُ كَانَ فِي أَهْلِهِ مَسْرُورًا (۱۳) إِنَّهُ ظَنَّ أَن لَّن

اور جہنم کی آگ میں داخل ہوگا (۱۲) یہ پہلے اپنے اہل وعیال میں بہت خوش تھا (۱۳) اور اس کا خیال تھا

يَحُورَ (۱۴) بَلَىٰ ۚ إِنَّ رَبَّهُ كَانَ بِهِ بَصِيرًا (۱۵)

کہ پلٹ کر خدا کی طرف نہیں جائے گا (۱۴) ہاں اس کا پروردگار خوب دیکھنے والا ہے (۱۵)

فَلَا أُقْسِمُ بِالشَّفَقِ (۱۶) وَاللَّيْلِ وَمَا وَسَقَ (۱۷)

میں شفق کی قسم کھا کر کہتا ہوں (۱۶) اور رات اور جن چیزوں کو وہ ڈھانپ لیتی ہے ان کی قسم (۱۷)

وَالْقَمَرِ إِذَا اتَّسَقَ (۱۸) لَتَرْكَبُنَّ طَبَقًا عَن طَبَقٍ (۱۹)

اور چاند کی قسم جب وہ پورا ہو جائے (۱۸) کہ تم مصیبت کے بعد دوسری مصیبت میں مبتلا ہو گے (۱۹)

فَمَا لَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ (۲۰) وَإِذَا قُرِئَ عَلَيْهِمُ الْقُرْآنُ لَا

پھر انہیں کیا ہو گیا ہے کہ ایمان نہیں لاتے ہیں (۲۰) اور جب ان کے سامنے قرآن پڑھا جاتا ہے تو

يَسْجُدُونَ (۲۱) بَلِ الَّذِينَ كَفَرُوا يُكَذِّبُونَ (۲۲)

سجدہ نہیں کرتے ہیں (۲۱) بلکہ کفار تو تکذیب بھی کرتے ہیں (۲۲)

وَاللّٰهُ أَعْلَمُ بِمَا يُوعُونَ (۲۳)

اور اللہ خوب جانتا ہے جو یہ اپنے دلوں میں چھپائے ہوئے ہیں (۲۳)

وقال صلى الله عليه وآله: ما من ولد بار ينظر إلى والديه نظر رحمة إلا كان له بكل نظرة حجة مبرورة، فقالوا: يا رسول الله وإن نظر كل يوم مائة مرة؟ قال: نعم، الله أكبر وأطيب.

رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو بیٹا یا بیٹی اپنے والدین کی طرف رحمت کی نظر سے دیکھے تو اللہ اسے ہر نظر کے بدلے حج مقبول کا ثواب دے گا، پوچھا گیا: اگر ہر روز ۱۰۰ مرتبہ دیکھے تب بھی؟ فرمایا: ہاں! (بالکل) اللہ سب سے بڑا اور سب سے پاکیزہ ہے۔ (بحار، ج ۷۱، ص ۸۰)

فَبَشِّرْهُم بِعَذَابٍ أَلِيمٍ (۲۴)

اب آپ انہیں دردناک عذاب کی بشارت دے دیں (۲۴)

إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَهُمْ أَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُونٍ (۲۵)

علاوہ صاحبانِ ایمان و عمل صالح کے کہ ان کے لئے نہ ختم ہونے والا اجر و ثواب ہے (۲۵)

سُورَةُ الإِخْلَاصِ (سُورَةُ التَّوْحِيدِ)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

اللہ کے نام سے جو بہت مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے

قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ (۱) اللَّهُ الصَّمَدُ (۲)

(اے رسول کہہ دیجئے کہ وہ اللہ ایک ہے (۱) اللہ برحق اور بے نیاز ہے (۲)

لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ (۳) وَلَمْ يَكُن لَّهُ كُفُوًا أَحَدٌ (۴)

اس کی نہ کوئی اولاد ہے اور نہ والد (۳) اور نہ اس کا کوئی کفو اور ہمسر ہے (۴)

سُورَةُ الْفَلَقِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

اللہ کے نام سے جو بہت مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے

قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ (۱) مِن شَرِّ مَا خَلَقَ (۲)

کہہ دیجئے کہ میں صبح کے مالک کی پناہ چاہتا ہوں (۱) تمام مخلوقات کے شر سے (۲)

قَالَ عَلِیٌّ ع عَدَاوَۃُ الْاَقَارِبِ اَمَرُّ مِنْ لَسْعِ الْعَقَارِبِ

امام علی علیہ السلام نے فرمایا: اقرباء کی عداوت بچھو کے ڈسنے سے زیادہ اذیت ناک وتلخ ہوتی ہے۔

(تصنیف غرر الحکم ص ۴۰۷)

وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ إِذَا وَقَبَ (۳) وَمِنْ شَرِّ النَّفَّاثَاتِ فِي الْعُقَدِ (۴)

اور اندھیری رات کے شر سے جب اس کا اندھیرا چھا جائے (۳) اور گنڈوں پر پھونکنے والیوں کے شر سے (۴)

وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ (۵)

اور ہر حسد کرنے والے کے شر سے جب بھی وہ حسد کرے (۵)

سُورَۃُ النَّاسِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

اللہ کے نام سے جو بہت مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے

قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ (۱) مَلِكِ النَّاسِ (۲)

اے رسول کہہ دیجئے کہ میں انسانوں کے ربّ کی پناہ چاہتا ہوں (۱) جو تمام لوگوں کا مالک ہے (۲)

إِلٰهِ النَّاسِ (۳) مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ (۴)

سارے انسانوں کا معبود ہے (۳) شیطانی وسواس کے شر سے جو نام خدا ئن کر پیچھے ہٹ جاتا ہے (۴)

الَّذِي يُوَسْوِسُ فِي صُدُورِ النَّاسِ (۵) مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ (۶)

اور جو لوگوں کے دلوں میں وسوسے پیدا کرتا ہے (۵) وہ جنات میں سے ہو یا انسانوں میں سے (۶)

آیاتِ آمَنَ الرَّسُولُ (سورہ بقرہ، آیت ۲۸۵و۲۸۶)

پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل ہوا ہے کہ معراج کے دن عرش کے نیچے موجود خزانے میں سے سورۂ بقرہ کی آخری دو آیتیں آپ کو بخش دی گئیں۔ نمازِ عشاء کے بعد ان آیتوں کی دو دفعہ تلاوت، نمازِ شب سے کفایت کرتی ہے۔ (فضائل القرآن، ابو عبید الهروی، ص ۲۳۳، اقبال الاعمال، ج ۲، ص ۶۹۱۔۲۶۷)

قَالَ الامام الجواد ع مَنِ اسۡتَحۡسَنَ قَبِیۡحًا کَانَ شَرِیۡکًا فِیۡهِ

امام محمد تقی علیہ السلام نے فرمایا: جو برے عمل کو اچھا سمجھتا ہے وہ اس عمل میں شریک ہے۔

(کشف الغمہ ج ۲، ص ۳۴۹)

ءَامَنَ الرَّسُولُ بِمَآ أُنزِلَ إِلَيۡهِ مِن رَّبِّهِۦ وَالۡمُؤۡمِنُونَ ۚ كُلٌّ ءَامَنَ

رسول ان تمام باتوں پر ایمان رکھتا ہے جو ربّ کی طرف سے اس کی طرف نازل کی گئی ہیں اور مومنین بھی سب اللہ اور

بِاللَّهِ وَمَلَآئِكَتِهِۦ وَكُتُبِهِۦ وَرُسُلِهِۦ لَا نُفَرِّقُ بَيۡنَ أَحَدٍ مِّن رُّسُلِهِۦ ۚ

ملائکہ اور کتب اور مرسلین پر ایمان رکھتے ہیں ان کا کہنا ہے کہ ہم رسولوں کے درمیان تفریق نہیں کرتے۔ ہم نے پیغام

وَقَالُواْ سَمِعۡنَا وَأَطَعۡنَا غُفۡرَانَكَ رَبَّنَا وَإِلَيۡكَ الۡمَصِيرُ (۲۸۵)

الٰہی کو سن لیا اور اس کی اطاعت کی پروردگار! اب تیری مغفرت درکار ہے اور تیری ہی طرف پلٹ کر آنا ہے (۲۸۵)

لَا يُكَلِّفُ اللَّهُ نَفۡسًا إِلَّا وُسۡعَهَا ۚ لَهَا مَا كَسَبَتۡ وَعَلَيۡهَا مَا

اللہ کسی نفس کو اس کی وسعت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا، اسکے لئے اس کی حاصل کی ہوئی نیکیوں کا صلہ ہے اور اسکی

اكۡتَسَبَتۡ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذۡنَآ إِن نَّسِينَآ أَوۡ أَخۡطَأۡنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تَحۡمِلۡ

کمائی ہوئی برائیوں کا خمیازہ بھی، پروردگار! ہم جو کچھ بھول جائیں یا ہم سے غلطی ہو جائے اس کا ہم سے مؤاخذہ نہ

عَلَيۡنَآ إِصۡرًا كَمَا حَمَلۡتَهُۥ عَلَى الَّذِينَ مِن قَبۡلِنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلۡنَا مَا

کرنا، خدایا! ہم پر ویسا بوجھ نہ ڈالنا جیسا پہلے والی امتوں پر ڈالا گیا ہے، پروردگار! ہم پر وہ بار نہ ڈالنا

لَا طَاقَةَ لَنَا بِهِۦ ۖ وَاعۡفُ عَنَّا وَاغۡفِرۡ لَنَا وَارۡحَمۡنَآ ۚ أَنتَ مَوۡلَىٰنَا

جس کی ہم میں طاقت نہ ہو، ہمیں معاف کر دینا ہمیں بخش دینا ہم پر رحم کرنا تو ہمارا مولا ہے

فَانصُرۡنَا عَلَى الۡقَوۡمِ الۡكَافِرِينَ (۲۸۶)

پس کافروں کے مقابلہ میں ہماری مدد فرما (۲۸۶)

قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ ص مَنْ أَدّٰی فَرِیضَۃً فَلَہُ عِنْدَ اللّٰہِ دَعْوَۃٌ مُسْتَجَابَۃٌ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص واجب نماز بجالاتا ہے اس کی دعا خدا کی بارگاہ میں مستجاب ہے۔

(صحیفۃ الامام الرضا علیہ السلام، ص ۴۲)

قرآنی دُعائیں رَبَّنَا اور رَبِّ

اس عنوان کے ذیل میں قرآن مجید میں موجود رَبَّنَا اور رَبِّ والی دُعاؤں کی آیات کو ذکر کیا گیا ہے۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ

پروردگار ہمارے عمل کو قبول فرمالے کہ تو بہترین سُننے والا اور جاننے والا ہے۔ (سورہ بقرہ آیت ۱۲۷)

رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ لَكَ وَمِن ذُرِّيَّتِنَا أُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ وَأَرِنَا

پروردگار ہمیں اپنا فرمانبردار قرار دے اور ہماری اولاد میں بھی ایک فرمانبردار امت پیدا کر، ہمیں ہمارے

مَنَاسِكَنَا وَتُبْ عَلَيْنَا إِنَّكَ أَنتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ

مناسک دکھلا دے اور ہماری توبہ قبول فرما کہ تُو توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے۔ (سورہ بقرہ آیت ۱۲۸)

رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ

پروردگار ہمیں دنیا میں بھی نیکی عطا فرما اور آخرت میں بھی اور ہمیں عذاب جہنم سے محفوظ فرما۔ (سورہ بقرہ آیت ۲۰۱)

رَبَّنَا أَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَثَبِّتْ أَقْدَامَنَا وَانصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ

خدایا ہمیں بے پناہ صبر عطا فرما ہمیں ثابت قدم رکھ اور ہمیں کافروں کے مقابلے میں نصرت عطا فرما (سورہ بقرہ آیت ۲۵۰)

رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوبَنَا بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِن لَّدُنكَ رَحْمَةً

پروردگارا ہدایت کے بعد اب ہمارے دلوں میں کجی پیدا نہ ہوجائے اور ہمیں اپنے پاس سے رحمت عطا فرما کہ

إِنَّكَ أَنتَ الْوَهَّابُ

تُو بہترین عطا کرنے والا ہے۔ (سورہ آل عمران آیت ۸)

قَالَ عَلِیٌ ع الْغِنَی وَ الْفَقْرُ بَعْدَ الْعَرْضِ عَلَی اللّٰهِ

امام علی علیہ السلام نے فرمایا: مالداری اور غربت کا فیصلہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پیشی کے بعد ہوگا۔

(کلمات قصار ۴۵۲)

رَبَّنَآ إِنَّكَ جَامِعُ النَّاسِ لِيَوْمٍ لَّا رَيْبَ فِيهِ

خدایا! تو تمام انسانوں کو اس دن جمع کرنے والا ہے جس میں کوئی شک نہیں ہے۔

إِنَّ اللّٰهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيعَادَ

اور اللہ وعدہ کے خلاف نہیں کرتا۔ (سورہ آل عمران آیت ۹)

رَبَّنَآ إِنَّنَآ ءَامَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ

پروردگار ہم ایمان لے آئے ہمارے گناہوں کو بخش دے اور ہمیں آتشِ جہنم سے بچالے (سورہ آل عمران آیت ۱۶)

رَبَّنَآ ءَامَنَّا بِمَآ أَنزَلْتَ وَاتَّبَعْنَا الرَّسُولَ

پروردگار! ہم ان تمام چیزوں پر ایمان لے آئے جو تونے نازل کی ہیں اور تیرے رسول کا اتباع کیا

فَاكْتُبْنَا مَعَ الشَّاهِدِينَ

لہٰذا ہمارا نام اس کے گواہوں میں درج کرلے۔ (سورہ آل عمران آیت ۵۳)

رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا وَإِسْرَافَنَا فِي أَمْرِنَا وَثَبِّتْ أَقْدَامَنَا وَانصُرْنَا

خدایا! ہمارے گناہوں کو بخش دے۔ ہمارے امور میں زیادتی کو معاف فرما ہمارے قدموں کو ثبات عطا

عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ

فرما اور کافروں کے مقابلے میں ہماری مدد فرما۔ (سورہ آل عمران آیت ۱۴۷)

رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا سُبْحَانَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ

خدایا تو نے یہ سب بیکار نہیں پیدا کیا ہے تو پاک و منزہ ہے ہمیں عذاب جہنم سے محفوظ فرما (سورہ آل عمران آیت ۱۹۱)

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ ع إِذَا بَلَغَكَ عَنْ أَخِيكَ شَيْءٌ وَ شَهِدَ أَرْبَعُونَ أَنَّهُمْ سَمِعُوهُ مِنْهُ فَقَالَ لَمْ أَقُلْ فَاقْبَلْ مِنْهُ.

امام صادق علیہ السلام: اگر تمہارے مومن بھائی کے بارے میں کوئی خبر ملے اور چالیس افراد گواہی دیں کہ انہوں نے بھی یہ بات اس سے سنی ہے لیکن وہ خود کہے کہ میں نے ایسا نہیں کہا تو اس مومن سے قبول کرو۔ (مصادقۃ الاخوان، ص ۸۲)

رَبَّنَآ إِنَّكَ مَن تُدْخِلِ النَّارَ فَقَدْ أَخْزَيْتَهُ

پروردگار! تو جسے جہنم میں ڈال دے گا گویا تُو نے اُسے ذلیل و رُسوا کر دیا

وَمَا لِلظَّالِمِينَ مِنْ أَنصَارٍ

اور ظالمین کا کوئی مددگار نہیں ہے۔ (سورہ آل عمران آیت ۱۹۲)

رَبَّنَآ إِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُنَادِي لِلْإِيمَانِ أَنْ ءَامِنُوا بِرَبِّكُمْ فَآمَنَّا

پروردگار ہم نے اس منادی کو سنا جو ایمان کی آواز لگا رہا تھا کہ اپنے پروردگار پر ایمان لے آؤ تو ہم ایمان

رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّئَاتِنَا

لے آئے، پروردگار اب ہمارے گناہوں کو معاف فرما اور ہماری برائیوں کی پردہ پوشی فرما

وَتَوَفَّنَا مَعَ الْأَبْرَارِ

اور ہمیں نیک بندوں کے ساتھ محشور فرما۔ (سورہ آل عمران آیت ۱۹۳)

رَبَّنَا وَءَاتِنَا مَا وَعَدتَّنَا عَلَىٰ رُسُلِكَ وَلَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ

پروردگار جو تو نے اپنے رسولوں سے وعدہ کیا ہے وہ عطا فرما اور روز قیامت ہمیں رسوا نہ کرنا

إِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيعَادَ

کہ تو وعدہ کے خلاف نہیں کرتا۔ (سورہ آل عمران آیت ۱۹۴)

رَبَّنَآ ءَامَنَّا فَاكْتُبْنَا مَعَ الشَّاهِدِينَ

پروردگار ہم ایمان لے آئے ہیں لہٰذا ہمارا نام بھی تصدیق کرنے والوں میں درج فرما (سورہ مائدہ آیت ۸۳)

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ ع إِنَّ الْعَاقِلَ لَا يَكْذِبُ وَإِنْ كَانَ فِيهِ هَوَاهُ.

امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: عقل مند کبھی جھوٹ نہیں بولتا اگر چہ اس میں ہوا و ہوس پائی جاتی ہو۔

(کافی ج ۱ ص ۱۹)

اللّٰهُمَّ رَبَّنَآ أَنزِلْ عَلَيْنَا مَآئِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ تَكُونُ لَنَا عِيدًا

پروردگار! ہم پر آسمان سے دستر خوان نازل کردے کہ ہمارے اول و آخر کے لئے عید ہو جائے اور تیری

لِّأَوَّلِنَا وَءَاخِرِنَا وَءَايَةً مِّنكَ وَارْزُقْنَا وَأَنتَ خَيْرُ الرَّازِقِينَ

قدرت کی نشانی بن جائے اور ہمیں رزق دے کہ تو بہترین رزق دینے والا ہے۔ (سورہ مائدہ آیت ۱۱۴)

رَبَّنَا ظَلَمْنَآ أَنفُسَنَا وَإِن لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا

پروردگار ہم نے اپنے نفس پر ظلم کیا ہے اب اگر تو معاف نہ کرے گا اور رحم نہ کرے گا

لَنَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ

تو ہم خسارہ اُٹھانے والوں میں سے ہو جائیں گے۔ (سورہ اعراف آیت ۲۳)

رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا مَعَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ

پروردگار ہمیں ظالمین کے ساتھ قرار نہ دینا۔ (سورہ اعراف آیت ۴۷)

رَبَّنَا افْتَحْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ

خدایا تو ہمارے اور ہماری قوم کے درمیان حق سے فیصلہ فرمادے

وَأَنتَ خَيْرُ الْفَاتِحِينَ

کہ تو بہترین فیصلہ کرنے والا ہے۔ (سورہ اعراف آیت ۸۹)

رَبَّنَآ أَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَتَوَفَّنَا مُسْلِمِينَ

خدایا! ہم پر صبر کی بارش فرما اور ہمیں مسلمان دنیا سے اُٹھانا۔ (سورہ اعراف آیت ۱۲۶)

قَالَ الحسن العسکری ع خَیْرُ اِخْوَانِكَ مَنْ نَسِیَ ذَنْبَكَ وَ ذَكَرَ اِحْسَانَكَ اِلَیْهِ.
امام حسن عسکری علیہ السلام نے فرمایا: تمہارا بہترین بھائی وہ ہے جو تمہاری خطاؤں کو بھول جائے اور تمہارے احسان کو یاد رکھے۔ (اعلام الدین فی صفات المؤمنین، ص ۳۱۳)

رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلْقَوْمِ الظَّالِمِينَ

خدایا ہمیں ظالموں کے فتنوں اور آزمائشوں کا مرکز قرار نہ دینا۔ (سورہ یونس آیت ۸۵)

وَنَجِّنَا بِرَحْمَتِكَ مِنَ الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ

اور اپنی رحمت کے ذریعہ کافر قوم کے شر سے محفوظ رکھنا۔ (سورہ یونس آیت ۸۶)

رَبَّنَا إِنَّكَ تَعْلَمُ مَا نُخْفِي وَمَا نُعْلِنُ وَمَا يَخْفَىٰ عَلَى اللَّهِ مِن شَيْءٍ فِي

پروردگار ہم جس بات کو چھپاتے ہیں یا جسکا اعلان کرتے ہیں تو سب سے باخبر ہے اور اللہ پر زمین و آسمان

الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ

کی کوئی چیز مخفی نہیں رہ سکتی۔ (سورہ ابراہیم آیت ۳۸)

رَبِّ اجْعَلْنِي مُقِيمَ الصَّلَاةِ وَمِن ذُرِّيَّتِي

پروردگار مجھے اور میری ذریت میں نماز قائم کرنے والے قرار دے

رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَاءِ

اور پروردگار میری دعا کو قبول کرلے (سورہ ابراہیم آیت ۴۰)

رَبَّنَا اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِينَ

پروردگار مجھے اور میرے والدین کو اور تمام مومنین کو

يَوْمَ يَقُومُ الْحِسَابُ

اس دن بخش دینا جس دن حساب قائم ہوگا۔ (سورہ ابراہیم آیت ۴۱)

قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ص جُلُوسُ الْمَرْءِ عِنْدَ عِيَالِهِ أَحَبُّ إِلَى اللّٰهِ تَعَالَى مِنِ اعْتِكَافٍ فِي مَسْجِدِي هٰذَا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کسی شخص کا اپنے اہل وعیال (گھر والوں) کے ساتھ بیٹھنا خدا کے نزدیک میری اس مسجد (نبوی) میں اعتکاف کرنے سے محبوب تر ہے۔ (مجموعہ ورام، ج ۲، ص ۱۲۲)

رَبَّنَآ ءَاتِنَا مِن لَّدُنكَ رَحْمَةً وَهَيِّئْ لَنَا مِنْ أَمْرِنَا رَشَدًا

پروردگار ہمیں اپنی رحمت عطا فرما اور ہمارے لئے ہمارے کام میں کامیابی کا سامان فراہم کردے۔ (سورہ کہف آیت ۱۰)

رَبَّنَآ ءَامَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَأَنتَ خَيْرُ الرَّاحِمِينَ

پروردگار ہم ایمان لائے ہمارے گناہوں کو بخش دے اور ہم پر رحم فرما کہ تو بہترین رحم کرنے والا ہے۔ (سورہ مومنون آیت ۱۰۹)

رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ إِنَّ عَذَابَهَا كَانَ غَرَامًا إِنَّهَا

پروردگار ہم سے عذاب جہنم کو پھیر دے کہ اس کا عذاب بہت سخت اور پائیدار ہے۔

سَآءَتْ مُسْتَقَرًّا وَمُقَامًا

وہ بدترین منزل اور محل اقامت ہے۔ (سورہ فرقان آیت ۶۵، ۶۶)

رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ أَزْوَاجِنَا وَذُرِّيَّاتِنَا قُرَّةَ أَعْيُنٍ

خدایا! ہمیں ہماری ازواج اور اولاد کی طرف سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا فرما

وَاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِينَ إِمَامًا

اور ہمیں صاحبانِ تقویٰ کا پیشوا بنادے۔ (سورہ فرقان آیت ۷۴)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَذْهَبَ عَنَّا الْحَزَنَ إِنَّ رَبَّنَا لَغَفُورٌ شَكُورٌ

تمام تعریف اللہ کے لئے ہے اس نے ہم سے غم دور کردیا بیشک ہمارا پروردگار بخشنے والا اور قدرداں ہے۔ (سورہ فاطر آیت ۳۴)

رَبَّنَا وَسِعْتَ كُلَّ شَيْءٍ رَّحْمَةً وَعِلْمًا فَاغْفِرْ لِلَّذِينَ تَابُوا وَاتَّبَعُوا

خدایا! تو نے ہر شے پر اپنی رحمت اور علم کو پھیلا دیا ہے لہٰذا ان لوگوں کو بخش دے جنہوں نے توبہ کی

قَالَ الصَّادِقُ ع اَلْبَنُونَ نَعِيمٌ وَ الْبَنَاتُ حَسَنَاتٌ وَاللّٰهُ يَسْأَلُ عَنِ النَّعِيمِ وَ يُثِيبُ عَلَى الْحَسَنَاتِ

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: لڑکے نعمت ہیں اور لڑکیاں نیکیاں ہیں اللہ تعالی نعمت کے بارے میں سوال کرے گا اور نیکیوں پہ اجر و ثواب عطا کرے گا۔ (کافی، ج ۶، ص ۷)

سَبِيلَكَ وَقِهِمْ عَذَابَ الْجَحِيمِ

ہے اور تیرے راستے کی اتباع کی ہے اور انہیں جہنم کے عذاب سے بچالے۔ (سورہ غافر آیت ۷)

رَبَّنَا وَأَدْخِلْهُمْ جَنَّاتِ عَدْنٍ الَّتِي وَعَدْتَهُمْ وَمَنْ صَلَحَ مِنْ

پروردگار انہیں اور ان کے باپ دادا، ازدواج اور اولاد میں سے جو نیک اور صالح افراد ہیں ان کو ہمیشہ

ءَابَآئِهِمْ وَأَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيَّاتِهِمْ ۚ إِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ

رہنے والے باغات میں داخل فرما جن کا تو نے ان سے وعدہ کیا ہے بیشک تو سب پر غالب اور صاحب

وَقِهِمُ السَّيِّئَاتِ ۚ وَمَنْ تَقِ السَّيِّئَاتِ يَوْمَئِذٍ فَقَدْ رَحِمْتَهُ ۚ

حکمت ہے۔ اور انہیں برائیوں سے محفوظ فرما کہ آج جن لوگوں کو تو نے برائیوں سے بچالیا گویا انہیں پر رحم

وَذَٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ

کیا ہے اور یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔ (سورہ غافر آیت ۸،۹)

رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِإِخْوَانِنَا الَّذِينَ سَبَقُونَا بِالْإِيمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِي

خدایا ہمیں معاف کر دے اور ہمارے ان بھائیوں کو بھی جنہوں نے ایمان میں ہم پر سبقت کی ہے اور

قُلُوبِنَا غِلًّا لِلَّذِينَ ءَامَنُوا رَبَّنَا إِنَّكَ رَءُوفٌ رَحِيمٌ

ہمارے دلوں میں صاحبانِ ایمان کے لئے کسی طرح کا کینہ قرار نہ دینا کہ تو بڑا مہربان اور رحم کرنے والا ہے۔ (سورہ حشر آیت ۱۰)

رَبَّنَا عَلَيْكَ تَوَكَّلْنَا وَإِلَيْكَ أَنَبْنَا وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ

خدایا ہم نے تجھ پر بھروسہ کیا ہے اور تیری طرف ہی رجوع کیا ہے اور تیری طرف ہی بازگشت بھی ہے۔ (سورہ ممتحنہ آیت ۴)

قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ ص مَنْ أَنْكَرَ الْقَائِمَ مِنْ وُلْدِي فِي زَمَانِ غَيْبَتِهِ فَمَاتَ فَقَدْ مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص میرے فرزند قائم کا زمانہ غیبت میں انکار کرے اور مرجائے تو اس کی موت جاہلیت کی موت ہوگی۔ (کمال الدین واتمام النعمۃ، ج ۲، ص ۴۷۸)

رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلَّذِينَ كَفَرُوا وَاغْفِرْ لَنَا رَبَّنَا

خدایا! ہمیں کفار کا فتنہ و بلا قرار نہ دینا اور ہمیں بخش دینا

إِنَّكَ أَنتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ

کہ تو ہی صاحب عزت اور صاحب حکمت ہے۔ (سورہ ممتحنہ آیت ۵)

رَبَّنَا أَتْمِمْ لَنَا نُورَنَا وَاغْفِرْ لَنَا إِنَّكَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

خدایا ہمارے لئے ہمارے نور کو مکمل کردے اور ہمیں بخش دے کہ تو یقیناً ہر شے پر قدرت رکھنے والا ہے۔ (سورہ تحریم آیت ۸)

عَسَىٰ رَبُّنَا أَن يُبْدِلَنَا خَيْرًا مِّنْهَا إِنَّا إِلَىٰ رَبِّنَا رَاغِبُونَ

امید ہے کہ ہمارا پروردگار ہمیں اس سے بہتر دے دے کہ ہم اپنے پروردگار کی جانب رغبت کرنے والے ہیں۔ (القلم، آیت ۳۲)

رَبِّ هَبْ لِي مِن لَّدُنكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً إِنَّكَ سَمِيعُ الدُّعَاءِ

پروردگار! مجھے اپنی طرف سے پاکیزہ اولاد عطا کر کہ تو دُعا کا سننے والا ہے (سورہ آل عمران، آیت ۳۸)

رَبِّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ أَنْ أَسْأَلَكَ مَا لَيْسَ لِي بِهِ عِلْمٌ وَإِلَّا تَغْفِرْ

خدایا! میں اس بات سے پناہ مانگتا ہوں کہ اس چیز کا سوال کروں کہ جس کا مجھے علم نہ ہو اور اگر تو مجھے معاف

لِي وَتَرْحَمْنِي أَكُن مِّنَ الْخَاسِرِينَ

نہیں کرے گا اور مجھ پر رحم نہیں کرے گا تو میں خسارے والوں میں ہو جاؤں گا (سورہ ہود، آیت ۴۷)

رَبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيَانِي صَغِيرًا

پروردگار! میرے والدین پر رحم فرما جیسے بچپن میں انہوں نے مجھے پالا۔ (اسراء، آیت ۲۴)

قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ ص جِهَادُ الْمَرْأَةِ حُسْنُ التَّبَعُّلِ
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بہترین شوہرداری خاتون کا جہاد ہے۔
(کافی، ج۵، ص۹)

رَبِّ أَدْخِلْنِي مُدْخَلَ صِدْقٍ وَأَخْرِجْنِي مُخْرَجَ صِدْقٍ

پروردگارا! تو مجھے (ہر مرحلہ میں) سچائی کے ساتھ داخل کر اور سچائی کے ساتھ (اس سے) نکال

وَاجْعَل لِّي مِن لَّدُنكَ سُلْطَانًا نَّصِيرًا

اور اپنے ہاں سے مجھے ایک قوت عطا فرما جو مددگار ثابت ہو (سورہ اسراء، آیت ۸۰)

رَبِّ اشْرَحْ لِي صَدْرِي وَيَسِّرْ لِي أَمْرِي وَاحْلُلْ عُقْدَةً

پروردگار میرے سینے کو کشادہ کر دے (۲۵) میرے کام کو آسان کر دے (۲۶) اور میری زبان کی گرہ کو

مِّن لِّسَانِي يَفْقَهُوا قَوْلِي

کھول دے (۲۷) تا کہ یہ لوگ میری بات سمجھ سکیں (۲۸) (سورہ طٰہٰ، آیت ۲۸-۲۵)

رَبِّ زِدْنِي عِلْمًا

پروردگار میرے علم میں اضافہ فرما (سورہ طٰہٰ، آیت ۱۱۴)

رَبِّ لَا تَذَرْنِي فَرْدًا وَأَنتَ خَيْرُ الْوَارِثِينَ

پروردگار مجھے اکیلا نہ چھوڑ دینا کہ تو تمام وارثوں سے بہتر وارث ہے (سورہ انبیاء، آیت ۸۹)

رَبِّ أَعُوذُ بِكَ مِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِينِ

پروردگار میں شیطانوں کے وسوسوں سے تیری پناہ چاہتا ہوں (۹۷)

وَأَعُوذُ بِكَ رَبِّ أَن يَحْضُرُونِ

اور اس بات سے پناہ مانگتا ہوں کہ شیاطین میرے پاس آ جائیں (۹۸) (مؤمنون، آیت ۹۷-۹۸)

قَالَ عَلِيٌّ ع مَنْ كَرُمَ خُلُقُهُ اتَّسَعَ رِزْقُهُ

امام علی علیہ السلام نے فرمایا: جس کا اخلاق اچھا ہوگا اس کا رزق زیادہ ہوگا۔

(عیون الحکم والمواعظ (لیثی)، ص ۴۳۱)

رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَأَنتَ خَيْرُ الرَّاحِمِينَ

پروردگار میری مغفرت فرما اور مجھ پر رحم کر کہ تو بہترین رحم کرنے والا ہے (سورہ مؤمنون، آیت ۱۱۸)

رَبِّ أَوْزِعْنِي أَنْ أَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِي أَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلَىٰ وَالِدَيَّ وَأَنْ

پروردگار مجھے توفیق دے کہ میں تیری اس نعمت کا شکریہ ادا کروں جو تو نے مجھے اور میرے والدین کو عطا کی ہے اور ایسا

أَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضَاهُ وَأَدْخِلْنِي بِرَحْمَتِكَ فِي عِبَادِكَ الصَّالِحِينَ

نیک عمل کروں کہ تو راضی ہو جائے اور اپنی رحمت سے مجھے اپنے نیک بندوں میں شامل کرلے (سورہ نمل، آیت ۱۹)

رَبِّ إِنِّي لِمَا أَنزَلْتَ إِلَيَّ مِنْ خَيْرٍ فَقِيرٌ

پروردگار یقیناً میں اس خیر کا محتاج ہوں جو تو میری طرف بھیج دے (سورہ قصص، آیت ۲۴)

رَبِّ انصُرْنِي عَلَى الْقَوْمِ الْمُفْسِدِينَ

پروردگار تو فساد پھیلانے والی قوم کے مقابلہ میں میری مدد فرما (سورہ عنکبوت، آیت ۳۰)

رَبِّ هَبْ لِي مِنَ الصَّالِحِينَ

پروردگار! مجھے صالحین میں سے (اولاد) عطا کر (سورہ صافات، آیت ۱۰۰)

رَبِّ اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ وَلِمَن دَخَلَ بَيْتِيَ مُؤْمِنًا وَلِلْمُؤْمِنِينَ

پروردگار مجھے اور میرے والدین کو اور جو ایمان کے ساتھ میرے گھر میں داخل ہو جائیں اور تمام مومنین و

وَالْمُؤْمِنَاتِ وَلَا تَزِدِ الظَّالِمِينَ إِلَّا تَبَارًا

مومنات کو بخش دے اور ظالموں کے لئے ہلاکت کے علاوہ کسی شے میں اضافہ نہ کرنا (نوح، آیت ۲۸)

رزق حلال
کیسے بڑھتا ہے؟
تقویٰ
نماز کو اول وقت ادا کرنا
محنت کرنا
اللہ پر توکل کرنا
پڑوسیوں کے ساتھ حسن سلوک
شادی کرنا
صلہ رحمی
دعا
خرچ کرنے میں میانہ روی
صفائی کا خیال رکھنا
صداقت
امر بالمعروف و نہی عن المنکر
اپنی فیملی کے ساتھ اچھا برتاؤ
مال کا انفاق
ذکر خدا
امانت داری
زیارت قبر امام حسینؑ
ہمیشہ وضو کی حالت میں رہنا
خوش اخلاقی
سحر کے وقت بیدار ہونا
تجارت کرنا
[کتنی قسمیں ہیں؟]
دنیاوی
اُخروی
رزقِ اُخروی
رزقِ کریم
جنت میں رہنے والے تمام لوگوں کو ملنے والا رزق
رزقِ معلوم
جنت میں رہنے والے خاص لوگوں کو ملنے والا رزق
رزقِ حسن
جنت میں رہنے والے ان لوگوں کا رزق جنہوں نے دنیا میں اللہ کی راہ میں ہجرت کی ہے اور شہید ہوئے ہوں یا مر گئے ہوں
رزقِ دنیاوی
مادی
معنوی
رزقِ دنیاوی مادی
رزقِ مضمون
جس رزق کی اللہ نے انسان کی ضرورت کے مطابق ضمانت لی ہے مثلاً سورج کی روشنی، ہوا، سبزیجات، حلال حیوانات وغیرہ
رزقِ مقسوم
جو رزق لوح محفوظ میں ہر شخص کے لئے لکھا جا چکا ہے
رزقِ مملوک
یہ وہ رزق ہے جو کسی شخص کی ملکیت میں آ چکا ہو
رزقِ دنیاوی معنوی
نیک والدین
نیک استاد
نیک شوہر یا زوجہ
نیک اولاد
نیک ذریعہ معاش
نیک صلاحیتیں
عبادات میں لطف آنا
زیارات

مَثَلُ الَّذِينَ يُنفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ أَنبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ
فِي كُلِّ سُنبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ وَاللَّهُ يُضَاعِفُ لِمَن يَشَاءُ وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ
(سورہ بقرہ، آیت ۲۶۱)

جو لوگ اللہ کی راہ میں اپنا مال خرچ کرتے ہیں، ان کی مثال اس بیج کے دانے کی سی ہے (جو زمین میں بویا جاتا ہے) ایک دانے سے سات بالیں پیدا ہو گئیں اور ہر بال میں سو دانے نکل آئے (یعنی ایک خرچ کیا اور بدلے میں سیکڑوں ملے) اور اللہ جس کیلئے چاہتا ہے اس سے بھی دوگنا کر دیتا ہے، وہ بڑی ہی وسعت رکھنے والا اور سب کچھ جاننے والا ہے۔

انفاق کی حقیقت

انفاق انسان کو نیکی کی حقیقت تک پہنچاتا ہے۔(آل عمران، ۹۲)
یہ حق اللہ بھی ہے اور حق الناس بھی۔(تفسیر المیزان، ج ۲)

اثرات انفاق

معاشرے میں اقتصادی عدالت۔
زندگی میں خیر و برکت۔
گناہوں کی مغفرت۔
راحت اور سکون۔
ہمیشہ کی کامیابی اور سعادت۔

عملی نکات

انفاق، اللہ کی خشنودی (رضائے الہی) کی خاطر ہو۔
وہ نیکی قابل قبول ہے جو رزق حلال اور خلوص کے ساتھ ہو۔ انفاق میں پاکیزگی ضروری ہے۔ حقیر، پست، خراب، یا گندی چیز قابل قبول نہیں ہوتی۔
انفاق بغیر احسان جتائے انجام دے اگر احسان جتا کر نیکی کرے تو قابل قبول نہیں ہوتی۔
سوائے یہ کہ احسان فراموش شخص آپ کو نقصان پہنچانے کی کوشش کرے۔
ضرورتمند کی عزتِ نفس کو محفوظ

انفاق کی تعریف

مال یا غیر مال کا خدا کی راہ میں کسی ضرورتمند کو عطا کرنا انفاق کہلاتا ہے، اسے احسان، نیکی، صدقہ، خیر، اور حسنہ بھی کہتے ہیں۔(مفردات راغب)

انواع و اقسام انفاق

مادّی مثلاً پیسہ دینا، ملکیت، جائیداد، زمین یا گاڑی وغیرہ دینا۔
معنوی مثلاً تعلیم، دعا دینا، مسکراہٹ، حوصلہ افزائی تسلی، عیادت، تعزیت، اچھی بات، درگزر اور معاف کر دینا وغیرہ۔ (بقرہ، ۲۶۳)

اقسام انفاق مال

واجب مثلاً زکات، خمس، کفارہ، ردّ مظالم وغیرہ
مستحب مثلاً خیرات دینا، تحفے دینا، وقف کرنا، درخت لگانا، کنویں یا کسی دوسرے ذریعے سے لوگوں کیلئے پانی کا انتظام کرنا وغیرہ

انفاق کی شرائط

مال حلال ہو اور بہترین مال سے انفاق کرے۔
وہ مال دیا جائے جسکی ضرورتمند کو ضرورت ہے۔
واقعی ضرورتمند کی مدد کی جائے تاکہ پیشہ ور بھکاریوں کی حوصلہ افزائی نہ ہو۔
مخفی اور پوشیدہ طور پر مدد کی جائے۔
احسان جتلا کر اور تکلیف پہنچا کر نہ ہو۔
خلوص کے ساتھ ہو۔

پروردگار کی عطا

جو کچھ انسان انفاق کرتا ہے اس کے بدلے میں کئی گنا زیادہ اسے پروردگار کی جانب سے عطا ہوتا ہے۔

قرآن کی روشنی میں

معاشرے کو ہلاکت اور نابودی سے بچاتا ہے۔ مال کی فراوانی کا سبب بنتا ہے۔ معاشرے میں مقام و منزلت کا باعث بنتا ہے۔ کامیابی اور سعادت کو پانے کا وسیلہ بنتا ہے۔ گناہوں کی مغفرت کا باعث بنتا ہے۔

قَالَتْ فَاطِمَةُ ع فِي خُطْبَتِهَا فِي مَعْنَى فَدَكَ: وَبِرَّ الْوَالِدَيْنِ وِقَايَةً عَنِ السَّخَطِ
جناب فاطمہ زہراء سلام اللہ علیہا نے فرمایا: والدین سے نیکی اور حسن سلوک اللہ کے غضب سے محفوظ رکھتا ہے۔
(من لا یحضرہ الفقیہ، ج ۳، ص: ۵۶۸)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ آلِ مُحَمَّدٍ وَّ عَجِّلْ فَرَجَهُمْ

بابِ دوم: واجب اور مستحب نمازیں

اس باب[1] میں تین حصے ہیں:

پہلا حصہ: نماز کے بارے میں، دوسرا حصہ نماز کے مقدمات کے بارے میں اور تیسرا حصہ نماز کے طریقے پر مشتمل ہے۔

پہلا حصہ: نماز کے بارے میں

نماز کی فضیلت واہمیت

نماز عبادات کے درمیان ایک خاص مقام رکھتی ہے۔ یہ وہ عبادت ہے جس میں انسان اپنے تمام اعضاء وجوارح اور ان امور کا کہ جو کسی بھی طرح سے عبادت میں دخالت رکھتے ہیں، ان کا خیال رکھتا ہے کہ تمام اعضاء وجوارح نماز کی حالت میں دِل کے ساتھ اپنے مہربان اور عظیم پروردگار کی طرف متوجّہ ہوں۔ یہ وہ عبادت ہے جو طہارتِ ظاہری سے آغاز ہوتے ہوئے طہارتِ باطنی اور تربیت الٰہی پر ختم ہوتی ہے۔ نماز میں سورۂ حمد قرار دی گئی ہے کہ جس کے ذریعے انسان اپنے خالق کی زبان میں ہی اپنے خالق سے گفتگو کرتا ہے اور اپنی زبانِ حال سے جو کچھ اس کیلئے دنیا وآخرت میں سعادت کیلئے فائدہ مند ہے اپنے ربّ سے مانگتا ہے۔

اگر انسان خلوت میں اپنے آپ کو اللہ کے زیرِ تربیت قرار دے تو نہ تو وسوسوں میں ڈالنے والا شیطان، نہ ہی باہر کے شیاطین وخناسین، بلکہ کوئی بھی اسے اسکے الٰہی اہداف سے دور

---

[1] اس باب کی تیاری میں احادیث کی معتبر کتب، فقہاء کرام کی فقہی کتب کے ساتھ ساتھ انتشاراتِ آستانِ حضرت فاطمہ معصومہ سلام اللہ علیہا کی شائع کردہ کتاب ''در آستانِ نماز؛ آموزشِ نماز، محسن ربانی'' سے مدد حاصل کی گئی ہے۔

قَالَ البَاقِرُ ع فَإِنَّ الْيَوْمَ غَنِيمَةٌ وَغَداً لَا تَدْرِي لِمَنْ هُوَ
امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: آج کے دن کو غنیمت جانو اور تمہیں کل کا معلوم نہیں کہ تمہیں نصیب ہو یا نہیں۔
(تحف العقول؛ النص؛ ص ۲۹۹)

نہیں کر پائے گا۔ قرآن مجید میں مومنین کی صفات بیان کرتے ہوئے فرمایا گیا ہے:
وَالَّذِينَ هُمْ عَلَىٰ صَلَوَاتِهِمْ يُحَافِظُونَ ۱ یعنی (مومنین) وہ لوگ ہیں جو اپنی نمازوں کی حفاظت کرتے ہیں۔ مولا امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام اپنے بلند مرتبہ صحابی جناب مالک اشتر کو خط میں لکھتے ہیں:

وَلْيَكُنْ فِي خَاصَّةِ مَا تُخْلِصُ بِهِ لِلَّهِ دِينَكَ إِقَامَةُ فَرَائِضِهِ الَّتِي هِيَ لَهُ خَاصَّةً. فَأَعْطِ اللهَ مِنْ بَدَنِكَ فِي لَيْلِكَ وَنَهَارِكَ، وَوَفِّ مَا تَقَرَّبْتَ بِهِ إِلَى اللهِ مِنْ ذٰلِكَ. كَامِلاً غَيْرَ مَثْلُومٍ وَلَا مَنْقُوصٍ. بَالِغاً مِنْ بَدَنِكَ مَا بَلَغَ. ۲

ضروری ہے کہ اُن تمام کاموں میں کہ جو تم خلوص کے ساتھ خالص اللہ کیلئے انجام دیتے ہو اُن میں دینی واجبات خاص اہمیت رکھتے ہوں، وہ واجبات جو فقط خدا کی خاطر مخصوص ہیں، پس ہر دن و رات میں اپنے جسم کو خالص اللہ کیلئے قرار دے دو اور اپنی عبادت کو، جو خدا سے تقرّب کا ایک وسیلہ ہے، کامل، بے عیب و نقص انجام دو اگرچہ بدن تھک جائے۔

نماز قرآن کی نگاہ میں

وَقَالَ اللهُ إِنِّي مَعَكُمْ لَئِنْ أَقَمْتُمُ الصَّلَوٰةَ وَءَاتَيْتُمُ الزَّكَوٰةَ وَءَامَنتُم بِرُسُلِي (مائدہ ۱۲)
اللہ نے کہا: میں تمہارے ساتھ ہوں اگر نماز قائم کرو اور زکات دو اور میرے رسولوں پر ایمان لاؤ۔

قُل لِّعِبَادِيَ الَّذِينَ ءَامَنُوا يُقِيمُوا الصَّلَوٰةَ وَيُنفِقُوا مِمَّا رَزَقْنَاهُمْ سِرًّا وَعَلَانِيَةً مِّن قَبْلِ أَن يَأْتِيَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيهِ وَلَا خِلَالٌ (ابراہیم، ۳۱)
اور آپ میرے ایماندار بندوں سے کہہ دیجئے کہ نماز قائم کریں اور ہمارے رزق میں سے خفیہ اور علانیہ ہماری راہ میں انفاق کریں قبل اس کے کہ وہ دن آجائے جب نہ تجارت

۱۔ سورہ مومنون، آیت ۹

۲۔ مکاتیب الائمۃ علیہم السلام، ج ۱، ص ۴۸۸

قَالَتْ فَاطِمَةُ ع: إِنْ كُنْتَ تَعْمَلُ بِمَا أَمَرْنَاكَ وَتَنْتَهِي عَمَّا زَجَرْنَاكَ عَنْهُ فَأَنْتَ مِنْ شِيعَتِنَا وَإِلَّا فَلَا.
حضرت فاطمہ علیہا السلام نے فرمایا: اگر تم نے ان احکام پر عمل کیا جس کا ہم نے تمھیں حکم دیا ہے اور جن چیزوں سے ہم نے تمھیں روکا ہے اس سے پرہیز کیا تو تم ہمارے شیعوں میں سے ہو ورنہ نہیں۔ (تفسیر العسکری علیہ السلام، ص ۳۰۸)

کام آئے گی اور نہ دوستی۔

وَأْمُرْ أَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا لَا نَسْئَلُكَ رِزْقًا نَّحْنُ نَرْزُقُكَ وَالْعَاقِبَةُ لِلتَّقْوٰى
(سورہ طٰہٰ، ۱۳۲) اور اپنے گھر والوں کو نماز کا حکم دیں اور خود بھی اس پر ثابت قدم رہیں، ہم آپ سے کوئی رزق نہیں مانگتے بلکہ آپ کو رزق ہم دیتے ہیں اور انجام اہل تقویٰ ہی کے لیے ہے۔

رِجَالٌ لَّا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللهِ وَإِقَامِ الصَّلٰوةِ وَإِيتَآءِ الزَّكٰوةِ يَخَافُونَ يَوْمًا تَتَقَلَّبُ فِيهِ الْقُلُوبُ وَالْأَبْصَارُ (نور، ۳۷)
ایسے لوگ جنہیں تجارت اور خرید و فروخت، ذکرِ خدا اور نماز قائم کرنے اور زکوۃ ادا کرنے سے غافل نہیں کرتی وہ اس دن سے خوف کھاتے ہیں کہ جس دن دِل اور نظریں اُلٹ پلٹ جائیں گی۔

إِنَّ الَّذِينَ يَتْلُونَ كِتَابَ اللهِ وَأَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَأَنْفَقُوا مِمَّا رَزَقْنَاهُمْ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً يَرْجُونَ تِجَارَةً لَّنْ تَبُورَ (فاطر، ۲۹)
بے شک جو لوگ اللہ کی کتاب کی تلاوت کرتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں اور ہم نے جو رزق انہیں دیا ہے اس میں سے پوشیدہ اور اعلانیہ خرچ کرتے ہیں، وہ ایسی تجارت کے ساتھ امید لگائے ہوئے ہیں کہ جس میں ہرگز خسارہ نہ ہوگا۔

اُتْلُ مَا أُوحِيَ إِلَيْكَ مِنَ الْكِتَابِ وَأَقِمِ الصَّلٰوةَ إِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهَىٰ عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ وَلَذِكْرُ اللهِ أَكْبَرُ وَاللهُ يَعْلَمُ مَا تَصْنَعُونَ (عنکبوت، ۴۵)
(اے نبی) آپ کی طرف جو کتاب وحی کی گئی ہے اس کی تلاوت کریں اور نماز قائم کریں، یقیناً نماز بے حیائی اور بُرائی سے روکتی ہے اور اللہ کا ذکر سب سے بڑی چیز ہے اور تم جو کرتے ہو اللہ اسے خوب جانتا ہے۔

قَالَتْ فَاطِمَةُ ع: خَيْرٌ لِلنِّسَاءِ أَنْ لَا يَرَيْنَ الرِّجَالَ وَلَا يَرَاهُنَّ الرِّجَالُ.
حضرت فاطمہ علیہا السلام نے فرمایا: بہترین چیز خواتین کے لیے یہ ہے کہ وہ نامحرم مرد کو نہ دیکھیں اور نہ ہی نامحرم مرد انہیں دیکھ سکیں۔ (کشف الغمۃ فی معرفۃ الائمۃ (ط-القدیمہ)؛ ج۱؛ ص۴۶۶)

وَالَّذِينَ صَبَرُوا ابْتِغَاءَ وَجْهِ رَبِّهِمْ وَأَقَامُوا الصَّلَوٰةَ وَأَنفَقُوا مِمَّا رَزَقْنَاهُمْ سِرًّا وَعَلَانِيَةً وَيَدْرَءُونَ بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ أُولَٰئِكَ لَهُمْ عُقْبَى الدَّارِ (رعد، ۲۲)

اور جو لوگ اپنے رب کی خوشنودی کی خاطر صبر کرتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں اور جو روزی ہم نے انہیں دی ہے اس میں سے پوشیدہ اور اعلانیہ طور پر خرچ کرتے ہیں اور نیکی کے ذریعے برائی کو دور کرتے ہیں آخرت کا گھر ایسے ہی لوگوں کے لیے ہے

نماز احادیث کی نگاہ میں

رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: وَ لْيَكُنْ أَكْثَرُ هَمِّكَ الصَّلَاةَ فَإِنَّهَا رَأْسُ الْإِسْلَامِ بَعْدَ الْإِقْرَارِ بِالدِّينِ ۱

ضروری ہے کہ نماز کے بارے میں تمہارا سب سے زیادہ اہتمام ہو کیونکہ یہ دین کے اقرار کے بعد اسلام کے سر کی طرح ہے۔

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: إِنَّ طَاعَةَ اللهِ خِدْمَتُهُ فِي الْأَرْضِ فَلَيْسَ شَيْءٌ مِنْ خِدْمَتِهِ يَعْدِلُ الصَّلَاةَ ۲

اللہ کی اطاعت زمین میں اس کی خدمت ہے اور خدا کی خدمت میں کوئی چیز نماز کے برابر نہیں ہو سکتی۔

رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: حَسْبُ الرَّجُلِ مِنْ دِينِهِ كَثْرَةُ مُحَافَظَتِهِ عَلَى إِقَامَةِ الصَّلَوَاتِ ۳

انسان کی دینداری کے لئے یہی کافی ہے کہ وہ اپنی نمازوں کی شدت سے حفاظت کرتا ہے۔

رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: إِذَا قَامَ الْعَبْدُ إِلَى الصَّلَاةِ فَكَانَ هَوَاهُ وَ قَلْبُهُ إِلَى اللهِ تَعَالَى

۱۔ بحار الأنوار (ط-بیروت)، ج ۷۴، ص ۱۲۷

۲۔ بحار الأنوار (ط-بیروت)، ج ۷۹، ص ۲۱۹

۳۔ تنبیہ الخواطر و نزهة النواظر المعروف بمجموعة ورام؛ ج ۲؛ ص ۱۲۲

قَالَ عَلِیٌّ ع: مَنْ قَبِلَ النَّصِیحَةَ سَلِمَ مِنَ الْفَضِیحَةِ.
حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: جو شخص نصیحت کو قبول کرے گا وہ رسوائی سے بچا رہے گا۔
(عیون الحکم والمواعظ (للیثی) ،ص ۴۴۷)

انْصَرَفَ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ.[۱]

جب کوئی بندہ نماز کیلئے کھڑا ہوتا ہے اس حال میں کہ اس کی روح اور اس کا دل خدا کی طرف متوجّہ ہو تو اس کی نماز اس حال میں ختم ہوتی ہے جیسے وہ اس دن کی طرح ہو جب وہ اپنی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا تھا تو بے گناہ اور پاک تھا۔

رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: أَوَّلُ مَا يُنْظَرُ فِي عَمَلِ الْعَبْدِ فِي يَوْمِ الْقِيَامَةِ فِي صَلَاتِهِ فَإِنْ قُبِلَتْ نُظِرَ فِي غَيْرِهَا وَإِنْ لَمْ تُقْبَلْ لَمْ يُنْظَرْ فِي عَمَلِهِ بِشَيْءٍ.[۲]

قیامت کے دن بندے کے اعمال میں سب سے پہلے نماز پر نگاہ کی جائے گی، اگر نماز قبول ہوگئی تو اس کے دوسرے اعمال کی طرف نگاہ کی جائے گی، اگر نماز قبول نہ ہوئی تو اسکے دوسرے نیک اعمال کی طرف بھی نگاہ نہیں کی جائے گی۔

نماز کی اہمیت

گھوڑوں کی آوازوں، تلواروں کی جھنکار اور گرد وغبار نے جنگ کے میدان کو مشغول کر رکھا تھا۔ ظہر کا وقت قریب تھا، موسم شدید گرم تھا اور جنگ لڑنے والے جنگجو اپنی جنگی ٹوپیوں اور گرم ذرہ میں پسینہ میں شرابور ہو رہے تھے۔ یہ جنگِ صفین کا سخت ترین دن تھا۔ عبداللہ ابن عباس، جو امام علی علیہ السلام کے اصحاب میں سے تھے۔ انہوں نے مولا علی علیہ السلام کو میدانِ جنگ میں دیکھا کہ وہ سورج کی طرف نگاہ کر رہے ہیں۔

عبداللہ، امام علیہ السلام کے نزدیک آئے اور پوچھا: اے امیر المؤمنین علیہ السلام! آپ کیا کر رہے ہیں؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا: سورج کو دیکھ رہا ہوں کہ اگر نماز کا وقت ہوگیا ہے تو نماز قائم کریں۔ عبداللہ نے تعجب سے پوچھا: کیا اس خطرناک موقع پر بھی نماز

۱۔ بحار الأنوار (ط-بیروت)، ج ۸۴، ص ۲۶۱

۲۔ بحار الأنوار (ط-بیروت)، ج ۸۲، ص ۲۲۷

عَنْ أَبِي الْحَسَنِ مُوسَى ع قَالَ: الْبَخِيلُ مَنْ بَخِلَ بِمَا افْتَرَضَ اللهُ عَلَيْهِ.
حضرت امام علی رضا علیہ السلام نے فرمایا: بخیل وہ ہے جو واجبات الٰہی کے ادا کرنے میں بخل کرے۔
(الکافی (ط-الاسلامیہ)؛ ج ۴؛ ص ۴۵)

پڑھ سکتے ہیں؟ جنگ نے ہمیں نماز سے روک رکھا ہے۔ امام علیہ السلام نے فرمایا: ہم ان سے کیوں جنگ کررہے ہیں؟ ہم ان سے نماز ہی کے لئے تو جنگ کررہے ہیں۔ ۱

اوّل وقت نماز کا ادا کرنا

مامون ایک ظالم عباسی خلیفہ تھا جو ہر بار کوشش کرتا تھا کہ کسی حیلے اور بہانے سے امام رضا علیہ السلام کو شکست دے اور ان کی عزت و تکریم کو لوگوں کے درمیان کم کردے۔ ایک روز مامون نے ذہین علماء اور بزرگان کا انتخاب کیا اور ان سے چاہا کہ ایک نشست رکھی جائے، جس میں یہ لوگ امام رضا علیہ السلام سے سوالات پوچھیں تا کہ جب امام رضا علیہ السلام جواب نہ دے سکیں تو امام علیہ السلام کی عظمت میں کمی ظاہر کی جاسکے۔ نشست کا آغاز ہوا اور علماء اور بزرگان میں سے ہر ایک نے اپنے سوالات پوچھے۔ امام علیہ السلام نے بھی اپنے بہترین بیان کے ذریعے ایک ایک عالم و بزرگ کو بہترین جواب دیئے اور بالآخر ان لوگوں نے امام علیہ السلام کے سامنے اپنے عجز و ناتوانی کا اظہار کیا۔ یہ نشست ظہر تک چلتی رہی۔ اچانک اس اہم نشست میں اور بحث کے دوران امام علیہ السلام نے فرمایا: ''نماز کا وقت ہے''۔ عمران جو ایک بزرگ عالم تھا اور امام علیہ السلام سے بحث میں مشغول تھا کہنے لگا: ''اے میرے آقا! میرے جواب کو ادھورا نہ چھوڑیئے جبکہ اس حال میں ہوں کہ اب میں آپ پر ایمان ہی لانے والا ہوں اور آپ کی بات قبول کرنے پر آمادہ ہورہا ہوں''۔ مگر امام علیہ السلام نے فرمایا: ''نماز قائم کریں گے پھر واپس آئیں گے''۔ ۲

۱۔ کشف الیقین فی فضائل أمیر المؤمنین علیہ السلام ص ۱۲۲، إرشاد القلوب إلی الصواب (للدیلمی) ج ۲ ص ۲۱۷، وسائل الشیعۃ ج ۴ ص ۲۴۶، حلیۃ الأبرار فی أحوال محمد وآلہ الأطہار علیہم السلام ج ۲ ص ۱۸۰، بحار الأنوار (ط-بیروت) ج ۸۰ ص ۲۳، دلائل الصدق لنہج الحق ج ۶ ص ۳۹۲

۲۔ عیون أخبار الرضا علیہ السلام، ج ۱، ص ۱۷۲

قَالَ ص تَصَافَحُوا فَإِنَّ التَّصَافُحَ يُذْهِبُ السَّخِيمَةَ
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ایک دوسرے کے ساتھ مصافحہ کرو کیونکہ مصافحہ دلوں سے کینہ کو دور کرتا ہے۔
(تحف العقول؛ النص؛ ص ۵۵)

گناہوں کی بخشش

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ہم لوگ پیامبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نزدیک ایک درخت کے سائے میں بیٹھے ہوئے تھے کہ اچانک رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے درخت سے ایک شاخ کو توڑا اور اس کو اس طرح ہلایا کہ اس کے سارے پتے گر گئے۔ ہم سب خاموش تھے اور ہم نے کچھ نہ کہا۔ پیامبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مسلمان بندہ جب نماز قائم کرتا ہے تو اس کے گناہ اس درخت کے پتّوں کی طرح گر جاتے ہیں۔ ۱

گناہ گار جوان

مدینہ کا ایک جوان ہمیشہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نمازِ جماعت میں حاضر ہوتا تھا لیکن بُرے کام بھی کرتا تھا اور گناہ کا مرتکب بھی ہوتا تھا۔ اصحابِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں سے چند نے یہ مسئلہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے پیش کیا اور کہا: فلاں شخص نمازِ جماعت میں آتا ہے مگر گناہوں کا مرتکب بھی ہوتا ہے۔ پیامبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اگر واقعاً نماز پڑھتا ہے تو اس کی نماز ایک دن اسے گناہ سے روک لے گی۔ زمانے کی زیادہ مدت نہ گزری تھی کہ اس جوان نے توبہ کر لی۔

اسی طرح ایک دوسرے شخص کے بارے میں کہا گیا ہے کہ پیامبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فرمایا گیا ہے کہ فلاں شخص نماز قائم کرتا ہے اور رات میں چوری کرتا ہے۔ پیامبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اس کی نماز ایک دن اسے اس کام سے روک دے گی۔ ۲

کوّے کے جیسا

پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان کے اصحاب مسجد میں بیٹھے ہوئے گفتگو میں مشغول تھے۔ کوئی شخص

۱۔ الأمالی (للطوسی) ص ۱۶۸، وسائل الشیعۃ ج ۴ ص ۱۰۳، بحار الأنوار (ط۔ بیروت) ج ۷۹ ص ۲۰۸

۲۔ تفسیر الصافی ج ۴ ص ۱۱۸، بحار الأنوار ج ۷۹ ص ۱۹۸، تفسیر کنز الدقائق ج ۱۰ ص ۱۳۹

قَالَ الْمَسِيحُ عِيسَى عليه السلام لِلْحَوَارِيِّينَ إِنَّمَا الدُّنْيَا قَنْطَرَةٌ فَاعْبُرُوهَا وَلَا تَعْمُرُوهَا.
حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: دنیا ایک پُل ہے اس پر سے گزر جاؤ اور اسے آباد نہ کرو۔
(الخصال: ج ۱، ص ۶۵)

سوال کرتا تھا اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مہربانی کے ساتھ اُسے اُسکے سوال کا جواب دیتے تھے۔ اسی دوران ایک شخص مسجد میں داخل ہوا اور ایک گوشے میں جا کر نماز میں مشغول ہو گیا۔ وہ بہت تیزی سے نماز پڑھ رہا تھا اور نماز کے سجدے کو ناقص اور بہت جلدی جلدی بجالا رہا تھا، اس طرح کہ سجدہ سجدہ نہیں لگ رہا تھا۔ پیامبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''یہ شخص سجدے کے بجائے کوے کی طرح زمین پر نوک مار رہا ہے۔ اگر اسی حالت میں مر جائے تو میرے دین پر ہوتے ہوئے نہیں مرے گا۔'' ۱

دوسرا حصہ: نماز کے مقدمات کے بارے میں

اللہ پاک کی عبادت اور اس سے مناجات کیلئے ہمیں چاہیے کہ پاک و پاکیزہ حالت میں پروردگار عالم کے حضور میں کھڑے ہوں۔ یعنی ہمارا لباس نجس نہ ہو اور ہم طہارت کے ساتھ ہوں۔ طہارت یعنی وضو، غسل، تیمّم

وضو کیسے کریں؟

۱۔ دل میں نیت و ارادہ کریں کہ وضو کرتا/کرتی ہوں قربۃً الی اللہ (یعنی اللہ کی اطاعت کیلئے وضو کرتا/کرتی ہوں)۔

۲۔ لمبائی میں چہرے کو پیشانی کے اوپر، سر کے بال اُگنے کی جگہ سے ٹھوڑی کے آخری کنارے تک اس طرح کہ چوڑائی میں بیچ کی انگلی اور انگوٹھے کے پھیلاؤ میں جتنی جگہ آجائے اُسے اوپر سے نیچے کی طرف دھونا ضروری ہے۔ اگر چہرے کی جلد، داڑھی کے بالوں کے نیچے سے نظر آتی ہو تو پانی جلد تک پہنچانا ضروری ہے اور اگر نظر نہ آتی ہو تو بالوں کا دھونا کافی ہے۔ اور ان کے نیچے تک پانی پہنچانا ضروری نہیں۔

۳۔ سیدھے ہاتھ کو کہنی سے انگلیوں کے سروں تک اوپر سے نیچے کی طرف دھوئیں

۱۔ المحاسن ج ۱ ص ۷۹، الکافی (ط۔ الاسلامیۃ) ج ۳، ص ۲۶۸

قَالَ رَسُولُ اللهِ ص إِنَّ الدِّينَارَ وَالدِّرْهَمَ أَهْلَكَا مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ وَهُمَا مُهْلِكَاكُمْ.
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: دینار و درہم نے تم سے پہلے والے لوگوں کو نابود کیا اور یہ دونوں تمہیں بھی نابود کریں گے۔ (الکافی (ط-الاسلامیہ): ج ۲؛ ص ۳۱۶)

گے (اگر انگوٹھیاں پہنی ہوں تو پانی کو انگلیوں کی جلد تک پہنچانے کیلئے انگوٹھی کو اس طرح حرکت دیں کہ پانی جلد تک پہنچ جائے)۔ اس یقین کو حاصل کرنے کے لئے کہ کہنی کو پوری طرح دھولیا ہے کہنی سے اوپر کا کچھ حصہ دھونا بھی ضروری ہے۔

۴۔ اُلٹے ہاتھ کو بھی کہنی سے انگلیوں کے سروں تک اوپر سے نیچے کی طرف دھوئیں گے (اگر انگوٹھیاں پہنی ہوں تو پانی کو انگلیوں کی جلد تک پہنچانے کیلئے انگوٹھی کو اس طرح حرکت دیں کہ پانی جلد تک پہنچ جائے)۔ اس یقین کو حاصل کرنے کے لئے کہ کہنی کو پوری طرح دھولیا ہے کہنی سے اوپر کا کچھ حصہ دھونا بھی ضروری ہے۔

۵۔ سیدھے ہاتھ کو جو تری اس پر لگی رہ گئی ہے اس سے سر کے اگلے حصّے پر اوپر سے نیچے یعنی سر سے پیشانی کی طرف پھیریں (مسح کریں) (یعنی ہاتھ کو سر پر کھینچے، ہاتھ ساکن رکھ کر صرف سر کو حرکت دینا صحیح نہیں ہے)۔

۶۔ سیدھے ہاتھ کو جو تری اس پر لگی رہ گئی ہے اس سے سیدھے پاؤں پر پاؤں کی انگلی کے سرے سے لے کر پاؤں کے جوڑ تک پھیریں (مسح کریں) (ہاتھ کو پاؤں پر کھینچیں، ہاتھ ساکن رکھ کر پاؤں کو حرکت دینا صحیح نہیں ہے)۔

۷۔ اُلٹے ہاتھ کو جو تری اس پر لگی رہ گئی ہے اس سے اُلٹے پاؤں پر پاؤں کی انگلی کے سرے سے لے کر پاؤں کے جوڑ تک پھیریں (مسح کریں) (ہاتھ کو پاؤں پر کھینچیں، ہاتھ ساکن رکھ کر پاؤں کو حرکت دینا صحیح نہیں ہے)۔

وضو صحیح ہونے کی شرائط

وضو صحیح ہونے کیلئے ضروری ہے ان نکات کا خیال رکھیں:

۱۔ طاہر اور پاک پانی سے وضو کریں۔

۲۔ خالص پانی سے وضو کریں، مضاف پانی مثلاً گلاب کے پانی سے وضو کرنا صحیح نہیں۔

قَالَ رَسُولُ اللهِ ص یَا عَلِیُّ! إِذَا حَضَرَ وَقْتُ صَلَاتِكَ فَتَهَيَّأْ لَهَا وَإِلَّا شَغَلَكَ الشَّيْطَانُ
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یا علی علیہ السلام! جب بھی نماز کا وقت ہو جائے تو اس کو بجالانے کے لئے فوراً تیار ہو جاؤ ورنہ شیطان تمہیں دوسرے کاموں میں مشغول کر دے گا۔ (میراث حدیث شیعہ، ج ۲، ص ۲۰، ح ۱۸)

۳۔ اگر پانی، کسی دوسرے کا مال ہو تو ضروری ہے کہ اس کی اجازت حاصل ہو۔

۴۔ اگر پانی کا برتن کسی دوسرے کا مال ہو تو ضروری ہے کہ مالک راضی ہو۔

۵۔ وہ پانی جو سونے یا چاندی کے برتن میں ہے ضروری ہے اس سے وضو نہ کیا جائے۔

۶۔ وضو کے اعضاء و محل دھوتے وقت اور مسح کرتے ہوئے پاک ہو۔

۷۔ وضو اور نماز کیلئے وقت کافی ہو۔

۸۔ اللہ کے حکم کی اطاعت کیلئے وضو کریں پس اگر ٹھنڈک کیلئے یا صفائی ستھرائی کیلئے وضو کریں تو صحیح نہیں ہے۔

۹۔ ترتیب کے ساتھ وضو کرے یعنی پہلے چہرہ پھر سیدھا ہاتھ پھر اُلٹا ہاتھ پھر سر کا مسح پھر سیدھے پاؤں کا مسح پھر اُلٹے پاؤں کا مسح۔

۱۰۔ وضو کے مراحل اور کاموں کو ایک کے بعد ایک انجام دیتا رہے یعنی وضو کے مراحل اور کاموں میں فاصلہ نہ رکھے۔

۱۱۔ وضو کے مراحل اور کاموں کو خود سے انجام دے یعنی کوئی اور ہمارے چہرے اور ہاتھوں کو نہ دھوئے۔

۱۲۔ اگر پانی کا استعمال ہمارے لئے ضرر نہ رکھتا ہو تو وضو کریں، پس اگر پانی ہمارے لئے ضرر رکھتا ہو تو ضروری ہے کہ تیمّم کریں۔

۱۳۔ اگر چہرے یا ہاتھوں پر کوئی مانع، سیاہی وغیرہ جو پانی پہنچنے میں رکاوٹ ہو تو پہلے اسے صاف کرے پھر وضو کرے تاکہ پانی وضو کے اعضاء کی تمام جگہوں پر پہنچ جائے۔

علی علیہ السلام میزانِ حق ہیں

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:
عَلِيٌّ مَعَ الْحَقِّ وَالْحَقُّ مَعَ عَلِيٍّ يَدُورُ مَعَهُ حَيْثُ مَا دَارَ
علی علیہ السلام حق کے ساتھ ہیں اور حق علی علیہ السلام کے ساتھ، جہاں علی علیہ السلام جاتے ہیں حق ان کے ساتھ ساتھ جاتا ہے۔ (رجال کشی، ج ۱، ص ۲۱۱)

قَالَ رَسُولُ اللهِ ص یا عَلِیُّ! اِذَا نَوَیْتَ خَیْرًا فَعَجِّلْ وَاِلَّا مَنَعَكَ الشَّیْطَانُ عَنْ ذٰلِكَ

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے علی علیہ السلام! جب نیکی کا ارادہ کرو تو فوراً اسے انجام دو ورنہ شیطان تمھیں اس نیکی کو کرنے سے روک دے گا۔ (میراث حدیث شیعہ، ج ۲، ص ۲۰، ح ۱۸)

وہ چیزیں جو وضو کو باطل کرتی ہیں

۱۔ پیشاب

۲۔ پاخانہ

۳۔ ریح کا خارج ہونا

۴۔ نیند جس کی وجہ سے آنکھیں دیکھ نہ سکیں اور کان سُن نہ سکیں

۵۔ ایسی حالت جس میں عقل زائل ہو جاتی ہو۔

۶۔ عورتوں کا استحاضہ

۷۔ جنابت بلکہ ہر وہ کام جس کے لئے غسل کرنا ضروری ہو

وضو کے بعض احکام

۱۔ وضو میں، چہرے اور ہاتھوں کے مکمل دھونے میں، ایک بار مکمل دھونا واجب ہے، دوسری بار مکمل دھونے میں کوئی اشکال نہیں ہے لیکن تیسری بار مکمل دھونا حرام ہے۔

۲۔ ضروری ہے مَسح کی جگہ خشک ہو اور اگر مَسح کی جگہ اتنی تر ہو کہ ہاتھ کی ہتھیلی کی رطوبت (تری) اس پر اثر نہ کرے تو مَسح باطل ہے۔

۳۔ اگر وضو ختم ہونے سے پہلے وہ جگہ جسے دھو چکے ہیں یا اس کا مَسح کر چکے ہیں، نجس ہو جائے تو وضو پھر بھی صحیح ہے۔

۴۔ وضو کے دوران چلنے میں کوئی اشکال نہیں ہے، پس اگر ہاتھوں کو دھونے کے بعد چند قدم چل کر پھر سَر اور پیر کا مَسح کریں تو بھی وضو صحیح ہے۔

۵۔ ضروری ہے چہرے اور ہاتھوں کے دھونے اور سَر اور پیروں کے مَسح کو ہم خود انجام دیں اور اگر کوئی دوسرا شخص ہمارے چہرے اور ہاتھ کو دھوئے یا پانی کو ہمارے چہرے اور ہاتھ پر ڈالے تو وضو باطل ہے۔ (مجبوری؛ اضطراری حالت کے احکام کے لئے تفصیلی کتابوں کی جانب رجوع کریں)۔

۶۔ اس اطمینان کو حاصل کرنے کیلئے کہ کہنی مکمل دُھل گئی ہے ضروری ہے کہنی سے تھوڑا اوپر کا حصّہ بھی دھویا جائے۔

قَالَ عَلِیٌ ع فَتَزَوَّدُوا فِی أَیَّامِ الْفَنَاءِ لِأَیَّامِ الْبَقَاءِ

امام علی علیہ السلام نے فرمایا: فناء کے دنوں میں بقاء کے دنوں کیلئے سامان فراہم کرو۔

(نہج البلاغہ، خطبہ ۱۵۷)

۷۔ اگر وضو سے پہلے ہاتھوں کو کلائیوں تک دھویا تھا تو پھر بھی وضو کے دوران ہاتھوں کو دھوتے وقت انگلیوں کے سروں تک دھونا ضروری ہے اور اگر فقط کلائی تک دھوئے تو وضو باطل ہے۔

۸۔ مَسح میں، ضروری ہے کہ ہاتھ کو سر اور پیر پر کھینچے اور اگر ہاتھ کو روکے رکھیں اور سر اور پیر کو اس پر کھینچیں تو وضو باطل ہے البتہ اگر مُسح کے دوران سر یا پیر تھوڑا سا حرکت کرلے تو کوئی اشکال نہیں ہے۔

۹۔ اگر مَسح کے لئے ہتھیلی میں کوئی رطوبت (تری) نہ بچی ہو تو یہ نہیں کر سکتے کہ ہاتھ کو وضو کے پانی کے علاوہ باہر سے کسی پانی سے تر کریں، نہیں، بلکہ ضروری ہے کہ اپنے ہاتھ کی ہتھیلی کو یا چہرے یا اپنے ہاتھوں پر پھیریں اور اس کی تری سے مُسح کریں۔

وضو میں شک

۱۔ اگر شک ہو کہ وضو کیا یا نہیں تو ضروری ہے وضو کریں۔

۲۔ اگر نماز کے دوران شک ہو کہ وضو کیا ہے یا نہیں تو نماز باطل ہے اور ضروری ہے کہ وضو کر کے دوبارہ نماز پڑھیں۔

۳۔ اگر نماز کے بعد شک ہو کہ وضو کیا ہے یا نہیں تو نماز صحیح ہے لیکن اگلی نمازوں کیلئے ضروری ہے کہ وضو کریں۔

۴۔ اگر نماز کے بعد شک کریں کہ نماز سے پہلے ہمارا وضو باطل ہوا تھا یا نماز کے بعد تو جو نماز پڑھ لی وہ صحیح ہے۔

۵۔ اگر وضو کر لیا تھا لیکن شک ہے کہ ہمارا وضو باطل ہو گیا یا نہیں تو وضو باقی ہے۔

قَالَ اللهُ: يَا ابْنَ آدَمَ يَأْتِي رِزْقُكَ وَأَنْتَ تَحْزَنُ وَيَنْقُصُ مِنْ عُمْرِكَ وَأَنْتَ لَا تَحْزَنُ تَطْلُبُ مَا يُطْغِيكَ وَعِنْدَكَ مَا يَكْفِيكَ.
اللہ فرماتا ہے: اے فرزند آدم! تیرا رزق تجھ تک پہنچ جاتا ہے لیکن پھر بھی تو غمزدہ ہوتا ہے، اور تیری عمر کم ہوتی جارہی ہے لیکن تو غمزدہ نہیں ہوتا؟! تو وہ چیز مانگتا ہے جو تجھے ظالم بناتی ہے جبکہ تیرے پاس وہ ہے جو تیرے لئے کافی ہے۔ (کنز الفوائد: ج ١: ص ٦٢)

امیر المؤمنین علی علیہ السلام کی دُعائیں

مولا علی علیہ السلام نے خود وضو کر کے یہ دُعائیں محمد بن حنفیہ رضی اللہ عنہ کو تعلیم فرمائی اور فرمایا کہ اے محمد! جو بھی میری طرح وضو کرے اور میری طرح ان دُعاؤں کو پڑھے تو اللہ ہر قطرے کے بدلے ایک مَلَک کو خلق کرتا ہے جو اس کی تسبیح و تقدیس و تکبیر کرتا ہے اور اللہ اس کے ثواب کو اس شخص کیلئے قیامت تک باقی رکھتا ہے۔

(من لا یحضرہ الفقیہ، ج١، ص٤١، البلد الأمین و الدرع الحصین، النص، ص ٣)

کیفیت	دُعا	ترجمہ
پانی پر نگاہ پڑتے وقت	بِسْمِ اللهِ وَبِاللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي جَعَلَ الْمَاءَ طَهُوراً وَلَمْ يَجْعَلْهُ نَجِساً	اللہ کے نام سے اور اللہ کی مدد سے اور سب تعریف اس اللہ کیلئے جس نے پانی کو طاہر قرار دیا اور نجس نہیں بنایا
ہاتھ دھوتے وقت	اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِي مِنَ التَّوَّابِينَ وَمِنَ الْمُتَطَهِّرِينَ	اے اللہ! مجھے توبہ کرنے والوں اور پاکیزہ لوگوں میں سے قرار دے
کلی کرنے کے بعد	اَللّٰهُمَّ لَقِّنِّي حُجَّتِي يَوْمَ أَلْقَاكَ وَأَطْلِقْ لِسَانِي بِذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ	اے اللہ! مجھے میری حجّت کی طرف راہنمائی فرما جس دن میں تجھ سے ملاقات کروں اور اپنے ذکر و شکر کے ذریعے میری زبان کو خالص قرار دے
ناک میں پانی ڈالنے کے بعد	اَللّٰهُمَّ لَا تُحَرِّمْ عَلَيَّ رِيحَ الْجَنَّةِ وَاجْعَلْنِي مِمَّنْ يَشَمُّ رِيحَهَا وَرَوْحَهَا وَطِيبَهَا	اے اللہ! مجھ پر بہشت کی خوشبو کو حرام نہ کر اور مجھے ان میں سے قرار دے جو بہشت کی خوشبو سے معطر ہوتے ہیں
چہرے کو دھوتے وقت	اَللّٰهُمَّ بَيِّضْ وَجْهِي يَوْمَ تَسْوَدُّ فِيهِ الْوُجُوهُ وَلَا تُسَوِّدْ وَجْهِي يَوْمَ تَبْيَضُّ فِيهِ الْوُجُوهُ	اے اللہ! میرے چہرے کو نورانی فرما جس دن چہرے سیاہ ہونگے اور میرے چہرے کو سیاہ نہ کرنا جس دن چہرے نورانی ہوں گے

قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: إِيَّاكَ وَمُصَاحَبَةَ الشَّرِيرِ، فَإِنَّهُ كَالسَّيْفِ الْمَسْلُولِ يَحْسُنُ مَنْظَرُهُ وَيَقْبَحُ أَثَرُهُ

امام محمد تقی علیہ السلام نے فرمایا: برے افراد کی صحبت سے بچو کیونکہ یہ لوگ اس ننگی تلوار کی مانند ہیں جو دیکھنے میں تو چمکدار اور خوبصورت لگتی ہے لیکن اس کا اثر بہت برا ہوتا ہے۔ (نزھۃ الناظر وتنبیہ الخاطر، ص ۱۳۶)

دایاں ہاتھ دھوتے وقت	اَللّٰهُمَّ أَعْطِنِي كِتَابِي بِيَمِينِي وَ الْخُلْدَ فِي الْجِنَانِ بِيَسَارِي وَ حَاسِبْنِي حِسَاباً يَسِيراً	اے اللہ! میرے اعمال نامے کو میرے دائیں ہاتھ میں قرار دینا اور بہشت کو ہمیشہ کیلئے میرا ٹھکانہ بنا اور میرے حساب کو آسان بنا
بایاں ہاتھ دھوتے وقت	اَللّٰهُمَّ لَا تُعْطِنِي كِتَابِي بِيَسَارِي وَلَا تَجْعَلْهَا مَغْلُولَةً إِلَى عُنُقِي وَ أَعُوذُ بِكَ رَبِّي مِنْ مُقَطَّعَاتِ النِّيرَانِ	اے اللہ! میرے اعمال نامے کو میرے بائیں ہاتھ میں قرار نہ دینا اور نہ اسے میری گردن کا تعویذ بنانا اور میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں آگ کے بھڑکتے ہوئے شعلوں سے
سر کا مسح کرتے وقت	اَللّٰهُمَّ غَشِّنِي بِرَحْمَتِكَ وَ بَرَكَاتِكَ وَ عَفْوِكَ	اے اللہ! مجھ پر اپنی رحمتیں اور برکتیں نازل فرما
پاؤں کا مسح کرتے وقت	اَللّٰهُمَّ ثَبِّتْنِي عَلَى الصِّرَاطِ يَوْمَ تَزِلُّ فِيهِ الْأَقْدَامُ وَ اجْعَلْ سَعْيِي فِيمَا يُرْضِيكَ عَنِّي يَا ذَا الْجَلَالِ وَ الْإِكْرَامِ	اے اللہ! مجھے پل صراط پر ثابت قدم رکھنا جس دن قدم ڈگمگا جائیں گے اور میری اس کوشش کو اپنی خوشنودی کیلئے قرار دے اے صاحب حشمت و کرامت!
وضو سے فارغ ہونے کے بعد	اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ تَمَامَ الْوُضُوءِ وَ تَمَامَ الصَّلَاةِ وَ تَمَامَ رِضْوَانِكَ وَ تَمَامَ مَغْفِرَتِكَ لَا تَمُرُّ بِذَنْبٍ قَدْ أَذْنَبَهُ إِلَّا مَحَتْهُ	سب تعریفیں اس اللہ کیلئے ہیں جو تمام جہانوں کا ربّ ہے، اے اللہ! میں تجھ سے درخواست کرتا ہوں کہ میرا وضو کامل ہو، میری نماز کامل ہو، تیری رضایت کامل ہو، تیری مغفرت کامل ہو، میرا کوئی گناہ نہ بچے سوائے یہ کہ اسے مٹا دیا گیا ہو

اسکے بعد سورہ قدر پڑھیں اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجیں۔

عَنِ الْعَالِمِ ع قَالَ: اَلْحِمْيَةُ رَأْسُ الدَّوَاءِ وَالْمِعْدَةُ بَيْتُ الدَّاءِ عَوِّدْ بَدَنًا مَا تَعَوَّدَ۔
امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا: پرہیز سب دواؤں کا سردار ہے اور معدہ بیماریوں کا گھر ہے، بدن جب عادت کرلے تب عادت کراؤ۔ (مکارم الاخلاق: ص ۳۶۲)

غسل کیسے کریں؟

۱۔ دل میں نیت و ارادہ (میں غسل کرتا/کرتی ہوں قربۃً الی اللہ)۔

۲۔ سر، چہرہ اور گردن کا دھونا۔

۳۔ بدن کا دایاں حصّہ دائیں کندھے کے شروع سے دائیں پاؤں کی انگلیوں تک شرمگاہ سمیت دھونا۔

۴۔ بدن کا بایاں حصّہ بائیں کندھے کے شروع سے بائیں پاؤں کی انگلیوں تک شرمگاہ سمیت دھونا۔ اس طرح کے غسل کو ''غسلِ ترتیبی'' کہتے ہیں۔

☆ غسلِ ترتیبی میں ضروری ہے ہر حصّے کو اس طرح دھوئیں کہ مطمئن ہو جائیں کہ کوئی ایسی جگہ باقی نہیں بچی ہے جو نہ دُھلی ہو اور ہر حصّے کے ساتھ تھوڑا سا اسکے اطراف کو بھی دھولیں تاکہ مطمئن ہوں کہ اس حصّے کو مکمل دھولیا ہے۔

☆ شاور سے دھوتے وقت احتیاط کریں کہ سر اور گردن کو دھونے کے بعد شاور سے باہر آئیں پھر دائیں حصّے کو دھوئیں پھر شاور سے باہر آئیں پھر بائیں حصّے کو دھوئیں۔

☆ غسل کو سوئمنگ پول، حوض یا ان جیسی جگہوں میں ایک دفعہ مکمل طور پر پانی کے اندر غوطہ زن ہونے سے بھی انجام دیا جاسکتا ہے۔ جسے ''غسلِ ارتماسی'' کہتے ہیں۔

☆ غسلِ ارتماسی میں ضروری ہے پانی ایک دفعہ میں ہی پورے بدن پر پہنچ جائے۔

غسل کے کچھ احکام

☆ اگر غسلِ جنابت (منی خارج ہونے کے بعد نماز کیلئے طہارت حاصل کرنے کیلئے غسل) کیا ہو تو ضروری ہے کہ اس کے ہوتے ہوئے نماز کیلئے وضو نہ کیا جائے۔

☆ غسلِ ترتیبی میں ضروری ہے کہ حتماً ترتیب کی رعایت کی جائے پس حتیٰ اگر بھول جائے یا معلوم نہ ہو کہ ترتیب لازمی ہے اور اسکی رعایت نہ کریں تو غسل باطل ہے۔

قَالَ الرِّضَا ع مَنِ اسْتَفَادَ أَخاً فِي اللّٰهِ فَقَدِ اسْتَفَادَ بَيْتاً فِي الْجَنَّةِ.

امام رضا علیہ السلام نے فرمایا: جس نے اپنے دینی بھائی سے اللہ کی راہ میں استفادہ کیا در حقیقت اس نے جنت کے گھر سے استفادہ کیا۔ (مصادقۃ الاخوان؛ ص ۳۶)

☆ غسلِ ارتماسی میں اگر غسل کے بعد پتا چلے کہ بدن کے کچھ حصے پر پانی نہیں پہنچا ہے تو ضروری ہے کہ دوبارہ غسل کریں۔

☆ اگر کسی حمام میں جائیں اور پہلے سے نیّت ہو کہ حمام کے مالک کو پیسے نہیں دیں گے اور غسل کرلیں تو غسل باطل ہے۔

☆ وہ چیزیں جو مجنب (جس پر منی نکلنے کی وجہ سے غسل واجب ہو) پر حرام ہیں:

۱۔ قرآن مجید کے متن یا اللہ کے نام سے اپنے بدن کے کسی حصے کو مَس کرنا یا ہاتھ لگانا۔

۲۔ مسجد الحرام اور مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جانا اگر چہ صرف عبور کرنے (گزرنے) کیلئے ہو۔

۳۔ کسی بھی دوسری مسجد میں رُکنا، توقف کرنا، ٹھہرنا۔

۴۔ مسجد میں کوئی چیز رکھنا۔

۵۔ واجب سجدے والی سوروں میں سے کوئی سورہ پڑھنا۔ (بعض علماء کے نزدیک صرف واجب سجدے والی آیت کا پڑھنا حرام ہے، باقی سورے کا پڑھنا حرام نہیں)

واجب سجدے والی سورہ اور آیات یہ ہیں:

(۱) پارہ ۲۱ سورہ سجدہ آیت ۱۵

(۲) پارہ ۲۴ سورہ فصلت آیت ۳۷

(۳) پارہ ۲۷ سورہ نجم آخری آیت

(۴) پارہ ۳۰ سورہ علق آخری آیت

❁ قرآن ہدایت کی کتاب ہے۔ ❁

❁ قرآن مجید، صحیفۂ کاملہ، نہج البلاغہ، وغیرہ روزانہ پڑھیئے مگر سمجھ کر پڑھیئے تاکہ ہدایت کرنے والوں اور گمراہ کرنے والوں کو پہچان سکیں۔ ❁

قَالَ علی ع کُنْ بِالْمَعْرُوفِ آمِراً وَعَنِ الْمُنْكَرِ نَاهِياً
امام علی علیہ السلام نے فرمایا: نیکی کا حکم دینے اور برائی سے روکنے والے ہو جاؤ۔
(غرر الحکم ودرر الکلم، ص ۵۳۱)

تیمم

تیمم کب کیا جا سکتا ہے؟
مندرجہ ذیل صورتوں میں تیمم کیا جائے:

☆ پاک پانی نہ ہو یا پانی تک رسائی نہ ہو۔
☆ پانی غصبی ہو۔
☆ وقت اتنا کم ہو کہ اگر وضو یا غسل (جو واجب ہو) کریں گے تو نماز قضا ہو جائے گی۔
☆ پانی ہے تو صحیح مگر اتنا کم ہے کہ صرف پینے کیلئے ہے اور اگر اس سے وضو کر لیں گے تو پیاسے رہ جائیں گے۔
☆ پانی کے استعمال میں خوف ہو یا ضرر کا احتمال ہو جسے کسی طریقے سے دُور کرنا ممکن نہ ہو، حتیٰ اگر معقول خوف بھی ہے کہ اگر غسل یا وضو کیلئے پانی استعمال کیا تو بیمار ہو جائیں گے تو اِن صورتوں میں وضو یا غسل کے بجائے ضروری ہے تیمم کریں۔

تیمم کیسے کریں؟

۱۔ دل میں نیت و ارادہ کریں کہ تیمم کرتا/کرتی ہوں قربۃً الی اللہ۔
۲۔ دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیوں کو ایک ساتھ اس چیز پر ماریں جس پر تیمم کرنا صحیح ہے۔
۳۔ دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیوں کو پوری پیشانی پر جہاں سے سر کے بال اُگتے ہیں، سے لے کر ابرو اور ناک کے اوپر تک کھینچیں۔
۴۔ اُلٹے ہاتھ کی ہتھیلی کو سیدھے ہاتھ کی پشت پر رکھیں اور ہاتھ کی کلائی سے انگلیوں کے سِروں تک کھینچیں۔
۵۔ سیدھے ہاتھ کی ہتھیلی کو اُلٹے ہاتھ کی پُشت پر رکھیں اور ہاتھ کی کلائی سے انگلیوں کے سِروں تک کھینچے۔

قَالَ البَاقِرُ ع سُدَّ سَبِيلَ الْعُجْبِ بِمَعْرِفَةِ النَّفْسِ
امام باقر علیہ السلام نے فرمایا: خود پسندی کی راہ کو نفس کی معرفت کے ذریعہ بند کردو۔
(تحف العقول: النص، ص ۲۸۵)

وہ چیزیں جن پر تیمم کرنا صحیح ہے

۱۔ مٹی ۲۔ ریت ۳۔ ڈھیلے ۴۔ روڑی یا پتھر

☆ بہتر یہ ہے کہ جب تک مٹی میسر ہو کسی دوسری چیز پر تیمم نہ کیا جائے۔

تیمم کے کچھ احکام

☆ انسان کو چاہیے کہ ہاتھ پر مسح کرتے وقت انگوٹھی اُتار دے اور اگر پیشانی یا ہاتھوں کی پُشت یا ہتھیلیوں پر کوئی رکاوٹ ہو مثلاً ان پر کوئی چیز چپکی ہوئی ہو تو ضروری ہے کہ اسے ہٹا دے۔

☆ تیمم میں ضروری ہے پیشانی، ہاتھوں کی ہتھیلیاں اور ہاتھوں کی پُشت پاک ہو۔

☆ اگر پانی نہ ہونے کی وجہ سے یا کسی دوسرے عذر (مجبوری) کی وجہ سے تیمم کیا ہو تو عذر برطرف ہو جانے کے بعد تیمم باطل ہو جائے گا۔

☆ اگر تیمم، غسلِ جنابت کے بدلے میں کیا ہو تو لازم نہیں ہے کہ نماز کیلئے وضو کریں۔ لیکن اگر دوسرے غسلوں کے بدلے میں کیا ہو تو وضو لازم ہے، اس صورت میں اگر وضو کیلئے بھی پانی نہیں ہے تو وضو کے بدلے میں بھی ایک اور تیمم کیا جائے۔

☆ یہ اطمینان حاصل کرنے کیلئے کہ ہاتھ کی پُشت کا پوری طرح مسح کرلیا ہے ضروری ہے کہ کلائی سے تھوڑا اوپر والے حصّے کا بھی مسح کرے لیکن انگلیوں کے درمیان مسح کرنا لازم نہیں۔

☆ نیّت کے وقت ضروری ہے کہ معیّن و مشخّص کریں کہ ہمارا تیمم غسل کے بدلے ہے یا وضو کے بدلے۔

☆ وہ چیزیں جو وضو کو باطل کرتی ہیں وہ وضو کے بدلے کیے ہوئے تیمم کو بھی باطل کرتی ہیں، وہ چیزیں جو غسل کو باطل کرتی ہیں وہ غسل کے بدلے کیے ہوئے تیمم کو بھی باطل کرتی ہیں۔

❁ حُسینی تعلیم، اسلام کی روح ہے۔ مومن بننے کیلئے مقصدِ حسینی سمجھنا ضروری ہے۔ ❁

قَالَ الإمَامُ النَّقِيُّ ع مَنْ جَمَعَ لَكَ وُدَّهُ وَرَأْيَهُ فَاجْمَعْ لَهُ طَاعَتَكَ.

امام علی نقی علیہ السلام نے فرمایا: جو کوئی اپنی دوستی اور خیر خواہی تمہارے اختیار میں دے دے تو تم بھی اس کی اطاعت و فرمانبرداری کرو۔ (تحف العقول: الص: ص ۴۸۳)

شرائطِ نماز

نماز قائم کرنے والوں کیلئے ضروری ہے کہ نماز کیلئے چند شرطوں کی رعایت کریں:

۱۔ اس کا بدن اور لباس نجاست سے پاک ہو۔

۲۔ اگر نمازی کا لباس کسی دوسرے شخص کا مال ہو تو ضروری ہے اس کا مالک راضی ہو، اسی طرح خواتین کا لباس ان کے تمام بدن کو، سوائے چہرے اور ہاتھوں کے، اور مردوں کا لباس واجب حدّ تک یہ ہے کہ بدن کا خاص حصّہ ناف سے زانو تک شرمگاہ سمیت ڈھانپا ہوا ہو۔

۳۔ نمازی کیلئے ضروری ہے کہ واجب نماز کیلئے قبلے کی طرف رُخ کرے۔

۴۔ اگر وہ جگہ (مکان) جہاں نمازی نماز قائم کر رہا ہے کسی دوسرے کا مال ہو تو ضروری ہے کہ اس کا مالک راضی ہو۔

۵۔ ہر نماز کو اس کے مخصوص وقت میں قائم کرنا ضروری ہے۔

۶۔ نماز کو ریاکاری یا دکھاوے اور شہرت طلبی وغیرہ کے بغیر، اور حضورِ قلب کے ساتھ قائم کرے یعنی نماز کے دوران فقط اللہ کی یاد میں ہو۔

حضورِ قلب (یعنی نماز کے دوران فقط اللہ کی یاد میں ہو)

بہتر ہے کہ نماز پڑھنے والا، نماز کے تمام حالات میں چاہے اذکار ہوں یا افعال سب میں حضورِ قلب رکھتا ہو۔ اس لئے کہ بندہ سے سوائے اس چیز کہ جس کی طرف توجّہ رہی ہو، قبول نہ ہوگا۔

اور جو کچھ کہہ رہا ہے اس میں دِقّت کرے اور اللہ کو اس کی عظمت اور ہیبت کو پہچاننے کی طرف مکمل توجّہ کرے اور دِل کو غیرِ خدا سے پاک کرلے۔ اور اُسے چاہیے کہ اپنے آپ کو

قَالَ ص مَنْ أَعْطَى دِرْهَماً فِي سَبِيلِ اللهِ كَتَبَ اللهُ لَهُ سَبْعَ مِائَةِ حَسَنَةٍ
رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو اللہ کی راہ میں ایک درہم دے اللہ تعالی اس کے لئے (نامۂ اعمال میں) سات سو نیکیاں لکھتا ہے
(الامالی (للطوسی)؛ الفص ،ص ۱۸۳)

سب سے بڑے عظیم خدا کے سامنے احساس کرے اور اسے مخاطب قرار دے اور اس سے نجات کی راہ چاہے کہ اگر وہ ایسا کرے گا تو نماز پڑھنے والا اللہ کی عظمت و بزرگی کو بھی پہچان لے گا اور اللہ کی رحمت و بخشش کو بھی سمجھ جائے گا۔ اس وقت ایک خوف اور اُمید کے درمیان کی حالت اس کیلئے پیدا ہوگی جو کاملین کی صفت ہے اور اس کیلئے مختلف درجات اور بے شمار مرتبے عبادت گزاروں کے درجوں کے حساب سے ہیں۔ اور بہتر ہے کہ نماز پڑھنے والا خشوع و خضوع اور سکینہ و وقار کی حالت رکھتا ہو اور صاف لباس، مرتب، خوشبو، مسواک اور کنگھی کر کے اپنے ربّ کی بارگاہ میں نماز قائم کرے۔ اور نماز پڑھنے والے کو چاہیے کہ کوشش کرے ان گناہوں سے جو نماز کے قبول ہونے میں مانع ہیں مثلاً خود پسندی، حسد، تکبّر، اور دوسرے وہ واجب حقوق مثلاً ریا کاری جو نماز کی قبولیت میں مانع ہیں، ان سے دوری کرے۔

واجباتِ نماز

واجباتِ نماز گیارہ (۱۱) چیزیں ہیں:

۱۔ نیت　۲۔ تکبیرۃ الاحرام　۳۔ قیام　۴۔ رکوع　۵۔ سجود　۶۔ قرائت
۷۔ ذکر　۸۔ تشہد　۹۔ سلام　۱۰۔ ترتیب　۱۱۔ موالات

واجباتِ نماز کی دو قسمیں ہیں:

الف: رُکنی

یہ وہ واجبات ہیں کہ اگر انہیں انجام نہ دیں یا نماز میں خدا کے حکم کی بتائی ہوئی تعداد سے اضافہ کر دیں تو چاہے عمداً یعنی جان بوجھ کر ہو یا سہواً یعنی غلطی اور بھول سے ہو تو نماز باطل ہو جاتی ہے۔

قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ ع وَيْلٌ لِمَنْ غَلَبَتْ آحَادُهُ أَعْشَارَهُ

امام زین العابدین علیہ السلام نے فرمایا: ویل ہے اس کے لئے جس کی برائیاں اس کی نیکیوں پہ غالب آجائیں

(معانی الاخبار؛ النص ،ص ۲۴۸)

نماز کے رُکنی واجبات پانچ ہیں:

ا۔نیت ۲۔تکبیرۃ الاحرام ۳۔قیام (تکبیرۃ الاحرام کہتے وقت اور قیام متصل بہ رکوع)

۴۔رکوع ۵۔دوسجدے۔

ب: غیر رُکنی

یہ وہ واجبات ہیں کہ اگر عمداً یعنی جان بوجھ کر کم یا زیادہ ہوجائے تو نماز باطل ہوجائے گی، لیکن اگر غلطی سے یا بھول سے کم یا زیادہ ہوجائے تو نماز باطل نہیں ہوگی۔

قرأت، ذکر، تشہد، سلام، ترتیب اور موالات کے ساتھ ساتھ قرأت اور تسبیحاتِ اربعہ کے وقت کا قیام اور رکوع کے بعد کا قیام بھی واجبِ غیر رکنی ہے۔
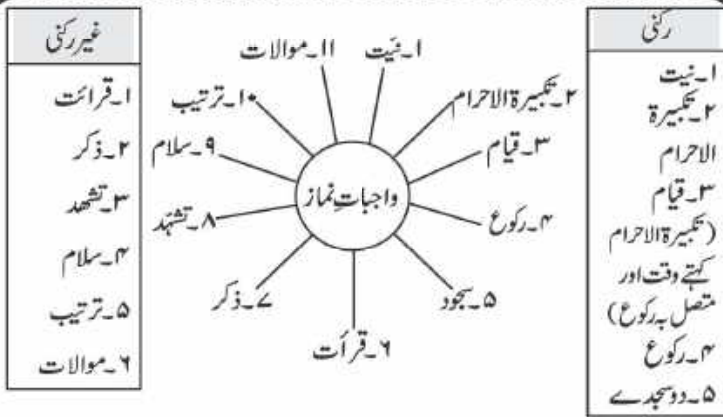
قَالَ عَلِيٌّ ع التَّوْفِيقُ مِنَ السَّعَادَةِ وَالْخِذْلَانُ مِنَ الشَّقَاوَةِ
امام زین العابدین علیہ السلام نے فرمایا: توفیق سعادت اور بے توفیقی بدبختی میں سے ہے۔
(بحار الانوار (ط۔ بیروت)؛ ج ۷۵، ص ۱۲)

نماز کے بعض احکام

☆ واجب نماز کو اس وقت پڑھنے میں مشغول ہوسکتے ہیں جب مطمئن ہوں کہ نماز کا وقت داخل ہوگیا ہے یا دو عادل مرد خبر دیں کہ نماز کا وقت داخل ہوگیا ہے۔

☆ ضروری ہے کہ عصر کی نماز کو ظہر کی نماز کے بعد اور عشاء کی نماز کو مغرب کی نماز کے بعد پڑھیں اور اگر جان بوجھ کر عصر کی نماز کو ظہر کی نماز سے پہلے اور عشاء کی نماز کو مغرب کی نماز سے پہلے پڑھیں تو نماز باطل ہے۔

☆ جب نماز کا وقت کم ہو اس طرح کہ اگر نماز کے بعض مستحب کاموں کو انجام دینا چاہیں گے تو نماز کی کچھ مقدار وقت کے ختم ہونے کے بعد پڑھنا پڑے گی تو ضروری ہے کہ اس مستحب کو انجام نہ دیں، مثلاً اگر قنوت پڑھنے سے نماز کی کچھ مقدار وقت سے باہر چلی جائے گی تو ضروری ہے کہ قنوت نہ پڑھیں۔

☆ مستحب ہے کہ نماز کو اوّلِ وقت میں پڑھیں کیونکہ اس کے بارے میں بہت تاکید آئی ہے اور جتنا نماز اوّلِ وقت سے قریب ہو اتنا ہی بہتر ہے مگر یہ کہ تاخیر کسی جہت سے بہتر ہو مثلاً صبر کریں تاکہ نماز کو جماعت کے ساتھ پڑھ سکیں۔

☆ اگر کسی مقام پر جہاں نماز کو بلند آواز یعنی آواز کو آزاد چھوڑ کر نکالنا، بہ تعبیر دیگر سرگوشی نہ کرکے آواز نکالنا ضروری ہو وہاں جان بوجھ کر عمداً آہستہ پڑھیں یا جہاں نماز کو آہستہ پڑھنا یعنی آواز کو دبا کر یا سرگوشی کی طرح پڑھنا ضروری ہو وہاں جان بوجھ کر عمداً بلند آواز سے پڑھے تو نماز باطل ہے لیکن اگر بھول سے ہو یا نہ جاننے کی بناء پر ہو تو کوئی اشکال نہیں ہے۔

☆ کھانسی کرنا، جمائی لینا، یا گہری سانس لینا نماز کو باطل نہیں کرتا، لیکن "آخ" یا "آہ" یا مثلاً جو دو حرف ہوں جیسے کلمات کو ادا کرنا اگر جان بوجھ کر ہو تو نماز کو باطل کردے گا۔

> قَالَ الجَوَادُ ع التَّوْبَةُ عَلَى أَرْبَعِ دَعَائِمَ نَدَمٌ بِالْقَلْبِ وَ اسْتِغْفَارٌ بِاللِّسَانِ وَ عَمَلٌ بِالْجَوَارِحِ وَ عَزْمٌ أَنْ لَا يَعُود
> امام محمد تقی علیہ السلام نے فرمایا: چار چیزیں توبہ کی قبولیت کی شرطیں ہیں: قلبی طور پر پشیمانی، زبان سے استغفار، اعضاء و جوارح سے نیک اعمال انجام دینا اور دوبارہ گناہ نہ کرنے کا پختہ ارادہ۔ (کشف الغمۃ فی معرفۃ الآئمہ: ج ۲: ص ۳۴۹)

بعض وہ کام جو نماز کو باطل کر دیتے ہیں

۱۔ ہاتھوں کو ایک دوسرے پر رکھنا یا ہاتھ باندھ کر کھڑے ہونا۔

۲۔ حمد پڑھنے کے بعد ''آمین'' کہنا۔

۳۔ جان بوجھ کر آواز سے ہنسنا۔

۴۔ کسی دنیاوی کام کی خاطر جان بوجھ کر آواز سے گریہ کرنا۔

۵۔ ایسا کوئی کام کرنا جس سے نماز کی صورت باقی نہ رہے مثلاً تالیاں بجانا، ہوا میں کودنا

۶۔ نماز کے واجب رُکنی کو عمداً (جان بوجھ کر) یا غلطی یا بھول سے سہواً کم یا زیادہ کرنا۔

۷۔ نماز کے دوران کسی چیز کا کھانا یا پینا۔

واجب نمازیں

۱۔ یومیہ نمازیں۔	۲۔ نمازِ آیات۔	۳۔ نمازِ میت۔
۴۔ خانۂ کعبہ کے واجب طواف کی نماز۔	۵۔ باپ کی قضا نماز بڑے بیٹے پر۔	۶۔ نذر، عہد، قسم، اجارہ کی نماز۔

۱۔ ہر مکلّف شخص (بالغ، عاقل، وغیرہ جس پر احکام واجب ہوتے ہیں) پر روزانہ کی پانچ واجب نمازیں دن رات میں قائم کرنا واجب ہے جنہیں ''یومیہ نمازیں'' کہتے ہیں۔

۲۔ زلزلہ، طوفان، سورج یا چاند گرہن، یا وہ طبیعی حادثات جو انسان پر خوف طاری کرتے ہیں، کی صورت میں نماز واجب ہے، اس نماز کو ''نمازِ آیات'' کہتے ہیں۔

۳۔ جب کوئی مسلمان مرجاتا ہے تو مسلمانوں کیلئے ضروری ہے کہ اس شخص کے جنازے پر نماز قائم کریں اور اس شخص کیلئے مغفرت طلب کریں۔ اس نماز کو ''نمازِ میت'' کہتے ہیں۔ (نمازِ میت دوسری نمازوں کے برخلاف تمام مسلمانوں پر واجب نہیں ہے بلکہ اگر چند لوگ اس نماز کو قائم کر رہے ہوں تو باقی لوگوں کی گردن سے یہ نماز ساقط ہے)۔

> وَقَالَ عَلِیُّ ابْنُ الْحُسَیْنِ ع إِنَّمَا التَّوْبَةُ الْعَمَلُ وَالرُّجُوعُ عَنِ الْأَمْرِ وَلَیْسَتِ التَّوْبَةُ بِالْکَلَامِ.
> امام زین العابدین علیہ السلام نے فرمایا: بے شک توبہ عمل صالح انجام دینے اور برے کاموں سے پلٹ جانے کا نام ہے اور توبہ صرف زبان سے کہنے سے نہیں ہوتی۔ (کشف الغمۃ فی معرفۃ الآئمۃ: ج ۲: ص ۱۰۱)

۴۔ جو شخص حج پر جاتا ہے، بیت اللہ کے طواف کے بعد ضروری ہے نماز قائم کرے، اس نماز کو ''نمازِ طواف واجب بیت اللہ'' کہتے ہیں۔

۵۔ اگر باپ کی قضا نماز باقی ہوں تو ان کے انتقال کے بعد بڑے بیٹے پر واجب ہے کہ اُن کی قضا نماز بجالائے، اس نماز کو ''بڑے بیٹے پر والد کی قضا نماز'' کہتے ہیں۔

۶۔ اگر کسی شخص نے نذر (منّت) کی ہو کہ وہ خاص نماز قائم کرے گا یا عہد، اجارہ یا قسم کے ذریعے کسی نماز کے قائم کرنے کو اپنے ذمّہ (عُہدہ) پر لیا ہو تو اس پر واجب ہے کہ اس نماز کو جسے ''نماز اجارہ و نذر رعہد و قسم'' کہتے ہیں، بجالائے۔

روزانہ کی واجب نمازیں

روزانہ کی واجب نمازیں پانچ ہیں:

حاضر کیلئے: فجر کی ۲ رکعت، ظہر و عصر کی ۴، ۴، رکعت، مغرب کی ۳ رکعت اور عشاء کی ۴ رکعت واجب ہیں۔

مسافرِ شرعی کیلئے (جس کی نماز قصر ہو گی): فجر کی ۲ رکعت، ظہر و عصر کی ۲، ۲، رکعت، مغرب کی ۳ رکعت اور عشاء کی ۲ رکعت واجب ہیں۔

نماز کے اوقات

اوقاتِ نماز میں تین چیزوں کو سمجھنا ضروری ہے:

۱۔ اوّلِ وقت اور انتہاء وقت (شرعی وقت): قرآن مجید میں دو آیتوں میں روزانہ کی پانچ واجب نمازوں کیلئے واضح طور پر تین اوقات بیان ہوئے ہیں: پہلی آیت: أَقِمِ الصَّلٰوةَ لِدُلُوكِ الشَّمْسِ إِلٰى غَسَقِ الَّيْلِ وَقُرْءَانَ الْفَجْرِ إِنَّ قُرْءَانَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُودًا (سورہ اسراء/ بنی اسرائیل، آیت ۷۸) نماز قائم کرو: سورج کے زوال کے بعد (پہلا وقت) رات کے اندھیرے میں (دوسرا وقت) اور صبح کے وقت میں (تیسرا وقت)۔

وَقَالَ عَلِیٌّ ع اَلْکِذْبُ فِی الدُّنْیَا عَارٌ وَفِی الْاٰخِرَةِ عَذَابُ النَّارِ.
امام علی علیہ السلام نے فرمایا: جھوٹ دُنیا میں ننگ و عار ہے اور آخرت میں جہنم کا عذاب ہے۔
(عیون الحکم والمواعظ (لیثی)؛ ص ۲۶)

دوسری آیت: وَأَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ الَّيْلِ (ہود، آیت ۱۱۴) یعنی نماز قائم کرو: دِن کے دونوں سِروں پر (دِن کا پہلا سِرا طلوعِ آفتاب سے پہلے (پہلا وقت) دِن کا دوسرا سِرا زوالِ آفتاب کے بعد (دوسرا وقت)) اور رات کے اندھیرے میں (تیسرا وقت)

۲۔ فضیلت کا وقت: ان پانچ نمازوں کے فضیلت کے اوقات نہج البلاغہ میں اس طرح ذکر ہوئے ہیں:

نماز کے بارے میں مختلف شہروں کے حکمرانوں کے نام مکتوب نمبر ۵۲:

ظہر کی نماز پڑھاؤ اس وقت تک کہ سورج اتنا جھک جائے کہ بکریوں کے باڑے کی دیوار کا سایہ اس کے برابر ہو جائے اور عصر کی نماز اس وقت تک پڑھا دینا چاہیے کہ سورج ابھی روشن اور زندہ ہو اور دن بھی اتنا باقی ہو کہ چھ میل کی مسافت طے کی جا سکے اور مغرب کی نماز اس وقت پڑھاؤ کہ جب روزہ دار افطار کرتا ہے اور حاجی عرفات سے واپس جاتے ہیں اور عشاء کی نماز، مغرب کی سرخی غائب ہونے سے رات کے ایک تہائی حصّے تک پڑھا دو، اور صبح کی نماز، اس وقت پڑھاؤ جب آدمی اپنے ہمراہی کا چہرہ پہچان لے اور نماز اتنی مختصر پڑھاؤ جو ان میں سے سب سے کمزور آدمی پر بھی بھاری نہ ہو اور لوگوں کیلئے صبر کا باعث نہ بنو۔

۳۔ خاص وقت: یہ وہ وقت ہے جو خاص اسی کیلئے ہے جیسے اوّل وقتِ ظہر سے ظہر کی چار رکعت پڑھ سکنے کا وقت خاص ظہر کیلئے ہے اور انتہاء وقت سے پہلے چار رکعت پڑھ سکنے کا وقت خاص عصر کیلئے ہے اور ان دونوں کے درمیان کا حصّہ ظہر و عصر کا مشترکہ وقت ہے۔ اسی طرح اوّل وقتِ مغرب سے مغرب کی تین رکعت پڑھ سکنے کا وقت خاص مغرب کیلئے ہے اور انتہاء وقت سے پہلے چار رکعت پڑھ سکنے کا وقت خاص عشاء کیلئے ہے اور ان دونوں کے درمیان کا حصّہ مغرب و عشاء کا مشترکہ وقت ہے۔

نماز مومن کی معراج ہے، نماز آنکھوں کی ٹھنڈک ہے

قَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ ع: قِيَامُ اللَّيْلِ مَصَحَّةٌ لِلْبَدَنِ وَرِضَا الرَّبِّ وَتَمَسُّكٌ بِأَخْلَاقِ النَّبِيِّينَ وَتَعَرُّضٌ لِرَحْمَتِهِ.
امام علی علیہ السلام نے فرمایا: رات کو اٹھ کر نماز پڑھنا بدن کی صحت، خدا کی خوشنودی، انبیاء کے اخلاق سے متمسک ہونے اور رحمت الٰہی کا سبب ہے۔ (تھذیب الاحکام: ج ۲: ص ۱۲۱)

کیا نماز کیلئے مُہر (سجدہ گاہ) ضروری ہے؟

شاید کوئی سوچے کہ کیوں خشک مٹی سے بنی ہوئی مُہر کو استعمال کیا جاتا ہے؟ کیا دوسری چیزوں پر سجدہ نہیں کیا جاسکتا؟ پیامبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:

جُعِلَتْ لِيَ الْأَرْضُ مَسْجِداً وَطَهُوراً [۱]۔

زمین کو میرے سجدے کا مقام اور طہارت کا ذریعہ قرار دیا گیا ہے۔

زمین کا بہترین مصداق مٹی ہے اور تیمم میں یہی مٹی طہارت کا ذریعہ ہے، یہ حدیث جسے تمام مسلمان قبول کرتے ہیں ہمیں یہ سکھاتی ہے کہ ہم مٹی پر سجدہ کریں۔ لیکن چونکہ جس مقام پر نماز پڑھی جارہی ہے قالین یا مصلّی رکھا گیا ہے اور نماز پڑھنے والا قالین پر سجدہ نہیں کرسکتا اس لئے مٹی کو مُہر کی صورت میں لاتا ہے اور اس پر سجدہ کرتا ہے۔ البتہ دوسری چیزوں پر بھی سجدہ کیا جاسکتا ہے مثلاً لکڑی، یا کوئی چیز جو کہ:

۱۔ کھانے پینے کی نہ ہو جیسے گوشت، سبزی، میوہ وغیرہ۔

۲۔ پہننے کی نہ ہو جیسے کپڑے، قالین وغیرہ۔

۳۔ معدنی کان سے نہ ہو جیسے سونا، چاندی، لوہا وغیرہ۔

ان تین سے نہ ہو تو دوسری چیزوں پر سجدہ کیا جاسکتا ہے، مثلاً لکڑی سے بنا ہوا کاغذ، وہ پتہ جو کھایا پیا اوڑھا یا پہنا نہیں جاتا۔

لیکن سجدہ کیلئے ہر چیز سے بہتر تربت (خاکِ) امام حسین علیہ السلام ہے۔

❁ مقصدِ شہادتِ امام حسین علیہ السلام سمجھنے کی کوشش کیجیے تو اسلام کی روح سمجھ میں آجائے گی۔ ❁

۱۔ المحاسن ج ۱ ص ۲۸۷. الکافی (ط۔ الإسلامیة) ج ۲ ص ۱۷. من لا یحضره الفقیه، ج ۱ ص ۲۴۰. الأمالی (للصدوق). النص ص ۲۱۶

وَقَالَ عَلِيٌّ ع حِفْظُ اللِّسَانِ وَبَذْلُ الْإِحْسَانِ مِنْ أَفْضَلِ فَضَائِلِ الْإِنْسَانِ۔
امام علی علیہ السلام نے فرمایا: زبان کی حفاظت اور احسان کرنا انسان کی سب سے بڑی فضیلت ہے۔
(عیون الحکم والمواعظ (لیثی)؛ ص ۲۳۳)

تیسرا حصّہ: نماز قائم کرنے کا طریقہ

اذان واقامت

عبارت	ترجمہ	اذان میں	اقامت میں
اَللّٰہُ اَکْبَرُ	اللہ اس سے بزرگ تر ہے کہ اس کی تعریف کی جائے	چار مرتبہ	دو مرتبہ
اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ	میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی اور پرستش کے قابل نہیں ہے	دو مرتبہ	دو مرتبہ
اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ	میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے رسول ہیں	دو مرتبہ	دو مرتبہ
اَشْھَدُ اَنَّ عَلِیًّا وَّلِیُّ اللّٰہِ ☆	میں گواہی دیتا ہوں کہ علی علیہ السلام اللہ کے ولی ہیں۔	دو مرتبہ	دو مرتبہ
حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ	نماز کی طرف جلدی کرو	دو مرتبہ	دو مرتبہ
حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ	کامیابی کیلئے جلدی کرو	دو مرتبہ	دو مرتبہ
حَیَّ عَلٰی خَیْرِ الْعَمَلِ	بہترین کام کیلئے جلدی کرو	دو مرتبہ	دو مرتبہ
قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ	تحقیق نماز قائم ہوگئی	نہیں ہے	دو مرتبہ
اَللّٰہُ اَکْبَرُ	اللہ اس سے بزرگ تر ہے کہ اس کی تعریف کی جائے	دو مرتبہ	دو مرتبہ
لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ	اللہ کے علاوہ کوئی اور پرستش کے قابل نہیں ہے	دو مرتبہ	ایک مرتبہ

☆ اشہد ان علیا ولی اللہ ایمان کا حصہ ہے مگر اذان کا جزء نہیں لیکن اگر قربت کی نیت سے کہا جائے تو اچھا ہے۔ (رسائل وکتب فقہاء)

وَقَالَ عَلِیٌّ ع قَوِّمْ لِسَانَکَ تَسْلَمْ.
امام علی علیہ السلام نے فرمایا: اپنی زبان کو قابو میں رکھو تاکہ سالم رہو۔
(عیون الحکم والمواعظ (للیثی)، ص ۳۷۲)

دُعائیں اذان واقامت

اذان سے فارغ ہونے کے بعد سجدہ کریں اور کہیں:

لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ رَبِّي سَجَدْتُ لَکَ خَاشِعاً خَاضِعاً ذَلِيلًا فَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ وَ اغْفِرْ لِي وَ ارْحَمْنِي وَ تُبْ عَلَيَّ إِنَّکَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ

اے میرے پروردگار! تیرے سوا کوئی خدا نہیں ہے، صرف تیرے لئے خضوع وخشوع اور ذلت کے ساتھ سجدہ کرتا ہوں، اے میرے ربّ! پس محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اپنی رحمتیں نازل فرما اور مجھے اپنی رحمت و مغفرت میں شامل قرار دے۔ اور میری توبہ کو قبول فرما کہ بیشک تو بہترین توبہ قبول کرنے والا اور رحمت کرنے والا ہے۔ پھر یہ دُعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ قَلْبِي بَارّاً وَ رِزْقِي دَارّاً وَ عَمَلِي سَارّاً وَ عَيْشِي قَارّاً وَ اجْعَلْ لِي عِنْدَ قَبْرِ نَبِيِّکَ صَلَوَاتُکَ عَلَيْهِ وَ آلِهِ مُسْتَقَرّاً وَ قَرَاراً [1]

اے اللہ! مجھے نیک دل، فراوان روزی، باعث فخر عمل اور روشن زندگی عنایت فرما، میرے لئے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر کے جوار میں پُرسکون جگہ قرار دے۔

وَقَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سَاعَتَانِ يُفْتَحُ فِيهِمَا أَبْوَابُ السَّمَاءِ وَ قَلَّمَا تُرَدُّ فِيهِمَا دَعْوَةٌ عِنْدَ الْأَذَانِ بِالصَّلَاةِ وَ الصَّفِّ فِي سَبِيلِ اللهِ [2]

پیامبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: دو ایسے وقت ہیں جن میں دُعائیں قبول ہوتی ہیں: ایک جب اذان کی آواز بلند ہو اور دوسرے جب اللہ کی راہ میں صف میں کھڑے ہونے کی آواز بلند ہو۔

۱۔ الکافی (ط۔ الإسلامیة)، ج۳، ص۳۰۸، باب بدء الأذان و الإقامة، حدیث ۳۲

۲۔ مکارم الأخلاق، طبرسی، ص ۲۹۹

وَ قَالَ عَلِیٌّ ع لَنْ یَجُوْزَ الْجَنَّۃَ إِلَّا مَنْ جَاھَدَ نَفْسَہٗ.
امام علی علیہ السلام نے فرمایا: اپنے نفس سے جہاد کئے بغیر جنت حاصل نہیں ہوسکتی۔
(عیون الحکم والمواعظ (لیثی)، ص ۴۰۷)

اذان واقامت کے مستحبات

۱۔ مرد اذان واقامت بلند آواز سے کہے اور عورت دھیمی آواز میں کہے۔
۲۔ اذان ترتیل کے ساتھ کہے یعنی اذان کی ہر فصل کے بعد وقف میں طول دے۔
۳۔ اقامت حدر کے ساتھ کہے یعنی اقامت کی ہر فصل کے بعد وقف کو مختصر رکھے۔
۴۔ قبلہ رُخ ہو۔
۵۔ اذان واقامت کے درمیان دو رکعت نماز پڑھ کے فاصلہ دے چاہے نافلہ مستحب نماز سے یا ایک سجدہ سے فاصلہ دے یا بیٹھ جائے یا ایک قدم کے ذریعے فاصلہ دے دے یا ایک دفعہ تسبیح (سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاللهُ اَكْبَرُ) کے ذریعے فاصلہ دے۔
۶۔ طہارت کے ساتھ اذان دینا مستحب ہے اور اقامت میں طہارت کا ہونا مستحب مؤکدہ ہے۔
۷۔ جو شخص اذان کے الفاظ کو سُن رہا ہو اس کا خود بھی اس فصل کا کہتے جانا مستحب ہے جس فصل کو مؤذن کہہ کر تمام کرتا جائے۔

یومیہ نماز کا طریقہ

نیت

ضروری ہے کہ نماز کو اللہ کے حکم کی اطاعت کیلئے انجام دیں اور لازم نہیں ہے کہ نیت کو زبان سے کہیں۔ ضروری ہے کہ نماز کی نوع معلوم ہو کہ کونسی نماز پڑھ رہا ہے۔

تکبیرۃ الاحرام

''اَللّٰهُ اَكْبَرُ'' کہتے وقت ضروری ہے کہ بدن ساکن ہو اور ''اللہ اکبر'' کے کلمے میں ''اللہ'' کے حروف اور ''اکبر'' کے حروف اور دو کلمے ''اللہ'' اور ''اکبر'' کو پے در پے کہے اور یہ

وَقَالَ الْحُسَيْنُ ع مَوْتٌ فِي عِزٍّ خَيْرٌ مِنْ حَيَاةٍ فِي ذُلٍّ.
امام حسین علیہ السلام نے فرمایا: عزت کی موت ذلت کی زندگی سے بہتر ہے۔
(مناقب آل ابی طالب علیہم السلام (لابن شہرآشوب)؛ ج ۴؛ ص ۶۸)

دو کلمے صحیح اور فصیح عربی میں کہے جائیں۔ نماز کو شروع کرتے وقت کُل ملا کر سات مرتبہ تکبیر کہنا سنّت ہے (یعنی چھ مرتبہ مستحب اللہ اکبر اور ایک مرتبہ واجب اللہ اکبر)۔ واجب تکبیرۃ الاحرام کہتے وقت مستحب ہے کہ دونوں ہاتھوں کو کانوں کے برابر لے جائے۔ اچھا ہے انسان تکبیرۃ الاحرام سے پہلے رجاء کی نیت سے کہے:

يَا مُحْسِنُ قَدْ أَتَاكَ الْمُسِيءُ وَ قَدْ أَمَرْتَ الْمُحْسِنَ أَنْ يَتَجَاوَزَ عَنِ الْمُسِيءِ وَ أَنْتَ الْمُحْسِنُ وَ أَنَا الْمُسِيءُ فَبِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ وَ تَجَاوَزْ عَنْ قَبِيحِ مَا تَعْلَمُ مِنِّي [1]

اے اپنے بندوں پر احسان کرنے والے خدا! یہ گنہگار بندہ تیری بارگاہ میں آیا ہے اور تُو نے حکم دیا ہے کہ نیک لوگ گناہگاروں سے درگزر کریں۔ تُو احسان کرنے والا ہے اور میں گناہگار ہوں۔ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آل محمد علیہم السلام کے طفیل، محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آل محمد علیہم السلام پر اپنی رحمتیں نازل فرما اور میری برائیوں سے جنہیں تُو جانتا ہے درگزر فرما۔

قیام

تکبیرۃ الاحرام کہتے وقت کا قیام اور رکوع سے پہلے کا قیام کہ جسے "قیام متصل بہ رکوع" کہتے ہیں، واجب رکنی ہے، لیکن حمد و سورہ پڑھتے وقت اور رکوع کے بعد کا قیام واجب تو ہے مگر رُکن نہیں ہے۔ واجب ہے "اللہ اکبر" کہنے سے پہلے اور اسکے بعد کچھ معمولی مقدار کھڑے رہیں تاکہ مطمئن ہوں کہ صحیح سے کھڑے رہنے کی حالت میں تکبیر کہی ہے۔ جس وقت کھڑے ہوں تو ضروری ہے کہ اختیار کی حالت میں جان بوجھ کر بدن کو حرکت نہ دیں اور کسی طرف جُھکے نہیں یا کسی جگہ ٹیک نہ لگائے۔

۱۔ مصباح المتهجد و سلاح المتعبد؛ ج ۱؛ ص ۳۰

وَقَالَ عَلِیٌّ ع الصِّدْقُ أَمَانَةُ اللِّسَانِ
امام علی علیہ السلام نے فرمایا: سچائی زبان کی امانت ہے۔
(عیون الحکم والمواعظ (لیثی)، ص ۲۷)

اور ہر رکعت ختم ہونے کے بعد جب قیام کیلئے کھڑا ہو رہا ہو تو انسان بِحَوْلِ اللّٰهِ وَ قُوَّتِهٖ أَقُوْمُ وَ أَقْعُدُ (اللہ کی قدرت اور قوت کی مدد سے میں کھڑا ہوتا اور بیٹھتا ہوں) اس وقت کہے جب کھڑا ہو رہا ہو۔ مستحب ہے کہ قیام کی حالت میں جسم سیدھا رکھے اور کندھوں کو نیچے کی طرف ڈھیلا چھوڑ دے نیز ہاتھوں کو رانوں پر رکھے اور انگلیوں کو باہم ملا کر رکھے اور نگاہ سجدہ کی جگہ پر مرکوز رکھے اور بدن کا بوجھ دونوں پاؤں پر یکساں ڈالے اور خضوع و خشوع کے ساتھ کھڑا ہو اور پاؤں آگے پیچھے نہ رکھے اور اگر مرد ہو تو پاؤں کے درمیان تین پھیلی ہوئی انگلیوں سے لے کر ایک بالشت تک کا فاصلہ رکھے اور اگر عورت ہو تو دونوں پاؤں ملا کر رکھے۔

قرائت

مستحب ہے کہ پہلی رکعت میں الحمد پڑھنے سے پہلے کہے:

أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ (میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں شیطان مردود سے)

روزانہ کی واجب نمازوں کی پہلی اور دوسری رکعت میں ضروری ہے پہلے سورۂ حمد اور پھر ایک مکمل سورہ پڑھا جائے۔ لیکن واجب سجدوں والا سورہ نہ پڑھا جائے۔ مرد پر واجب ہے کہ نمازِ فجر، مغرب اور عشاء میں پہلی اور دوسری رکعت میں حمد اور سورہ کو بلند آواز سے پڑھے جسے جہر کہتے ہیں، جس کا مطلب یہ ہے کہ آواز کو سرگوشی یا دبا کر نہ رکھے بلکہ آواز کو آزاد کر کے پڑھے۔ جبکہ مرد پر واجب ہے کہ حمد و سورہ کو ظہر اور عصر کی نماز میں آہستہ پڑھے یعنی آواز نکالے تو صحیح مگر سرگوشی اور آواز دبا کر نکالنے کی صورت میں پڑھے جسے اخفات کہتے ہیں۔ روزانہ کی واجب نمازوں میں تیسری اور چوتھی رکعت میں یہ کر سکتے ہیں کہ یا صرف ایک حمد پڑھیں یا تین مرتبہ تسبیحات اربعہ پڑھیں۔ (تسبیحات اربعہ یعنی سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ یعنی اللہ ہر عیب سے پاک و پاکیزہ ہے

عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ ع قَالَ: لَا حَسَبَ لِقُرَشِيٍّ وَلَا عَرَبِيٍّ إِلَّا بِتَوَاضُعٍ وَلَا كَرَمَ إِلَّا بِتَقْوَى
امام سجاد علیہ السلام نے فرمایا: کسی قریشی و عربی کو کوئی افتخار نہیں مگر تواضع و انکساری کے ذریعہ اور کسی کا اکرام و احترام نہیں مگر تقویٰ کے ذریعہ۔ (وسائل الشیعہ: ج ۱ ص ۴۷)

اور تمام تعریفیں اللہ کیلئے ہیں اور نہیں ہے کوئی معبود سوائے اللہ کے اور اللہ اس سے بزرگ تر ہے کہ اس کی توصیف کی جا سکے)۔ تیسری اور چوتھی رکعت میں تسبیحات کے بعد استغفار کرنا مستحب ہے مثلاً کہے: اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّيْ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ (میں اللہ سے مغفرت کا طلبگار ہوں جو میرا پالنے والا ہے اور میں اس کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں) یا کہے: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ (اے اللہ میری مغفرت فرما)۔

رکوع

مستحب ہے کہ انسان رکوع میں جانے سے پہلے جب سیدھا کھڑا ہو تو تکبیر کہے۔ رکوع میں واجب حدّ یہ ہے کہ اتنا جھکیں کہ ہاتھ کو گھٹنوں پر رکھ سکیں، پھر کہے: سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ وَ بِحَمْدِهٖ (یعنی پاک اور پاکیزہ ہے میرا ربّ جو باعظمت ہے اور اسی کی حمد ہے)۔ اور یہ ذکر ۳ یا ۵ یا ۷ یا اس سے زیادہ دفعہ کہنا مستحب ہے۔ یا صرف سبحان اللہ کی تین دفعہ تکرار کرے۔ مردوں کیلئے رکوع میں مستحب ہے کہ گھٹنوں کو پیچھے کی طرف دھکیلے، پیٹھ کو ہموار رکھے، گردن کو کھینچ کر پیٹھ کے برابر رکھے، دونوں پاؤں کے درمیان دیکھے، ذکر سے پہلے یا بعد میں صلوات پڑھے اور جب رکوع کے بعد اٹھے اور سیدھا کھڑا ہو تو بدن کے سکون کی حالت میں ہوتے ہوئے کہیں: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ یعنی اللہ نے سنی اس کی جس نے اس کی حمد کی۔ عورتوں کیلئے مستحب ہے کہ رکوع میں ہاتھوں کو گھٹنوں سے اوپر رکھیں اور گھٹنوں کو پیچھے کی طرف نہ دھکیلیں۔

سجود

ضروری ہے کہ سجدہ کا ذکر کہتے وقت سات اعضاء یعنی (۱) پیشانی ایسی چیز پر جس پر سجدہ صحیح ہو، (۲، ۳) دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیاں، (۴، ۵) دونوں گھٹنے اور (۶، ۷) دونوں پیروں کے انگوٹھے زمین پر رکھے، پھر کہے:

وَقَالَ ع سُوسُوا إِيمَانَكُمْ بِالصَّدَقَةِ وَحَصِّنُوا أَمْوَالَكُمْ بِالزَّكَاةِ وَادْفَعُوا أَمْوَاجَ الْبَلَاءِ بِالدُّعَاءِ.
امام علی علیہ السلام نے فرمایا: صدقہ سے اپنے ایمان کی اور زکوۃ سے اپنے مال کی حفاظت کرو اور دُعا سے مصیبت وبلاؤں کی لہروں کو دور کرو۔ (نہج البلاغہ، کلمات قصار، ۱۴۶)

سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَىٰ وَبِحَمْدِهِ

یعنی پاک اور پاکیزہ ہے میرا ربّ جو سب سے بلند ہے اور اسی کی حمد ہے۔

یا صرف سبحان اللہ کی تین دفعہ تکرار کرے، پھر صلوات پڑھے، سجدے سے سَر اٹھانے کے بعد بیٹھ کر کہیں گے: أَسْتَغْفِرُ اللهَ رَبِّي وَ أَتُوبُ إِلَيْهِ (یعنی میں اللہ سے مغفرت کا طلبگار ہوں اور اسی کی طرف پلٹ رہا ہوں)۔ پھر دوسری دفعہ سجدے میں اسی طرح جائیں گے۔ یہاں تک ایک رکعت تمام ہوگئی پھر دوسری رکعت کیلئے کھڑے ہوں گے اور کہیں گے: بِحَوْلِ اللهِ وَ قُوَّتِهِ أَقُومُ وَ أَقْعُدُ یعنی اللہ کی دی ہوئی قدرت اور قوت سے اُٹھتا اور بیٹھتا ہوں۔ اسکے بعد کھڑے ہو کر دوسری رکعت میں پہلی رکعت کی طرح حمد اور سورہ پڑھیں گے پھر قنوت پڑھیں گے۔

سجدے کے مستحبات

چند چیزیں سجدے میں مستحب ہیں:

۱۔ جو شخص کھڑا ہو کر نماز پڑھ رہا ہو وہ رکوع کے بعد مکمل طور پر کھڑے ہو کر، اور بیٹھ کر نماز پڑھنے والا رکوع کے بعد پوری طرح بیٹھ کر سجدہ میں جانے کیلئے تکبیر کہے۔

۲۔ سجدے میں جاتے وقت مرد پہلے اپنی ہتھیلیاں اور عورت اپنے گھٹنے کو زمین پر رکھے۔

۳۔ نمازی ناک کو سجدہ گاہ یا کسی ایسی چیز پر رکھے جس پر سجدہ کرنا درست ہو۔

۴۔ نمازی سجدے کی حالت میں ہاتھ کی انگلیوں کو ملا کر کانوں کے پاس اس طرح رکھے کہ ان کے سرے قبلہ رُو ہوں۔

۵۔ سجدے میں دُعا کرے، اللہ تعالیٰ سے حاجت طلب کرے اور یہ دُعا پڑھے:

يَا خَيْرَ الْمَسْئُولِينَ وَيَا خَيْرَ الْمُعْطِينَ، ارْزُقْنِي وَارْزُقْ عِيَالِي مِنْ فَضْلِكَ فَإِنَّكَ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ (یعنی اے اُن سب سے بہتر جن سے مانگا جاتا ہے اور اے اُن

وَقَالَ ع أَوْضَعُ الْعِلْمِ مَا وُقِفَ عَلَى اللِّسَانِ وَأَرْفَعُهُ مَا ظَهَرَ فِي الْجَوَارِحِ وَالْأَرْكَانِ.
امام علی علیہ السلام نے فرمایا: وہ علم بہت بے قدر و قیمت ہے جو زبان تک رہ جائے، اور وہ علم بہت بلند مرتبہ ہے جو اعضا و جوارح سے نمودار ہو۔ (نہج البلاغہ، کلمات قصار، ۹۲)

سب سے بہتر جو عطا کرتے ہیں۔ مجھے اور میرے اہل و عیال کو اپنے فضل و کرم سے رزق عطا فرما کیونکہ تو ہی فضل عظیم کا مالک ہے۔)

۶۔ سجدے کے بعد بائیں ران میں بیٹھ جائے اور دائیں پاؤں کا اوپر والا حصہ (یعنی پشت) بائیں پاؤں کے تلوے پر رکھے۔

۷۔ ہر سجدے کے بعد جب بیٹھ جائے اور بدن کو سکون حاصل ہو جائے تو تکبیر کہے۔

۸۔ پہلے سجدے کے بعد جب بدن کو سکون حاصل ہو جائے تو اَسْتَغْفِرُ اللهَ رَبِّي وَاَتُوبُ اِلَيْهِ کہے۔

۹۔ سجدہ زیادہ دیر تک انجام دے اور بیٹھنے کے وقت ہاتھوں کو رانوں پر رکھے۔

۱۰۔ دوسرے سجدے میں جانے کیلئے بدن کے سکون کی حالت میں اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہے۔

۱۱۔ سجدوں میں درود پڑھے۔

۱۲۔ سجدے سے قیام کے لئے اُٹھتے وقت پہلے گھٹنوں کو اور ان کے بعد ہاتھوں کو زمین سے اُٹھائے۔

۱۳۔ مرد کہنیوں اور پیٹ کو زمین سے نہ لگائیں نیز بازوؤں کو پہلو سے جُدا رکھیں، عورتیں کہنیاں اور پیٹ زمین پر رکھیں اور بدن کے اعضاء کو ایک دوسرے سے ملا لیں۔

قنوت

قنوت پڑھنے کیلئے دونوں ہاتھوں کو آسمان کی طرف بلند کر کے کوئی بھی دُعا پڑھ سکتے ہیں۔ اگر اپنی زبان میں دُعا کرنا چاہیں تو پہلے عربی میں دُعا مثلاً صلوات پڑھیں پھر وہ دُعا پڑھیں۔ مستحب ہے کہ قنوت پڑھتے وقت ہاتھ چہرے کے سامنے اور ہتھیلیاں ایک دوسری کے ساتھ ملا کر آسمان کی طرف رکھے اور انگوٹھوں کے علاوہ باقی انگلیوں کو آپس میں ملائے اور نگاہ ہتھیلیوں پر رکھے۔ قنوت میں انسان جو ذکر بھی پڑھے خواہ وہ ایک دفعہ

وَقَالَ رسول اللہ ص اطلبوا الحوائج بعزۃ الأنفس فإنّ الامور تجری بالمقادیر.
رسول خدا ﷺ نے فرمایا: اپنی حاجتوں کو عزت نفس کے ساتھ طلب کرو کیونکہ تمام امور تقدیر کے مطابق چلتے ہیں۔
(نہج الفصاحہ، ص۲۱۸، ح ۳۲۵)

سُبْحَانَ اللہ ہی کہے کافی ہے۔ مستحب ہے کہ انسان قنوت بلند آواز سے پڑھے اور بہتر ہے کہ یہ دُعا پڑھے:

لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ سُبْحَانَ اللهِ وَرَبِّ السَّمٰوَاتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْأَرَضِينَ السَّبْعِ وَمَا فِيهِنَّ وَمَا بَيْنَهُنَّ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ (نہیں ہے کوئی معبود سوائے اللہ کے جو صاحب حلم اور صاحب کرامت ہے، نہیں ہے کوئی معبود سوائے اللہ کے جو بلند مرتبہ اور عظیم ہے، ہر عیب و نقص سے پاک و منزّہ ہے وہ اللہ جو سات آسمانوں کا پروردگار اور سات زمینوں کا پروردگار ہے اور اس سب کا بھی پروردگار ہے جو ان زمینوں اور آسمانوں میں ہیں اور عظیم عرش کا پروردگار ہے اور تمام تعریفیں اللہ کیلئے ہیں جو سارے جہانوں کا پروردگار ہے)۔ اس کے بعد بہتر ہے یہ دُعا پڑھے: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَعَافِنَا وَاعْفُ عَنَّا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ إِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ (اے اللہ ہماری مغفرت فرما اور ہم پر رحم فرما اور ہمیں عافیت دے اور ہمیں معاف فرما دُنیا اور آخرت میں، بے شک تو ہر چیز پر قادر ہے) اس کے بعد رکوع میں جائیں پھر سیدھے کھڑے ہو کر دو سجدے بجالائیں۔

تشہد

تمام واجب نمازوں کی دوسری رکعت میں اور نمازِ مغرب کی تیسری رکعت میں اور نمازِ ظہر و عصر و مغرب و عشاء کی چوتھی رکعت میں ضروری ہے کہ دوسرے سجدے کے بعد بیٹھیں اور بدن ساکن ہونے کی حالت میں تشہد پڑھیں۔ مستحب ہے کہ تشہد کی حالت میں انسان بائیں ران پر بیٹھے اور دائیں پاؤں کی پشت کو بائیں پاؤں کے تلوے پر رکھے اور تشہد سے پہلے کہے: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ یا کہے: بِسْمِ اللهِ وَبِاللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَخَيْرُ الْأَسْمَاءِ لِلّٰهِ (یعنی اللہ کے نام سے اور اللہ کی مدد سے اور تمام تعریفیں اللہ ہی کیلئے ہیں اور تمام ناموں

وَقَالَ رسول الله ص الدّعاء مفتاح الرّحمة والوضوء مفتاح الصّلاة والصّلاة مفتاح الجنّة.
رسول خدا ﷺ نے فرمایا: دُعا رحمت کی چابی اور وضو نماز کی چابی اور نماز جنت کی چابی ہے۔
(نہج الفصاحہ، ص ۴۸۵، ح ۱۵۸۸)

میں سب سے بہترین نام اللہ کیلئے ہیں) اور یہ بھی مستحب ہے کہ ہاتھ رانوں پر رکھے اور انگلیاں ایک دوسرے کے ساتھ ملائے اور اپنے دامن پر نگاہ ڈالے اور تشہد میں صلوات پڑھنے کے بعد کہے: وَ تَقَبَّلْ شَفَاعَتَهٗ وَارْفَعْ دَرَجَتَهٗ (یعنی رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت قبول فرما اور ان کے درجے کو بلند فرما)۔ مستحب ہے کہ عورتیں تشہد پڑھتے وقت اپنی رانیں ملا کر رکھیں۔ تشہد یہ ہے:

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ

میں گواہی دیتا ہوں کہ کوئی معبود نہیں سوائے خدا کے جو ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ خدا کے بندے اور رسول ہیں، خدایا! محمد ﷺ اور ان کی آل پر درود بھیج۔

سلام

نماز کی آخری رکعت کے تشہد کے بعد ایسی حالت میں کہ بیٹھے ہوئے ہوں اور بدن ساکن ہو سلام پڑھیں۔ مستحب ہے کہ کہے: اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَ رَحْمَةُ اللهِ وَ بَرَكَاتُهٗ (سلام ہو آپ پر اے اللہ کے نبی اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکات) پھر کہے اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَ عَلٰى عِبَادِ اللهِ الصَّالِحِيْنَ (سلام ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر) پھر ضروری ہے کہ کہے اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَ رَحْمَةُ اللهِ وَ بَرَكَاتُهٗ (سلام ہو آپ سب پر اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکات)۔ یہ آخری سلام پڑھتے وقت مستحب ہے کہ نمازی اس سلام سے انبیاء، ملائکہ، آئمہ معصومین علیہم السلام، اور جن وانس از مسلمین کا قصد کرے۔ سلام کے بعد تین مرتبہ اللہ اکبر کہنا مستحب ہے جو تعقیباتِ نماز میں شامل ہے۔

وَقَالَ رسول اللہ ص أن يتصدّق المرء في حياته بدرهم خير له من أن يتصدّق بمائة عند موته.
رسول خدا ﷺ نے فرمایا: اپنی زندگی میں ایک درہم صدقہ نکالنا موت کے وقت سو درہم صدقہ نکالنے سے بہتر ہے۔
(نہج الفصاحہ ص ۶۲۳، ح ۲۲۱۰)

ترتیب

نماز میں ترتیب کی رعایت کرنا ضروری ہے مثلاً سورہ حمد کے بعد کوئی سورہ پڑھیں اور رکوع کے بعد سجدہ انجام دیں۔ اگر جان بوجھ کر نماز کی ترتیب کو اُلٹ کر دیں تو نماز باطل ہے۔

موالات

ضروری ہے نماز کو "موالات" کے ساتھ پڑھیں یعنی نماز کے کاموں کو بغیر فاصلے کے اور ایک کے بعد ایک پے در پے انجام دیں۔
اگر نماز کے کاموں کے درمیان اتنا فاصلہ ڈال دے کہ نماز کی شکل وصورت ختم ہو جائے تو نماز باطل ہے۔

نماز باجماعت

☆ مستحب ہے کہ واجب نمازیں خصوصاً روزانہ کی نمازیں جماعت کے ساتھ پڑھی جائیں۔ اور نمازِ فجر، مغرب اور عشاء میں مخصوصاً مسجد کے ہمسایہ میں رہنے والے کیلئے اور اس شخص کیلئے جو مسجد کی اذان کی آواز سنتا ہو، جماعت پڑھنے کی بہت تاکید آئی ہے۔

☆ ایک حدیث میں آیا ہے: اگر ایک شخص بھی امام جماعت کی اقتداء کرے تو ان دونوں کی نماز کی ہر رکعت ۱۵۰ (ڈیڑھ سو) نماز کے ثواب کے برابر ہے اور اگر دو شخص اقتداء کریں تو ان کی ہر رکعت کا ثواب ۶۰۰ (چھ سو) نماز کے ثواب کے برابر ہے۔۔۔ جب تعداد دس سے بڑھ جائے گی تو اگر تمام آسمان کاغذ اور تمام دریا سیاہی اور تمام درخت قلم اور تمام جن وانس کاتب بن جائیں تب بھی ان کی ایک رکعت کا ثواب نہیں لکھ سکتے۔[1]

☆ نماز باجماعت کو اہمیت نہ دینے کی بناء پر ترک کرنا جائز نہیں ہے اور مناسب نہیں ہے

---

[1] بحار الأنوار (ط-بیروت)، ج ۸۵، ص ۱۵

وَقَالَ الحسن العسکری ع خَیْرُ إِخْوَانِكَ مَنْ نَسِیَ ذَنْبَكَ وَذَكَرَ إِحْسَانَكَ إِلَيْهِ.
امام حسن عسکری علیہ السلام نے فرمایا: تمہارا بہترین دوست وہ ہے جو تمہاری خطاؤں کو بھول جائے اور تمہاری نیکیوں کو یاد رکھے۔ (اعلام الدین فی صفات المؤمنین: ص ۳۱۳)

کہ انسان بغیر وجہ کے نمازِ جماعت کو ترک کر دے۔

☆ مستحب ہے کہ صبر کریں تا کہ نماز کو جماعت کے ساتھ پڑھ سکیں اور وہ نماز جو جماعت کے ساتھ پڑھی جائے بہتر ہے اس نماز سے جو اوّلِ وقت میں تنہا پڑھی جائے۔ اور وہ جماعت نماز جو مختصر پڑھی جائے بہتر ہے اس فرادیٰ نماز سے جو طولانی ہو مگر تنہا پڑھی جائے۔

☆ وہ شخص جو وسواسی ہو اور صرف جماعت کے ساتھ پڑھنے کی صورت میں اپنے وسوسے سے بچ سکتا ہو اس کیلئے ضروری ہے کہ نماز کو جماعت کے ساتھ پڑھے۔

☆ اگر باپ اور ماں اپنے بچے کو نماز کو جماعت کے ساتھ پڑھنے کا حکم دیں تو چونکہ باپ اور ماں کی اطاعت واجب ہے اس لئے احتیاط کی بناء پر ضروری ہے کہ نماز کو جماعت کے ساتھ پڑھے اور نیّت مستحب کی کرے۔

☆ جب امام جماعت روزانہ کی واجب نمازوں میں سے جو بھی نماز پڑھ رہا ہو تو اس کے پیچھے روزانہ کی واجب نمازمیں سے کسی بھی نیت سے اقتداء کی جاسکتی ہے۔

☆ امامِ جماعت ضروری ہے کہ بالغ ہو، عاقل ہو، شیعہ بارہ امامی ہو، عادل ہو، حلال زادہ ہو اور نماز اور قرائت کو صحیح سے پڑھتا ہو۔

نمازِ جمعہ

☆ امامِ زمانہ عجل اللہ فرجہ کے غیبت کے زمانے میں نمازِ جمعہ واجب تخییری ہے (یعنی مکلف یہ کرسکتا ہے کہ جمعہ کے دن میں نمازِ ظہر پڑھے یا نمازِ جمعہ، اگر جمعہ پڑھے تو احتیاطاً ظہر کی نماز کو بھی بجالائے۔)

☆ نمازِ جمعہ دو رکعت ہے اور نمازِ فجر کی طرح ہے اور مستحب ہے کہ حمد و سورہ بُلند آواز سے پڑھی جائے اور پہلی رکعت میں حمد کے بعد سورہ جمعہ اور دوسری رکعت میں حمد کے بعد سورہ

وَقَالَ عَلِيٌّ ع مَنْ كَرُمَ خُلُقُهُ اتَّسَعَ رِزْقُهُ.
امام علی علیہ السلام نے فرمایا: جس کا اخلاق اچھا ہوگا اس کا رزق زیادہ ہوگا۔
(عیون الحکم والمواعظ (لیثی): ص ۴۳۱)

منافقون پڑھی جائے۔

☆ نمازِ جمعہ میں دو قنوت ہیں: پہلا قنوت پہلی رکعت میں رکوع سے پہلے اور دوسرا قنوت دوسری رکعت میں رکوع کے بعد ہے۔

☆ نمازِ جمعہ میں دو خطبے ہیں جو خود نماز کی طرح واجب ہیں اور ضروری ہے کہ امامِ جمعہ، ان خطبوں کو پڑھے۔ ان دو خطبوں کے بغیر جو نماز سے پہلے پڑھے جائیں گے نمازِ جمعہ واقع نہیں ہوتی۔

☆ نمازِ جمعہ ضروری ہے کہ جماعت کے ساتھ پڑھی جائے اور تنہا نہیں پڑھی جا سکتی۔

☆ وہ تمام شرائط جو امام جماعت کیلئے ضروری ہے وہ سب امام جمعہ کیلئے بھی ضروری ہیں مثلاً بلوغ، عقل، ایمان، حلال زادہ ہونا اور عدالت۔

☆ نمازِ جمعہ کیلئے کم از کم پانچ شخص جن میں سے ایک امام ہو حاضر ہونا ضروری ہے، پس نمازِ جمعہ پانچ شخص سے کم ہونے پر واجب نہیں اور صحیح نہیں ایسی صورت میں ظہر پڑھیں گے۔ لیکن اگر ۷ شخص یا ۷ سے زیادہ ہوں تو اس نماز کا ثواب بیشتر ہے۔

نماز آیات

نماز آیات تین چیزوں کی وجہ سے واجب ہوتی ہے:

۱۔ سورج گرہن ۲۔ چاند گرہن ۳۔ زلزلہ

نماز آیات کا طریقہ

نماز آیات کی دو رکعتیں ہیں اور ہر رکعت میں پانچ رکوع ہیں۔ اس کے پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ نیت کرنے کے بعد انسان تکبیر کہے اور ایک دفعہ الحمد اور ایک پورا سورہ پڑھے اور رکوع میں جائے اور پھر رکوع سے سر اٹھائے پھر دوبارہ ایک دفعہ الحمد اور ایک سورہ پڑھے اور پھر رکوع میں جائے۔ اس عمل کو پانچ دفعہ انجام دے اور پانچویں رکوع سے

قَالَ رَسُولُ اللهِ ص مَنْ تَرَكَ مَعْصِيَةً لِلّٰهِ مَخَافَةَ اللهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى أَرْضَاهُ اللهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس نے خوف خدا سے گناہ ترک کیا تو اللہ تعالی اسے قیامت کے روز راضی وخوشنود کرے گا۔
(الکافی (ط-اسلامیہ) ج ۲، ص ۸۱)

قیام کی حالت میں آنے کے بعد دو سجدے بجالائے اور پھر اٹھ کھڑا ہو اور پہلی رکعت کی طرح دوسری رکعت بجالائے اور تشہد اور سلام پڑھ کر نماز تمام کرے۔
نماز آیات میں یہ بھی ممکن ہے کہ انسان نیت کرنے اور تکبیر اور الحمد پڑھنے کے بعد ایک سورے کی آیتوں کے پانچ حصے کرے اور ایک آیت یا اس سے کچھ زیادہ پڑھے بلکہ ایک آیت سے کم بھی پڑھ سکتا ہے لیکن (احتیاط کی بنا پر) ضروری ہے کہ مکمل جملہ ہو اور سورہ کے شروع سے ابتداء کرے اور ''بسم اللہ'' کہنے پر اکتفا نہ کرے اور اس کے بعد رکوع میں جائے اور پھر کھڑا ہو جائے اور الحمد پڑھے بغیر اسی سورہ کا دوسرا حصہ پڑھے اور رکوع میں جائے اور اسی طرح اس عمل کو دہراتا رہے حتیٰ کہ پانچویں رکوع سے پہلے سورے کو ختم کر دے مثلاً سورۂ فلق میں پہلے بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ. قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ پڑھے اور رکوع میں جائے۔ اس کے بعد کھڑا ہو اور پڑھے: مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ اور دوبارہ رکوع میں جائے اور رکوع کے بعد کھڑا ہو اور پڑھے: وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ پھر رکوع میں جائے اور پھر کھڑا ہو اور پڑھے: وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِي الْعُقَدِ اور رکوع میں چلا جائے اور پھر کھڑا ہو جائے اور پڑھے: وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ اور اس کے بعد پانچویں رکوع میں جائے اور (رکوع سے) کھڑا ہونے کے بعد دو سجدے کرے اور دوسری رکعت بھی پہلی رکعت کی طرح بجالائے اور اس کے دوسرے سجدے کے بعد تشہد اور سلام پڑھے اور یہ بھی جائز ہے کہ سورے کو پانچ سے کم حصوں میں تقسیم کرے لیکن جس وقت بھی سورہ ختم کرے لازم ہے کہ بعد والے رکوع سے پہلے الحمد پڑھے۔ اگر کوئی شخص نماز آیات کی ایک رکعت میں پانچ دفعہ الحمد اور سورہ پڑھے اور دوسری رکعت میں ایک دفعہ الحمد پڑھے اور سورہ کو پانچ حصوں میں تقسیم کر دے تو کوئی حرج نہیں ہے۔ جو چیزیں یومیہ نماز میں واجب اور مستحب ہیں وہ نماز آیات میں

قَالَ السَّجَّادُ ع عَلَامَاتُ الْمُؤْمِنِ خَمْسٌ: اَلْوَرَعُ فِي الْخَلْوَةِ وَ الصَّدَقَةُ فِي الْقِلَّةِ وَ الصَّبْرُ عِنْدَ الْمُصِيبَةِ وَ الْحِلْمُ عِنْدَ الْغَضَبِ وَ الصِّدْقُ عِنْدَ الْخَوْفِ۔ (امام سجاد علیہ السلام نے فرمایا: مومن کی پانچ علامات ہیں: تنہائی میں پرہیزگاری تنگدستی میں صدقہ، مصیبت کے وقت صبر، غصہ کے وقت حلم و بردباری، خوف کے وقت سچائی۔ (الخصال: ج۱: ص۲۶۹)

بھی واجب اور مستحب ہیں البتہ اگر نماز آیات جماعت کے ساتھ ہو رہی ہو تو اذان اور اقامت کے بجائے تین دفعہ بطور رجاء ''الصلوٰۃ'' کہا جائے لیکن اگر یہ نماز جماعت کے ساتھ نہ پڑھی جارہی ہو تو کچھ کہنے کی ضرورت نہیں لیکن سورج اور چاند گرہن کے علاوہ بقیہ نماز آیات کا جماعت سے پڑھنا شرعی طور پر ثابت نہیں ہے۔ نماز آیات پڑھنے والے کے لئے مستحب ہے کہ رکوع سے پہلے اور اس کے بعد تکبیر کہے اور پانچویں اور دسویں رکوع کے بعد تکبیر مستحب نہیں ہے بلکہ مستحب ہے کہ ''سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ'' کہے۔ دوسرے، چوتھے، چھٹے، آٹھویں اور دسویں رکوع سے پہلے قنوت پڑھنا مستحب ہے اور اگر قنوت صرف دسویں رکوع سے پہلے پڑھ لیا جائے تب بھی کافی ہے۔

نماز آیات ادا کرنے کا آسان طریقہ

☆ اس نماز میں دو رکعتیں اور ہر رکعت میں پانچ رکوع ہیں۔

۱۔ نماز کی نیت اور تکبیر کہے۔

۲۔ پہلی اور دوسری رکعت کو مندرجہ ذیل طریقے سے پڑھے:

پہلا قیام	سورہ الحمد کے بعد، بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اِنَّاۤ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ ۱		پہلا رکوع
دوسرا قیام	وَمَاۤ اَدْرٰىكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ ۲		دوسرا رکوع
تیسرا قیام	لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ ۳		تیسرا رکوع
چوتھا قیام	تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ فِيْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ مِّنْ كُلِّ اَمْرٍ ۴		چوتھا رکوع
پانچواں قیام	سَلٰمٌ هِيَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ ۵	قنوت	پانچواں رکوع

۳۔ پانچواں رکوع مکمل کرکے دونوں رکعت کو بطریقہ معمول مکمل کرے۔ آخر میں تشہد و سلام کہے۔

قَالَ الرَّسول ص أَذَلُّ النَّاسِ مَنْ أَهَانَ النَّاسَ.
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: لوگوں میں بدترین وہ ہے جو لوگوں کی توہین کرے۔
(من لا یحضرہ الفقیہ: ج ۴: ص ۳۹۶)

نماز میت کا مختصر طریقہ

میت کی نماز میں پانچ تکبیریں ہیں۔ نیت کرنے اور پہلی تکبیر پڑھنے کے بعد کہے۔ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللهِ اور دوسری تکبیر کے بعد کہے: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ اور تیسری تکبیر کے بعد کہے: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ۔ اور چوتھی تکبیر کے بعد اگر میت مرد ہو تو کہے: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِهٰذَا الْمَيِّتِ۔ اور اگر میت عورت ہو تو کہے: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِهٰذِهِ الْمَيِّتِ اور اس کے بعد پانچویں تکبیر پڑھے۔

نماز میت کا تفصیلی طریقہ

کھڑے ہو کر پانچ تکبیریں مندرجہ ذیل طریقے سے پڑھے اگر جنازہ مرد کا ہے تو میّت کی کمر کے مقابل کھڑا ہو اور اگر عورت کی میّت ہے تو اس کے سینہ کے مقابل کھڑا رہے اور نیت کرے کہ اس میت کی نمازِ جنازہ پڑھتا ہوں واجب قربۃً الی اللہ۔

☆ پھر پہلی تکبیر کہے:

اَللهُ اَكْبَر: اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَرْسَلَهٗ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَ نَذِيْرًا بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ.

اللہ سب سے بڑا ہے، میں گواہی دیتا ہوں کہ خدا کے سوا اور کوئی معبود نہیں، جو واحد ہے کوئی اس کا شریک نہیں ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں، ان کو حق کے ساتھ بھیجا ہے، خوشخبری دینے اور ڈرانے کیلئے قیامت سے۔

☆ پھر دوسری تکبیر کہے:

اَللهُ اَكْبَر: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَ سَلِّمْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَ ارْحَمْ مُحَمَّدًا وَ اٰلَ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ وَ سَلَّمْتَ وَ بَارَكْتَ وَ تَرَحَّمْتَ عَلٰى

عَنْ صَاحِبِ الزَّمَانِ ع قَالَ: لَا يَحِلُّ لِأَحَدٍ أَنْ يَتَصَرَّفَ فِي مَالِ غَيْرِهِ بِغَيْرِ إِذْنِهِ فَكَيْفَ يَحِلُّ ذٰلِكَ فِي مَالِنَا.
امام زمانہ عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف نے فرمایا: کسی ایک کے لئے جائز نہیں کہ وہ دوسرے کے مال میں اس کی اجازت کے بغیر تصرف کرے تو ایسا کرنا ہمارے مال میں کیسے جائز ہوسکتا ہے؟۔(وسائل الشیعہ: ج ٢٤، ص ٢٣٤)

إِبْرَاهِيمَ وَ آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ وَ صَلِّ عَلَىٰ جَمِيعِ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصِّدِّيقِينَ وَعِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِينَ

اللہ سب سے بڑا ہے۔ اے خدا! رحمت بھیج محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آلِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور سلامتی بھیج محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آلِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور برکت دے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آلِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اور رحم فرما محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آلِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جیسا کہ تو نے رحمت بھیجی اور سلامتی بھیجی اور برکت دی اور رحم کیا ابراہیم علیہ السلام اور آلِ ابراہیم علیہ السلام پر اس لئے کہ تو قابلِ حمد اور بزرگوار ہے۔ اور رحمت نازل فرما تمام انبیاء، رسولوں، شہدا، صدیقین اور اللہ کے نیک بندوں پر۔

☆ **پھر تیسری تکبیر کہے:**

اَللّٰهُ اَكْبَرُ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ الْأَحْيَاءِ مِنْهُمْ وَالْأَمْوَاتِ تَابِعْ بَيْنَنَا وَ بَيْنَهُمْ بِالْخَيْرَاتِ إِنَّكَ مُجِيبُ الدَّعَوَاتِ إِنَّكَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ وَبِالْإِجَابَةِ حَقٌّ جَدِيرٌ.

اللہ سب سے بڑا ہے۔ اے خدا! مغفرت فرما تمام مومن مردوں اور مومن عورتوں کی اور مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کی جو زندہ ہیں ان میں سے اور جو مر چکے ہیں۔ اے خدا! ہم میں اور ان میں نیکیوں کے ساتھ متابعت ظاہر کر اس لئے کہ تو تمام دعاؤں کا قبول کرنے والا ہے اور بیشک تو سب چیزوں پر قادر ہے اور بیشک تو ہی قبول کرنے والا ہے۔

☆ **پھر چوتھی تکبیر کہے:**

(**اگر میت مرد ہے:**) اَللّٰهُ اَكْبَرُ: اَللّٰهُمَّ إِنَّ هٰذَا عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ وَابْنُ أَمَتِكَ نَزَلَ بِكَ وَأَنْتَ خَيْرُ مَنْزُولٍ بِهِ اَللّٰهُمَّ إِنَّا لَا نَعْلَمُ مِنْهُ إِلَّا خَيْرًا وَأَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنَّا اَللّٰهُمَّ إِنْ كَانَ مُحْسِنًا فَزِدْ فِي إِحْسَانِهِ وَإِنْ كَانَ مُسِيئًا وَ مُذْنِبًا فَتَجَاوَزْ عَنْ سَيِّئَاتِهِ وَاحْشُرْهُ مَعَ النَّبِيِّ وَالْأَئِمَّةِ الطَّيِّبِينَ الطَّاهِرِينَ.

قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ ص اَلْمُؤْمِنُ اِذَا تَابَ وَ نَدِمَ فَتَحَ اللّٰہُ عَلَیْہِ فِی الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَۃِ اَلْفَ بَابٍ مِنَ الرَّحْمَۃِ.
حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب بھی مومن اپنے گناہ سے پشیمان ہو اور توبہ کرے تو اللہ تعالیٰ اس پر دنیا و آخرت میں ہزار دروازے اپنی رحمت کے اس کے لئے کھول دیتا ہے۔ (جامع الاخبار (الشعیری)، ص ۸۷)

(اگر میت عورت ہے:) اللہ اکبر: اَللّٰھُمَّ اِنَّ ھٰذِہٖ اَمَتُكَ وَابْنَۃُ عَبْدِكَ وَابْنَۃُ اَمَتِكَ نَزَلَتْ بِكَ وَ اَنْتَ خَیْرُ مَنْزُوْلٍ بِہٖ اَللّٰھُمَّ اِنَّا لَا نَعْلَمُ مِنْھَا اِلَّا خَیْرًا وَ اَنْتَ اَعْلَمُ بِھَا مِنَّا اَللّٰھُمَّ اِنْ كَانَتْ مُحْسِنَۃً فَزِدْ فِیْ اِحْسَانِھَا وَ اِنْ كَانَتْ مُسِیْئَۃً وَ مُذْنِبَۃً فَتَجَاوَزْ عَنْ سَیِّئَاتِھَا وَ احْشُرْھَا مَعَ النَّبِیِّ وَ الْاَئِمَّۃِ الطَّیِّبِیْنَ الطَّاھِرِیْنَ.

اللہ سب سے بڑا ہے۔ اے خدا! یہ تیرا بندہ/ تیری بندی ہے اور تیرے بندے کا بیٹا/ بیٹی ہے اور تیری کنیز کا بیٹا/ بیٹی ہے، اس نے تیرے پاس ٹھکانا کیا ہے اور تو ان سب سے بہتر ہے جن کے پاس ٹھکانا کیا جاتا ہے۔ اے اللہ! بیشک ہم اس سے نیکی کے سوا اور کچھ نہیں جانتے اور تو ہم سے بڑھ کے اس کے حالات سے باخبر ہے۔ اے خدا! اگر وہ نیکی کرنے والا تھا تو اس کی نیکی میں اضافہ فرما اور اگر گنہگار اور خطاکار تھا تو اس کے گناہوں سے درگذر فرما اور اس کو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آئمہ طیبین و طاہرین علیہم السلام کے ساتھ محشور فرما۔

☆ اسکے بعد پانچویں تکبیر کہہ کر نماز کو ختم کرے: اَللّٰہُ اَکْبَر

مستحب نمازیں

مستحب نمازیں بے شمار ہیں جن میں سب سے زیادہ نوافل یومیہ کی تاکید آئی ہے جنہیں رواتب کہتے ہیں۔ لہٰذا پانچ واجب نمازوں کے ساتھ نوافل بھی ادا کرنے چاہیئے۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ فرض نمازوں کے ادا کرتے وقت کوئی نہ کوئی کوتاہی ہو جاتی ہے مثلاً خشوع وخضوع یا رجوع قلب میں کمی آ جانا۔ ایسے نقائص کی تلافی نوافل سے ہو جاتی ہے۔
نافلہ سنّتی نمازوں کی دو قسمیں ہیں: (۱) مرتبہ (۲) غیر مرتبہ۔ مرتبہ سے مراد روزانہ کے نوافل (نوافل یومیہ) ہیں اور غیر مرتبہ سے مراد ان کے علاوہ مستحب نمازیں ہیں۔ غیر مرتبہ نوافل کی بھی دو قسمیں ہیں: ایک ''ذات السبب'' جس سے وہ نمازیں مراد ہیں جو کسی

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ص کلّ بنی آدم خطاء و خیر الخطائین التوابین۔
حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تمام بنی آدم خطا کار ہیں اور ان خطا کاروں میں سے بہترین وہ ہیں جو توبہ کر لیتے ہیں۔
(نہج الفصاحہ (مجموعہ کلمات قصار حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم): ص ۶۰۹)

زمانے، یا کسی جگہ، یا کسی حالت کی خصوصیت کے لحاظ سے مستحب ہیں جیسے خاص دنوں، خاص راتوں یا خاص جگہوں کی نمازیں۔ دوسری قسم "**غیر ذات السبب**" جس سے مراد وہ نمازیں ہیں جو بلا قید زمان و مکان مستحب ہیں مثلاً جس وقت انسان چاہے دو رکعت نماز بہ نیت استحباب پڑھ لے۔ سنّتی نمازیں سوائے بعض نمازوں کے، نماز صبح کی طرح دو دو رکعت کر کے پڑھی جاتی ہیں۔ مزید یہ کہ مستحب نماز راستہ چلتے ہوئے اور سواری کی حالت میں بھی پڑھی جا سکتی ہے اور ان میں قبلہ رُخ ہونا بھی ضروری نہیں ہے چاہے اختیاری صورت میں ہی کیوں نہ ہو۔ (جواہر الکلام فی شرح شرائع الاسلام، ج ۷، ص ۴۲۰)

نوافلِ یومیہ

نافلۂ صبح: فجر کی نماز سے پہلے دو رکعت

نافلۂ ظہر: ظہر کی نماز سے پہلے آٹھ رکعت (دو دو رکعت کر کے پڑھی جائے گی)

نافلۂ عصر: ظہر کی نماز کے بعد آٹھ رکعت (دو دو رکعت کر کے پڑھی جائے گی)

نافلۂ مغرب: مغرب کی نماز کے بعد چار رکعت (دو دو رکعت کر کے پڑھی جائے گی)

نافلۂ عشاء: عشاء کی نماز کے بعد ایک رکعت (بیٹھ کر دو رکعت ایک رکعت شمار ہوتی ہے)

قَالَ عَلِیٌّ عَلَیْہِ السَّلَامُ: إِنَّ اللّٰہَ سُبْحَانَہُ لَمْ یَخْلُقْکُمْ عَبَثاً وَلَمْ یَتْرُکْکُمْ سُدًی وَمَا بَیْنَ أَحَدِکُمْ وَبَیْنَ الْجَنَّةِ أَوِ النَّارِ إِلَّا الْمَوْتُ أَنْ یَنْزِلَ بِہِ
اللہ نے تمہیں بیکار پیدا نہیں کیا اور نہ اس نے تمہیں بے قید و بند چھوڑ دیا ہے۔
صرف موت آنے کی دیر ہے اُسکے آتے ہی تمہارے لئے (ہمیشہ ہمیشہ کیلئے) جنّت ہے یا دوزخ۔ (نہج البلاغہ، ترجمہ مفتی جعفر حسین، خطبہ ۶۲)

قَالَ عَلِیٌّ عَلَیْہِ السَّلَامُ: أَصْلُ الْإِنْسَانِ لُبُّہُ وَعَقْلُہُ دِیْنُہُ وَمُرُوَّتُہُ حَیْثُ یَجْعَلُ نَفْسَہُ
انسان کی اساس اُس کا دل ہے، اور اس کی عقل اس کا دین ہے اور اس کی مردانگی وہاں ہے جہاں وہ اپنے آپ کو قرار دے۔ (بحار الانوار؛ ج ۱؛ ص ۸۲)

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ص إِنَّ لِلْجَنَّةِ بَاباً يُدْعَى الرَّيَّانَ لَا يَدْخُلُ مِنْهُ إِلَّا الصَّائِمُوْنَ.
حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بے شک جنت کیلئے ایک ایسا دروازہ ہے جس کا نام "ریان" ہے کہ جس سے فقط روزہ دار داخل ہوں گے۔ (نہج الفصاحہ (معانی الاخبار؛ الفص؛ ص ۴۰۹)

نمازِ شب/ نمازِ تہجد

فوائد، آسان طریقہ، مختصر طریقہ

نمازِ شب کے فضائل بے شمار ہیں۔ (۱) خداوند کریم نے سورہ بنی اسرائیل میں حضرت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نمازِ تہجد کا حکم دے کر اس کی جزا میں مقامِ محمود کا وعدہ فرمایا ہے:

وَمِنَ الَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهٖ نَافِلَةً لَّكَ عَسٰٓى أَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

اور رات کے ایک حصہ میں قرآن کے ساتھ بیدار رہیں یہ آپ کے لئے اضافہ خیر ہے عنقریب آپ کا پروردگار اسی طرح آپ کو مقام محمود تک پہنچا دے گا۔

(سورۂ بنی اسرائیل، اسراء، آیت ۷۹)

نیز سورہ الذاریات، مزّمل، سجدہ، ق اور طور میں بھی اللہ تعالیٰ نے اسی نماز کا تذکرہ فرمایا:

كَانُوْا قَلِيْلًا مِّنَ الَّيْلِ مَا يَهْجَعُوْنَ وَبِالْأَسْحَارِ هُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ

یہ رات کے وقت بہت کم سوتے تھے اور سحر کے وقت استغفار کیا کرتے تھے۔

(سورۂ الذاریات، آیت ۱۷-۱۸)

قُمِ الَّيْلَ إِلَّا قَلِيْلًا نِّصْفَهٗٓ أَوِ انْقُصْ مِنْهُ قَلِيْلًا أَوْ زِدْ عَلَيْهِ

رات کو اٹھو مگر ذرا کم، آدھی رات یا اس سے بھی کچھ کم کر دو یا کچھ زیادہ کر دو۔

(سورۂ مزّمل، آیت ۲-۴)

تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّطَمَعًا وَّمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ

ان کے پہلو بستر سے الگ رہتے ہیں اور وہ اپنے پروردگار کو خوف اور طمع کی بنیاد پر

۱۔ اس عنوان میں (مرحوم) شیر علی بھوجانی کے شائع کردہ اور (مرحوم) حسین بھائی دامانی کے مرتبہ کتابچہ سے مدد لی گئی ہے۔ اللہ ان مرحومین کے درجات کو بلند فرمائے۔ آمین

قَالَ الْحَسَنُ ع إِذَا أَضَرَّتِ النَّوَافِلُ بِالْفَرِيضَةِ فَارْفُضُوهَا.
حضرت امام حسن علیہ السلام نے فرمایا: جب بھی مستحبات واجب (عمل) کے لئے ضرر کا سبب بنیں تو ان مستحبات کو چھوڑ دو۔
(تحف العقول: النص، ص ۲۳۶)

پکارتے رہتے ہیں اور ہمارے دیئے ہوئے رزق سے ہماری راہ میں انفاق کرتے ہیں۔
(سورۂ سجدہ، آیت ۱۶)

وَمِنَ الَّيْلِ فَسَبِّحْهُ وَأَدْبَارَ السُّجُودِ
اور رات کے ایک حصہ میں بھی اس کی تسبیح کریں اور سجدوں کے بعد بھی اس کی تسبیح کریں
(سورۂ ق، آیت ۴۰)

وَمِنَ الَّيْلِ فَسَبِّحْهُ وَإِدْبَارَ النُّجُومِ
اور رات کے ایک حصّہ میں اور ستاروں کے غروب ہونے کے بعد بھی
تسبیح پروردگار کرتے رہیں۔ (سورۂ الطور، آیت ۴۹)

حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی علیہ السلام سے چند ایک خصلتوں کی وصیت کرتے ہوئے تین بار فرمایا: عَلَيْكَ بِصَلٰوةِ اللَّيْلِ۔ یعنی تم نمازِ شب ضرور ادا کرو، تم نمازِ شب ضرور ادا کرو، تم نمازِ شب ضرور ادا کرو۔(۱) امام حسین علیہ السلام نے روزِ عاشورہ، کربلا میں آخری رخصت کے موقع پر ثانئ زہرا سلام اللہ علیہا سے فرمایا: يَا أُخْتَاهُ لَا تُنْسِينِي فِي نَافِلَةِ اللَّيْلِ یعنی اے بہن تم مجھے نمازِ شب میں نہ بھولنا۔۲ حضرت امام زین العابدین علیہ السلام فرماتے ہیں واقعہ کربلا میں میری پھوپھی زینب سلام اللہ علیہا پر اتنے مصائب و آلام ڈھائے گئے جن کا بیان کرنا ممکن نہیں لیکن آپ سلام اللہ علیہا نے نمازِ شب کو کبھی ترک نہیں فرمایا(۳)۔ حضرت صاحب الزمان عجل اللہ فرجہ نے اندھیری رات میں ایک مسافر کی رہنمائی فرماتے ہوئے تین باتوں کا حکم دیا تھا جن

۱۔وسائل الشیعۃ، ج ۸، ص ۰، باب استحباب المداومۃ علی صلاۃ اللیل
۲۔عوالم العلوم و المعارف والأحوال من الآیات و الأخبار و الأقوال، ج ۱۱، ص ۹۵۴
۳۔عوالم العلوم و المعارف والأحوال من الآیات و الأخبار و الأقوال، ج ۱۱، ص ۹۵۴

وَقَالَ ع أَوْضَعُ الْعِلْمِ مَا وُقِفَ عَلَى اللِّسَانِ وَأَرْفَعُهُ مَا ظَهَرَ فِي الْجَوَارِحِ وَالْأَرْكَانِ.
حضرت امام علی علیہ السلام نے فرمایا: سب سے حقیر علم وہ ہے جو صرف زبان پر رہ جائے اور سب سے قیمتی علم وہ ہے جس کا اظہار اعضاء و جوارح سے ہو جائے۔ (نہج البلاغہ (صبحی صالح)؛ ص ۴۸۳)

میں نمازِ شب کے علاوہ زیارتِ جامعہ اور زیارت عاشورہ کا حکم دیا۔ (۱)

حجاج اور زائرین سے گزارش

اللہ نے اپنے فضل سے اور معصومین علیہم السلام کے صدقہ میں اس عظیم نعمت سے آپ کو نوازا ہے کہ آپ کی مقدس مقامات تک رسائی ہوئی ہے۔ ان مقامات پر آپ نمازِ شب ضرور پڑھا کریں، بہت ممکن ہے کہ یہ آپ کی عادت بن جائے اور آپ اپنی بعد کی زندگی میں بھی نمازِ شب کے ذریعہ دنیا و آخرت کی نعمتیں حاصل کر سکیں۔ اللہ آپ حضرات کو توفیق عطا فرمائے۔ آمین

فوائد نمازِ شب

نمازِ شب گناہوں کی نابودی کا باعث ہے، قیامت میں نور کا سبب ہے، آخرت میں مومن کیلئے فخر کا موجب ہے، نمازِ شب پڑھنے والے قیامت کے دن رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اُمّت کے باشرف ترین افراد ہوں گے، نماز شب پڑھنے والے پر خدا عذاب نہیں کرے گا، نماز شب مومن کیلئے قبر میں دوست بن کر ظاہر ہوگی، نماز شب آخرت کی زینت ہے۔ مولا علی علیہ السلام نے فرمایا ہے: جو شخص نماز تہجد پڑھے خدائے بزرگ و برتر اسے وہ اشیاء عطا فرمائے گا جو کسی آنکھ نے نہ دیکھی ہو نہ کسی کان نے سُنی ہو۔ (۲) امام زین العابدین علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ کیا وجہ ہے کہ جو لوگ نمازِ تہجد پڑھتے ہیں اُن کا چہرہ دوسرے تمام لوگوں کی نسبت نیکوتر ہوتا ہے۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا یہ لوگ اللہ تعالیٰ سے اکیلے میں راز و نیاز کرتے ہیں اور اللہ انہیں اپنے نور سے منور کرتا ہے۔ (۳)

۱۔ مفاتیح الجنان، زیارت جامعہ کے ذیل میں، سید رشتی کا واقعہ

۲۔ من لا یحضرہ الفقیہ ج۱، ص ۴۷۵، روضۃ المتقین فی شرح من لا یحضرہ الفقیہ، ج۲، ص ۶۸۷

۳۔ عیون أخبار الرضا علیہ السلام، ج۱، ص ۲۸۲

وَقَالَ ع اَلْحَذَرَ اَلْحَذَرَ فَوَاللّٰهِ لَقَدْ سَتَرَ حَتّٰی كَاَنَّهٗ قَدْ غَفَرَ.
حضرت امام علی علیہ السلام نے فرمایا: ہوشیار رہو! ہوشیار! کہ پروردگار نے گناہوں کی اس قدر پردہ پوشی کی ہے کہ انسان کو یہ دھوکہ ہوتا ہے کہ شاید اس نے معاف کر دیا ہے۔ (نہج البلاغہ (صبحی صالح)، ص ۴۷۲)

نمازِ شب کے دیگر فوائد

مولانا محمد مصطفی جوہر صاحب اعلیٰ اللہ مقامہ سے توثیق شدہ یہ فوائد سید رعایت حسین نقوی کے شائع کردہ پمفلیٹ سے درج کیے گئے ہیں:

۱۔ مال اور زر بے شان وگمان بہت ہاتھ آتا ہے۔
۲۔ ذہن بہت تیز اور حافظہ بہت اچھا ہو جاتا ہے۔
۳۔ طالب علموں کے لئے یہ عبادت اکسیر کا حکم رکھتی ہے۔
۴۔ تجارت کاروبار اور ملازمت میں ترقی ہوتی ہے۔
۵۔ دشوار سے دشوار کام سہل ہو جاتا ہے۔
۶۔ مال اور اولاد کی زینت ہے۔
۷۔ صحت و روزی کی قدرتی ضمانت نصیب ہوتی ہے۔
۸۔ عمر لمبی ہوتی ہے اور زندگی کی غرض پوری ہوتی ہے۔
۹۔ آفات سے نجات ملتی ہے اور دشمن کے شر سے محفوظ رہتا ہے۔
۱۰۔ دشمن مغلوب اور دفع ہوتا ہے۔
۱۱۔ ذہن زندگی کے مسائل کی گہرائیوں تک تیزی سے کھنچنے لگتا ہے۔
۱۲۔ طبیعت میں سکون پیدا ہو جاتا ہے۔
۱۳۔ ڈر اور خوف کا نام ونشان نہیں رہتا ہے۔
۱۴۔ ہر دل عزیز اور پُرکشش شخصیت کا مالک بن جاتا ہے۔
۱۵۔ ہر چیز میں خیر و برکت ہوتی ہے۔
۱۶۔ ترقی کی راہیں کھلتی رہتی ہیں۔
۱۷۔ جب انسان ہر طرف سے مایوس ہو جائے تو نمازِ وتر میں قنوت کے بعد اپنی مادری زبان میں حاجات طلب کرے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ ضرور پوری ہوگی۔

وَقَالَ ع لَمْ يَذْهَبْ مِنْ مَالِكَ مَا وَعَظَكَ.
حضرت امام علی علیہ السلام نے فرمایا: جو مال نصیحت کا سامان فراہم کردے وہ برباد نہیں ہوتا۔
(نہج البلاغہ (صبحی صالح)، ص ۵۰۴)

۱۸۔ مرنے کے بعد والدین اپنی اولاد سے خصوصاً اس تکریم والی نماز میں دُعا کے متمنی رہتے ہیں، یہ مرحومین کے لئے بہترین تحفہ ہے۔
۱۹۔ نمازِ شب کا پڑھنا قلب کی پاکیزگی کے علاوہ چہرہ کو پُر نور اور روح کو معطر کرتا ہے۔
۲۰۔ پڑھنے والا ہی اس کی کیفیت کو سمجھتا، محسوس کرتا اور حاصل بھی کرتا ہے۔ (۱)

وقتِ نمازِ شب

نمازِ شب کا وقت نصف شب کے بعد شروع ہو کر طلوعِ صبح صادق تک رہتا ہے۔ اور یہ نماز جس قدر صبح صادق کے قریب پڑھی جائے افضل ہے۔ مؤمنین اس بات کی طرف متوجہ رہیں کہ نمازِ شب کا طولانی پڑھنا یا دیگر نافلہ نمازیں اور طولانی دُعائیں انسان کے روزمرّہ واجبات اور ذمّہ داریوں میں مانع نہ ہو۔ اگر ان مستحبات کے انجام دینے کی وجہ سے واجبات اور ذمہ داریوں کی ادائیگی متأثر ہوتی ہے، یا گھر کے افراد یا کسی بھی متعلق فرد کو تکلیف اور اذیت ہوتی ہے تو یہ صحیح نہیں ہے کیونکہ حقوق العباد کی بہت زیادہ اہمیت ہے۔

نمازِ شب پڑھنے کا آسان اور مختصر طریقہ

نمازِ شب میں کل گیارہ (۱۱) رکعتیں ہیں۔ پہلے دو دو رکعت کر کے آٹھ (۸) رکعت نمازِ شب کی نیت سے نماز صبح کی طرح پڑھے۔ اس کے بعد دو رکعت نمازِ شفع کی نیت سے نمازِ صبح کی طرح پڑھے البتہ اس میں قنوت نہیں ہے۔ اس کے بعد ایک رکعت نماز وتر کی نیت سے پڑھے جسکے قنوت میں استغفار کرے اور مومنین کی مغفرت کیلئے دُعا کرے۔ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَ الْمُؤْمِنَاتِ. اے اللہ مومنین و مومنات کی مغفرت فرما۔

۱۔ یہ سب فضائل، ثواب الاعمال وعقاب الاعمال، من لایحضرہ الفقیہ، روضۃ المتقین فی شرح من لایحضرہ الفقیہ وغیرہ سے لئے گئے ہیں۔

وَقَالَ ع رُبَّ قَوْلٍ أَنْفَذُ مِنْ صَوْلٍ

حضرت امام علی علیہ السلام نے فرمایا: بہت سے الفاظ تلوار کے حملوں (زخم) سے زیادہ اثر رکھنے والے ہوتے ہیں۔

(نہج البلاغہ (صبحی صالح) : ص ۵۴۵)

نمازِ شب پڑھنے کا تفصیلی اور طولانی طریقہ

نمازِ شب میں کل گیارہ (۱۱) رکعتیں ہیں۔ پہلے دو دو رکعت کر کے آٹھ (۸) رکعت نمازِ شب کی نیت سے نمازِ صبح کی طرح پڑھیں۔ اس کے بعد دو رکعت نمازِ شفع کی نیت سے نمازِ صبح کی طرح پڑھیں البتہ اس میں قنوت نہیں ہے۔ اس کے بعد یہ دُعا پڑھے:

نمازِ شفع کے بعد پڑھنے کی دُعا

إِلٰهِي تَعَرَّضَ لَكَ فِي هٰذَا اللَّيْلِ الْمُتَعَرِّضُونَ، وَقَصَدَكَ الْقَاصِدُونَ

میرے معبود! طلب کرنے والوں نے آج رات خود کو تیرے ہی سامنے پیش کیا ہے ارادہ کرنے والوں نے تیری ہی بارگاہ کا ارادہ کیا ہے

وَأَمَّلَ فَضْلَكَ وَمَعْرُوفَكَ الطَّالِبُونَ، وَلَكَ فِي هٰذَا اللَّيْلِ نَفَحَاتٌ

اور حاجتمندوں نے تیرے ہی فضل و احسان سے امید باندھی ہوئی ہے آج کی رات تیری مہربانیاں،

وَجَوَائِزُ وَعَطَايَا وَمَوَاهِبُ تَمُنُّ بِهَا عَلَىٰ مَنْ تَشَاءُ مِنْ عِبَادِكَ، وَتَمْنَعُهَا مَنْ لَمْ تَسْبِقْ لَهُ الْعِنَايَةُ مِنْكَ

تیری بخشش، تیری عطائیں اور تیرے ہی انعامات ہیں کہ تو اپنے بندوں میں سے جس پر چاہے ان پر احسان فرمائے اور جس پر تیری توجہ اور عنایت نہ ہوئی ہو اس سے روک لے

وَهَا أَنَا ذَا عُبَيْدُكَ الْفَقِيرُ إِلَيْكَ الْمُؤَمِّلُ فَضْلَكَ وَمَعْرُوفَكَ

اور یہ میں ہوں تیرا حقیر بندہ کہ تیرا محتاج ہوں اور تیرے فضل و احسان کا امید وار ہوں

فَإِنْ كُنْتَ يَا مَوْلَايَ تَفَضَّلْتَ فِي هٰذِهِ اللَّيْلَةِ عَلَىٰ أَحَدٍ مِنْ خَلْقِكَ وَعُدْتَ عَلَيْهِ

پس اے میرے مولا! اگر آج کی رات میں تو اپنی مخلوق میں کسی پر فضل و کرم کرے اور اس کو انعام عطا فرمائے اور وہ انعام عطا فرمائے

وَقَالَ ع اَلْعِبَادَةُ الْخَالِصَةُ أَنْ لَا يَرْجُو الرَّجُلُ إِلَّا رَبَّهُ وَلَا يَخَافَ إِلَّا ذَنْبَهُ.
حضرت امام علی علیہ السلام نے فرمایا: خالص عبادت یہ ہے کہ انسان خدا کے علاوہ کسی سے امید نہ رکھے اور اپنے گناہ کے علاوہ کسی سے نہ ڈرے۔ (عیون الحکم والمواعظ (لیثی)؛ ص ۶۵)

بِعَائِدَةٍ مِنْ عَطْفِكَ فَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ الطَّيِّبِينَ الطَّاهِرِينَ الْخَيِّرِينَ

جو تیری مہربانی کے ساتھ ہو تو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر رحمت نازل فرما جو پاکیزہ ہیں، نیکوکار ہیں

الْفَاضِلِينَ وَجُدْ عَلَيَّ بِطَوْلِكَ وَمَعْرُوفِكَ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ وَصَلَّى اللهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ خَاتَمِ

اور بافضیلت ہیں اور اپنے فضل اور احسان سے مجھ پر بخشش کر، اے جہانوں کے پالنے والے اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اللہ کی رحمت ہو جو آخری ہیں

النَّبِيِّينَ وَآلِهِ الطَّاهِرِينَ وَسَلَّمَ تَسْلِيماً إِنَّ اللهَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَدْعُوكَ كَمَا أَمَرْتَ

نبیوں میں اور ان کی آل صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جو پاکیزہ ہیں اور سلام ہو بہت سلام، بے شک اللہ تعریف وشان والا ہے اے اللہ! میں تجھ سے دُعا کرتا ہوں جیسے تو نے حکم دیا

فَاسْتَجِبْ لِي كَمَا وَعَدْتَ إِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيعَادَ

تو اپنے وعدے کے مطابق اسے قبول فرما، بیشک تو اپنے وعدے کے خلاف نہیں کرتا۔(۱)

☆ **نمازِ وتر:** اس کے بعد نمازِ وتر مندرجہ ذیل طریقے سے پڑھے:

۱۔ سورہ الحمد کے بعد ۳ مرتبہ سورۂ اخلاص اور ایک یا تین مرتبہ سورۂ فلق اور سورہ ناس پڑھے

۲۔ پھر دونوں ہاتھ اُٹھا کر نمازِ وتر کا قنوت پڑھے جو مندرجہ ذیل ہے:

نمازِ وتر کا قنوت

اَللّٰهُمَّ وَعَافِنِي فِيمَنْ عَافَيْتَ اهْدِنِي فِيمَنْ هَدَيْتَ وَتَوَلَّنِي فِيمَنْ تَوَلَّيْتَ وَبَارِكْ لِي

اے معبود! مجھے محفوظ رکھ اس کے ساتھ جسے محفوظ رکھا، ہدایت دے اس کے ساتھ جسے تو نے ہدایت دی، سرپرستی کر اس کے ساتھ جس کی سرپرستی کی، اور برکت دے

۱۔ ترجمہ از مفاتیح الجنان، مترجم: ہیئت علمی موسسہ امام المنتظر (عجل اللہ فرجہ) قم

وَقَالَ ع حَاسِبْ نَفْسَكَ لِنَفْسِكَ فَإِنَّ غَيْرَهَا مِنَ الْأَنْفُسِ لَهَا حَسِيبٌ غَيْرُكَ

حضرت امام علی علیہ السلام نے فرمایا: اپنی (بھلائی) کے لئے خود اپنے آپ کا حساب کرو کیونکہ دوسروں کا حساب کرنے والا کوئی اور ہے۔ (غرر الحکم ودرر الکلم؛ ص ۳۵۲)

فِيمَا أَعْطَيْتَ وَقِنِي شَرَّ مَا قَضَيْتَ فَإِنَّكَ تَقْضِي وَلاَ يُقْضَى عَلَيْكَ سُبْحَانَكَ رَبَّ الْبَيْتِ

اس میں جو تو نے عطا کیا، بچا مجھے اس شر سے جو تو نے مقدر کیا کیونکہ تو حکم کرتا ہے اور تجھ کو حکم نہیں کیا جاتا تو پاک ہے اے رب کعبہ!

أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ وَأُومِنُ بِكَ وَأَتَوَكَّلُ عَلَيْكَ وَلاَ حَوْلَ وَلاَ قُوَّةَ إِلاَّ بِكَ يَا رَحِيمُ

تجھ سے بخشش چاہتا ہوں تیرے آگے توبہ کرتا ہوں تجھ پر عقیدہ رکھتا ہوں تجھ پر بھروسہ کرتا ہوں اور نہیں طاقت وقوت مگر جو تجھ سے ہے اے مہربان۔(۱)

۳۔ پھر ستر ۷۰ مرتبہ کہے اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّيْ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ (میں اپنے ربّ اللہ سے مغفرت چاہتا ہوں اور توبہ کرتا ہوں)

۴۔ ۷ مرتبہ کہے هٰذَا مَقَامُ الْعَائِذِ بِكَ مِنَ النَّارِ (جہنم سے تیری پناہ لینے والا یہ کھڑا ہے)

۵۔ پھر تین سو مرتبہ کہے اَلْعَفْوَ (معافی دے)

۶۔ اس کے بعد کہے۔ رَبِّ اغْفِرْلِيْ وَارْحَمْنِيْ وَ تُبْ عَلَيَّ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ (اے میرے ربّ میری مغفرت فرما اور مجھ پر رحم فرما اور میری توبہ قبول فرما، بے شک تُو توبہ قبول فرمانے والا، بخشش کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے)

۷۔ پھر چالیس مومنین زندہ یا مردہ کے لئے نام لے کر اس طرح بخشش چاہے: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِفُلَانٍ (اے اللہ! فلاں مومن کی مغفرت فرما) (فلانٍ کی جگہ مومن کا نام لے)۔

۸۔ پھر رکوع کرے۔ دو سجدے بجالائے اور تشہد وسلام پڑھ کر نماز تمام کرے۔

۹۔ نماز کے بعد تسبیحِ فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا پڑھے۔

۱۰۔ نماز وِتر کے بعد پڑھنے کی دُعا جو دُعائے حزین کے نام سے مشہور ہے پڑھے:

۱۔ ترجمہ از مفاتیح الجنان، مترجم: ہیئت علمی موسسہ امام المنتظر (عجل اللہ فرجہ)، قم

وَقَالَ ع أَكْبَرُ الْعَيْبِ أَنْ تَعِيبَ غَيْرَكَ بِمَا هُوَ فِيكَ مِثْلُه

حضرت امام علی علیہ السلام نے فرمایا: بدترین برائی یہ ہے کہ انسان کسی کا عیب نکالے (کسی کی برائی بتائے) جبکہ خود اس میں وہی برائی پائی جاتی ہو۔ (عیون الحکم والمواعظ (لیثی): ص ۱۱۶، نہج البلاغہ (صبحی صالح): ص ۵۳۶)

دُعائے حزین

یہ دُعائے حزین ہے اور یہ وہ بابرکت دُعا ہے جو نماز وتر کے بعد پڑھی جاتی ہے:

أُنَاجِيكَ يَا مَوْجُوداً فِي كُلِّ مَكَانٍ لَعَلَّكَ تَسْمَعُ نِدَائِي فَقَدْ عَظُمَ جُرْمِي وَقَلَّ حَيَائِي

اے وہ اللہ جو ہر جگہ موجود ہے میں تجھ سے مناجات کر رہا ہوں۔ شاید کہ تو میری فریاد سن لے کیونکہ میرے جرائم زیادہ ہیں اور حیا گھٹ گئی ہے،

مَوْلَايَ يَا مَوْلَايَ، أَيَّ الْأَهْوَالِ أَتَذَكَّرُ وَأَيَّهَا أَنْسَى

میرے مولا اے میرے مولا! میں کس کس خوف کو یاد کروں اور کس کس کو فراموش کروں،

وَلَوْ لَمْ يَكُنْ إِلَّا الْمَوْتُ لَكَفَى كَيْفَ وَمَا بَعْدَ الْمَوْتِ أَعْظَمُ وَأَدْهَى

اگر موت کے سوا کوئی خوف نہ ہوتا تو یہی کافی تھا اور موت کے بعد کے حالات تو زیادہ پرخطر ہیں۔

يَا مَوْلَايَ يَا مَوْلَايَ يَا الْعُتْبَى مَرَّةً بَعْدَ أُخْرَى ثُمَّ لَا تَجِدُ عِنْدِي صِدْقاً وَلَا وَفَاءً

میرے مولا اے میرے مولا! کب تک اور کہاں تک تجھ سے کہتا رہوں ایک کے بعد دوسری بار عذر لاؤں پھر بھی تو میری طرف سے اس میں سچائی اور پابندی نہیں پاتا

فَيَا غَوْثَاهُ ثُمَّ وَا غَوْثَاهُ بِكَ يَا اللهُ مِنْ هَوًى غَلَبَنِي وَمِنْ عَدُوٍّ قَدِ اسْتَكْلَبَ عَلَيَّ

ہائے فریاد، پھر ہائے فریاد ہے، تجھ سے اے اللہ خواہش نفس سے جو مجھ پر حاوی ہے اور اس دشمن سے فریاد جو مجھ پر جھپٹ پڑا ہے،

وَمِنْ دُنْيَا قَدْ تَزَيَّنَتْ لِي وَمِنْ نَفْسٍ أَمَّارَةٍ بِالسُّوءِ إِلَّا مَا رَحِمَ رَبِّي مَوْلَايَ يَا مَوْلَايَ

اس دنیا پر فریاد جو میرے لیے سنور کر آ گئی اور اس نفس پر جو برائی کا حکم دیتا ہے مگر جس پر میرا رب رحم کرے، میرے مولا! اے میرے مولا!

وَقَالَت ع بِرُّ الْوَالِدَيْنِ وِقَايَةٌ عَنِ السَّخَطِ
حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا نے فرمایا: والدین سے نیکی اور حسن سلوک اللہ کے غضب سے محفوظ رکھتا ہے۔
(من لا یحضرہ الفقیہ: ج ۳: ص ۵۶۸)

إِنْ كُنْتَ رَحِمْتَ مِثْلِي فَارْحَمْنِي وَ إِنْ كُنْتَ قَبِلْتَ مِثْلِي فَاقْبَلْنِي

اگر تو نے کسی مجھ جیسے پر رحم کیا تو مجھ پر بھی رحم کر، اگر کسی مجھ جیسے کا عمل قبول کیا تو میرا بھی عمل قبول کر،

يَا قَابِلَ السَّحَرَةِ اقْبَلْنِي يَا مَنْ لَمْ أَزَلْ أَتَعَرَّفُ مِنْهُ الْحُسْنَىٰ

اے ساحران مصر کو قبول کرنے والے مجھے بھی قبول کر، اے وہ جس سے میں نے ہمیشہ اچھائی ہی کو پہچانا،

يَا مَنْ يُغَذِّينِي بِالنِّعَمِ صَبَاحاً وَمَسَاءً ارْحَمْنِي يَوْمَ آتِيكَ فَرْداً شَاخِصاً إِلَيْكَ

اے وہ جو مجھے صبح و شام نعمتیں عطا فرماتا ہے، مجھ پر اس دن رحم فرمانا، جب تنہا ہوں گا اور تیری طرف

بَصَرِي مُقَلَّداً عَمَلِي قَدْ تَبَرَّأَ جَمِيعُ الْخَلْقِ مِنِّي نَعَمْ وَأَبِي وَأُمِّي وَمَنْ كَانَ لَهُ كَدِّي وَسَعْيِي

آنکھ لگائے ہوں گا۔ اپنے اعمال گلے میں لٹکائے جب ساری مخلوق مجھ سے دوری اختیار کرے گی، ہاں میرے ماں باپ بھی اور وہ بھی جن کیلئے میں دکھ جھیلتا رہا،

فَإِنْ لَمْ تَرْحَمْنِي فَمَنْ يَرْحَمُنِي، وَمَنْ يُؤْنِسُ فِي الْقَبْرِ وَحْشَتِي وَمَنْ يُنْطِقُ لِسَانِي إِذَا

پس اگر تو مجھ پر رحم نہ کرے تو کون کرے گا قبر کی تنہائی میں کون میرا ہمدم ہوگا، کون میری زبان کو گویا

خَلَوْتُ بِعَمَلِي وَسَائَلْتَنِي عَمَّا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي، فَإِنْ قُلْتُ نَعَمْ فَأَيْنَ الْمَهْرَبُ

کرے گا، جب تو عمل کے بارے میں مجھ سے سوال کرے گا، جب کہ تو اسے مجھ سے زیادہ جانتا ہے تو اگر میں ہاں کہوں پھر تیرے

مِنْ عَدْلِكَ؛ وَ إِنْ قُلْتُ لَمْ أَفْعَلْ، قُلْتَ أَلَمْ أَكُنِ الشَّاهِدَ عَلَيْكَ

عدل سے کدھر بھاگوں گا اور اگر کہوں، میں نے نہیں کیا تو تو کہے گا، کیا میں اس پر گواہ نہیں تھا

فَعَفْوَكَ عَفْوَكَ يَا مَوْلَايَ قَبْلَ سَرَابِيلِ الْقَطِرَانِ عَفْوَكَ عَفْوَكَ

پس بخش دے، بخش دے، اے میرے مولا! اس سے پہلے کہ تارکول کا جامہ پہنوں، بخش دے، بخش دے،

وَقَالَ ع لا تقولوا بألسنتکم ما ینقص عن قدر کم
حضرت امام حسین علیہ السلام نے فرمایا: زبان پر ایسی باتیں نہ لاؤ جس کی وجہ سے تمہاری قدر و قیمت کم ہو جائے۔
(جلاء العیون، ج ۲، ص ۲۰۵)

يَا مَوْلَاىَ قَبْلَ جَهَنَّمَ وَالنِّيْرَانِ عَفْوُكَ يَا مَوْلَاىَ
اے میرے مولا! اس سے پہلے کہ جہنم کے شعلوں میں پڑوں بخش دے اے میرے مولا،
قَبْلَ أَنْ تُغَلَّ الْاَيْدِى إِلَى الْاَعْنَاقِ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ وَخَيْرَ الْغَافِرِينَ
اس سے پہلے کہ میرے ہاتھ گردن میں باندھ دیئے جائیں اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے اور اے بہت بخشنے والے۔

اہم دُعا برائے سلامتی ایمان (دُعائے غریق)

اس دُعا کو دُعائے غریق کہتے ہیں:

يَا اَللّٰهُ يَا رَحْمٰنُ يَا رَحِيْمُ يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِىْ عَلٰى دِيْنِكَ۔
اے اللہ! اے رحمان! اے رحیم! اے دلوں کو پلٹانے والے! میرے دل کو اپنے دین پر ثابت رکھ!
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّ عَجِّلْ فَرَجَهُمْ
اے اللہ! رحمتیں ہی رحمتیں نازل فرما محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور ان کے ظہور میں تعجیل فرما۔

نمازِ وحشتِ قبر

یہ دو رکعت نماز ہے جو میّت کے دفن کے دن ہی پڑھی جاتی ہے۔ دفن کے بعد نمازِ عشاء کے بعد سے نمازِ فجر سے پہلے پہلے پڑھی جاسکتی ہے۔ جس مرحوم کیلئے پڑھی جائے اس کا نام ذہن میں ہونا چاہیئے۔ پہلی رکعت میں سورہ الحمد کے بعد آیت الکرسی اور دوسری رکعت میں سورہ الحمد کے بعد دس مرتبہ سورہ اِنَّا اَنْزَلْنَاهُ پڑھیں۔ نماز کے بعد مرحوم کا نام لے کر ثواب ہدیہ کریں۔ جو صاحبِ حیثیت ہو، وہ مرحوم کی بخشش کیلئے صدقہ دے کیونکہ صدقہ دینا افضل ہے۔

قَالَ ع لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يُحَاسِبْ نَفْسَهُ فِي كُلِّ يَوْمٍ فَإِنْ عَمِلَ حَسَناً اسْتَزَادَ اللَّهَ وَإِنْ عَمِلَ سَيِّئاً اسْتَغْفَرَ اللَّهَ مِنْهُ وَتَابَ إِلَيْهِ۔ (امام کاظم علیہ السلام: وہ ہم میں سے نہیں ہے جو روزانہ اپنا محاسبہ نہ کرے، پس اگر نیکی کی ہے تو خدا سے اس میں اضافہ کو طلب کرے اور برائی کی ہے تو خدا سے استغفار کرے اور اس کی طرف رجوع کرے۔ (کافی ج ۲ ص ۴۵۳))

نماز حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتاب جمال الاسبوع میں سید ابن طاؤس نے معتبر سند کیساتھ امام علی رضا علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آنجناب سے نمازِ جعفر طیار کے متعلق سوال کیا گیا تو فرمایا: تم لوگ نمازِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کیوں غافل ہو؟ کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نمازِ جعفر طیار نہ پڑھی تھی؟ اور کیا جعفر طیار نے نمازِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہ پڑھی تھی؟ راوی نے عرض کی: مولا! آپ ہمیں تعلیم فرمائیں! حضرت نے فرمایا کہ یہ دو رکعت نماز ہے کہ ہر رکعت میں سُورۂ حمد کے بعد پندرہ مرتبہ سُورہ قدر پڑھو۔ پھر رکوع اور رکوع سے سر اٹھانے کے بعد، پہلے سجدے میں اور سجدے سے سر اُٹھانے کے بعد، پھر دوسرے سجدے میں اور اس سے سر اٹھانے کے بعد ہر ایک مقام پر (۱۵) پندرہ مرتبہ سورۂ قدر پڑھو۔ پھر تشہد وسلام پڑھو۔ اس کے بعد روایت میں ہے: لَيْسَ بَيْنَكَ وَبَيْنَ اللهِ تَعَالَى ذَنْبٌ إِلَّا وَقَدْ غُفِرَ لَكَ وَتُعْطَى جَمِيعَ مَا سَأَلْتَ خدا اور بندے میں حائل ہر گناہ معاف ہوجائیں گے اور ہر حاجت پوری ہوجائے گی۔ (جمال الأسبوع بکمال العمل المشروع؛ ص ۲۳۶)

نماز سے فارغ ہو کر یہ دُعا پڑھیں:

لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ رَبُّنَا وَرَبُّ آبَائِنَا الْأَوَّلِينَ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ إِلَهاً وَاحِداً
خدا کے سوا کوئی معبود نہیں جو ہمارا اور ہمارے آباء واجداد کا رب ہے خدا کے سوا کوئی معبود نہیں جو یکتا معبود ہے
وَنَحْنُ لَهُ مُسْلِمُونَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ لَا نَعْبُدُ إِلَّا إِيَّاهُ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ
اور ہم اسکے فرمانبردار ہیں خدا کے سوا کوئی معبود نہیں ہم اسکی عبادت کرتے ہیں ہم اس کے دین کے ساتھ مخلص ہیں اگرچہ مشرکوں کو ناگوار گزرے

وَقَالَ ص يَا أَبَاذَرٍّ لَا تَنْظُرْ إِلَى صِغَرِ الْخَطِيئَةِ وَلَكِنِ انْظُرْ إِلَى مَنْ عَصَيْتَ.
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے ابوذر! چھوٹے گناہ کی طرف نگاہ مت کرو؛ بلکہ تم یہ دیکھو کہ کس کی نافرمانی کی ہے۔ (الامالی (طوسی)؛ النص ،ص ۵۲۸)

لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ وَحْدَهُ وَحْدَهُ، أَنْجَزَ وَعْدَهُ ، وَنَصَرَ عَبْدَهُ، وَأَعَزَّ جُنْدَهُ

خدا کے سوا کوئی معبود نہیں۔ جو یکتا ہے یکتا ہے یکتا ہے اس نے اپنا وعدہ پورا کیا اپنے بندے کی مدد فرمائی اور اسکے لشکر کو غالب کیا

وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ فَلَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

اور اکیلے ہی کئی گروہوں کو شکست دی حکومت اسی کیلئے اور حمد اسی کیلئے ہے اور وہ ہر چیز پر اختیار رکھتا ہے

اَللّٰهُمَّ أَنْتَ نُورُ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ فَلَكَ الْحَمْدُ وَأَنْتَ قَيَّامُ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ

اے معبود تو آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان میں ہے اسے منور کرنے والا ہے پس حمد تیرے ہی لئے ہے اور

وَمَنْ فِيهِنَّ فَلَكَ الْحَمْدُ وَأَنْتَ الْحَقُّ وَوَعْدُكَ الْحَقُّ وَقَوْلُكَ حَقٌّ وَ إِنْجَازُكَ حَقٌّ

آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان میں ہے تو اسے قائم رکھنے والا ہے تو حمد تیرے ہی لئے ہے تو حق اور تیرا وعدہ حق ہے اور تیرا قول حق ہے تیرا عمل حق ہے

وَالْجَنَّةُ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ اَللّٰهُمَّ لَكَ أَسْلَمْتُ، وَبِكَ آمَنْتُ، وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ،

جنت حق ہے اور جہنم حق ہے۔ اے معبود! میں تیرا دلدادہ ہوں اور تجھ پر ایمان رکھتا ہوں اور تجھ پر بھروسہ کرتا ہوں

وَبِكَ خَاصَمْتُ، وَ إِلَيْكَ حَاكَمْتُ، يَا رَبِّ يَا رَبِّ يَا رَبِّ اغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَأَخَّرْتُ

اور تیری مدد سے دشمن کا مقابلہ کرتا ہوں اور تجھ سے فیصلہ چاہتا ہوں اے میرے رب اے میرے رب اے میرے رب میرے اگلے پچھلے گناہوں کو معاف کر دے

وَأَسْرَرْتُ وَأَعْلَنْتُ ، أَنْتَ إِلٰهِي لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ

چاہے وہ میں نے چھپائے ہوں یا ظاہرا کیے ہوں تو ہی میرا معبود ہے کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وآل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر رحمت نازل فرما

قِيلَ لِلْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ مَنْ أَعْظَمُ النَّاسِ قَدْراً قَالَ مَنْ لَمْ يُبَالِ الدُّنْيَا فِي يَدَيْ مَنْ كَانَتْ.
امام حسین علیہ السلام سے عرض کیا گیا: کون لوگوں میں عظیم قدر و منزلت والا ہے؟ فرمایا: جسے اس بات کی پروانہ ہو کہ دنیا کس کے ہاتھ میں ہے۔ (مجموعۃ ورام ج ۲ ص ۲۹)

وَاغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَتُبْ عَلَيَّ إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ .

اور مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم فرما میری توبہ قبول کر لے کہ بے شک تُو توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے۔

نماز حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام

شیخ طوسی اور سید ابن طاوس نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے:

مَنْ صَلَّى مِنْكُمْ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ صَلَاةَ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ ع خَرَجَ مِنْ ذُنُوبِهِ كَيَوْمٍ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ وَ قُضِيَتْ حَوَائِجُهُ (جمال الأسبوع بكمال العمل المشروع ؛ ص ۲۴۸)

تم میں سے جو شخص چار رکعت نماز امیر المؤمنین علیہ السلام معرفت کے ساتھ پڑھے گا تو وہ گناہوں سے اس طرح پاک ہو جائے گا جیسے آج ہی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہے اور اسکی تمام حاجتیں بھی پوری ہو جائیں گی۔

اس نماز کا طریقہ یہ ہے ہر رکعت میں ایک مرتبہ سورہ حمد اور پچاس مرتبہ سورہ توحید کی تلاوت کریں اور نماز سے فارغ ہونے کے بعد یہ دُعا پڑھیں کہ جو حضرت علی علیہ السلام کی تسبیح بھی ہے:

سُبْحَانَ مَنْ لَا تَبِيدُ مَعَالِمُهُ، سُبْحَانَ مَنْ لَا تَنْقُصُ خَزَائِنُهُ، سُبْحَانَ مَنْ لَا اضْمِحْلَالَ

پاک ہے وہ ذات جسکی نشانیاں مٹتی نہیں ہیں پاک ہے وہ ذات جسکے خزانے کم نہیں ہوتے پاک ہے وہ ذات جسکا فخر کمزور نہیں پڑتا

لِفَخْرِهِ، سُبْحَانَ مَنْ لَا يَنْفَدُ مَا عِنْدَهُ، سُبْحَانَ مَنْ لَا انْقِطَاعَ لِمُدَّتِهِ

پاک ہے وہ ذات جسکے پاس جو کچھ ہے وہ ختم نہیں ہوتا، پاک ہے وہ ذات جسکی مدت منقطع نہیں ہوتی۔

سُبْحَانَ مَنْ لَا يُشَارِكُ أَحَداً فِي أَمْرِهِ، سُبْحَانَ مَنْ لَا إِلَهَ غَيْرُهُ.

پاک ہے وہ ذات جسکے حکم میں کوئی شریک نہیں ہے۔ پاک ہے وہ ذات جسکے سوا کوئی معبود نہیں۔

قَالَ ع اَلنَّصِيحَةُ مِنَ الحَاسِدِ مُحَالٌ
امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: حاسد سے نصیحت وخیر خواہی محال ہے۔
(من لا یحضرہ الفقیہ ج ۴، ص ۵۴)

پس اپنے لیے دعا مانگیں اور پھر کہیں:

يَا مَنْ عَفَا عَنِ السَّيِّئَاتِ وَلَمْ يُجَازِ بِهَا ارْحَمْ عَبْدَكَ يَا اللهُ. نَفْسِي نَفْسِي أَنَا

اے وہ جو گناہ گاروں سے درگزر کرتا ہے اور انہیں سزا نہیں دیتا اپنے بندے پر رحم فرما اے اللہ۔ مجھے میرے نفس امارہ سے بچا کہ

عَبْدُكَ يَا سَيِّدَاهُ. أَنَا عَبْدُكَ بَيْنَ يَدَيْكَ يَا رَبَّاهُ. إِلٰهِي بِكَيْنُونَتِكَ يَا أَمَلَاهُ. يَا رَحْمَانَاهُ

اے میرے مالک میں تیرا بندہ ہوں جو تیرے سامنے حاضر ہے اے پروردگار اے میرے معبود تجھے تیری ذات کا واسطہ ہے، اے مرکزِ امید! اے رحم کرنے والے!

يَا غِيَاثَاهُ. عَبْدُكَ عَبْدُكَ لَا حِيلَةَ لَهُ يَا مُنْتَهٰى رَغْبَتَاهُ. يَا مُجْرِيَ الدَّمِ فِي عُرُوقِ عَبْدِكَ

اے پناہ دینے والے تیرا بندہ تیرا ہی بندہ ہے جو کوئی چارہ کار نہیں رکھتا اے آخری امیدگاہ اے اپنے بندے کی رگوں میں خون جاری کرنے والے

يَا سَيِّدَاهُ يَا مَالِكَاهُ أَيَا هُوَ أَيَا هُوَ يَا رَبَّاهُ.

اے اسکے سردار اے اسکے مالک اے وہ ذات اے وہ ذات اے پروردگار

عَبْدُكَ عَبْدُكَ لَا حِيلَةَ لِي وَلَا غِنىً بِي عَنْ نَفْسِي وَلَا أَسْتَطِيعُ لَهَا ضَرّاً وَلَا نَفْعاً. وَلَا

میں صرف تیرا بندہ ہوں میرا کوئی چارہ کار نہیں میں اپنے نفس میں بے نیاز نہیں اور نہ اس کیلئے نفع ونقصان پہنچانے کے قابل ہوں

أَجِدُ مَنْ أُصَانِعُهُ. تَقَطَّعَتْ أَسْبَابُ الْخَدَائِعِ عَنِّي وَاضْمَحَلَّ كُلُّ مَظْنُونٍ عَنِّي أَفْرَدَنِي

میرا کوئی نہیں جس سے یہ باتیں کروں میری فریب کاری کے سب ذرائع منقطع ہو گئے میرے سارے گمان ماند پڑ گئے، زمانے نے مجھے تیری

وَقَالَ ع الرَّغْبَةُ فِي الدُّنْيَا تُورِثُ الْغَمَّ وَ الْحَزَنَ وَ الزُّهْدُ فِي الدُّنْيَا رَاحَةُ الْقَلْبِ وَ الْبَدَنِ.

امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: دنیا سے رغبت غم وحزن کا باعث ہے اور دنیا سے بے رغبتی دل وبدن کی آسائش کا سبب ہے

(تحف العقول؛ الص؛ص ۳۵۸)

الدَّهْرَ إِلَيْكَ فَقُمْتُ بَيْنَ يَدَيْكَ هٰذَا الْمَقَامَ يَا إِلٰهِي بِعِلْمِكَ كَانَ هٰذَا كُلُّهُ

بارگاہ میں تنہا چھوڑ دیا پس میں تیرے حضور اس مقام پر کھڑا ہوں اے معبود یہ سب کچھ تیرے علم میں ہے

فَكَيْفَ أَنْتَ صَانِعٌ بِي وَلَيْتَ شِعْرِي كَيْفَ تَقُولُ لِدُعَائِي أَتَقُولُ نَعَمْ أَمْ تَقُولُ لَا

پس اب تو مجھ سے کیا سلوک کرے گا۔ اے کاش میں جان لیتا کہ میری دعا پر تو نے کیا کہا کیا تو نے ہاں کہی ہے یا نہ کی ہے

فَإِنْ قُلْتَ لَا. فَيَا وَيْلِي يَا وَيْلِي يَا عَوْلِي يَا عَوْلِي يَا عَوْلِي، يَا شِقْوَتِي يَا شِقْوَتِي يَا شِقْوَتِي،

پس اگر تو نے نہ کی ہے تو ہائے میری بربادی ہی بربادی ہے ہائے میری درماندگی درماندگی ہائے میری بدبختی بدبختی

يَا ذُلِّي يَا ذُلِّي يَا ذُلِّي، إِلَى مَنْ وَمِمَّنْ أَوْ عِنْدَ مَنْ أَوْ كَيْفَ أَوْ مَاذَا أَوْ إِلَى أَيِّ شَيْءٍ أَلْجَأُ

ہائے میری خواری خواری خواری کس کی طرف اور کس طرف سے یا کس کے پاس یا کیسے اور کہاں جاؤں یا کس کی پناہ میں جاؤں

وَمَنْ أَرْجُو وَمَنْ يَجُودُ عَلَيَّ بِفَضْلِهِ حِينَ تَرْفُضُنِي يَا وَاسِعَ الْمَغْفِرَةِ وَ إِنْ قُلْتَ نَعَمْ،

کس سے امید لگاؤں کون مجھ پر فضل وکرم کرے گا جب تو نے مجھے چھوڑ دیا ہو اے وسیع بخشش کے مالک

كَمَا هُوَ الظَّنُّ بِكَ وَالرَّجَاءُ لَكَ. فَطُوبٰى لِي أَنَا السَّعِيدُ وَأَنَا الْمَسْعُودُ.

اور اگر تو نے میرے جواب میں ہاں کی جسکا تجھ سے گمان اور تجھ سے امید ہے تو میرا حال کیا ہی اچھا ہے

فَطُوبٰى لِي وَأَنَا الْمَرْحُومُ. يَا مُتَرَحِّمُ يَا مُتَرَئِّفُ يَا مُتَعَطِّفُ يَا مُتَجَبِّرُ

میں نیک بخت اور خوش نصیب ہوں تو میرا حال کیا ہی اچھا ہے کہ میں رحمت شدہ ہوں اے رحمت والے اے مہربان اے دلجوئی کرنے والے اے کمی پوری کرنے والے

وَقَالَ ع اجْتِنَابُ السَّيِّئَاتِ أَوْلَى مِنِ اكْتِسَابِ الْحَسَنَاتِ.
امام علی علیہ السلام نے فرمایا: برائیوں سے دوری اختیار کرنا خوبیوں کو انجام دینے سے بہتر ہے۔
(عیون الحکم والمواعظ (اللیثی): ص ۱۲۵)

يَا مُتَمَلِّكُ يَا مُقْسِطُ، لاَ عَمَلَ لِي أَبْلُغُ بِهِ نَجَاحَ حَاجَتِي، أَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ الَّذِي

اے حکومت کرنے والے اے معاف کرنے والے میں کوئی ایسا عمل نہیں کرتا جسکے ذریعے اپنی مراد کو پہنچ سکوں میں تیرے اس نام کے واسطے سوال کرتا ہوں

جَعَلْتَهُ فِي مَكْنُونِ غَيْبِكَ وَاسْتَقَرَّ عِنْدَكَ فَلاَ يَخْرُجُ مِنْكَ إِلَى شَيْءٍ سِوَاكَ.

جسے تو نے پردۂ غیب میں پوشیدہ رکھا کہ تیرے پاس محفوظ ہے وہ تیرے سوا کسی چیز کی طرف اپنا رخ

أَسْأَلُكَ بِهِ وَبِكَ وَبِهِ فَإِنَّهُ أَجَلُّ وَأَشْرَفُ أَسْمَائِكَ.

نہیں کرتا میں اسی نام کے واسطے سے اور تیری ذات اور اس نام کے واسطے سے سوال کرتا ہوں جو تیرے ناموں میں بزرگ و برتر ہے

لاَ شَيْءَ لِي غَيْرُ هٰذَا وَلاَ أَحَدَ أَعْوَدُ عَلَيَّ مِنْكَ. يَا كَيْنُونُ يَا مُكَوِّنُ.

اسکے علاوہ کچھ بھی میرے پاس نہیں تیری ذات کے علاوہ کوئی پناہ دینے والا نہیں ہے اے وہ کہ از خود موجود اور وجود دینے والا ہے

يَا مَنْ عَرَّفَنِي نَفْسَهُ، يَا مَنْ أَمَرَنِي بِطَاعَتِهِ، يَا مَنْ نَهَانِي عَنْ مَعْصِيَتِهِ.

اے وہ جس نے خود کو مجھے پہنچوایا اے وہ جس نے مجھے اپنی اطاعت کا حکم دیا اے وہ جس نے اپنی نافرمانی سے مجھے روکا ہے

وَيَا مَدْعُوُّ يَا مَسْؤُولُ، يَا مَطْلُوباً إِلَيْهِ رَفَضْتُ وَصِيَّتَكَ الَّتِي أَوْصَيْتَنِي

اے وہ جسے خدا پکارا جاتا ہے اے وہ جس سے سوال کیا جاتا ہے جس سے مانگا جاتا ہے جو ہدایت تو نے مجھے فرمائی میں نے اس پر عمل نہیں کیا

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ ع فِي سُؤْرِ الْمُؤْمِنِ شِفَاءٌ مِنْ سَبْعِينَ دَاءً.
امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: مومن کا بچا ہوا پانی پینے میں ستر بیماریوں کا علاج ہے۔
(ثواب الاعمال وعقاب الاعمال؛ الخص؛ ص ۱۵۱)

وَلَمْ أُطِعْكَ، وَلَوْ أَطَعْتُكَ فِيمَا أَمَرْتَنِي لَكَفَيْتَنِي مَا قُمْتُ إِلَيْكَ فِيهِ، وَ

اور تیری اطاعت نہیں کی اگر میں تیرے حکم پر عمل پیرا ہوتا تو اس مقصد میں تو کافی تھا جس کیلئے میں حاضر ہوا ہوں اور

أَنَا مَعَ مَعْصِيَتِي لَكَ رَاجٍ فَلَا تَحُلْ بَيْنِي وَبَيْنَ مَا رَجَوْتُ، يَا مُتَرَحِّماً لِي

میں تیری نافرمانی کر کے بھی تجھ سے امید رکھتا ہوں پس تو میرے اور میری امید کے درمیان حائل نہ ہو اے مجھ پر رحم کرنے والے

أَعِذْنِي مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ وَمِنْ خَلْفِي وَمِنْ فَوْقِي وَمِنْ تَحْتِي، وَمِنْ كُلِّ جِهَاتِ

مجھے پناہ میں رکھ۔ میرے آگے، میرے پیچھے، میرے اُوپر اور میرے نیچے غرض ہر طرف سے جو مجھے

الْإِحَاطَةِ بِي اَللّٰهُمَّ بِمُحَمَّدٍ سَيِّدِي، وَبِعَلِيٍّ وَلِيِّي، وَبِالْأَئِمَّةِ الرَّاشِدِينَ عَلَيْهِمُ

گھیرے ہوئے ہے اے معبود تجھے واسطہ میرے آقا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا میرے ولی علی علیہ السلام اور ہدایت یافتہ اماموں علیہم السلام کا

اَلسَّلَامُ اجْعَلْ عَلَيْنَا صَلَاتَكَ وَرَأْفَتَكَ وَرَحْمَتَكَ وَأَوْسِعْ عَلَيْنَا مِنْ رِزْقِكَ،

ان پر درود اور سلام ہو کہ ہم پر اپنی رحمت مہربانی اور اپنا فضل و کرم فرما اور ہم پر اپنا رزق کشادہ کر دے اور

وَاقْضِ عَنَّا الدَّيْنَ وَجَمِيعَ حَوَائِجِنَا يَا اللّٰهُ يَا اللّٰهُ يَا اللّٰهُ، إِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

ہمارے قرضے ادا کر دے اور سب حاجتیں پوری فرما۔ یا اللہ یا اللہ یا اللہ بے شک تو ہر چیز پر قادر ہے۔ (۱)

۱۔ ترجمہ از مفاتیح الجنان، مترجم: ہیئت علمی موسسہ امام المنتظر (عجل اللہ فرجہ)، قم

قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ ص لِکُلِّ شَیْءٍ وَجْہٌ وَوَجْہُ دِیْنِکُمُ الصَّلَاۃ
حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہر چیز کا چہرہ ہوتا ہے اور تمہارے دین کا چہرہ نماز ہے۔
(کافی ج ۳ ص ۲۷۰)

نماز حضرت صاحب الزمان عجل اللہ تعالی فرجہٗ

یہ دو رکعت نماز ہے اسکی ہر رکعت میں سورہ حمد پڑھتے ہوئے جب اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ تک پہنچیں تو اسی آیت کو سو مرتبہ پڑھیں اور پھر اگلی آیات پڑھ کر حمد مکمل کریں، اسکے بعد سورۂ توحید پڑھیں اور رکوع وسجود کے ساتھ نماز مکمل کرلیں۔ نماز کے بعد دعائے امام زمانہ عجل اللہ فرجہ پڑھیں۔

نماز حضرت جعفر طیار علیہ السلام

یہ نماز اکسیر اعظم اور کبریت احمر ہے اور بہت معتبر اسناد اور بڑی فضیلت کیساتھ بیان ہوئی ہے اسکا خاص فائدہ یہ ہے کہ اسکے بجالانے سے بڑے بڑے گناہ معاف ہوجاتے ہیں اسکا افضل وقت روز جمعہ کا پہلہ حصّہ ہے، یہ چار رکعت نماز ہے جو دو دو کر کے پڑھی جاتی ہے۔ پہلی رکعت میں سورۂ حمد کے بعد سورۂ زلزال، دوسری رکعت میں سورہ حمد کے بعد سورۂ عادیات، تیسری رکعت میں حمد کے بعد سورۂ نصر اور چوتھی رکعت میں حمد کے بعد سورۃ توحید پڑھیں۔ نیز ہر رکعت میں سورتیں پڑھنے کے بعد پندرہ مرتبہ تسبیحات اربعہ کہیں:

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ
خدا پاک ہے اور حمد اسی کیلئے ہے اور خدا کے سوا کوئی معبود نہیں اور خدا بزرگتر ہے۔

یہی تسبیحات ہر رکوع، رکوع سے سر اُٹھانے کے بعد، پہلے سجدے میں، سجدے سے سر اُٹھانے کے بعد، دوسرے سجدے میں اور سجدے سے سر اُٹھانے کے بعد اٹھنے سے پہلے دس دس مرتبہ پڑھیں۔ جب چاروں رکعتوں میں یہ عمل بجالائیں تو یہ کل تین سو تسبیحات ہوجائیں گی۔

قَالَ ع لَوِ اعْتَبَرْتَ بِمَا أَضَعْتَ مِنْ مَاضِي عُمُرِكَ لَحَفِظْتَ مَا بَقِيَ
حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: جو عمر تم نے ضائع کی اگر اس سے عبرت حاصل کرتے تو باقی ماندہ زندگی کی حفاظت کرتے۔
(عیون الحکم والمواعظ (اللیثی): ص ۴۱۵)

نماز مغفرت

جناب صادق آل محمد علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ جو شخص دو رکعت نماز اس ترکیب سے بجا لائے کہ ہر رکعت میں سورہ الحمد کے بعد سورہ توحید ساٹھ مرتبہ پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کو معاف فرمائے گا۔ ۱

نماز ہدیہ والدین

والدین کی مغفرت اور بلندی درجات کیلئے ان کی زندگی میں بھی اور ان کی رحلت کے بعد بھی یہ نماز ادا کریں۔ یہ دو رکعت نماز ہے کہ پہلی رکعت میں سورہ حمد کے بعد دس مرتبہ یہ کہے:

رَبِّ اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ يَقُومُ الْحِسَابُ
پروردگار! مجھے، میرے والدین اور مومنین کو بخش دے جب حساب کا دن آئے گا۔

اور دوسری رکعت میں سورہ حمد کے بعد دس مرتبہ پڑھے:

رَبِّ اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ وَلِمَنْ دَخَلَ بَيْتِيَ مُؤْمِناً وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ
پروردگار! مجھے میرے والدین کو اور جو مومن میرے گھر آیا ہے اسے بخش دے اور مومنین اور مومنات کو بھی۔

اور سلام کے بعد دس مرتبہ کہے:

رَبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيَانِي صَغِيراً
اے میرے رب! میرے والدین پر رحم فرما جیسے بچپن میں انہوں نے مجھے پالا۔

۱۔ ھدیۃ المتقین، کریم پبلی کیشنز، لاہور

قَالَ ع اِیَّاكَ وَ الْعَجَلَ فَاِنَّهُ مَقْرُونٌ بِالْعِثَارِ.
حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: جلد بازی سے پرہیز کرو کیونکہ جلد بازی لغزشوں کا باعث بنتی ہے۔
(عیون الحکم والمواعظ (لیثی)؛ص ۹۶)

نماز حاجت

عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ ع تُصَلِّي أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ تُحْسِنُ قُنُوتَهُنَّ وَ أَرْكَانَهُنَّ تَقْرَأُ فِي الْأُولَى الْحَمْدَ مَرَّةً وَ حَسْبُنَا اللهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ سَبْعَ مَرَّاتٍ وَ فِي الثَّانِيَةِ الْحَمْدَ مَرَّةً وَ قَوْلَهُ مَا شَاءَ اللهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ إِنْ تَرَنِ أَنَا أَقَلَّ مِنْكَ مَالًا وَ وَلَداً سَبْعَ مَرَّاتٍ وَ فِي الثَّالِثَةِ الْحَمْدَ مَرَّةً وَ قَوْلَهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ سَبْعَ مَرَّاتٍ وَ فِي الرَّابِعَةِ الْحَمْدَ مَرَّةً وَ أُفَوِّضُ أَمْرِي إِلَى اللهِ إِنَّ اللهَ بَصِيرٌ بِالْعِبَادِ سَبْعَ مَرَّاتٍ ثُمَّ تَسْأَلُ حَاجَتَكَ.

امام حسین علیہ السلام نے فرمایا: چار رکعت نماز، نماز فجر کی طرح دو دو رکعت کر کے بجا لائی جائے اسکے قنوت اور دیگر ارکان کو اچھی طرح سے ادا کیا جائے اس کی پہلی رکعت میں سورہ حمد کے بعد سات مرتبہ کہے:

حَسْبُنَا اللهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ
اللہ ہمارے لئے کافی ہے وہ اچھا مددگار ہے۔ (سورہ آل عمران، آیت ۱۷۳)

دوسری رکعت میں حمد کے بعد سات مرتبہ پڑھے:

مَا شَاءَ اللهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ إِنْ تَرَنِ أَنَا أَقَلَّ مِنْكَ مَالًا وَوَلَدًا
وہی ہوتا ہے جو اللہ چاہے، نہیں کوئی قوت سوائے اللہ کے، اگر تو مجھے دیکھے تو میں تجھ سے مال اور اولاد میں بھی کم ہوں (سورہ کہف، آیت ۳۹)

تیسری رکعت میں حمد کے بعد سات مرتبہ کہے:

لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ
نہیں کوئی معبود سوائے تیرے تو پاک تر ہے بے شک میں ظالموں میں سے ہوں۔

اور چوتھی رکعت میں حمد کے بعد سات مرتبہ کہے:

وَأُفَوِّضُ أَمْرِي إِلَى اللهِ إِنَّ اللهَ بَصِيرٌ بِالْعِبَادِ
میں اپنے معاملے خدا کے سپرد کرتا ہوں یقیناوہ اپنے بندوں کو دیکھ رہا ہے۔

اور پھر اپنی حاجات پیش کریں۔ (مکارم الاخلاق ؛ص ۳۳۳)

قَالَ ع اَلتَّدْبِیْرُ قَبْلَ الْعَمَلِ یُؤْمِنُكَ مِنَ النَّدَمِ۔
حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: کوئی کام انجام دینے سے پہلے اس کے بارے میں غور و فکر کرنا تمہیں شرمندگی سے محفوظ رکھے گا۔ (تحف العقول؛ الفص ؛ص ۹۷)

نماز اوّل ماہ

ہر قمری مہینے کی پہلی کے دن دو رکعت نماز ادا کرے جس کی پہلی رکعت میں سورۂ الحمد کے بعد تیس مرتبہ سورۂ توحید اور دوسری رکعت میں سورۂ الحمد کے بعد تیس مرتبہ سورۂ قدر پڑھے اور نماز کے بعد صدقہ دے اگر ایسا کرلیا گیا تو گویا اس نے حق تعالیٰ سے اس مہینے میں اپنی سلامتی خرید لی ہے۔

بعض روایات میں منقول ہے کہ اس نماز کے بعد یہ دُعا پڑھے:

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْاَرْضِ إِلاَّ عَلَى اللهِ رِزْقُهَا وَيَعْلَمُ
اللہ کے نام سے جو بہت مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے اور نہیں زمین میں حرکت کرنے والی کوئی چیز مگر یہ کہ اسکی روزی خدا کے ذمہ ہے
مُسْتَقَرَّهَا وَمُسْتَوْدَعَهَا كُلٌّ فِي كِتَابٍ مُبِينٍ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ
وہ اس کی قیام گاہ اور مقام حرکت کو جانتا ہے یہ سب کچھ واضح کتاب میں درج ہے۔ اللہ کے نام سے جو بہت مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے
وَ إِنْ يَمْسَسْكَ اللهُ بِضُرٍّ فَلا كَاشِفَ لَهُ إِلاَّ هُوَ وَ إِنْ يُرِدْكَ بِخَيْرٍ فَلا رَادَّ لِفَضْلِهِ
اور اگر خدا کسی وجہ سے تجھے کوئی نقصان پہنچائے تو سوائے اسکے کوئی اسے دور نہیں کر سکتا اگر وہ تیری بھلائی کا ارادہ کرے تو کوئی اس کے فضل کو روک نہیں سکتا
يُصِيبُ بِهِ مَنْ يَشَآءُ مِنْ عِبَادِهِ وَهُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ،
وہ اپنے بندوں میں سے جسے چاہے نوازتا ہے اور وہ بڑا معاف کرنے والا مہربان ہے

عَنِ الرِّضَا ع قَالَ: مَنْ لَقِيَ فَقِيراً مُسْلِماً فَسَلَّمَ عَلَيْهِ خِلَافَ سَلَامِهِ عَلَى الْغَنِيِّ لَقِيَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ. حضرت امام رضا علیہ السلام: جو کسی فقیر مسلمان سے ملاقات کرے اور اس کو ویسا سلام نہ کرے جیسا وہ مالدار شخص کو کرتا ہے تو اللہ قیامت کے روز اس سے غضب کی حالت میں ملاقات کرے گا۔ (امالی صدوق؛ ص ۴۴۲)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ سَيَجْعَلُ اللّٰهُ بَعْدَ عُسْرٍ يُسْراً مَا شَاءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ

اللہ کے نام سے جو بہت مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے۔ بہت جلد خدا سختی کے بعد آسانی عطا کرے گا جو اللہ چاہے وہ ہوگا۔ نہیں کوئی قوت سوائے اللہ کے

حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ وَأُفَوِّضُ أَمْرِي إِلَى اللّٰهِ إِنَّ اللّٰهَ بَصِيرٌ بِالْعِبَادِ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ

کافی ہے ہمارے لئے اللہ وہ بہترین کارساز ہے اور میں اپنا ہر کام اللہ کے سپرد کرتا ہوں بے شک خدا اپنے بندوں کو خوب جانتا ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں

سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ، رَبِّ إِنِّي لِمَا أَنْزَلْتَ إِلَيَّ مِنْ خَيْرٍ فَقِيرٌ،

تو پاک تر ہے بے شک میں ہی قصوروار تھا اے پروردگار تو مجھ کو جو بھی نعمت عطا کرے گا میں اس کی حاجت رکھتا ہوں

رَبِّ لَا تَذَرْنِي فَرْداً وَأَنْتَ خَيْرُ الْوَارِثِينَ

میرے رب مجھ کو اکیلا نہ چھوڑ جب کہ بہترین وارث تو ہی ہے۔

نماز غفیلہ

نماز مغرب وعشاء کے درمیان دو رکعت نماز غفیلہ پڑھیں۔ پہلی رکعت میں حمد کے بعد پڑھیں:

وَذَا النُّونِ إِذْ ذَهَبَ مُغَاضِباً فَظَنَّ أَنْ لَنْ نَقْدِرَ عَلَيْهِ فَنَادَىٰ فِي الظُّلُمَاتِ أَنْ لَا إِلٰهَ

اور جب ذالنون غصے کی حالت میں چلا گیا تو اس کا گمان تھا کہ ہم اسے نہیں پکڑیں گے پھر اس نے تاریکیوں میں فریاد کی کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں

قَالَ ع مَنْ أَحْسَنَ إِلَى مَنْ أَسَاءَ إِلَيْهِ فَقَدْ أَخَذَ بِجَوَامِعِ الْفَضْلِ.
حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: جو کوئی برائی کرنے والے کے ساتھ اچھائی کرے بے شک اس نے تمام فضائل کو پالیا۔
(عیون الحکم والمواعظ (للیثی): ص ۴۳۴)

إِلاَّ أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ. فَاسْتَجَبْنَا لَهُ وَنَجَّيْنَاهُ مِنَ الْغَمِّ
تو پاک ہے بے شک میں ہی خطا کاروں میں سے ہوں تب ہم نے اسکی گزارش قبول کی اور اسے پریشانی سے بچایا
وَ كَذٰلِكَ نُنْجِي الْمُؤْمِنِينَ.
اور ہم مومنوں کو اسی طرح نجات دیتے ہیں۔

دوسری رکعت میں سورہ حمد کے بعد پڑھیں:

وَعِنْدَهُ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لاَ يَعْلَمُهَا إِلاَّ هُوَ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَمَا تَسْقُطُ مِنْ وَرَقَةٍ
اور غیب کی کنجیاں اسی کے پاس ہیں جسے اس کے سوا کوئی نہیں جانتا اسی کو معلوم ہے جو کچھ خشکی وتری میں ہے کوئی پتہ نہیں گرتا مگر یہ
إِلاَّ يَعْلَمُهَا وَلاَ حَبَّةٍ فِي ظُلُمَاتِ الْأَرْضِ وَلاَ رَطْبٍ وَلاَ يَابِسٍ إِلاَّ فِي كِتَابٍ مُبِينٍ
کہ وہ اسے جانتا ہے اور زمین کی تاریکیوں میں کوئی دانہ نہیں اور کوئی خشک وتر نہیں مگر وہ روشن کتاب میں مذکور ہے۔

اس کے بعد دُعائے قنوت کیلئے ہاتھ اٹھائیں اور پڑھیں:

اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْئَلُكَ بِمَفَاتِحِ الْغَيْبِ الَّتِي لاَ يَعْلَمُهَا إِلَّا أَنْتَ
خداوندا میں تجھ سے غیب کی چابیوں کے واسطے سے سوال کرتا ہوں جسے سوائے تیرے کوئی نہیں جانتا
أَنْ تُصَلِّيَ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَأَنْ تَفْعَلَ بِي (كَذَا وَ كَذَا) کذا وکذا کی جگہ اپنی حاجت بیان کریں،
کہ محمد وآل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر رحمت نازل فرما اور میرے حق میں یہ کام کردے (اپنی حاجت بیان کریں)

قَالَ ع كُنْ عَفُوّاً فِي قُدْرَتِكَ جَوَاداً فِي عُسْرَتِكَ مُؤْثِراً مَعَ فَاقَتِكَ تَكْمُلْ لَكَ الْفَضَائِلُ.

حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: اپنی طاقت کے زمانے میں معاف کرنے والے ہو، اور تنگدستی کے زمانے میں سخی ہو، اور حاجت کے زمانے میں ایثار کرنے والے ہو، تا کہ تمہاری فضیلتیں کامل ہو جائیں۔ (عیون الحکم والمواعظ: ص ۳۹۳)

پھر کہیں: اَللّٰهُمَّ أَنْتَ وَلِيُّ نِعْمَتِي، وَالْقَادِرُ عَلَى طَلِبَتِي، تَعْلَمُ حَاجَتِي،
اے معبود! تو مجھے نعمت عطا کرنے والا ہے اور میری حاجت پر قدرت رکھتا ہے میری حاجت کو جانتا ہے
فَأَسْأَلُكَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمُ السَّلَامُ لَمَّا قَضَيْتَهَا لِي
پس محمد وآل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واسطے سے سوال کرتا ہوں کہ میری حاجت پوری فرما۔

اسکے بعد خدا سے اپنی حاجت طلب کریں۔ کیونکہ روایت ہے کہ جو یہ نماز پڑھے اور حاجت طلب کرے تو اسکی حاجت پوری ہو جائے گی۔

نمازِ تحیت (احترامِ مسجد)

نماز تحیت مسجد ایک مستحب نماز ہے جو مسجد کے احترام کیلئے پڑھی جاتی ہے۔ مستحب ہے کہ ہر مسجد میں داخل ہوتے ہی بیٹھنے سے پہلے دو رکعت نماز تحیت مسجد پڑھی جائے۔ (۱)

نماز تحیت مسجد کی کوئی خاص کیفیت نہیں ہے اور نماز پڑھنے والا نماز فجر کی طرح سورہ حمد کے بعد کوئی سا بھی سورہ پڑھ سکتا ہے اسی طرح اگر مسجد میں جاتے ہی دوسری واجب یا مستحب نمازیں پڑھ لے تو پھر نماز تحیت مسجد پڑھنے کی ضرورت نہیں رہتی۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کو نماز تحیّت کے بارے میں فرمایا: يَا أَبَا ذَرٍّ لِلْمَسْجِدِ تَحِيَّةٌ قُلْتُ وَ مَا تَحِيَّتُهُ قَالَ رَكْعَتَانِ تَرْكَعُهُمَا اے ابوذر! مسجد کا احترام ہے، ابوذر نے پوچھا: اس کا احترام کیا ہے؟ فرمایا: دو رکعت جو اس میں پڑھو۔ (۲)

امام علی علیہ السلام نے فرمایا: مِنْ حَقِّ الْمَسْجِدِ إِذَا دَخَلْتَهُ أَنْ تُصَلِّيَ فِيهِ رَكْعَتَيْنِ وَمِنْ

۱۔ العروۃ الوثقی، سید محمد کاظم طباطبائی، فصل فی بعض احکام المسجد، الثامن: يستحب صلاة التحية...

۲۔ الخصال، ج ۲، ص ۵۲۳، معانی الأخبار، النص، ۳۳۳

قَالَ ع الشَّدِيدُ مَنْ غَلَبَ نَفْسَهُ.
حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: بہادر وہ ہے جو اپنی خواہشات پر کنٹرول کرلے۔
(من لا یحضرہ الفقیہ؛ ج ۴؛ ص ۳۷۸)

حَقِّ الرَّكْعَتَيْنِ أَنْ تَقْرَأَ فِيهِمَا بِأُمِّ الْقُرْآنِ وَ مِنْ حَقِّ الْقُرْآنِ أَنْ تَعْمَلَ بِمَا فِيهِ
مسجد کے حقوق میں سے یہ ہے کہ جب اس میں قدم رکھو تو دو رکعت نماز پڑھو اور ان دو رکعت کا حق یہ ہے کہ اس میں ام القرآن (یعنی سورہ حمد) کی تلاوت کرو اور قرآن کا حق یہ ہے کہ جو اس میں ہے اس پر عمل کرو۔(۱)

مسجد الحرام (خانہ کعبہ اور اسکے اطراف کے محدود حصے) میں نماز تحیت مسجد نہیں ہے بلکہ مسجد الحرام کی تحیت اور اس کا احترام خانہ کعبہ کا طواف ہے۔

نمازِ شکرانہ

نماز شکر مستحب نمازوں میں سے ایک ہے جو خداوند عالم کی بارگاہ میں شکرانے کے طور پر پڑھی جاتی ہے۔ نماز شکر کی کوئی مخصوص کیفیت، شرائط یا اس کا کوئی معین وقت نہیں بلکہ یہ عام مستحب دو رکعتی نمازوں کی طرح پڑھی جاتی ہے یہاں تک کہ دوسری مستحب نمازوں کی طرح یہ بھی بیٹھ کر، کھڑے ہو کر، چلتے ہوئے، یا کسی گاڑی وغیرہ کے اندر بھی حرکت کی حالت میں پڑھی جا سکتی ہے اگرچہ کھڑے ہو کر پڑھنا بہتر ہے۔
(عروۃ الوثقی، ج ۲، ص ۱۱)

لیکن اس کے باوجود امام صادق علیہ السلام سے ایک مخصوص کیفیت والی نماز شکر بھی نقل ہوئی ہے:

"جب تمہیں اللہ کی طرف سے کوئی نعمت عطا ہو تو دو رکعت نماز پڑھ لیا کرو جس کی پہلی رکعت میں سورۂ حمد کے بعد سورۂ اخلاص جبکہ دوسری رکعت میں سورۂ حمد کے بعد سورہ کافرون کی قرأت کرو، پہلی رکعت کے رکوع اور سجدے میں یہ ذکر پڑھا جائے:
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ شُكْرًا شُكْرًا وَ حَمْدًا (یعنی تمام تعریف اللہ کیلئے اور اس کا بے حد شکر اور حمد

۱۔ دعائم الإسلام؛ ج۱؛ ص ۱۵۰

قَالَ ع سَادَةُ النَّاسِ فِی الدُّنْيَا الْأَسْخِيَاءُ وَ سَادَةُ النَّاسِ فِی الْآخِرَةِ الْأَتْقِيَاءُ
امام زین العابدین علیہ السلام نے فرمایا: سخی دنیا میں لوگوں کے سردار اور متقین آخرت میں لوگوں کے سردار ہوں گے۔
(بحار الانوار ج ۷۸ ص ۵۰)

کرتا ہوں) اور دوسری رکعت کے رکوع اور سجدے میں اس ذکر کو پڑھا جائے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِی اسْتَجَابَ دُعَائِي وَ أَعْطَانِي مَسْئَلَتِي

(یعنی حمد و ثنا اس خدا کیلئے جس نے میری دُعا قبول کی اور میری حاجت روائی کی)

(کافی، ج ۳، ص ۴۸۱، مصباح المتہجد وسلاح المتعبد، ج ۲، ص ۵۳۲)

دوسرا طریقہ یہ ہے کہ دونوں رکعتوں کے رکوع اور سجدے میں اس ذکر: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ شُكْراً شُكْراً لِلّٰهِ وَ حَمْداً کو پڑھا جائے اور جب نماز سے فارغ ہو جائے تو اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِی قَضَا حَاجَتِي وَ أَعْطَانِي مَسْئَلَتِي (یعنی حمد و ثنا اس خدا کیلئے جس نے میری دُعا قبول کی اور میری حاجت روائی کی) کو پڑھا جائے۔ (المقنعہ، ص ۲۲۵)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كِتَابٌ أَنزَلْنَاهُ إِلَيْكَ مُبَارَكٌ لِّيَدَّبَّرُوا آيَاتِهِ وَلِيَتَذَكَّرَ أُولُوا الْأَلْبَابِ

(اے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہم نے بابرکت کتاب (قرآن) تمہاری طرف اس لئے نازل کی تاکہ لوگ اس میں غور کریں اور عقل والے نصیحت حاصل کریں۔ (ص، آیت ۲۹)

قَدْ فَصَّلْنَا الْآيَاتِ لِقَوْمٍ يَفْقَهُونَ

جو لوگ سمجھ رکھتے ہیں ان کیلئے ہم نے اپنی آیتیں خوب تفصیل کے ساتھ بیان کر دی ہیں۔ (انعام، آیت ۹۸)

دعائے کمیل کے ایک جملے کی تشریح

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيَ الذُّنُوبَ الَّتِي تَهْتِكُ الْعِصَمَ

اے اللہ! میرے ان گناہوں کو معاف کردے جو تقویٰ کی حالت کے زائل ہونے یا عزت کے زائل ہونے کا باعث ہیں

عِصَم؟ کسے کہتے ہیں

یہ عِصمۃ کی جمع ہے اور اسکے معنی ہیں:

رکنا، بچاؤ، گناہوں سے بچنے کا ملکہ، حفاظت، ڈھال۔

اس دعا میں اس سے مراد یہ ہے کہ:

تقویٰ کی ایسی حالت جو انسان کو اللہ کی نافرمانی سے روکتی ہے۔

اللہ کا دنیا اور آخرت میں بندہ کے عیوب کو چھپانا اور اس کے عیوب کا پردہ رکھنا۔

هَتْكُ الْعِصَمِ؟ کا کیا مطلب ہے

ھتک یعنی پردے یا کپڑے کا پھٹ جانا اور ٹکڑے ٹکڑے ہوجانا

یہاں معنی یہ ہیں کہ تقویٰ کی حالت کا زائل ہونا یا انسان کی عزت پر عیب لگنا اور اللہ کی طرف سے اس کے عیوب پر پڑے پردے کا زائل ہوجانا

وہ کونسے گناہ ہیں جو تقویٰ کی حالت کے زائل ہونے یا انسان کی عزت کے زائل ہونے کا باعث بنتے ہیں؟

امام زین العابدین علیہ السلام کی روایت میں آیا ہے:

حوالہ: معانی الاخبار، شیخ صدوق

شراب پینا

جوا کھیلنا

لوگوں کی برائیاں ذکر کرنا

بیہودہ مذاق اور فالتو گفتگو کرنا

گمراہ لوگوں کے ساتھ بیٹھنا

دعائے کمیل کے ایک جملے کی تشریح

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيَ الذُّنُوبَ الَّتِي تُنْزِلُ النِّقَمَ

اے اللہ! میرے ان گناہوں کو معاف کر دے جو عذاب نازل ہونے کا باعث بنتے ہیں

نِقَم؟ کسے کہتے ہیں

یہ نقمۃ کی جمع ہے جس کے معنی سزا اور عذاب کے ہیں۔

وہ گناہ جو نقمت کو نازل کرتے ہیں:

یہ وہ گناہ ہیں جو انسان پر اللہ کا عذاب نازل ہونے کا باعث بنتے ہیں۔

کچھ گناہ اور ان کے عذاب

رسولؐ سے ایک حدیث میں چند گناہ اور ان کے عذاب ذکر ہوئے ہیں

(بحار الانوار، ج 70)

عہد و پیمان کا توڑنا

اللہ ایسے گناہگاروں پر دشمن کو مسلط کر دیتا ہے

زنا کا ظاہر ہونا

ایسے گناہگاروں کے درمیان موت پھیل جاتی ہے

وزن میں کمی کرکے دھوکہ دینا

اللہ ایسے گناہگاروں کو رزق سے محروم کر دیتا ہے اور قحط سالی میں مبتلا کر دیتا ہے

اللہ کے حکم کے خلاف فیصلہ

ایسے گناہگاروں کے درمیان فقیری پھیل جاتی ہے

زکات ادا نہ کرنا

ایسے لوگوں پر بارش نازل نہیں ہوتی

قَالَ ع الکذب یردی مصاحبه وینجی مجانبه.
حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: جھوٹ اپنے ساتھی کو نابود کر دیتا ہے اور
جو اس سے دوری اختیار کرتا ہے اسے نجات دلاتا ہے۔ (غرر الحکم و درر الکلم، ص ۸۵)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ آلِ مُحَمَّدٍ وَّ عَجِّلْ فَرَجَهُمْ

باب سوم: تعقیباتِ نماز

تسبیح حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا

طریقہ:

۳۴ مرتبہ (اللہ اکبر)، ۳۳ مرتبہ (الحمد للہ)، ۳۳ مرتبہ (سبحان اللہ)

اہمیت، ثواب اور فضیلت:

تسبیح فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا تعقیبات نماز میں سب سے افضل ہے۔ اس تسبیح کو واجب نماز کے بعد، سونے سے پہلے، آئمہ معصومین علیہم السلام کی زیارت سے پہلے پڑھنے کی تاکید آئی ہے۔ اس کو ترک کرنے سے اجتناب کرنا چاہیے۔ اس کو انجام دیتے وقت خشوع و خضوع رکھنا چاہیے۔

☆ امام باقر علیہ السلام فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ کی عبادت میں تسبیح فاطمہ سلام اللہ علیہا سے بہتر کوئی حمد نہیں ہے کیونکہ اگر اس سے بہتر کوئی چیز ہوتی تو رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب سے پہلے بی بی فاطمہ سلام اللہ علیہا کو عطا کرتے۔[1]

☆ امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں: ہر روز ہر نماز کے بعد تسبیح فاطمہ سلام اللہ علیہا میرے لئے ہر روز ہزار رکعت نماز پڑھنے کے مقابلے میں زیادہ پسندیدہ ہے۔[2]

۱۔ اصول کافی ج ۳، ص ۳۴۳

۲۔ اصول کافی ج ۳، ص ۳۴۳

قَالَ ع ثَمَرَةُ الْكَذِبِ الْمَهَانَةُ فِي الدُّنْيَا وَ الْعَذَابُ فِي الْآخِرَةِ.
حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: جھوٹ بولنے کا نتیجہ دنیا میں ذلت وخواری اور آخرت میں عذاب ہے۔
(عیون الحکم والمواعظ (لیثی): ص ۲۰۹)

مقامِ معرفتِ تسبیح فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا

جب اللہ اکبر ۳۴ مرتبہ کہو تو:

۱۔ اسکی ذات وصفات کو اپنی توصیفات وتصورات سے بالاتر جانو۔

۲۔ اسکے لامحدود علم کا عقیدہ جگاؤ۔

۳۔ اسکی ہر چیز پر قدرت واختیار کو باور کرو۔

۴۔ اسکی ہر چیز تک رسائی اور پکڑ کو دل سے تسلیم کرو۔

۵۔ اسکے علاوہ کسی کو بھی اپنی زندگی پر اثر انداز نہ سمجھو۔

جب الحمدللہ ۳۳ مرتبہ کہو تو مانو کہ:

۱۔ صرف وہی تعریف کا اہل ہے۔

۲۔ عبادت بھی اسی کی ہو سکتی ہے۔

۳۔ مدد بھی صرف وہی کر سکتا ہے۔

۴۔ ساری نعمتیں اسی کی دی ہوئی ہیں۔

۵۔ اسکی شکر گزاری یہ ہے کہ ہم مان لیں کہ ہرگز اسکا شکر ادا نہیں کر سکتے۔

جب سبحان اللہ ۳۳ مرتبہ کہو تو مانو کہ:

۱۔ وہ ہر عیب ونقص سے پاک ومبرا ہے۔

۲۔ وہ بے شک جسم وجسمانیات اور مادیات سے بری اور بے نیاز ہے۔

۳۔ ہر کمال اور ہر حسن اسی کا بنا ہوا ہے۔

۴۔ اس نے کوئی شئے بے کار اور عبث نہیں بنائی۔

۵۔ اور ہر چیز کی بازگشت اسی کی جانب ہے۔

قَالَ ع عَاقِبَةُ الْكِذْبِ مَلَامَةٌ وَنَدَامَةٌ.
حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: جھوٹ کا انجام ملامت وندامت ہے۔
(عیون الحکم والمواعظ (للیثی)؛ ص ۳۴۲)

تسبیحِ فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا پڑھتے وقت ان مثالوں پر غور کریں

اللہ اکبر (یعنی اللہ اس سے بڑا ہے کہ اس کی توصیف کی جا سکے)

۱۔ اللہ میرے تمام وجود سے بڑا ہے کہ اسے مجھے مارنے میں کتنی دیر لگے گی۔

۲۔ اللہ زمین و آسمان سے بڑا ہے کہ بڑے بڑے پہاڑوں کو ملی سیکنڈ سے بھی کم میں ریزہ ریزہ کر دیتا ہے۔

۳۔ اللہ تمام انسانوں سے بڑا ہے کہ سات ارب انسان بھی مل کر اسکو سجدہ کریں تو بھی اسکو کچھ نہیں دے سکتے وہ ہی سب کو دیتا ہے۔

۴۔ اللہ فرشتوں سے بھی بڑا ہے کہ بے شمار فرشتے کھربوں سال سے اس کی تسبیح و تھلیل میں مشغول ہیں۔

۵۔ اللہ پوری کائنات سے بڑا ہے کہ کائنات رہے نہ رہے اسکے وجود میں کوئی فرق نہیں پڑے گا۔

الحمد للہ (تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جس نے تمام نعمتیں دی ہیں)

۱۔ اولاد کی نعمت پر اللہ کی تعریف ہے۔

۲۔ زندگی کی نعمت پر اللہ کی تعریف ہے۔

۳۔ اس نے مسلمان گھر میں پیدا کیا اس پر اللہ کی تعریف ہے۔

۴۔ مشکلات میں ڈال کے خود ہی نکالنے پر اللہ کی تعریف ہے۔

۵۔ مجھے جسم اور صحت دینے پر اللہ کی تعریف ہے۔

قَالَ ع اَلْكَذِبُ شَيْنُ اللِّسَانِ.
حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: جھوٹ زبان کا عیب ہے۔
(عیون الحکم والمواعظ (لیثی)؛ص ۴۷)

سبحان اللہ (خدا ہر عیب سے پاک ہے)

۱۔ میرے وجود میں بے شمار عیب ہیں پھر بھی غرور کرتا ہوں اور خود کو لوگوں سے اچھا سمجھتا ہوں جبکہ خدا ہر عیب سے پاک ہے۔

۲۔ میں نے زندگی میں کئی انسانوں کی حق تلفی کی ہے مگر خدا ہر عیب سے پاک ہے۔

۳۔ میں اپنے ساتھ کیے ہوئے کسی شخص کے بُرے کام کو اس کی معافی مانگنے کے بعد بھی معاف نہیں کرتا مگر خدا اس عیب سے بھی پاک ہے۔

۴۔ میں اپنے اوپر احسان کرنے والے دوستوں کو بھول جاتا ہوں مگر خدا ہر عیب سے پاک ہے۔

۵۔ مجھے اپنے وقت کو فضول کام میں گزارنے سے اور زندگی کے تیزی سے ختم ہونے کا احساس نہیں مگر خدا ہر عیب سے پاک ہے۔

تسبیحِ فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا سے بچوں کی تربیت

عَنْ أَبِي هَارُونَ الْمَكْفُوفِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ ﷺ قَالَ: يَا أَبَا هَارُونَ إِنَّا نَأْمُرُ صِبْيَانَنَا بِتَسْبِيحِ فَاطِمَةَ عليها السلام كَمَا نَأْمُرُهُمْ بِالصَّلَاةِ فَالْزَمْهُ فَإِنَّهُ لَمْ يَلْزَمْهُ عَبْدٌ فَشَقِيَ [1]

ابو ہارون سے امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: اے ابو ہارون! ہم اپنے بچوں کو تسبیحِ فاطمہ سلام اللہ علیہا کا اسی طرح حکم دیتے ہیں جس طرح انہیں نماز کا حکم دیتے ہیں تو تم بھی اس کی پابندی کیا کرو کیونکہ جو شخص اس کی پابندی نہ کرے وہ شقی انسان ہے۔

---

[1]. الکافی (ط-الإسلامیة)؛ ج ۳، ص ۳۴۳

قَالَ ع يَكْتَسِبُ الْكَاذِبُ بِكَذِبِهِ ثَلَاثاً: سَخَطَ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَ اسْتِهَانَةَ النَّاسِ بِهِ وَ مَقْتَ الْمَلَائِكَةِ لَهُ.

حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: جھوٹا شخص اپنے جھوٹ کی وجہ سے تین چیزیں حاصل کرتا ہے: ۱۔ اپنے اوپر خدا کا غضب؛ ۲۔ لوگوں کا اسے ذلیل سمجھنا؛ ۳۔ فرشتوں کی دشمنی۔ (عیون الحکم والمواعظ (لیثی)؛ ص ۵۵۰)

دُعا بعد از ہر نماز

ہر نماز کے بعد اس دُعا کے پڑھنے کی بہت فضیلت ہے

اَللّٰهُمَّ اهْدِنِي مِنْ عِنْدِكَ وَأَفِضْ عَلَيَّ مِنْ فَضْلِكَ وَانْشُرْ عَلَيَّ مِنْ

اے معبود! تو مجھے اپنی طرف سے ہدایت دے مجھ پر اپنا فضل وکرم جاری رکھ مجھ پر اپنی رحمت کی چادر

رَحْمَتِكَ وَأَنْزِلْ عَلَيَّ مِنْ بَرَكَاتِكَ

تان دے اور مجھ پر اپنی برکتیں نازل فرما۔

تعقیبِ نمازِ صبح

یہ دُعا بعد از نمازِ صبح، دنیا و آخرت کے متعدد مفادات کی حامل ہے۔

اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ عَلَيْكَ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ

خداوندا! محمد وآل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جو تجھ پر حق ہے میں اس کے واسطے سے سوال کرتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وآل

مُحَمَّدٍ وَاجْعَلِ النُّورَ فِي بَصَرِي وَالْبَصِيرَةَ فِي دِينِي وَالْيَقِينَ فِي قَلْبِي

محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اپنی رحمت نازل فرما کہ میری آنکھوں میں نور، میرے دین میں بصیرت، میرے دل میں

وَالْإِخْلَاصَ فِي عَمَلِي وَالسَّلَامَةَ فِي نَفْسِي وَالسَّعَةَ فِي رِزْقِي وَالشُّكْرَ لَكَ

یقین، میرے عمل میں اخلاص، میرے نفس میں سلامتی اور میرے رزق میں کشادگی عطا فرما اور جب تک

أَبَداً مَا أَبْقَيْتَنِي

زندہ رہوں مجھے اپنے شکر کی توفیق دیتا رہ۔

قَالَ ع اتَّقُوا الْكَذِبَ الصَّغِيرَ مِنْهُ وَالْكَبِيرَ فِي كُلِّ جِدٍّ وَهَزْلٍ فَإِنَّ الرَّجُلَ إِذَا كَذَبَ فِي الصَّغِيرِ اجْتَرَىٰ عَلَى الْكَبِيرِ امام باقر علیہ السلام نے فرمایا: جھوٹ سے ڈرو چاہے چھوٹا ہو یا بڑا، مذاق میں ہو یا سنجیدگی میں کیونکہ جب بھی کوئی چھوٹا جھوٹ بولتا ہے تو بڑے جھوٹ بولنے کی جرأت پیدا ہو جاتی ہے۔(عیون الحکم والمواعظ (لیثی)، ص ۵۵۰)

تعقیبِ نمازِ ظہر

پہلی دُعا

لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ الْعَظِيمُ الْحَلِيمُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيمُ

خدائے عظیم وحلیم کے سوا کوئی معبود نہیں، ربِ عرش بریں کے سوا کوئی سزاوار عبادت نہیں۔ تمام حمد عالمین

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مُوجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَعَزَائِمَ

کے پالنے والے خدا ہی کیلئے ہے، اے خدا میں تجھ سے تیری رحمت اور یقینی مغفرت کے اسباب کا سوال

مَغْفِرَتِكَ وَالْغَنِيمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ إِثْمٍ اَللّٰهُمَّ لَا تَدَعْ

کرتا ہوں، ہر نیکی سے حصہ پانے اور ہر گناہ سے بچاؤ کا طلب گار ہوں، اے معبود! میرے ذمہ کوئی ایسا

لِي ذَنْباً إِلَّا غَفَرْتَهُ وَلَا هَمّاً إِلَّا فَرَّجْتَهُ وَلَا سُقْماً إِلَّا شَفَيْتَهُ وَلَا عَيْباً

گناہ نہ چھوڑ جسے تو معاف نہ کرے، کوئی غم نہ دے جسے تو دور نہ کر دے، بیماری نہ دے مگر شفا عطا کر دے

إِلَّا سَتَرْتَهُ وَلَا رِزْقاً إِلَّا بَسَطْتَهُ وَلَا خَوْفاً إِلَّا آمَنْتَهُ وَلَا سُوءً إِلَّا

عیب نہ لگا مگر وہ جسے تو پوشیدہ رکھے، رزق نہ دے مگر وہ جس میں فراخی عطا کرے، خوف نہ ہو مگر جس سے تو

صَرَفْتَهُ وَلَا حَاجَةً هِيَ لَكَ رِضاً وَلِيَ فِيهَا صَلَاحٌ إِلَّا قَضَيْتَهَا يَا أَرْحَمَ

امن عطا کرے، برائی نہ آئے مگر وہ جسے تو ہٹا دے، کوئی حاجت نہ ہو مگر جسے تو پورا فرمائے اور اس میں

الرَّاحِمِينَ آمِينَ رَبَّ الْعَالَمِينَ

تیری رضا اور میری بہتری ہو، اے سب سے زیادہ رحم کرنیوالے۔ آمین اے عالمین کے پالنے والے

قَالَ ع اَلْکِذْبُ یُزْرِی بِالْاِنْسَانِ

امام علی علیہ السلام نے فرمایا: جھوٹ انسان کو عیب دار بنا دیتا ہے۔

(عیون الحکم والمواعظ (لیثی)، ص ۱۸)

دوسری دُعا

نماز ظہر کی تعقیبات میں یہ دُعا بھی ماثورہ ہے۔

اَللّٰهُمَّ اِنْ عَظُمَتْ ذُنُوبِي فَأَنْتَ أَعْظَمُ، وَاِنْ كَبُرَ تَفْرِيطِي فَأَنْتَ أَكْبَرُ، وَ

اے معبود! اگر میرا گناہ بڑا ہے تو تیری ذات سب سے بلند ہے۔ اگر میری کوتاہی بڑی ہے تو تیری ذات

إِنْ دَامَ بُخْلِي فَأَنْتَ أَجْوَدُ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي عَظِيمَ ذُنُوبِي بِعَظِيمِ عَفْوِكَ،

بزرگ تر ہے اور اگر میرا بخل دائمی ہے تو، تو زیادہ دینے والا ہے اے اللہ! اپنے عظیم عفو سے میرے بڑے

وَ كَثِيرَ تَفْرِيطِي بِظَاهِرِ كَرَمِكَ، وَاقْمَعْ بُخْلِي بِفَضْلِ جُودِكَ

گناہ بخش دے، اپنے کرم سے میری، بہت سی کوتاہیاں معاف کر اور اپنے فضل اور عطا سے میرا بخل دور کر

اَللّٰهُمَّ مَا بِنَا مِنْ نِعْمَةٍ فَمِنْكَ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ

یا خدایا! ہمارے پاس جو نعمت ہے وہ تیری طرف سے ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔

أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ

میں تجھ سے بخشش چاہتا اور تیرے حضور توبہ کرتا ہوں۔

تعقیب نماز عصر

پہلی دُعا

أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيمُ

اس خدا سے بخشش چاہتا ہوں جسکے سوا کوئی معبود نہیں وہ زندہ و پائندہ ہے بڑے رحم والا مہربان

قَالَ ع اِعْمَلْ تَدَّخِرْ.
امام علی علیہ السلام نے فرمایا: عمل کر و تا کہ آخرت کیلئے ذخیرہ ہو جائے۔
(غرر الحکم و درر الکلم، ص ۸۱۷)

ذُو الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ وَأَسْأَلُهُ أَنْ يَتُوبَ عَلَيَّ تَوْبَةَ عَبْدٍ ذَلِيلٍ خَاضِعٍ

صاحب جلال واکرام ہے، میں اس سے سوال کرتا ہوں کہ وہ اپنے عاجز خاضع

فَقِيرٍ بَائِسٍ مِسْكِينٍ مُسْتَكِينٍ مُسْتَجِيرٍ لَا يَمْلِكُ لِنَفْسِهِ نَفْعاً وَلَا ضَرّاً

محتاج مصیبت زدہ مسکین بے چارہ طالب پناہ بندے کی توبہ قبول فرمائے جو اپنے نفع ونقصان کا مالک نہیں

وَلَا مَوْتاً وَلَا حَيَاةً وَلَا نُشُوراً

ہے اور نہ ہی اپنی موت وحیات اور آخرت پر اختیار رکھتا ہے۔

دوسری دُعا

نمازِ عصر کی تعقیبات میں یہ دُعا بھی وارد ہوئی ہے

اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ، وَمِنْ قَلْبٍ لَا يَخْشَعُ، وَمِنْ عِلْمٍ

اے معبود میں سیر نہ ہونے والے نفس، خوف نہ رکھنے والے دل، نفع نہ دینے والے علم، قبول نہ ہونے والی

لَا يَنْفَعُ، وَمِنْ صَلَاةٍ لَا تُرْفَعُ، وَمِنْ دُعَاءٍ لَا يُسْمَعُ، اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ

نماز اور نہ سنی جانے والی دُعا سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ اے معبود! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ مجھے

الْيُسْرَ بَعْدَ الْعُسْرِ وَالْفَرَجَ بَعْدَ الْكَرْبِ وَالرَّخَاءَ بَعْدَ الشِّدَّةِ اَللّٰهُمَّ

مشکل کے بعد آسانی، دکھ کے بعد سکھ اور تنگی کے بعد فراخی دے۔ یا خدایا! ہمارے پاس جو تیری نعمت

مَا بِنَا مِنْ نِعْمَةٍ فَمِنْكَ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ

ہے وہ تیری طرف سے ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ میں تجھ سے بخشش چاہتا اور توبہ کرتا ہوں۔

قَالَ ع لَا تِجَارَةَ كَالْعَمَلِ الصَّالِحِ.
امام علی علیہ السلام نے فرمایا: عمل صالح جیسی کوئی تجارت نہیں۔
(نہج البلاغہ (صبحی صالح)، ص ۴۸۸)

تعقیبِ نماز مغرب

نماز مغرب کی تعقیب میں یہ دُعا روایت ہوئی ہے

اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مُوجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ، وَالنَّجَاةَ مِنَ

خداوندا میں تجھ سے سوال کرتا ہوں۔ تیری رحمت کے وسائل اور تیری طرف سے یقینی مغفرت آتش جہنم

النَّارِ، وَمِنْ كُلِّ بَلِيَّةٍ، وَالْفَوْزَ بِالْجَنَّةِ، وَالرِّضْوَانَ فِي دَارِ السَّلَامِ، وَجِوَارِ

سے نجات، بلاؤں سے بچانے، جنت میں داخل کیے جانے، دار السلام میں تیری خوشنودی حاصل ہونے

نَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ وَآلِهِ السَّلَامُ اَللّٰهُمَّ مَا بِنَا مِنْ نِعْمَةٍ فَمِنْكَ لَا إِلٰهَ

اور تیرے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قرب کا، خداوندا ہمارے پاس جو نعمت ہے وہ تیری طرف سے ہے

إِلَّا أَنْتَ، أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ

تیرے سوا کوئی معبود نہیں میں تجھ سے بخشش چاہتا اور تیرے حضور توبہ کرتا ہوں۔

تعقیبِ نماز عشاء

نماز عشاء کی تعقیب میں یہ دُعا ماثورہ ہے

اَللّٰهُمَّ إِنَّهُ لَيْسَ لِي عِلْمٌ بِمَوْضِعِ رِزْقِي، وَإِنَّمَا أَطْلُبُهُ بِخَطَرَاتٍ تَخْطُرُ عَلَى

خداوندا! مجھے اپنی روزی کے مقام کا علم نہیں اور میں اسے اپنے خیال کے تحت ڈھونڈتا ہوں پس میں طلب

قَلْبِي فَأَجُولُ فِي طَلَبِهِ الْبُلْدَانَ، فَأَنَا فِيمَا أَنَا طَالِبٌ كَالْحَيْرَانِ، لَا أَدْرِي

رزق میں شہر و دیار کے چکر کاٹتا ہوں پس میں جس کی طلب میں ہوں اس میں سرگرداں ہوں اور میں نہیں

قَالَ ع بِالْعَمَلِ یُحْصَلُ الثَّوَابُ لَا بِالْکَسَلِ.
امام علی علیہ السلام نے فرمایا: عمل (کام و کوشش) کے ذریعہ ثواب حاصل ہوتا ہے نہ کہ سستی و کاہلی سے۔
(عیون الحکم والمواعظ (لیثی)؛ ص ۱۸۶)

أَفِي سَهْلٍ هُوَ أَمْ فِي جَبَلٍ، أَمْ فِي أَرْضٍ أَمْ فِي سَمَاءٍ، أَمْ فِي بَرٍّ أَمْ فِي بَحْرٍ،

جانتا کہ آیا میرا رزق صحرا میں ہے یا پہاڑ میں زمین میں ہے یا آسمان میں، خشکی میں ہے یا تری میں، کس

وَعَلَىٰ يَدَيْ مَنْ، وَمِنْ قِبَلِ مَنْ، وَقَدْ عَلِمْتُ أَنَّ عِلْمَهُ عِنْدَكَ، وَأَسْبَابَهُ

کے ہاتھ اور کس کی طرف سے ہے اور میں جانتا ہوں کہ اسکا علم تیرے پاس ہے اسکے اسباب تیرے قبضے

بِيَدِكَ، وَأَنْتَ الَّذِي تَقْسِمُهُ بِلُطْفِكَ، وَتُسَبِّبُهُ بِرَحْمَتِكَ اَللّٰهُمَّ فَصَلِّ

میں ہیں اور تو اپنے کرم سے رزق تقسیم کرتا ہے اپنی رحمت سے اس کے اسباب فراہم کرتا ہے یا خدایا

عَلَىٰ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ، وَاجْعَلْ يَا رَبِّ رِزْقَكَ لِي وَاسِعاً وَمَطْلَبَهُ سَهْلاً

محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر رحمت نازل فرما اور اے پروردگار! اپنا رزق میرے لیے وسیع کر دے اس

وَمَأْخَذَهُ قَرِيباً، وَلَا تُعَنِّنِي بِطَلَبِ مَا لَمْ تُقَدِّرْ لِي فِيهِ رِزْقاً فَإِنَّكَ غَنِيٌّ

کا طلب کرنا آسان بنا دے اور اسکے ملنے کی جگہ قریب کر دے جس چیز میں تو نے رزق نہیں رکھا مجھے اسکی

عَنْ عَذَابِي وَأَنَا فَقِيرٌ إِلَىٰ رَحْمَتِكَ، فَصَلِّ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ،

طلب کے رنج میں نہ ڈال کہ تو مجھے عذاب دینے میں بے نیاز ہے میں تیری رحمت کا محتاج ہوں پس

وَجُدْ عَلَىٰ عَبْدِكَ بِفَضْلِكَ إِنَّكَ ذُو فَضْلٍ عَظِيمٍ

محمد و آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر رحمت فرما اور اس بندے کو اپنے فضل سے حصہ عطا فرما کہ تو بڑا فضل کرنے والا ہے۔

نماز ادا کر لی ہے تو شکر کریں ورنہ فکر کریں

نماز میں جلدی کریں قضا ہونے سے پہلے، توبہ میں جلدی کریں قضاء آنے سے پہلے

دعائے کمیل کے ایک جملے کی تشریح

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيَ الذُّنُوبَ الَّتِي تُغَيِّرُ النِّعَمَ

اے اللہ! میرے وہ گناہ معاف کر دے جو نعمتوں کے زائل ہونے اور ان سے محرومی کا سبب بنتے ہیں۔

امام باقر علیہ السلام نے فرمایا:

ان اللہ قضی قضاء حتماً ألا ینعم علی العبد بنعمة فیسلبها ایاہ حتی یحدث العبد ذنبا یستحق بذلك النعمة

(الکافی، ج ۲، ص ۲۷۵)

اللہ نے حتمی فیصلہ کیا ہے کہ کسی بندے سے کسی نعمت کو نہیں چھینے گا سوائے یہ کہ بندہ ایسے گناہ کا مرتکب ہوتا ہے کہ جس کی وجہ سے بلا و عذاب کا مستحق ٹھہرتا ہے۔

وہ کونسے گناہ ہیں جو نعمتوں کے زائل ہونے کا سبب بنتے ہیں؟

لوگوں پر ظلم کرنا

نیکی کے کاموں کو روکنا

ناشکری اور نعمتوں کی قدر نہ کرنا

(امام زین العابدین علیہ السلام۔ وسائل الشیعہ)

گناہ کے ذریعے نعمتیں کیسے زائل ہوتی ہیں؟

رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث میں وارد ہوا ہے کہ:

(حوالہ: بحار الانوار ج ۷۳)

جب انسان گناہ کرتا ہے

تو جو علم اس نے حاصل کیا ہوتا ہے وہ سب بھول جاتا ہے

پھر وہ نماز شب کی توفیق سے محروم ہو جاتا ہے

پھر اس رزق سے محروم ہو جاتا ہے جس سے وہ بہرہ مند ہوتا تھا

حبسِ دعا؟ کیا ہے

حبسِ دعا سے مراد ہے:

دعا کا پلٹ جانا، ردّ ہو جانا، اور قبول نہ ہونا

وہ گناہ جو دعا کے قبول نہ ہونے کا باعث بنتے ہیں

جیسا کہ امام سجاد علیہ السلام سے روایت ہے

حوالہ: معانی الاخبار، شیخ صدوق

نفس میں خباثت کا ہونا

یعنی بُری صفات کو اپنے اندر مخفی رکھنا جیسے تکبر، حسد، بغض و کینہ

بھائیوں کے ساتھ منافقت برتنا

نیت کا خالص نہ ہونا

مثلاً: ریاکاری کی نیت یا گناہ انجام دینے کی نیت

گالیاں بکنا اور فحش کلامی کرنا

کوئی بھی ایسا لفظ کہنا جو عرف میں بہت گندا سمجھا جاتا ہو اور غالباً دوسروں کی ناموس یا عزت تک پہنچنے کا معنی رکھتا ہو

واجب نماز کے ادا کرنے میں اتنی دیر لگانا کہ وقت ہی نکل جائے

اللہ کے دعا سننے یا قبول کرنے کا انکار کرنا

یعنی اللہ کے دعا قبول کرنے کا عقیدہ و ایمان نہ ہونا

اللہ کے قریب کرنے والے کاموں مثلا نیکی اور صدقے کو چھوڑ دینا

قَالَ ع بِالْعَمَلِ تُحْصَلُ الْجَنَّةُ لَا بِالْأَمَلِ۔
امام علی علیہ السلام نے فرمایا: جنت عمل سے ملتی ہے نہ کہ امید سے۔
(غرر الحکم ودرر الکلم، ص ۳۰۲)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ وَّعَجِّلْ فَرَجَهُمْ

باب چہارم: دُعائیں واذکار

دُعا کی بہت اہمیت ہے اور آئمہ معصومین علیہم السلام سے کثیر تعداد میں دُعائیں منقول ہوئی ہیں۔ ہر نماز کے بعد سمجھ کر، معرفت اور خلوصِ نیت کے ساتھ دُعا کرنی چاہیے۔

قرآن مجید کے واجب سجدہ کا ذکر

جب انسان قرآن کا واجب یا مستحب سجدہ کرے تو اگرچہ کچھ نہ پڑھے تب بھی کافی ہے

امیر المومنین علی علیہ السلام قرآن کے واجب سجدوں میں یہ ذکر پڑھتے: (من لا یحضرہ الفقیہ، ج۱، ص:۳۰۶)

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ حَقًّا حَقًّا، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اِيْمَانًا وَّ تَصْدِيْقًا،

نہیں ہے کوئی معبود سوائے اللہ کے جو واقعی حق ہے، نہیں ہے کوئی معبود سوائے اللہ کے ایمان اور تصدیق کے ساتھ،

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ عُبُوْدِيَّةً وَّرِقًّا، سَجَدْتُ لَكَ يَارَبِّ تَعَبُّدًا وَّ رِقًّا، لَا

نہیں ہے کوئی معبود سوائے اللہ کے، میں اس کا بندہ اور غلام ہوں، میرے پروردگار میں نے تجھ کو سجدہ کیا ہے خود کو بندہ

مُسْتَنْكِفًا وَّلَا مُسْتَكْبِرًا، بَلْ اَنَا عَبْدٌ ذَلِيْلٌ ضَعِيْفٌ خَائِفٌ مُّسْتَجِيْرٌ

اور غلام سمجھتے ہوئے، مجھے کوئی غرور اور گھمنڈ نہیں ہے، میں تو ایک بندہ ذلیل اور خائف ہوں اور تجھ سے پناہ چاہتا ہوں

سجدۂ شکر کا ذکر

شُكْرًا لِلّٰهِ شُكْرًا لِلّٰهِ شُكْرًا لِلّٰهِ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ، عَفْوًا عَفْوًا

اللہ کا شکر، اللہ کا شکر، اللہ کا شکر، تمام تعریفیں اس اللہ کیلئے ہیں جو عالمین کا رب ہے، معافی مانگتا ہوں معافی مانگتا ہوں

قَالَ ع: مَنْ عَمِلَ بِمَا يَعْلَمُ عَلَّمَهُ اللهُ مَا لَا يَعْلَمُ.
امام باقر علیہ السلام نے فرمایا: جو شخص جو کچھ جانتا ہے اس پہ عمل کرے تو پروردگار عالم اسے وہ بھی سکھادے گا جو نہیں جانتا۔
(اعلام الدین فی صفات المؤمنین ، ص ۳۰۱)

قنوت میں دُعائے کلمات فرج

لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللهُ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللهُ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ سُبْحَانَ اللهِ

نہیں ہے معبود مگر اللہ جو بردبار اور سخی ہے، نہیں ہے معبود مگر اللہ جو بلند و بزرگ تر ہے، پاک تر ہے اللہ جو

رَبِّ السَّمٰوَاتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْأَرَضِينَ السَّبْعِ وَمَا فِيهِنَّ وَمَا بَيْنَهُنَّ

مالک ہے سات آسمانوں کا اور مالک ہے سات زمینوں کا اور جو کچھ ان میں ہے اور جو کچھ ان کے درمیان

وَمَا تَحْتَهُنَّ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، وَالصَّلَاةُ

ہے اور جو کچھ ان کے نیچے ہے اور عظمت والے عرش کا مالک ہے، حمد ہے، اللہ کے لیے جو عالمین کا رب

عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ الطَّيِّبِينَ

ہے اور درود ہو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان کی پاک آل علیہم السلام پر۔

دُعا بعداز نماز

اِلٰهِيْ بِأَخَصِّ صِفَاتِكَ وَبِعِزِّ جَلَالِكَ

میرے اللہ! تجھے تیری صفات میں سب سے مخصوص صفت کا واسطہ اور تیرے جلال کی عزت کا واسطہ

وَبِأَعْظَمِ أَسْمَآئِكَ وَبِعِصْمَةِ أَنْبِيَآئِكَ وَبِنُوْرِ أَوْلِيَآئِكَ

اور تیرے اسم اعظم کا واسطہ اور تیرے انبیاء کی عصمت کا واسطہ اور تیرے اولیاء کے نور کا واسطہ

وَبِدَمِ شُهَدَآئِكَ وَبِمِدَادِ عُلَمَآئِكَ وَبِدُعَآءِ صُلَحَآئِكَ

اور تیرے شہداء کے خون کا واسطہ اور تیرے علماء کی سیاہی کا واسطہ اور تیرے صالح بندوں کی دُعا کا واسطہ

قَالَ ع: مَنْ عَمِلَ عَلَى غَيْرِ عِلْمٍ مَا يُفْسِدُ أَكْثَرَ مِمَّا يُصْلِحُ.
امام محمد تقی علیہ السلام نے فرمایا: جو شخص بغیر علم کے عمل انجام دیتا ہے تو وہ صحیح کرنے سے زیادہ خراب کر دیتا ہے۔
(بحار الانوار (طـ بیروت)؛ ج ۷۵؛ ص ۳۶۴)

وَبِمُنَاجَاتِ فُقَرَائِكَ نَسْئَلُكَ زِيَادَةً فِي الْعِلْمِ

اور تیرے فقراء کی مناجات کا واسطہ، ہم تجھ سے سوال کرتے ہیں کہ ہمارے علم میں اضافہ فرما،

وَصِحَّةً فِي الْجِسْمِ وَطُولًا فِي الْعُمْرِ فِي طَاعَتِكَ وَسِعَةً فِي الرِّزْقِ

ہمارے جسم کو صحت بخش، ہماری عمر کو تیری اطاعت میں طولانی کر، ہمارے رزق میں برکت دے،

وَتَوْبَةً قَبْلَ الْمَوْتِ وَرَاحَةً عِنْدَ الْمَوْتِ وَمَغْفِرَةً بَعْدَ الْمَوْتِ

موت سے پہلے توبہ کی توفیق دے، موت کے وقت راحت دے، موت کے بعد مغفرت فرما،

وَنُورًا فِي الْقَبْرِ وَنَجَاةً مِّنَ النَّارِ وَدُخُولًا فِي الْجَنَّةِ

قبر میں نور دے، آگ سے نجات دے، جنت میں داخل فرما،

وَعَافِيَةً مِنْ كُلِّ بَلَآءِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْآخِرَةِ

دنیا اور عذاب آخرت کی ہر بلاء سے عافیت بخش،

بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَأَهْلِ بَيْتِهِ الطَّيِّبِينَ الطَّاهِرِينَ.

محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور انکے پاک اہلبیت کے وسیلے سے (ہماری دُعاؤں کو قبول فرما)۔

دُعائے اویس قرنی رضی اللہ عنہ

امام علی علیہ السلام نے حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ کو فرمایا: جو بھی اس دُعا کو پڑھے اللہ اس کے گناہ بخش دے گا، رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس عورت کو بچے کی ولادت کے وقت مشکل ہو اس کے سامنے اس دُعا کو پڑھا جائے تو اللہ اس کیلئے بچے کی ولادت کو آسان کر دے گا۔ (مہج الدعوات ومنہج العبادات، ص ۱۰۳)

قَالَ ص كُلُّ عِلْمٍ وَبَالٌ عَلٰى صَاحِبِهٖ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا مَنْ عَمِلَ بِهٖ.
رسول ﷺ نے فرمایا: ہر علم روز قیامت اپنے صاحب کے لئے وبال ہے سوائے اسکے جس نے اپنے علم پر عمل کیا ہوگا۔
(منیۃ المرید، ص ۱۳۵)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے

يَا سَلَامُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ الطَّاهِرُ

اے سلامتی اور امان دینے والے، نگہبانی کرنے والے، غلبے والے، جبروت والے، بزرگی والے، پاک،

الْمُطَهِّرُ الْقَاهِرُ الْقَادِرُ الْمُقْتَدِرُ يَا مَنْ يُنَادٰى مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيْقٍ

دوسروں کو پاک کرنے والے، صاحب غلبہ، صاحب قدرت، صاحب اقتدار، اے وہ جسے تمام گہری کھائیوں

بِأَلْسِنَةٍ شَتّٰى وَ لُغَاتٍ مُخْتَلِفَةٍ وَ حَوَائِجَ أُخْرٰى يَا مَنْ لَا يَشْغَلُهٗ شَأْنٌ عَنْ شَأْنٍ

سے مختلف زبانوں اور بولیوں سے مختلف حاجتوں کیلئے پکارا جاتا ہے، اے وہ جسے ایک کام دوسرا کام کرنے

أَنْتَ الَّذِيْ لَا تُغَيِّرُكَ الْأَزْمِنَةُ وَ لَا تُحِيْطُ بِكَ الْأَمْكِنَةُ وَ لَا تَأْخُذُكَ

سے نہیں روکتا، تُو ہی وہ ہے جس پر زمانوں کی تبدیلیاں اثر نہیں کر سکتے، اور کوئی مکان تیرا احاطہ نہیں کر سکتا اور

نَوْمٌ وَ لَا سِنَةٌ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ وَ يَسِّرْ لِيْ مَا أَخَافُ عُسْرَهٗ

نہ تجھے کبھی نیند آتی ہے اور نہ اُونگھ، اور آسان کردے میرے لئے وہ کام جس کے مشکل ہونے کا مجھے خوف ہے

وَ فَرِّجْ لِيْ مِنْ أَمْرِيْ مَا أَخَافُ كَرْبَهٗ وَ سَهِّلْ

اور کشادگی پیدا کردے میرے لئے اس کام میں جس کے تکلیف دہ ہونے کا مجھے خوف ہے اور آسان کردے

لِيْ مِنْ أَمْرِيْ مَا أَخَافُ حُزْنَهٗ سُبْحَانَكَ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ- إِنِّيْ

میرے لئے میرا وہ کام جس میں غم پہنچنے کا مجھے ڈر ہے، تُو پاک ہے، نہیں ہے کوئی معبود سوائے تیرے، بیشک

قَالَ ع اِعْمَلُوا اِذَا عَلِمْتُمْ.
امام علی علیہ السلام نے فرمایا: جب تم جان لو تو عمل کرو۔
(عیون الحکم والمواعظ (لیثی) ؛ص ۸۷)

كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ عَمِلْتُ سُوءًا وَ ظَلَمْتُ نَفْسِي فَاغْفِرْ لِي

میں ظالموں میں سے تھا، میں نے بُرا کام کیا، اور اپنے آپ پر ظلم کیا، پس تُو میرے گناہوں کو معاف فرما،

إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ- وَ الْحَمْدُ لِلهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ

بیشک کوئی بخشنے والا نہیں سوائے تیرے، اور تمام تعریف اس اللہ کیلئے جو عالمین کا ربّ ہے،

وَ لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ

اور نہیں ہے کوئی طاقت اور نہ کوئی قوت سوائے اللہ کے، جو بلند اور عظمت والا ہے،

وَصَلَّى اللهُ عَلَى نَبِيِّهِ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَسَلَّمَ تَسْلِيمًا

اور اللہ کی رحمت ہو اسکے نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان کی آل پر اور انکے لئے سلامتی ہو جیسا سلامتی کا حق ہے

دُعائے یستشیر

یستشیر کا معنی ہے "مشورہ طلب کرتا ہے"۔ اس دُعا کو یستشیر اس لئے کہتے ہیں کہ اس کے آغاز میں خدا کی

ایک منفرد صفت ذکر ہوئی ہے کہ وہ خدا ایسا تدبیر کرنے والا ہے کہ نہ کسی وزیر کا محتاج ہے اور نہ ہی کسی سے

مشورہ طلب کرتا ہے۔ یہ دُعا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امیر المؤمنین علیہ السلام کو تعلیم دی تھی اور انہیں صبح وشام

ہر سختی اور آسانی کے حالات میں اس کے پڑھنے اور اپنے بعد اپنے اوصیاء کو بھی اس کی تعلیم دینے کا حکم دیا تھا،

اور فرمایا کہ یہ آسمان کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے۔ جو بھی اس دُعا کو پڑھے اللہ اس کے گناہوں

کو بخش دے گا اور جس عورت کو بچے کی ولادت کے وقت مشکل ہو اس کے سامنے اس دُعا کو پڑھا جائے تو

اللہ اس کیلئے بچے کی ولادت کو آسان کر دے گا۔ (مُہج الدعوات و منہج العبادات، ص: ۱۲۴)

قَالَ ع اعْمَلُوا الْيَوْمَ تُذْخَرْ لَهُ الذَّخَائِرُ وَ تُبْلَى فِيهِ السَّرَائِرُ.
امام علی علیہ السلام نے فرمایا: عمل کرو اس دن کے لئے جس کے لئے ذخیرے جمع کئے جاتے ہیں جس دن سارے اسرار آشکار ہو جائیں گے۔ (نہج البلاغہ (صبحی صالح) ،ص ۱۷۶)

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

شروع اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْمَلِكُ الْحَقُّ الْمُبِينُ، الْمُدَبِّرُ بِلَا وَزِيرٍ، وَلَا

ساری تعریف خدا کیلئے ہے جسکے سوا کوئی معبود نہیں وہ بادشاہ حق ظاہر بظاہر ہے وہ بغیر وزیر کے اور

خَلْقٍ مِنْ عِبَادِهِ يَسْتَشِيرُ، الْأَوَّلُ غَيْرُ مَوْصُوفٍ،

مخلوق میں سے کسی کے مشورے کے بغیر نظم قائم کرنیوالا خدا ہے وہ ایسا اول ہے جسکا بیان نہیں ہو سکتا

وَالْبَاقِي بَعْدَ فَنَاءِ الْخَلْقِ، الْعَظِيمُ الرُّبُوبِيَّةِ، نُورُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرَضِينَ

اور مخلوق کے فنا ہونے کے بعد باقی رہنے والا ہے، وہ بڑا پالنے والا، آسمانوں اور زمینوں کو روشن

وَفَاطِرُهُمَا وَمُبْتَدِعُهُمَا، بِغَيْرِ عَمَدٍ خَلَقَهُمَا وَفَتَقَهُمَا فَتْقًا،

کرنے والا، انکا پیدا کرنیوالا اور انہیں بغیر ستون کے بنانے والا ہے اس نے ان دونوں کو پیدا کیا اور

فَقَامَتِ السَّمَاوَاتُ طَائِعَاتٍ بِأَمْرِهِ،

الگ الگ رکھا پس آسمان اسکی اطاعت کرتے ہوئے اسکے حکم پر کھڑے ہو گئے

وَاسْتَقَرَّتِ الْأَرَضُونَ بِأَوْتَادِهَا فَوْقَ الْمَاءِ،

اور زمینیں اپنی میخوں کے سہارے پانی کے اوپر ٹھہر گئی

ثُمَّ عَلَا رَبُّنَا فِي السَّمَاوَاتِ الْعُلَى، الرَّحْمٰنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوَى، لَهُ مَا

پھر ہمارا پروردگار او نچے آسمانوں پر مسلط ہو گیا وہی رحمن ہر بلندی پر حاوی ہو گیا جو کچھ آسمانوں میں

قَالَ ع إِيَّاكَ وَفِعلَ القَبِيحِ فَإِنَّهُ يُقَبِّحُ ذِكرَكَ وَيُكثِرُ وِزرَكَ.
امام علی علیہ السلام نے فرمایا: ڈرو! برا فعل انجام دینے سے ڈرو کیونکہ یہ تمہارے ذکر کو برا بنا دیتا ہے اور تمہارے گناہ میں اضافہ کر دیتا ہے۔ (عیون الحکم والمواعظ (لیثی)، ص ۹۵)

فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَمَا تَحْتَ الثَّرَىٰ، فَأَنَا أَشْهَدُ

اور جو کچھ زمین میں ہے، جو کچھ انکے درمیان اور جو کچھ زیر زمین موجود ہے اُسی کا ہے پس میں گواہی

بِأَنَّكَ أَنْتَ اللهُ لَا رَافِعَ لِمَا وَضَعْتَ، وَلَا وَاضِعَ لِمَا رَفَعْتَ،

دیتا ہوں کہ تُو ہی اللہ ہے، جسے تُو پست کرے اُسے کوئی بلند کرنے والا نہیں، جسے تُو بلند کرے اُسے

وَلَا مُعِزَّ لِمَنْ أَذْلَلْتَ،

کوئی پست کرنے والا نہیں ہے اور جسے تُو ذلیل کرے اسے کوئی عزت دینے والا نہیں ہے

وَلَا مُذِلَّ لِمَنْ أَعْزَزْتَ، وَلَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ،

جسے تُو عزت دے اسے کوئی ذلیل کرنے والا نہیں، جسے تُو عطا کرے اس سے کوئی روکنے والا نہیں اور

وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ،

جس سے تُو روک لے اس کو کوئی عطا کرنے والا نہیں

وَأَنْتَ اللهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ كُنْتَ إِذْ لَمْ تَكُنْ سَمَاءٌ مَبْنِيَّةٌ، وَلَا أَرْضٌ

اور تُو ہی اللہ ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے تُو موجود تھا جب آسمان بلند نہیں کیا گیا تھا اور نہ زمین

مَدْحِيَّةٌ، وَلَا شَمْسٌ مُضِيئَةٌ، وَلَا لَيْلٌ مُظْلِمٌ، وَلَا نَهَارٌ مُضِيءٌ، وَلَا بَحْرٌ

بچھائی گئی تھی اور نہ سورج چمکایا گیا تھا نہ تاریک رات اور نہ روشن دن پیدا ہوا تھا نہ سمندر موجزن تھا نہ

لُجِّيٌّ، وَلَا جَبَلٌ رَاسٍ، وَلَا نَجْمٌ سَارٍ، وَلَا قَمَرٌ مُنِيرٌ، وَلَا رِيحٌ تَهُبُّ، وَلَا

کوئی اونچا پہاڑ تھا نہ چلتا ہوا ستارہ تھا اور نہ چمکتا ہوا چاند اور نہ چلتی ہوئی ہوا تھی نہ ہی برسنے والا بادل

عَنِ الرِّضَا ع قَالَ: اَلْمَرَضُ لِلْمُؤْمِنِ تَطْهِيرٌ وَرَحْمَةٌ وَلِلْكَافِرِ تَعْذِيبٌ وَلَعْنَةٌ وَإِنَّ الْمَرَضَ لَا يَزَالُ بِالْمُؤْمِنِ حَتّٰى لَا يَكُونَ عَلَيْهِ ذَنْبٌ. امام رضا علیہ السلام نے فرمایا: بیماری مؤمن کے لئے رحمت اور گناہوں کی مغفرت اور کافر کے لئے عذاب اور لعنت ہے، بیماری مؤمن کے ساتھ رہتی ہے یہاں تک کہ اس کا کوئی گناہ باقی نہ رہے۔ (ثواب الاعمال، ص ۱۹۳)

سَحَابٌ يَسْكُبُ، وَلَا بَرْقٌ يَلْمَعُ، وَلَا رَعْدٌ يُسَبِّحُ، وَلَا رُوحٌ تَنَفَّسُ، وَلَا

تھا نہ چمکنے والی بجلی اور نہ کڑکنے والے بادل نہ سانس لینے والی روح اور نہ اڑنے والا پرندہ تھا نہ جلتی

طَائِرٌ يَطِيرُ، وَلَا نَارٌ تَتَوَقَّدُ، وَلَا مَاءٌ يَطَّرِدُ. كُنْتَ قَبْلَ كُلِّ شَيْءٍ وَكَوَّنْتَ

ہوئی آگ اور نہ بہتا ہوا پانی پس تُو ہر چیز سے پہلے تھا اور تُو نے ہر چیز کو بنایا تُو ہی ہر شے پر قادر و قدیر

كُلَّ شَيْءٍ، وَقَدَرْتَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ، وَابْتَدَعْتَ كُلَّ شَيْءٍ، وَأَغْنَيْتَ

ہے تُو نے ہر چیز کو ایجاد کیا اور انہیں غنی اور فقیر بناتا ہے

وَأَفْقَرْتَ، وَأَمَتَّ وَأَحْيَيْتَ، وَأَضْحَكْتَ وَأَبْكَيْتَ، وَعَلَى الْعَرْشِ

انہیں موت اور حیات دیتا ہے ہنساتا ہے اور رُلاتا ہے اور تُو عرش پر حاوی ہے

اسْتَوَيْتَ، فَتَبَارَكْتَ يَا اللّٰهُ وَتَعَالَيْتَ، أَنْتَ اللّٰهُ الَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ

پس تُو بابرکت ہے اے اللہ تُو بلند ہے تُو وہ اللہ ہے کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں

الْخَلَّاقُ الْمُعِينُ، أَمْرُكَ غَالِبٌ وَعِلْمُكَ نَافِذٌ، وَكَيْدُكَ غَرِيبٌ، وَوَعْدُكَ

تُو پیدا کرنے والا مدد دینے والا ہے تیرا حکم غالب تیرا علم گہرا اور تیری تدبیر عجیب ہے تیرا وعدہ سچا اور

صَادِقٌ، وَقَوْلُكَ حَقٌّ، وَحُكْمُكَ عَدْلٌ، وَكَلَامُكَ هُدًى وَوَحْيُكَ نُورٌ،

تیرا قول حق ہے اور تیرا فیصلہ عادلانہ اور تیرا کلام ہدایت والا ہے تیری وحی نور اور تیری رحمت وسیع ہے

وَرَحْمَتُكَ وَاسِعَةٌ وَعَفْوُكَ عَظِيمٌ، وَفَضْلُكَ كَثِيرٌ، وَعَطَاؤُكَ جَزِيلٌ،

تیری بخشش عظیم تیرا فضل کثیر اور تیری عطا بہت بڑی ہے

عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ع قَالَ: زَكَاةُ الْعِلْمِ أَنْ تُعَلِّمَهُ عِبَادَ اللَّهِ.
امام باقر علیہ السلام نے فرمایا: علم کی زکات خدا کے بندوں کو تعلیم دینا ہے۔
(الکافی (ط-اسلامیہ): ج ۱؛ ص ۴۱)

وَحَبْلُكَ مَتِينٌ وَ إِمْكَانُكَ عَتِيدٌ، وَجَارُكَ عَزِيزٌ، وَبَأْسُكَ شَدِيدٌ،

تیری رسی مضبوط اور تیری قدرت آمادہ ہے تیری پناہ لینے والا قوی، تیرا حملہ سخت

وَمَكْرُكَ مَكِيدٌ، أَنْتَ يَا رَبِّ مَوْضِعُ كُلِّ شَكْوَىٰ، وَحَاضِرُ كُلِّ مَلَاءٍ،

اور تیری تجویز پیچ دار ہے، اے پروردگار تُو ہر شکایت کے پہنچنے کی جگہ، ہر جماعت میں موجود اور ہر

وَشَاهِدُ كُلِّ نَجْوَىٰ، مُنْتَهَىٰ كُلِّ حَاجَةٍ، مُفَرِّجُ كُلِّ حُزْنٍ، غِنَىٰ كُلِّ

سرگوشی کا گواہ ہے، تُو ہر حاجت کی پناہ، ہر غم کو دُور کرنے والا، ہر بے چارے کا

مِسْكِينٍ، حِصْنُ كُلِّ هَارِبٍ، أَمَانُ كُلِّ خَائِفٍ، حِرْزُ الضُّعَفَاءِ، كَنْزُ

سرمایہ، ہر بھاگنے والے کیلئے قلعہ ہر ڈرنے والے کیلئے جائے امن، کمزوروں کی ڈھال

الْفُقَرَاءِ، مُفَرِّجُ الْغَمَّاءِ، مُعِينُ الصَّالِحِينَ، ذٰلِكَ اللّٰهُ رَبُّنَا لَا إِلٰهَ إِلَّا

فقیروں کا خزانہ، غموں کو مٹانے والا اور نیکوکاروں کا مددگار ہے یہی اللہ ہمارا رب ہے جسکے سوا کوئی

هُوَ، تَكْفِي مِنْ عِبَادِكَ مَنْ تَوَكَّلَ عَلَيْكَ، وَأَنْتَ جَارُ مَنْ لَاذَ بِكَ

معبود نہیں تُو اپنے ان بندوں کیلئے کافی ہے جو تجھ پر بھروسہ کرتے ہیں تُو اسکی پناہ ہے جو تیری پناہ

وَتَضَرَّعَ إِلَيْكَ، عِصْمَةُ مَنِ اعْتَصَمَ بِكَ، نَاصِرُ مَنِ انْتَصَرَ بِكَ، تَغْفِرُ

چاہے اور جو تجھ سے فریاد کرے اسکا مددگار، جو تجھ سے مدد مانگے اسکا ناصر ہے جو تیری نصرت چاہے تُو

الذُّنُوبَ لِمَنِ اسْتَغْفَرَكَ جَبَّارُ الْجَبَابِرَةِ عَظِيمُ الْعُظَمَاءِ كَبِيرُ

اسکے گناہ بخش دیتا ہے جو تجھ سے بخشش طلب کرے اسے معاف کر دیتا ہے، تُو جابروں پر غالب،

قَالَ ص لَا يَزَالُ الشَّيْطَانُ ذَعِرًا مِنَ الْمُؤْمِنِ مَا حَافَظَ عَلَى الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ لِوَقْتِهِنَّ فَإِذَا ضَيَّعَهُنَّ تَجَرَّأَ عَلَيْهِ فَأَدْخَلَهُ فِي الْعَظَائِمِ.
رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: شیطان ہمیشہ مومن سے ڈرتا ہے جب تک وہ پانچ نمازوں کے اوقات کی پابندی کرتا ہے پس جب نماز کے اوقات کو ضائع کرتا ہے تو شیطان اس پر جرأت کرتا ہے اور اسے بڑے گناہوں میں ڈال دیتا ہے۔ (وسائل الشیعہ، ج ۴، ص ۲۸)

الْكُبَرَاءِ سَيِّدُ السَّادَاتِ مَوْلَى الْمَوَالِي صَرِيخُ الْمُسْتَصْرِخِينَ مُنَفِّسٌ

بزرگوں کا بزرگ، بڑوں کا بڑا، سرداروں کا سردار آقاؤں کا آقا، دادخواہوں کا دادرس، مصیبت

عَنِ الْمَكْرُوبِينَ، مُجِيبُ دَعْوَةِ الْمُضْطَرِّينَ، أَسْمَعُ السَّامِعِينَ، أَبْصَرُ

زدوں کا غمگسار، بے قراروں کی دُعا قبول کرنے والا، سننے والوں میں زیادہ سننے والا، دیکھنے والوں

النَّاظِرِينَ، أَحْكَمُ الْحَاكِمِينَ، أَسْرَعُ الْحَاسِبِينَ، أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ، خَيْرُ

میں زیادہ دیکھنے والا، حاکموں میں زیادہ حکم کرنیوالا، جلد حساب کرنے والا، رحم کرنے والوں میں

الْغَافِرِينَ، قَاضِي حَوَائِجِ الْمُؤْمِنِينَ، مُغِيثُ الصَّالِحِينَ، أَنْتَ اللهُ لَا إِلٰهَ

زیادہ رحم والا، بخشنے والوں میں سب سے بہتر، مومنوں کی حاجات برلانے والا، نیکوکاروں کا فریادرس

إِلَّا أَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِينَ، أَنْتَ الْخَالِقُ وَأَنَا الْمَخْلُوقُ،

تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو عالموں کا رب ہے، تُو خالق ہے اور میں مخلوق ہوں

وَأَنْتَ الْمَالِكُ وَأَنَا الْمَمْلُوكُ، وَأَنْتَ الرَّبُّ وَأَنَا الْعَبْدُ، وَأَنْتَ الرَّازِقُ

تُو مالک ہے اور میں مملوک ہوں، تُو پروردگار ہے اور میں تیرا بندہ ہوں، تُو رازق ہے اور میں رزق

وَأَنَا الْمَرْزُوقُ، وَأَنْتَ الْمُعْطِي وَأَنَا السَّائِلُ، وَأَنْتَ الْجَوَادُ وَأَنَا الْبَخِيلُ،

پانے والا ہوں، تُو عطا کرنے والا اور میں مانگنے والا ہوں، تُو سخاوت کرنے والا اور میں کنجوس ہوں،

وَأَنْتَ الْقَوِيُّ وَأَنَا الضَّعِيفُ، وَأَنْتَ الْعَزِيزُ وَأَنَا الذَّلِيلُ، وَأَنْتَ الْغَنِيُّ

تُو قوّت والا ہے اور میں کمزور ہوں، تُو عزّت والا ہے اور میں ذلیل ہوں، تُو بے حاجت ہے اور

قَالَ ع: اَلصِّدْقُ أَمَانَةُ اللِّسَانِ.
امام علی علیہ السلام نے فرمایا: سچائی زبان کی امانت ہے۔
(عیون الحکم والمواعظ (لیثی)، ص ۲۷)

وَأَنَا الْفَقِيرُ وَأَنْتَ السَّيِّدُ وَأَنَا الْعَبْدُ وَأَنْتَ الْغَافِرُ وَأَنَا الْمُسِيءُ وَأَنْتَ

میں محتاج ہوں، تُو آقا ہے اور میں غلام ہوں، تُو بخشنے والا ہے اور میں گنہگار ہوں، تُو

الْعَالِمُ وَأَنَا الْجَاهِلُ وَأَنْتَ الْحَلِيمُ وَأَنَا الْعَجُولُ وَأَنْتَ الرَّحْمٰنُ وَأَنَا

علم والا ہے اور میں نادان ہوں، تُو بردبار ہے اور میں جلد باز ہوں، تُو رحم کرنے والا ہے اور میں رحم کیا

الْمَرْحُومُ وَأَنْتَ الْمُعَافِي وَأَنَا الْمُبْتَلٰى وَأَنْتَ الْمُجِيبُ وَأَنَا الْمُضْطَرُّ.

ہوا، تُو عافیت دینے والا اور میں پھنسا ہوا ہوں، تُو دُعا قبول کرنے والا اور میں بے قرار ہوں،

وَأَنَا أَشْهَدُ بِأَنَّكَ أَنْتَ اللهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ، الْمُعْطِي عِبَادَكَ بِلَا سُؤَالٍ.

اور میں گواہی دیتا ہوں کہ بے شک تُو ہی معبود ہے، تُو جو اپنے بندوں کو بن مانگے عطا کرتا ہے اور میں

وَأَشْهَدُ بِأَنَّكَ أَنْتَ اللهُ الْوَاحِدُ الْأَحَدُ الْمُتَفَرِّدُ الصَّمَدُ الْفَرْدُ وَإِلَيْكَ

گواہی دیتا ہوں کہ یقینا تُو ہی خدائے یگانہ یکتا بے مثل بے نیاز بے مثال ہے اور تیری ہی طرف

الْمَصِيرُ، وَصَلَّى اللهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَأَهْلِ بَيْتِهِ الطَّيِّبِينَ الطَّاهِرِينَ.

واپسی ہے اور خدا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور انکے اہلبیت علیہم السلام پر رحمت فرما جو پاک و پاکیزہ ہیں

وَاغْفِرْ لِي ذُنُوبِي، وَاسْتُرْ عَلَيَّ عُيُوبِي، وَافْتَحْ لِي مِنْ لَدُنْكَ رَحْمَةً

اور میرے گناہ معاف فرما اور میرے عیبوں کو چھپائے رکھ اور میرے لیے اپنی طرف سے رحمت اور

وَرِزْقًا وَاسِعًا يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ

کشادہ رزق کھول دے اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے اور سب تعریفیں اللہ ہی کیلئے ہیں

قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ ع قُولُوا الْخَيْرَ تُعْرَفُوا بِهِ وَاعْمَلُوا الْخَيْرَ تَكُونُوا مِنْ أَهْلِهِ.

امام علی علیہ السلام نے فرمایا: اچھی باتیں کرو تاکہ اس کے ذریعے تم پہچانے جاؤ اچھے کام کیا کرو تاکہ اہل خیر میں سے ہوجاؤ۔
(المحاسن: ج ۱، ص ۱۵)

رَبِّ الْعَالَمِينَ، وَحَسْبُنَا اللهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ،

جو عالمین کا رب ہے اور کافی ہے ہمارے لیے اللہ جو بہترین کارساز ہے

وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ

اور نہیں کوئی طاقت و قوت مگر وہ جو خدائے بلند و برتر سے ملتی ہے۔

دُعائے سلامتی امام زمانہ عجل اللہ فرجہ

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

اَللّٰهُمَّ كُنْ لِوَلِيِّكَ الْحُجَّةِ بْنِ الْحَسَنِ صَلَوَاتُكَ عَلَيْهِ وَعَلَى آبَائِهِ فِي هٰذِهِ

اے اللہ! اپنے ولی حجت بن حسن (ان پر اوران کے آباء پر صلوات ہو) کا اس

السَّاعَةِ وَفِي كُلِّ سَاعَةٍ وَلِيًّا وَحَافِظًا وَقَائِدًا وَنَاصِرًا وَدَلِيلًا وَعَيْنًا

لحہ میں اور ہر آنے والے لحہ میں، ان کا مددگار بن جا ،نگہبان، پیشوا، حامی، راہنما اور نگہدار بن جا

حَتّٰى تُسْكِنَهُ أَرْضَكَ طَوْعًا وَتُمَتِّعَهُ فِيهَا طَوِيلًا

یہاں تک کہ تو انہیں اپنی زمین کی حکومت دے اور مدتوں تک اس پر برقرار رکھے۔

دُعائے وحدت

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ إِلٰهًا وَاحِدًا وَ نَحْنُ لَهُ مُسْلِمُونَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ

کوئی معبود نہیں سوائے اللہ کے جو یکتا ہے اور ہم اس کے سامنے سر تسلیم خم کرتے ہیں، کوئی معبود نہیں سوائے

قَالَ النَّبِيُّ ص إِنَّ الْمَلَكَ لَيَصْعَدُ بِعَمَلِ الْعَبْدِ مُبْتَهِجاً بِهِ فَإِذَا صَعِدَ بِحَسَنَاتِهِ يَقُولُ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ اجْعَلُوهَا فِي سِجِّينٍ إِنَّهُ لَيْسَ إِيَّايَ أَرَادَ بِهَا. رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ایک فرشتہ کسی کا عمل لے کر خوش خوش اوپر جاتا ہے، جب وہ اوپر پہنچتا ہے تو خدا فرماتا ہے اس کو جہنم میں ڈال دو کیونکہ اس شخص نے یہ عمل میرے لئے نہیں کیا۔ (المحاسن؛ ج۱؛ ص۱۵)

وَ لَا نَعْبُدُ إِلَّا إِيَّاهُ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ وَ لَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ

اللہ کے، ہم اس کے سوا کسی کی عبادت نہیں کرتے، ہم اپنے دین میں مخلص ہیں، اگرچہ یہ بات مشرکین کو

لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ رَبُّنَا وَ رَبُّ آبَائِنَا الْأَوَّلِينَ

ناپسند ہو، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ ہمارا اور ہمارے آباؤ اجداد کا ربّ ہے

لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ وَحْدَهُ وَحْدَهُ أَنْجَزَ وَعْدَهُ وَ نَصَرَ عَبْدَهُ وَ أَعَزَّ

نہیں کوئی معبود مگر اللہ، وہ یکتا ہے، یکتا ہے، یکتا ہے اس نے وعدہ پورا کیا اپنے بندے کی مدد کی اپنے لشکر کو

جُنْدَهُ وَ هَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ فَلَهُ الْمُلْكُ وَ لَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي

عزت دی اور گروہوں پر غالب آیا وہ یکتا ہے حکومت اسی کی اور حمد اسی کے لیے ہے وہ زندہ کرتا ہے

وَ يُمِيتُ وَ يُمِيتُ وَ يُحْيِي وَ هُوَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ

اور موت دیتا ہے، وہی موت دیتا ہے پھر زندہ کرتا ہے، وہ ایسا زندہ ہے جس کو موت نہیں، سب خیر اس کے

وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

ہاتھ میں ہے اور وہی ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔

دُعا برائے ادائے قرض

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

یہ دُعا امیر المومنین علیہ السلام نے اپنے ایک صحابی حسین بن خالد کو لکھ کر بھیجی تھی اور فرمایا: أَعِدْ ذٰلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ فَرِيضَةٍ فَإِنَّ حَاجَتَكَ تُقْضٰى إِنْ شَاءَ اللهُ یعنی ہر واجب نماز کے بعد تین مرتبہ پڑھیں، ان شاء اللہ آپ کی حاجت پوری ہو جائے گی۔ (مکارم الأخلاق؛ ص۳۳۷)

قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ ع الْمُؤْمِنُ لَا يَغُشُّ أَخَاهُ وَلَا يَخُونُهُ وَلَا يَخْذُلُهُ وَلَا يَتَّهِمُهُ وَلَا يَقُولُ لَهُ أَنَا مِنْكَ بَرِيءٌ.

امام علی علیہ السلام نے فرمایا: مؤمن اپنے مؤمن بھائی کو دھوکہ نہیں دیتا، اس سے خیانت نہیں کرتا، اسے تنہا نہیں چھوڑتا، اس پر تہمت نہیں لگاتا اور اسے یہ بھی نہیں کہتا میرا آپ سے کوئی تعلق نہیں۔ (الخصال: ج ۲؛ ص ۶۲۲)

اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ يَا لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ بِحَقِّ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ أَنْ تَرْحَمَنِي

اے اللہ! اے وہ کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں میں تجھ سے دُعا کرتا ہوں لا الٰہ الا انت کے طفیل مجھ پر رحم

بِلَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ يَا لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ بِحَقِّ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ

کر لا الٰہ الا انت کے ذریعے، اے اللہ! اے وہ کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں میں تجھ سے دُعا کرتا ہوں لا

أَنْ تَرْضَى عَنِّي بِلَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ يَا لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ بِحَقِّ

الٰہ الا انت کے طفیل مجھ سے راضی ہو جا لا الٰہ الا انت کے ذریعے، اے اللہ! اے وہ کہ تیرے سوا کوئی

لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ أَنْ تَغْفِرَ لِي بِلَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ

معبود نہیں میں تجھ سے دُعا کرتا ہوں لا الٰہ الا انت کے طفیل میری مغفرت فرما لا الٰہ الا انت کے ذریعے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ آلِ مُحَمَّدٍ وَّ عَجِّلْ فَرَجَهُمْ

اے اللہ! رحمت نازل فرما محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و آلِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور ان کے فَرَج میں تعجیل فرما

دُعائے مغفرت

یہ دُعا ماہِ رمضان میں خصوصاً اور عام دنوں میں عموماً ہر نماز کے بعد پڑھی جا سکتی ہے۔

اَللّٰهُمَّ أَدْخِلْ عَلٰى أَهْلِ الْقُبُورِ السُّرُورَ اَللّٰهُمَّ أَغْنِ كُلَّ فَقِيرٍ

اے اللہ! قبروں میں دفن شدہ لوگوں کو شادمانی عطا فرما اے اللہ! ہر محتاج کو غنی بنا دے

اَللّٰهُمَّ أَشْبِعْ كُلَّ جَائِعٍ اَللّٰهُمَّ اكْسُ كُلَّ عُرْيَانٍ

اے اللہ! ہر بھوکے کو شکم سیر کر دے اے اللہ! ہر عریان کو لباس پہنا دے

قَالَ ع: لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يُحَاسِبْ نَفْسَهُ فِي كُلِّ يَوْمٍ فَإِنْ عَمِلَ حَسَنًا اسْتَزَادَ اللهَ وَإِنْ عَمِلَ سَيِّئًا اسْتَغْفَرَ اللهَ مِنْهُ وَتَابَ إِلَيْهِ

امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا: وہ ہم میں سے نہیں ہے جو روزانہ اپنا محاسبہ نہ کرے، پس اگر نیکی کی ہے تو خدا سے اس میں اضافہ کو طلب کرے اور برائی کی ہے تو خدا سے توبہ و استغفار کرے۔ (کافی، ج ۲، ص ۴۵۳)

اَللّٰهُمَّ اقْضِ دَيْنَ كُلِّ مَدِينٍ، اَللّٰهُمَّ فَرِّجْ عَنْ كُلِّ مَكْرُوبٍ

اے اللہ! ہر مقروض کا قرض ادا کردے، اے اللہ! ہر مصیبت زدہ کو آسودگی عطا کر

اَللّٰهُمَّ رُدَّ كُلَّ غَرِيبٍ اَللّٰهُمَّ فُكَّ كُلَّ أَسِيرٍ

اے اللہ! ہر مسافر کو وطن واپس لا، اے اللہ! ہر قیدی کو رہائی بخش دے،

اَللّٰهُمَّ أَصْلِحْ كُلَّ فَاسِدٍ مِنْ أُمُورِ الْمُسْلِمِينَ اَللّٰهُمَّ اشْفِ كُلَّ مَرِيضٍ

اے اللہ! مسلمانوں کے امور میں سے ہر بگاڑ کی اصلاح فرما دے، اے اللہ! ہر مریض کو شفا عطا فرما

اَللّٰهُمَّ سُدَّ فَقْرَنَا بِغِنَاكَ اَللّٰهُمَّ غَيِّرْ سُوءَ حَالِنَا بِحُسْنِ حَالِكَ

، اے اللہ! اپنی ثروت سے ہماری محتاجی ختم کردے اے اللہ! ہماری بدحالی کو خوشحالی سے بدل دے

اَللّٰهُمَّ اقْضِ عَنَّا الدَّيْنَ وَأَغْنِنَا مِنَ الْفَقْرِ،

اے اللہ! ہمارے قرض ادا کردے اور محتاجی سے بچالے

إِنَّكَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

بے شک تو ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔

دُعائے حلّال مُہمّات

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

إِلٰهِي كَيْفَ أَدْعُوكَ وَأَنَا أَنَا وَكَيْفَ أَقْطَعُ رَجَائِي مِنْكَ وَأَنْتَ أَنْتَ

میرے معبود میں تجھے کیسے پکاروں جبکہ میں تو میں ہوں اور کیونکر تجھ سے اپنی امید توڑوں جبکہ تُو تو ہی ہے

قَالَ عَ يَا جَابِرُ أَيَكْتَفِي مَنِ انْتَحَلَ التَّشَيُّعَ أَنْ يَقُولَ بِحُبِّنَا أَهْلَ الْبَيْتِ فَوَ اللهِ مَا شِيعَتُنَا إِلَّا مَنِ اتَّقَى اللهَ وَ أَطَاعَهُ
امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: اے جابر جو شیعہ ہونے کا دعویٰ کرے، کیا کافی ہے کہ کہے ہم اہل بیت سے محبت کرتے ہیں؟
خدا کی قسم ہمارا شیعہ کوئی نہیں ہے سوائے وہ جو اللہ کا تقویٰ اختیار کرے اور اس کی اطاعت کرے۔ (کافی، ج ۲، ص ۷۴)

إِلٰهِي إِذَا لَمْ أَسْأَلْكَ فَتُعْطِيَنِي فَمَنْ ذَا الَّذِي أَسْأَلُهُ فَيُعْطِيَنِي

میرے معبود جب میں تجھ سے نہ مانگوں تو تُو مجھے عطا کرتا ہے اور کون ہے جس سے مانگوں تو وہ مجھے دے گا

إِلٰهِي إِذَا لَمْ أَدْعُوكَ فَتَسْتَجِيبَ لِي فَمَنْ ذَا الَّذِي أَدْعُوهُ

میرے معبود جب میں تجھ سے دُعا نہ کروں تو میری دُعا قبول فرماتا ہے اور کون ہے جس سے دُعا کروں تو وہ

فَيَسْتَجِيبُ لِي إِلٰهِي إِذَا لَمْ أَتَضَرَّعْ إِلَيْكَ فَتَرْحَمُنِي،

میری دُعا قبول کرے گا میرے معبود جب میں تیرے حضور گریہ وزاری نہ کروں تب بھی تُو مجھ پر رحم کرتا

فَمَنْ ذَا الَّذِي أَتَضَرَّعُ إِلَيْهِ فَيَرْحَمُنِي

ہے اور کون ہے جس کے آگے گریہ وزاری کروں تو وہ مجھ پر رحم کرے گا

إِلٰهِي فَكَمَا فَلَقْتَ الْبَحْرَ لِمُوسٰى وَنَجَّيْتَهُ أَسْأَلُكَ

میرے معبود جیسے تو نے دریا کو شگافتہ کیا موسیٰ علیہ السلام کے لئے اور انہیں نجات دی تھی تو میں بھی تجھ سے

أَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَأَنْ تُنَجِّيَنِي مِمَّا

سوال کرتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر رحمت نازل فرما اور مجھے نجات دے اس مشکل سے جس

أَنَا فِيهِ وَتُفَرِّجَ عَنِّي فَرَجًا عَاجِلًا غَيْرَ آجِلٍ

میں گرفتار ہوں اور مجھے جلد بغیر کسی دیر کے کشادگی عطا فرما

بِفَضْلِكَ وَرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ

اپنے فضل سے اور اپنی رحمت سے نواز! اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے۔

قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ ع مَنْ تَرَكَ إِنْكَارَ الْمُنْكَرِ بِقَلْبِهِ وَيَدِهِ وَلِسَانِهِ فَهُوَ مَيِّتٌ بَيْنَ الْأَحْيَاءِ۔

امام علی علیہ السلام نے فرمایا: جو شخص برائی کو دل، ہاتھ اور زبان سے برا نہ جانے، وہ زندوں میں مردہ ہے۔

(تہذیب الاحکام، ج ۶، ص ۱۸۱)

دُعائے قربانی

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ السَّمَاوَاتِ وَ الْأَرْضَ حَنِيفًا مُسْلِمًا وَ مَا

میں نے تو یکسو ہو کر اپنا رُخ اس ہستی کی طرف کر لیا جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ہے، اور میں

أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي

مشرکوں میں سے ہرگز نہیں ہوں، بے شک میری نماز، اور میری قُربانی اور میری زندگی اور میری موت،

لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ لَا شَرِيكَ لَهُ وَبِذٰلِكَ أُمِرْتُ

اس اللہ کیلئے ہے جو ربّ العالمین ہے، جس کا کوئی شریک نہیں ہے، اور مجھے اسی کا حکم دیا گیا ہے اور میں

وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ اَللّٰهُمَّ مِنْكَ وَلَكَ (مسائل علی بن جعفر، ص ۱۴۱)

فرمان برداروں میں سے ہوں، اے اللہ تیری طرف سے اور تیرے ہی لئے۔

بِسْمِ اللهِ وَ اللهُ أَكْبَرُ (اللہ کے نام سے اور اللہ بزرگتر ہے) کہہ کر قربانی کے جانور کو ذبح کرے۔ اس کے بعد کہے: اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنِّي (یعنی اے اللہ میری طرف سے قبول فرما) اگر چند آدمیوں نے مل کر قربانی کی تو کہے: اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنَّا (یعنی اے اللہ ہماری طرف سے قبول فرما) اگر کسی دوسرے شخص کی طرف سے ہے تو کہے: اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنْهُ (یعنی اے اللہ اس کی طرف سے قبول فرما) اگر کئی افراد کی طرف سے ہے تو کہے: اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنْهُمْ (یعنی اے اللہ ان سب کی طرف سے قبول کر)۔

سورۂ حج
آیت ۳۷

لَنْ يَنَالَ اللهَ لُحُومُهَا وَلَا دِمَاؤُهَا وَلٰكِنْ يَنَالُهُ التَّقْوٰى مِنْكُمْ۔۔۔

خدا تک ان جانوروں کا نہ گوشت جانے والا ہے اور نہ خون، اس کی بارگاہ میں صرف تمہارا تقویٰ جاتا ہے۔۔۔ (سورۂ حج، آیت ۳۷)

قال ص الکذب ینقص الرزق.
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جھوٹ رزق کو کم کرتا ہے۔
(نہج الفصاحہ: ص ۳۷۳)

دُعائے توبہ

أَسْتَغْفِرُ اللهَ الَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيمُ

اس خدا سے بخشش چاہتا ہوں جسکے سوا کوئی معبود نہیں وہ زندہ و پائندہ ہے بڑے رحم والا مہربان

ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ وَأَسْأَلُهُ أَنْ يَتُوبَ عَلَيَّ تَوْبَةَ عَبْدٍ ذَلِيلٍ خَاضِعٍ

صاحب جلال واکرام ہے، میں اس سے توبہ قبول کرنے کا سوال کرتا ہوں اس بندے کی جو عاجز خاضع

فَقِيرٍ بَائِسٍ مِسْكِينٍ مُسْتَكِينٍ مُسْتَجِيرٍ لَا يَمْلِكُ لِنَفْسِهٖ نَفْعًا وَلَا

محتاج مصیبت زدہ مسکین بے چارہ طالب پناہ ہے جو اپنے نفع ونقصان کا مالک نہیں ہے

ضَرًّا وَلَا مَوْتًا وَلَا حَيَاةً وَلَا نُشُورًا

نہ ہی اپنی موت وحیات اور آخرت پر اختیار رکھتا ہے۔

دُعائے توسّل

اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ وَأَتَوَجَّهُ إِلَيْكَ بِنَبِيِّكَ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ

اے اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اور تیری طرف متوجہ ہوتا ہوں تیرے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نبی رحمت

عَلَيْهِ وَآلِهٖ يَا أَبَا الْقَاسِمِ يَا رَسُولَ اللهِ يَا إِمَامَ الرَّحْمَةِ

محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وسیلے سے اے ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اے امامِ رحمت

يَا سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا إِنَّا تَوَجَّهْنَا وَاسْتَشْفَعْنَا وَتَوَسَّلْنَا بِكَ إِلَى اللهِ

اے ہمارے سردار اور ہمارے آقا ہم آپ کی طرف متوجہ ہیں اور آپ کو بارگاہ الٰہی میں اپنا سفارشی اور

قَالَ ع لَا تَظُنَّنَّ بِكَلِمَةٍ خَرَجَتْ مِنْ أَحَدٍ سُوءًا وَأَنْتَ تَجِدُ لَهَا فِي الْخَيْرِ مُحْتَمَلًا.
امام علی علیہ السلام نے فرمایا: کسی کی بات کے برے معنی نہ لو جب تک تمہارے لئے اچھے معنی کا امکان موجود ہو۔
(نہج البلاغہ (صبحی صالح)؛ص ۵۳۸)

وَقَدَّمْنَاكَ بَيْنَ يَدَيْ حَاجَاتِنَا، يَا وَجِيهًا عِنْدَ اللهِ اِشْفَعْ لَنَا عِنْدَ اللهِ يَا

وسیلہ بناتے ہیں اور اپنی حاجتیں آپ کے سامنے پیش کرتے ہیں اے خدا کے ہاں عزت والے خدا کے

أَبَا الْحَسَنِ، يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، يَا عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ،

حضور ہماری سفارش کیجئے اے ابوالحسن علیہ السلام اے امیر المومنین علیہ السلام اے علی ابن ابی طالب

يَا حُجَّةَ اللهِ عَلَى خَلْقِهِ يَا سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا إِنَّا تَوَجَّهْنَا

علیہ السلام اے خلق خدا پر اس کی حجت اے ہمارے سردار اور ہمارے آقا ہم آپ کی طرف متوجہ ہیں اور

وَاسْتَشْفَعْنَا وَتَوَسَّلْنَا بِكَ إِلَى اللهِ وَقَدَّمْنَاكَ بَيْنَ يَدَيْ حَاجَاتِنَا

آپ کو بارگاہ الٰہی میں اپنا سفارشی اور وسیلہ بناتے ہیں اور اپنی حاجتیں آپ کے سامنے پیش کرتے ہیں

يَا وَجِيهًا عِنْدَ اللهِ اِشْفَعْ لَنَا عِنْدَ اللهِ يَا فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ يَا بِنْتَ مُحَمَّدٍ، يَا

اے خدا کے ہاں عزت والے خدا کے حضور ہماری سفارش کیجئے اے فاطمہ الزہرا سلام اللہ علیہا اے دختر

قُرَّةَ عَيْنِ الرَّسُولِ، يَا سَيِّدَتَنَا وَمَوْلَاتَنَا إِنَّا تَوَجَّهْنَا

محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آنکھوں کی ٹھنڈک اے ہماری سردار اور ہماری آقا ہم آپ کی طرف

وَاسْتَشْفَعْنَا وَتَوَسَّلْنَا بِكِ إِلَى اللهِ وَقَدَّمْنَاكِ بَيْنَ يَدَيْ حَاجَاتِنَا،

متوجہ ہیں اور آپ کو بارگاہ الٰہی میں اپنا سفارشی اور وسیلہ بناتے ہیں اور اپنی حاجتیں آپکے سامنے پیش

يَا وَجِيهَةً عِنْدَ اللهِ اِشْفَعِي لَنَا عِنْدَ اللهِ

کرتے ہیں اے خدا کے ہاں عزت والی خدا کے حضور ہماری سفارش کیجئے

قَالَ ع اَلْمُؤْمِنُ نَفْسُهُ مِنْهُ فِي تَعَبٍ وَالنَّاسُ مِنْهُ فِي رَاحَةٍ.
امام علی علیہ السلام نے فرمایا: مومن خود کو مشکل میں ڈالتا ہے اور لوگ اس کی وجہ سے راحت و آسائش میں ہوتے ہیں۔
(تحف العقول؛ نص، ص ۱۱۰)

يَا أَبَا مُحَمَّدٍ، يَا حَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ، أَيُّهَا الْمُجْتَبى، يَا ابْنَ رَسُولِ اللهِ، يَا حُجَّةَ اللهِ

اے ابو محمد اے حسن بن علی علیہ السلام، اے پسندیدہ اے فرزند رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اے خلق خدا پر اس کی

عَلىٰ خَلْقِهِ، يَا سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا إِنَّا تَوَجَّهْنَا وَاسْتَشْفَعْنَا وَتَوَسَّلْنَا بِكَ إِلَى

حجت اے ہمارے سردار اور ہمارے آقا ہم آپ کی طرف متوجہ ہوتے ہیں آپ کو بارگاہ الٰہی میں اپنا

اللهِ وَقَدَّمْنَاكَ بَيْنَ يَدَيْ حَاجَاتِنَا، يَا وَجِيهًا عِنْدَ اللهِ

سفارشی اور وسیلہ بناتے ہیں اور اپنی حاجتیں آپ کے سامنے پیش کرتے ہیں اے خدا کے ہاں عزت

اِشْفَعْ لَنَا عِنْدَ اللهِ يَا أَبَا عَبْدِ اللهِ، يَا حُسَيْنُ بْنَ عَلِيٍّ، أَيُّهَا الشَّهِيدُ، يَا ابْنَ

والے خدا کے حضور ہماری سفارش کیجیے اے ابوعبداللہ اے حسین بن علی علیہ السلام اے شہید اے فرزند

رَسُولِ اللهِ، يَا حُجَّةَ اللهِ عَلىٰ خَلْقِهِ، يَا سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا إِنَّا تَوَجَّهْنَا

رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اے خلق خدا پر اس کی حجت اے ہمارے سردار اور ہمارے آقا ہم آپ کی طرف متوجہ

وَاسْتَشْفَعْنَا وَتَوَسَّلْنَا بِكَ إِلَى اللهِ وَقَدَّمْنَاكَ بَيْنَ يَدَيْ حَاجَاتِنَا

ہیں اور آپ کو بارگاہ الٰہی میں اپنا سفارشی اور وسیلہ بناتے ہیں اور اپنی حاجتیں آپ کے سامنے پیش کرتے

يَا وَجِيهًا عِنْدَ اللهِ اشْفَعْ لَنَا عِنْدَ اللهِ يَا أَبَا الْحَسَنِ يَا عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ يَا

ہیں اے خدا کے ہاں عزت والے خدا کے حضور ہماری سفارش کیجیے اے ابوالحسن اے علی بن الحسین علیہ

زَيْنَ الْعَابِدِينَ يَا ابْنَ رَسُولِ اللهِ يَا حُجَّةَ اللهِ عَلىٰ خَلْقِهِ، يَا سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا

السلام اے عابدوں کی زینت اے فرزند رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اے خلق خدا پر اس کی حجت اے ہمارے سردار

قَالَ ع اَلْمُؤْمِنُ حَسَنُ الْمَعُونَةِ خَفِيفُ الْمَئُونَةِ جَيِّدُ التَّدْبِيرِ لِمَعِيشَتِهِ لَا يُلْسَعُ مِنْ جُحْرٍ مَرَّتَيْنِ.
امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: مومن لوگوں کی اچھی مدد کرتا ہے اوراس کا خرچ کم ہوتا ہے معاش کے حصول میں اس کی تدبیر بہتر ہوتی ہے اوروہ ایک سوراخ سے دوبار نہیں ڈسا جاتا۔ (الکافی (ط-الاسلامیہ)؛ ج۲؛ص ۲۴۱)

إِنَّا تَوَجَّهْنَا وَاسْتَشْفَعْنَا وَتَوَسَّلْنَا بِكَ إِلَى اللهِ وَقَدَّمْنَاكَ بَيْنَ يَدَيْ

اور ہمارے آقا ہم آپ کی طرف متوجہ ہیں اور آپ کو بارگاہ الٰہی میں اپنا سفارشی اور وسیلہ بناتے ہیں اور

حَاجَاتِنَا يَا وَجِيهًا عِنْدَ اللهِ اِشْفَعْ لَنَا عِنْدَ اللهِ

اپنی حاجتیں آپکے سامنے پیش کرتے ہیں، اے خدا کے ہاں عزت والے خدا کے حضور ہماری سفارش

يَا أَبَا جَعْفَرٍ، يَا مُحَمَّدُ بْنَ عَلِيٍّ، أَيُّهَا الْبَاقِرُ، يَا ابْنَ رَسُولِ اللهِ يَا حُجَّةَ اللهِ

کیجئے اے ابوجعفر اے محمد ابن علی علیہ السلام، اے باقر علیہ السلام، اے فرزند رسول اے خلق خدا پر اس

عَلَى خَلْقِهِ يَا سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا إِنَّا تَوَجَّهْنَا وَاسْتَشْفَعْنَا وَتَوَسَّلْنَا بِكَ إِلَى

کی حجت اے ہمارے سردار اور ہمارے آقا ہم آپ کی طرف متوجہ ہیں اور آپ کو بارگاہ الٰہی میں اپنا

اللهِ وَقَدَّمْنَاكَ بَيْنَ يَدَيْ حَاجَاتِنَا، يَا وَجِيهًا عِنْدَ اللهِ

سفارشی اور وسیلہ بناتے ہیں اور اپنی حاجتیں آپ کے سامنے پیش کرتے ہیں اے خدا کے ہاں عزت

اِشْفَعْ لَنَا عِنْدَ اللهِ يَا أَبَا عَبْدِاللهِ، يَا جَعْفَرُ بْنَ مُحَمَّدٍ، أَيُّهَا الصَّادِقُ،

والے خدا کے حضور ہماری سفارش کیجئے اے جعفر ابن محمد علیہ السلام، اے صادق

يَا ابْنَ رَسُولِ اللهِ، يَا حُجَّةَ اللهِ عَلَى خَلْقِهِ، يَا سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا إِنَّا

اے فرزند رسول ﷺ اے خلق خدا پر اس کی حجت اے ہمارے سردار اور ہمارے آقا ہم آپ کی

تَوَجَّهْنَا وَاسْتَشْفَعْنَا وَتَوَسَّلْنَا بِكَ إِلَى اللهِ وَقَدَّمْنَاكَ بَيْنَ يَدَيْ

طرف متوجہ ہیں اور آپ کو بارگاہ الٰہی میں اپنا سفارشی اور وسیلہ بناتے ہیں اور اپنی حاجتیں آپ کے

قَالَ ع اَلْعُجْبُ صَارِفٌ عَنْ طَلَبِ الْعِلْمِ دَاعٍ إِلَى الْغَمْطِ وَ التَّخَبُّطِ فِي الْجَهْلِ .
امام علی نقی علیہ السلام نے فرمایا: خود پسندی (غرور) انسان کو علم کے حصول سے روک دیتا ہے اور حقارت اور جہالت کی طرف لے جاتا ہے۔ (نزھۃ الناظر، ص ۱۴۰، الدرۃ الباھرۃ، ص ۴۳)

حاجَاتِنَا يَا وَجِيهًا عِنْدَ اللهِ اِشْفَعْ لَنَا عِنْدَ اللهِ يَا أَبَا الْحَسَنِ
سامنے پیش کرتے ہیں اے خدا کے ہاں عزت والے خدا کے حضور ہماری سفارش کیجئے اے ابوالحسن
يَا مُوسَى بْنَ جَعْفَرٍ، أَيُّهَا الْكَاظِمُ، يَا ابْنَ رَسُولِ اللهِ، يَا حُجَّةَ اللهِ عَلَى
اے موسیٰ ابن جعفر علیہ السلام، اے کاظم علیہ السلام، اے فرزند رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اے خلق خدا پر اس کی
خَلْقِهِ، يَا سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا إِنَّا تَوَجَّهْنَا وَاسْتَشْفَعْنَا وَتَوَسَّلْنَا بِكَ إِلَى اللهِ
حجت اے ہمارے سردار اور ہمارے آقا ہم آپ کی طرف متوجہ ہیں اور آپ کو بارگاہ الٰہی میں اپنا سفارشی
وَقَدَّمْنَاكَ بَيْنَ يَدَيْ حَاجَاتِنَا، يَا وَجِيهًا عِنْدَ اللهِ
اور وسیلہ بناتے ہیں اور اپنی حاجتیں آپ کے سامنے پیش کرتے ہیں اے خدا کے ہاں عزت والے
اِشْفَعْ لَنَا عِنْدَ اللهِ يَا أَبَا الْحَسَنِ يَا عَلِيَّ بْنَ مُوسَى، أَيُّهَا الرِّضَا،
خدا کے حضور ہماری سفارش کیجئے اے ابوالحسن اے علی ابن موسیٰ علیہ السلام، اے رضا علیہ السلام
يَا ابْنَ رَسُولِ اللهِ، يَا حُجَّةَ اللهِ عَلَى خَلْقِهِ، يَا سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا إِنَّا تَوَجَّهْنَا
اے فرزند رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اے خلق خدا پر اس کی حجت اے ہمارے سردار اور ہمارے آقا ہم آپ کی
وَاسْتَشْفَعْنَا وَتَوَسَّلْنَا بِكَ إِلَى اللهِ وَقَدَّمْنَاكَ بَيْنَ يَدَيْ حَاجَاتِنَا
طرف متوجہ ہیں اور آپ کو بارگاہ الٰہی میں اپنا سفارشی اور وسیلہ بناتے ہیں اور اپنی حاجتیں آپ کے سامنے
يَا وَجِيهًا عِنْدَ اللهِ اِشْفَعْ لَنَا عِنْدَ اللهِ يَا أَبَا جَعْفَرٍ يَا مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ أَيُّهَا
پیش کرتے ہیں اے خدا کے ہاں عزت والے خدا کے حضور ہماری سفارش کیجئے اے ابوجعفر اے محمد ابن

قَالَ ع اَلْخَيْرُ كُلُّهُ صِيَانَةُ الْإِنْسَانِ نَفْسَهُ.
امام سید الساجدین علیہ السلام نے فرمایا: انسان کی سعادت اور خوش قسمتی نفس کو ہر برے کام سے محفوظ رکھنے میں ہے۔
(تحف العقول، نص، ص ۲۷۸)

التَّقِيُّ الْجَوادُ يَا ابْنَ رَسُولِ اللهِ يَا حُجَّةَ اللهِ عَلٰى خَلْقِهٖ يَا سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا إِنَّا

علی اے تقی جواد علیہ السلام، اے فرزند رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اے خلق خدا پر اسکی حجت اے ہمارے سردار اور

تَوَجَّهْنَا وَاسْتَشْفَعْنَا وَتَوَسَّلْنَا بِكَ إِلَى اللهِ وَقَدَّمْنَاكَ بَيْنَ يَدَيْ

ہمارے آقا ہم آپ کی طرف متوجہ ہیں اور آپ کو بارگاہ الٰہی میں اپنا سفارشی اور وسیلہ بناتے ہیں اور اپنی

حَاجَاتِنَا، يَا وَجِيهًا عِنْدَ اللهِ اِشْفَعْ لَنَا عِنْدَ اللهِ

حاجتیں آپ کے سامنے پیش کرتے ہیں اے خدا کے ہاں عزت والے خدا کے حضور ہماری سفارش کیجیے

يَا أَبَا الْحَسَنِ يَا عَلِيَّ بْنَ مُحَمَّدٍ أَيُّهَا الْهَادِي النَّقِيُّ يَا ابْنَ رَسُولِ اللهِ

اے ابوالحسن اے علی ابن محمد اے ہادی نقی علیہ السلام اے فرزند رسول

يَا حُجَّةَ اللهِ عَلٰى خَلْقِهٖ، يَا سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا إِنَّا تَوَجَّهْنَا وَاسْتَشْفَعْنَا

اے خلق خدا پر اس کی حجت اے ہمارے سردار اور ہمارے آقا ہم آپ کی طرف متوجہ ہیں اور آپ

وَتَوَسَّلْنَا بِكَ إِلَى اللهِ وَقَدَّمْنَاكَ بَيْنَ يَدَيْ حَاجَاتِنَا،

کو بارگاہ الٰہی میں اپنا سفارشی اور وسیلہ بناتے ہیں اور اپنی حاجتیں آپ کے سامنے پیش کرتے ہیں

يَا وَجِيهًا عِنْدَ اللهِ اِشْفَعْ لَنَا عِنْدَ اللهِ يَا أَبَا مُحَمَّدٍ، يَا حَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ أَيُّهَا

اے خدا کے ہاں عزت والے خدا کے حضور ہماری سفارش کیجیے، اے ابومحمد اے حسن بن علی اے زکی

الزَّكِيُّ الْعَسْكَرِيُّ، يَا ابْنَ رَسُولِ اللهِ، يَا حُجَّةَ اللهِ عَلٰى خَلْقِهٖ، يَا سَيِّدَنَا

اے فرزند رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اے خلق خدا پر اس کی حجت اے ہمارے سردار اور ہمارے آقا

قَالَ ع مَوْتٌ فِي عِزٍّ خَيْرٌ مِنْ حَيَاةٍ فِي ذُلٍّ.
امام حسین علیہ السلام نے فرمایا: عزت کی موت، ذلت کی زندگی سے بہتر ہے۔
(مناقب آل ابی طالب علیہم السلام (ابن شہر آشوب)؛ ج ۴؛ ص ۶۸)

وَمَوْلَانَا إِنَّا تَوَجَّهْنَا وَاسْتَشْفَعْنَا وَتَوَسَّلْنَا بِكَ إِلَى اللهِ وَقَدَّمْنَاكَ بَيْنَ

ہم آپ کی طرف متوجہ ہیں اور آپ کو بارگاہ الٰہی میں اپنا سفارشی اور وسیلہ بناتے ہیں اور اپنی حاجتیں آپ

يَدَيْ حَاجَاتِنَا يَا وَجِيهًا عِنْدَ اللهِ اِشْفَعْ لَنَا عِنْدَ اللهِ

کے سامنے پیش کرتے ہیں اے خدا کے ہاں عزت والے خدا کے حضور ہماری سفارش کیجئے

يَا وَصِيَّ الْحَسَنِ وَالْخَلَفَ الْحُجَّةَ. أَيُّهَا الْقَائِمُ الْمُنْتَظَرُ الْمَهْدِيُّ،

اے وصی حسن اے خلف حجت اے قائم منتظر مہدی عجل اللہ فرجہ

يَا ابْنَ رَسُولِ اللهِ. يَا حُجَّةَ اللهِ عَلَى خَلْقِهِ. يَا سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا إِنَّا تَوَجَّهْنَا

اے فرزند رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اے خلق خدا پر اس کی حجت اے ہمارے سردار و آقا ہم آپکی طرف متوجہ ہیں

وَاسْتَشْفَعْنَا وَتَوَسَّلْنَا بِكَ إِلَى اللهِ وَقَدَّمْنَاكَ بَيْنَ يَدَيْ حَاجَاتِنَا. يَا

اور آپ کو بارگاہ الٰہی میں اپنا سفارشی اور وسیلہ بناتے ہیں اور اپنی حاجتیں آپکے سامنے پیش کرتے ہیں

وَجِيهًا عِنْدَ اللهِ اِشْفَعْ لَنَا عِنْدَ اللهِ

اے خدا کے ہاں عزت والے خدا کے حضور ہماری سفارش کیجئے۔

يَا سَادَتِي وَمَوَالِيَّ. إِنِّي تَوَجَّهْتُ بِكُمْ أَئِمَّتِي وَعُدَّتِي لِيَوْمِ فَقْرِي وَحَاجَتِي

اے میرے سردار اور میرے آقا میرے ائمہ علیہم السلام، میرے سرمایہ میں اپنے فقر اور حاجت کے دن

إِلَى اللهِ. وَتَوَسَّلْتُ بِكُمْ إِلَى اللهِ. وَاسْتَشْفَعْتُ بِكُمْ إِلَى اللهِ.

کے لئے آپ کے ذریعے اور وسیلے سے خدا کے سامنے حاضر ہوں اور خدا کے ہاں آپ کو اپنا سفارشی بناتا

قَالَ رَسُولُ اللهِ ص لِكُلِّ شَيْءٍ وَجْهٌ وَوَجْهُ دِينِكُمُ الصَّلَاةُ فَلَا يَشِينَنَّ أَحَدُكُمْ وَجْهَ دِينِهِ.
رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہر چیز کا چہرہ ہوتا ہے اور تمہارے دین کا چہرہ نماز ہے پس تم اپنے دین کے چہرے کو خراب نہ کرو۔
(الکافی (ط-الاسلامیہ)؛ ج ۳؛ ص ۲۷۰)

فَاشْفَعُوا لِي عِنْدَ اللهِ، وَاسْتَنْقِذُونِي مِنْ ذُنُوبِي عِنْدَ اللهِ، فَإِنَّكُمْ

ہوں پس خدا کے حضور میری سفارش کیجئے اور خدا کی جانب سے میرے گناہ معاف کروائیے کیونکہ آپ

وَسِيلَتِي إِلَى اللهِ، وَبِحُبِّكُمْ وَبِقُرْبِكُمْ أَرْجُو نَجَاةً مِنَ اللهِ

خدا کے ہاں میرا وسیلہ ہیں اور آپ کی محبت اور قربت کے وسیلے سے میں خدا سے طالب نجات ہوں

فَكُونُوا عِنْدَ اللهِ رَجَائِي يَا سَادَتِي يَا أَوْلِيَاءَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِينَ

پس میری امیدگاہ بن جائیں، اے میرے سردار اے خدا کے پیارے، خدا کی رحمت ہو ان تمام پر اور

وَلَعَنَ اللهُ أَعْدَاءَ اللهِ ظَالِمِيهِمْ مِنَ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ

خدا کی لعنت ہو ان دشمنانِ خدا پر جنہوں نے ان پر ظلم ڈھائے کہ جو اولین اور آخرین میں سے ہیں

آمِينَ رَبَّ الْعَالَمِينَ

دُعا قبول کرلے اے رب العالمین۔

والدین، بھائیوں، بہنوں، خاندان کے افراد، پڑوسیوں، اساتذہ، شاگردوں، دوستوں، مومنین کیلئے دُعا

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَاغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ وَلِإِخْوَانِي

اے اللہ! محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وآل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر رحمت نازل کر اور مجھ کو، میرے ماں باپ کو، میرے بھائیوں

وَأَخَوَاتِي وَأَعْمَامِي وَعَمَّاتِي وَأَخْوَالِي وَخَالَاتِي

بہنوں کو، میرے چچاؤں اور پھپھیوں کو بخش دے، میرے ماموؤں اور میری خالاؤں کو بخش دے اور

قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: مَنْ رَضِيَ مِنَ اللهِ تَعَالَى بِالْقَلِيلِ مِنَ الرِّزْقِ رَضِيَ مِنْهُ بِالْقَلِيلِ مِنَ الْعَمَلِ.
امام رضا علیہ السلام نے فرمایا: جو کوئی خدا کے کم رزق وروزی سے راضی ہوگا خدا اس کے کم عمل سے راضی ہوجائے گا۔
(نزھۃ الناظر وتنبیہ الخاطر، ص ۱۲۷)

وَأَجْدَادِي وَجَدَّاتِي وَأَوْلَادِهِمْ وَذَرَارِيهِمْ وَأَزْوَاجِي وَذُرِّيَّاتِي

میرے دادا اور دادیوں کو، ان کی اولاد اور ان کی نسلوں کو بخش دے اور میری بیوی اور بچوں کو، نیز میرے

وَأَقْرِبَائِي وَأَصْدِقَائِي وَجِيرَانِي وَإِخْوَانِي فِيكَ مِنْ أَهْلِ الشَّرْقِ وَالْغَرْبِ

عزیزوں، میرے دوستوں، میرے ہمسایوں اور میرے دینی بھائیوں کو بخش دے جو مشرق ومغرب میں

وَلِجَمِيعِ أَهْلِ مَوَدَّتِي مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ الْأَحْيَاءِ مِنْهُمْ

آباد ہیں اور ان مومن بھائی بہنوں کو بخش دے جو مجھ سے محبت رکھتے ہیں جو زندہ ہیں

وَالْأَمْوَاتِ وَلِجَمِيعِ مَنْ عَلَّمَنِي خَيْرًا

اور جو مرچکے ہیں سب کو بخش دے، ان سب کو بھی بخش دے جن سے میں نے علم سیکھا

أَوْ تَعَلَّمَ مِنِّي عِلْمًا اَللّٰهُمَّ أَشْرِكْهُمْ فِي صَالِحِ دُعَائِي

اور جنہوں نے مجھ سے علم حاصل کیا، اے اللہ! ان سب کو میری بہترین دُعاؤں میں شریک فرما

وَأَشْرِكْنِي فِي صَالِحِ أَدْعِيَتِهِمْ

اور مجھے بھی ان کی بہترین دُعاؤں میں شامل رکھ

بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ (ماخوذ از مفاتیح الجنان، زیارتِ آئمہ علیہم السلام کے بعد کی دُعا)

اپنی رحمت سے اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ وَّعَجِّلْ فَرَجَهُمْ

اے اللہ! رحمت نازل فرما محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آلِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور ان کے فَرَج میں تعجیل فرما۔

قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: أَجْمِلُوا فِي الْخِطَابِ تَسْمَعُوا جَمِيلَ الْجَوَابِ.
امام علی علیہ السلام نے فرمایا: لوگوں سے خوبصورت لہجے میں (ادب کے ساتھ) بات کرو تا کہ بہترین جواب سنو۔
(غرر الحکم و درر الکلم؛ ص ۱۵۸)

سواری کی دُعا

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سُبْحَانَ الَّذِي سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ

پاک ہے وہ جس نے اس سواری کو ہمارے بس میں کر دیا ورنہ ہم اسے قابو کرنے کی طاقت نہ رکھتے تھے

وَإِنَّا إِلَىٰ رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُونَ (سورۂ زخرف، آیت ۱۴-۱۳)

اور بے شک ہمیں اپنے ربّ کی طرف ہی پلٹنا ہے۔

دُعائے طلب خیر

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

يَا مَنْ أَرْجُوهُ لِكُلِّ خَيْرٍ، وَآمَنُ سَخَطَهُ عِنْدَ كُلِّ شَرٍّ،

اے وہ جس سے ہر بھلائی کی امید رکھتا ہوں اور ہر برائی کے وقت اس کے غضب سے امان چاہتا ہوں

يَا مَنْ يُعْطِي الْكَثِيرَ بِالْقَلِيلِ، يَا مَنْ يُعْطِي مَنْ سَأَلَهُ،

اے وہ جو تھوڑے عمل پر زیادہ اجر دیتا ہے اے وہ جو ہر سوال کرنے والے کو دیتا ہے

يَا مَنْ يُعْطِي مَنْ لَمْ يَسْأَلْهُ وَمَنْ لَمْ يَعْرِفْهُ تَحَنُّنًا مِنْهُ وَرَحْمَةً

اے وہ جو اسے بھی دیتا ہے جو سوال نہیں کرتا اور اسے بھی دیتا ہے جو اسے نہیں پہچانتا احسان و رحمت کے

أَعْطِنِي بِمَسْأَلَتِي إِيَّاكَ جَمِيعَ خَيْرِ الدُّنْيَا وَجَمِيعَ خَيْرِ الْآخِرَةِ

طور پر تو مجھے بھی میرے سوال پر دنیا و آخرت کی تمام بھلائیاں اور نیکیاں عطا فرما دے

قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: عَلَامَاتُ الْمُؤْمِنِ خَمْسٌ. اَلْوَرَعُ فِي الْخَلْوَةِ وَ الصَّدَقَةُ فِي الْقِلَّةِ وَ الصَّبْرُ عِنْدَ الْمُصِيبَةِ وَ الْحِلْمُ عِنْدَ الْغَضَبِ وَ الصِّدْقُ عِنْدَ الْخَوْفِ. امام سجاد علیہ السلام نے فرمایا: مومن کی پانچ علامات ہیں: تنہائی میں پرہیزگاری، تنگدستی میں صدقہ، مصیبت کے وقت صبر، غصہ کے وقت حلم، خوف کے وقت سچائی۔ (الخصال: ج ۱: ص ۲۶۹)

وَاصْرِفْ عَنِّي بِمَسْأَلَتِي اِيَّاكَ جَمِيعَ شَرِّ الدُّنْيَا وَشَرِّ الْآخِرَةِ.

اور میری طلبگاری پر دنیا و آخرت کی تمام تکلیفیں اور مشکلیں دور کر کے مجھے محفوظ فرمادے

فَإِنَّهُ غَيْرُ مَنْقُوصٍ مَا أَعْطَيْتَ، وَزِدْنِي مِنْ فَضْلِكَ يَا كَرِيمُ

کیونکہ تو جتنا عطا کرے تیرے ہاں کمی نہیں پڑتی اے کریم تو مجھ پر اپنے فضل میں اضافہ فرما۔

راوی کہتا ہے کہ اس کے بعد امام علیہ السلام نے اپنی ریشِ مبارک کو داہنی مٹھی میں لیا اور اپنی انگشت

شہادت کو ہلاتے ہوئے نہایت گریہ وزاری کی حالت میں یہ دُعا پڑھی:

يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ يَا ذَا النَّعْمَاءِ وَالْجُودِ يَا ذَا الْمَنِّ وَالطَّوْلِ

اے صاحب جلالت و بزرگی اے نعمتوں اور بخشش کے مالک اے صاحب احسان وعطا

حَرِّمْ شَيْبَتِي عَلَى النَّارِ

میرے سفید بالوں کو آگ پر حرام فرمادے۔

دُعائے کُمیل

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْئَلُكَ بِرَحْمَتِكَ الَّتِي وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ

اے اللہ میں تجھ سے التجا کرتا ہوں، تجھے تیری اس رحمت کا واسطہ جو ہر چیز کو گھیرے ہوئے ہے

وَبِقُوَّتِكَ الَّتِي قَهَرْتَ بِهَا كُلَّ شَيْءٍ، وَخَضَعَ لَهَا كُلُّ شَيْءٍ

تیری اس قدرت کا واسطہ جس سے تو ہر چیز پر غالب ہے، جس کے سبب ہر چیز تیرے آگے جھکی ہے

قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: خَيْرُ إِخْوَانِكَ مَنْ نَسِيَ ذَنْبَكَ وَذَكَرَ إِحْسَانَكَ إِلَيْهِ.
امام علی علیہ السلام نے فرمایا: تمہارا بہترین بھائی وہ ہے جو تمہاری خطاؤں کو بھول جائے اور تمہارے احسان کو یاد رکھے۔
(اعلام الدین فی صفات المؤمنین: ص ۳۱۳)

وَذَلَّ لَهَا كُلُّ شَيْءٍ، وَبِجَبَرُوتِكَ الَّتِي غَلَبْتَ بِهَا كُلَّ شَيْءٍ

اور جس کے سامنے ہر چیز عاجز ہے، تیری اس جبروت کا واسطہ جس سے تو ہر چیز پر حاوی ہے

وَبِعِزَّتِكَ الَّتِي لَا يَقُومُ لَهَا شَيْءٌ، وَبِعَظَمَتِكَ الَّتِي مَلَأَتْ كُلَّ شَيْءٍ

تیری اس عزت کا واسطہ جس کے آگے کوئی چیز ٹھہر نہیں پاتی، تیری اس عظمت کا واسطہ جو ہر چیز سے نمایاں ہے،

وَبِسُلْطَانِكَ الَّذِي عَلَا كُلَّ شَيْءٍ،

تیری اس سلطنت کا واسطہ جو ہر چیز پر قائم ہے،

وَبِوَجْهِكَ الْبَاقِي بَعْدَ فَنَاءِ كُلِّ شَيْءٍ

تیری اس ذات کا واسطہ جو ہر شے کے فنا ہو جانے کے بعد بھی باقی رہے گی

وَبِأَسْمَائِكَ الَّتِي مَلَأَتْ أَرْكَانَ كُلِّ شَيْءٍ

تیرے ان ناموں کا واسطہ جن کے اثرات ذرے ذرے میں طاری و ساری ہیں

وَبِعِلْمِكَ الَّذِي أَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ

تیرے اس علم کا واسطہ جو ہر چیز کا احاطہ کئے ہوئے ہے

وَبِنُورِ وَجْهِكَ الَّذِي أَضَاءَ لَهُ كُلُّ شَيْءٍ

تیری ذات کے اس نور کا واسطہ جس سے ہر چیز روشن ہے

يَا نُورُ يَا قُدُّوسُ، يَا أَوَّلَ الْأَوَّلِينَ وَيَا آخِرَ الْآخِرِينَ

اے حقیقی نور! اے پاک و پاکیزہ! اے سب پہلوں سے پہلے! اے سب پچھلوں سے پچھلے!

قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: صَاحِبِ النَّاسَ بِمِثْلِ مَا تُحِبُّ أَنْ يُصَاحِبُوكَ بِهِ.
امام حسن مجتبیٰ علیہ السلام نے فرمایا: لوگوں کے ساتھ ایسا برتاؤ کرو جیسا تم چاہتے ہو تمہارے ساتھ سلوک کیا جائے۔
(اعلام الدین فی صفات المؤمنین: ص ۲۹۷)

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيَ الذُّنُوبَ الَّتِي تَهْتِكُ الْعِصَمَ

اے اللہ! میرے وہ سب گناہ معاف کر دے جو عزتوں کو داغدار کر دیتے ہیں

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيَ الذُّنُوبَ الَّتِي تُنْزِلُ النِّقَمَ

اے اللہ! میرے وہ سب گناہ معاف کر دے جن کی وجہ سے بلائیں آتی ہیں

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيَ الذُّنُوبَ الَّتِي تُغَيِّرُ النِّعَمَ

اے اللہ میرے وہ سب گناہ معاف کر دے جو تیری نعمتوں سے محرومی کا سبب بنتے ہیں

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيَ الذُّنُوبَ الَّتِي تَحْبِسُ الدُّعَاءَ

اے اللہ میرے وہ سب گناہ بخش دے جو دُعائیں قبول نہیں ہونے دیتے

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيَ الذُّنُوبَ الَّتِي تَقْطَعُ الرَّجَاءَ

اے اللہ! میرے وہ سب گناہ معاف کر دے جن کی وجہ سے رحمت کی امید ختم ہو جاتی ہے

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيَ الذُّنُوبَ الَّتِي تُنْزِلُ الْبَلَاءَ

اے اللہ! میرے وہ سب گناہ معاف کر دے جو مصیبت لاتے ہیں

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي كُلَّ ذَنْبٍ اَذْنَبْتُهُ

اے اللہ! میری ان ساری خطاؤں سے درگزر کر جو میں نے جان بوجھ کر کی ہیں

وَكُلَّ خَطِيئَةٍ اَخْطَأْتُهَا

اور ان خطاؤں کو بھی درگزر کر جو بھولے سے کی ہیں

قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: اَلْخَيْرُ كُلُّهُ صِيَانَةُ الْاِنْسَانِ نَفْسَهُ.
امام سجاد علیہ السلام نے فرمایا: انسان کی سعادت اور خوش قسمتی اعضاء و جوارح کو ہر برے کام سے محفوظ رکھنے میں ہے۔
(تحف العقول؛ الفص؛ ص ۲۷۸)

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَتَقَرَّبُ اِلَيْكَ بِذِكْرِكَ، وَاَسْتَشْفِعُ بِكَ اِلٰى نَفْسِكَ

اے اللہ! میں تجھے یاد کر کے تیرے قریب آنا چاہتا ہوں، تیری جناب میں تجھ ہی کو اپنا سفارشی ٹھہراتا ہوں

وَاَسْئَلُكَ بِجُوْدِكَ اَنْ تُدْنِيَنِيْ مِنْ قُرْبِكَ،

اور تیرے کرم کا واسطہ دے کر تجھ سے التجا کرتا ہوں کہ مجھے اپنا قرب عطا کر،

وَاَنْ تُوْزِعَنِيْ شُكْرَكَ، وَاَنْ تُلْهِمَنِيْ ذِكْرَكَ

مجھے ادائے شکر کی توفیق دے، اور اپنی یاد میرے دل میں ڈال دے

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ سُؤَالَ خَاضِعٍ مُتَذَلِّلٍ خَاشِعٍ

اے اللہ! میں تجھ سے خضوع و خشوع اور گریہ وزاری سے عرض کرتا ہوں

اَنْ تُسَامِحَنِيْ وَتَرْحَمَنِيْ، وَتَجْعَلَنِيْ بِقِسْمِكَ رَاضِيًا قَانِعًا

کہ تو میری بھول چوک معاف فرما، مجھ پر رحم فرما، اور تو نے میرا جو حصہ مقرر کیا ہے مجھے اس پر راضی، قانع

وَفِيْ جَمِيْعِ الْاَحْوَالِ مُتَوَاضِعًا

اور ہر حال میں مطمئن رکھ

اَللّٰهُمَّ وَاَسْئَلُكَ سُؤَالَ مَنِ اشْتَدَّتْ فَاقَتُهُ

اے اللہ میں تیرے حضور میں اس شخص کی مانند سوال کرتا ہوں جس پر سخت فاقے گزر رہے ہوں

وَاَنْزَلَ بِكَ عِنْدَ الشَّدَآئِدِ حَاجَتَهُ

جو مصیبتوں سے تنگ آ کر اپنی ضرورت تیرے سامنے پیش کرے،

قَالَتْ عَلَيْهَا السَّلَامُ: بِرُّ الْوَالِدَيْنِ وِقَايَةٌ عَنِ السَّخَطِ.

حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا نے فرمایا: والدین سے نیکی اور حسن سلوک اللہ کے غضب سے محفوظ رکھتا ہے۔

(من لا یحضرہ الفقیہ: ج ۳: ص ۵۶۸)

وَعَظُمَ فِيمَا عِنْدَكَ رَغْبَتُهُ، اَللّٰهُمَّ عَظُمَ سُلْطَانُكَ

جو تیرے لطف وکرم کا زیادہ سے زیادہ خواہش مند ہو، اے اللہ! تیری سلطنت بہت بڑی ہے

وَعَلَا مَكَانُكَ، وَخَفِيَ مَكْرُكَ، وَظَهَرَ اَمْرُكَ، وَغَلَبَ قَهْرُكَ

تیرا رُتبہ بہت بلند ہے، تیری تدبیر پوشیدہ ہے، تیرا حکم صاف ظاہر ہے، تیرا قہر غالب ہے

وَجَرَتْ قُدْرَتُكَ، وَلَا يُمْكِنُ الْفِرَارُ مِنْ حُكُومَتِكَ

تیری قدرت کارفرما ہے، اور تیری حکومت سے نکل جانا ممکن نہیں ہے

اَللّٰهُمَّ لَا اَجِدُ لِذُنُوبِي غَافِرًا، وَلَا لِقَبَائِحِي سَاتِرًا

اے اللہ میرے گناہ بخشئے، میرے عیب ڈھانکئے،

وَلَا لِشَيْءٍ مِنْ عَمَلِيَ الْقَبِيحِ بِالْحَسَنِ مُبَدِّلًا غَيْرَكَ

اور میرے کسی بُرے عمل کو اچھے عمل سے بدلنے والا تیرے سوا کوئی نہیں ہے

لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ

تیرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے۔ تو پاک ہے اور میں تیری ہی حمد وثنا کرتا ہوں

ظَلَمْتُ نَفْسِي، وَتَجَرَّاْتُ بِجَهْلِي،

میں نے اپنی ذات پر ظلم کیا، اور اپنی نادانی کے باعث بے غیرت بن گیا،

وَسَكَنْتُ اِلَى قَدِيمِ ذِكْرِكَ لِي

میں یہ سوچ کر مطمئن ہو گیا کہ تو نے مجھے پہلے بھی یاد رکھا

قَالَ ع أَهْلَكَ النَّاسَ اثْنَانِ خَوْفُ الْفَقْرِ وَطَلَبُ الْفَخْرِ۔
امام علی علیہ السلام نے فرمایا: دو چیزیں لوگوں کو ہلاک کر دیتی ہیں: فقر کا خوف، فخر کی خواہش۔
(تحف العقول؛ الحص؛ ص ۲۱۵)

وَ مَنِّكَ عَلَيَّ اَللّٰهُمَّ مَوْلَايَ كَمْ مِّنْ قَبِيحٍ سَتَرْتَهُ

اور اپنی نعمتوں سے نوازا ہے، اے اللہ! اے میرے مالک! تو نے میری کتنی ہی برائیوں کی پردہ پوشی کی

وَ كَمْ مِّنْ فَادِحٍ مِّنَ الْبَلَاءِ اَقَلْتَهُ، وَ كَمْ مِّنْ عِثَارٍ وَّقَيْتَهُ

کتنی ہی سخت بلاؤں کو مجھ سے ٹالا، کتنی ہی لغزشوں سے مجھ کو بچایا

وَ كَمْ مِّنْ مَكْرُوهٍ دَفَعْتَهُ، وَ كَمْ مِّنْ ثَنَاءٍ جَمِيلٍ لَّسْتُ اَهْلًا لَّهُ نَشَرْتَهُ

کتنی ہی آفتوں کو روکا، اور میری کتنی ہی ایسی خوبیاں لوگوں میں مشہور کر دیں جن کا میں اہل بھی نہ تھا

اَللّٰهُمَّ عَظُمَ بَلَائِي، وَ اَفْرَطَ بِي سُوْءُ حَالِي، وَ قَصُرَتْ بِي اَعْمَالِي

اے اللہ! میری مصیبت بڑھ گئی ہے، میری بدحالی حد سے گزر گئی ہے، میرے نیک اعمال کم ہیں

وَ قَعَدَتْ بِي اَغْلَالِي، وَ حَبَسَنِي عَنْ نَّفْعِي بُعْدُ اَمَلِي

اور دُنیاوی تعلقات کے بوجھ نے مجھ کو دبا رکھا ہے، میری امیدوں کی درازی نے مجھے نفع سے محروم کر رکھا

وَ خَدَعَتْنِي الدُّنْيَا بِغُرُوْرِهَا،

ہے، اور دنیا نے اپنی جھوٹی چمک دمک سے مجھے دھوکا دیا ہے،

وَ نَفْسِي بِجِنَايَتِهَا وَ مِطَالِي

اور میرے نفس نے مجھے میرے گناہوں اور میری ٹال مٹول کے باعث فریب دیا ہے

يَا سَيِّدِي فَاَسْئَلُكَ بِعِزَّتِكَ

اے میرے آقا! اب میں تیری عزت کا واسطہ دے کر تجھ سے التجاء کرتا ہوں

قَالَ ع ذَوُوا الْعُيُوبِ يُحِبُّونَ إِشَاعَةَ مَعَايِبِ النَّاسِ لِيَتَّسِعَ لَهُمُ الْعُذْرُ فِي مَعَايِبِهِمْ.
امام علی علیہ السلام نے فرمایا: عیب دار لوگ دوسروں کے عیوب کو اسی لیے پھیلانے کی کوشش کرتے ہیں تا کہ اپنے عیوب کو چھپانے کا بہانہ بنا سکیں۔ (عیون الحکم والمواعظ (لیثی)، ص ۲۵۷)

اَنْ لَا يَحْجُبَ عَنْكَ دُعَائِي سُوْءُ عَمَلِي وَفِعَالِي

کہ میری بداعمالیاں اور غلط کاریاں میری دُعا کے قبول ہونے میں رکاوٹ نہ بنیں

وَلَا تَفْضَحْنِي بِخَفِيِّ مَا اطَّلَعْتَ عَلَيْهِ مِنْ سِرِّي

میرے جن بھیدوں سے تو واقف ہے

وَلَا تُعَاجِلْنِي بِالْعُقُوبَةِ عَلٰى مَا عَمِلْتُهُ فِي خَلَوَاتِي

ان کی وجہ سے مجھے رسوا نہ کرنا

مِنْ سُوْءِ فِعْلِي وَإِسَاءَتِي وَدَوَامِ تَفْرِيطِي

میں نے اپنی تنہائیوں میں جو بدی، برائی اور مسلسل کوتاہی کی ہے

وَجَهَالَتِي وَكَثْرَةِ شَهَوَاتِي وَغَفْلَتِي

اور نادانی، بڑھی ہوئی خواہشاتِ نفس اور غفلت کے سبب جو کیا مجھے ان کی سزا دینے میں جلدی نہ کرنا

وَكُنِ اللّٰهُمَّ بِعِزَّتِكَ لِي فِي كُلِّ الْاَحْوَالِ رَؤُوْفًا

اے اللہ! اپنی عزت کے طفیل ہر حال میں مجھ پر مہربان رہنا

وَعَلَيَّ فِي جَمِيعِ الْاُمُوْرِ عَطُوْفًا

اور میرے تمام معاملات میں مجھ پر کرم کرتے رہنا

اِلٰهِي وَرَبِّي، مَنْ لِي غَيْرُكَ،

اے میرے اللہ! اے میرے پروردگار! تیرے سوا میرے لئے کون ہے!

مَنْ أَرَادَ الْحَدِيثَ لِمَنْفَعَةِ الدُّنْيَا لَمْ يَكُنْ لَهُ فِي الْآخِرَةِ نَصِيبٌ وَمَنْ أَرَادَ بِهِ خَيْرَ الْآخِرَةِ أَعْطَاهُ اللهُ خَيْرَ الدُّنْيَا وَ الْآخِرَةِ. امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: جس نے ہماری حدیث سے دنیا کے نفع کا ارادہ کیا اس کے لئے آخرت میں کچھ نہیں اور جس نے ہماری حدیث سے آخرت کے لئے خیر کا ارادہ کیا تو اللہ اس کو دنیا و آخرت کا خیر عطا کرے گا۔ (کافی، ج ۱، ص ۴۶)

اَسْئَلُهُ كَشْفَ ضُرِّيْ، وَالنَّظَرَ فِي اَمْرِيْ

جس سے میں اپنی مصیبت کو دور کرنے، اور اپنے بارے میں نظرِ کرم کرنے کا سوال کروں

اِلٰهِيْ وَمَوْلَايَ، اَجْرَيْتَ عَلَيَّ حُكْمًا اتَّبَعْتُ فِيْهِ هَوٰى نَفْسِيْ

اے میرے معبود اور میرے مالک! میں نے خود اپنے خلاف فیصلہ دے دیا کیونکہ میں ہوائے نفس کے

وَلَمْ اَحْتَرِسْ فِيْهِ مِنْ تَزْيِيْنِ عَدُوِّيْ

پیچھے چلتا رہا، اور میرے دشمن نے جو مجھے سنہری خواب دکھائے میں نے ان سے اپنا بچاؤ نہیں کیا

فَغَرَّنِيْ بِمَا اَهْوٰى، وَاَسْعَدَهُ عَلٰى ذٰلِكَ الْقَضَآءُ

چنانچہ اس نے مجھے خواہشات کے جال میں پھنسا دیا، اس میں میری تقدیر نے بھی اس کی مدد کی

فَتَجَاوَزْتُ بِمَا جَرٰى عَلَيَّ مِنْ ذٰلِكَ بَعْضَ حُدُوْدِكَ،

اس طرح میں نے تیری مقرر کی ہوئی بعض حدیں توڑ دیں

وَخَالَفْتُ بَعْضَ اَوَامِرِكَ. فَلَكَ الْحَمْدُ عَلَيَّ فِيْ جَمِيْعِ ذٰلِكَ

اور تیرے بعض احکام کی نافرمانی کی، بہرحال تو ہر تعریف کا مستحق ہے

وَلَا حُجَّةَ لِيْ فِيْمَا جَرٰى عَلَيَّ فِيْهِ قَضَآؤُكَ،

اور جو کچھ پیش آیا اس میں خطا میری ہی ہے، تو نے جو فیصلہ کیا

وَاَلْزَمَنِيْ حُكْمُكَ وَبَلَآؤُكَ

اور تیری طرف سے میری جو آزمائش ہوئی اس کے خلاف میرے پاس کوئی عذر نہیں ہے،

قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: التَّعَاوُنُ مِمَّنْ تَرْجُو خَيْرَهُ مِنَ الْمُقَامِ مَعَ مَنْ لَا تَأْمَنُ شَرَّهُ.

امام علی علیہ السلام نے فرمایا: اس شخص سے وابستگی جس سے کسی بھلائی کی امید ہو اس شخص کے ساتھ رہنے سے بہتر ہے جس کے شر سے تم محفوظ نہ رہ سکو۔ (نزھۃ الناظر وتنبیہ الخاطر: ص ۱۳۶)

وَقَدْ اَتَيْتُكَ يَا اِلٰهِيْ بَعْدَ تَقْصِيْرِيْ، وَاِسْرَافِيْ عَلٰى نَفْسِيْ

اے میرے معبود میں معافی مانگنے کے لئے حاضر ہوا ہوں اپنی اس کوتاہی کے بعد، اور اپنے نفس پر ظلم

مُعْتَذِرًا نَادِمًا مُنْكَسِرًا مُسْتَقِيْلًا مُسْتَغْفِرًا مُنِيْبًا مُقِرًّا

کرنے کے بعد، میں اپنے کئے پر شرمسار ہوں، دل شکستہ ہوں، میں اپنے کرتوتوں سے باز آیا،

مُذْعِنًا مُعْتَرِفًا

بخشش کا طلب گار ہوں، پشیمانی کے ساتھ تیری جناب میں حاضر ہوں

لَا اَجِدُ مَفَرًّا مِمَّا كَانَ مِنِّيْ

جو کچھ مجھ سے سرزد ہو چکا اس کے بعد میرے لئے نہ کوئی بھاگنے کی جگہ ہے

وَلَا مَفْزَعًا اَتَوَجَّهُ اِلَيْهِ فِيْ اَمْرِيْ

اور نہ کوئی ایسا مددگار جس کے پاس میں اپنا معاملہ لے جاؤں

غَيْرَ قَبُوْلِكَ عُذْرِيْ

صرف یہی ہے کہ تو میری معذرت قبول کرلے

وَاِدْخَالِكَ اِيَّايَ فِيْ سَعَةٍ مِنْ رَحْمَتِكَ

مجھے اپنے دامانِ رحمت میں جگہ دے دے

اَللّٰهُمَّ فَاقْبَلْ عُذْرِيْ وَارْحَمْ شِدَّةَ ضُرِّيْ

اے میرے معبود! میری معافی کی درخواست منظور کرلے، میری سخت بدحالی پر رحم کر،

قَالَ ع اَلْكِذْبُ يُزْرِي بِالْإِنْسَانِ
امام علی علیہ السلام نے فرمایا: جھوٹ انسان کو عیب دار بنادیتا ہے۔
(عیون الحکم والمواعظ (للیثی)، ص ۱۸)

وَفُكَّنِي مِنْ شَدِّ وَثَاقِي، يَا رَبِّ ارْحَمْ ضَعْفَ بَدَنِي وَرِقَّةَ جِلْدِي وَدِقَّةَ

اور میری گرہ کشائی فرمادے، اے میرے پروردگار! میرے جسم کی ناتوانی، میری جلد کی کمزوری اور

عَظْمِي يَا مَنْ بَدَأَ خَلْقِي وَذِكْرِي وَتَرْبِيَتِي

میری ہڈیوں کی ناطاقتی پر رحم کر، اے وہ ذات جس نے مجھے وجود بخشا، میرا خیال رکھا میری پرورش کا

وَبِرِّي وَتَغْذِيَتِي، هَبْنِي لِابْتِدَاءِ

سامان کیا میرے حق میں بہتری کی، اور میرے لئے غذا کے اسباب فراہم کیے، پس جس طرح تونے

كَرَمِكَ، وَسَالِفِ بِرِّكَ بِي

اس سے پہلے مجھ پر کرم کیا اور میرے لئے بہتری کے سامان کئے اب بھی مجھ پر وہ پہلا سا فضل جاری رکھ

يَا إِلٰهِي وَسَيِّدِي وَرَبِّي

اے میرے معبود! اے میرے مالک! اے میرے پروردگار!

أَتُرَاكَ مُعَذِّبِي بِنَارِكَ بَعْدَ تَوْحِيدِكَ

میں حیران ہوں کہ کیا تو مجھے اپنی آتشِ جہنم کا عذاب دے گا حالانکہ میں تیری توحید کا اقرار کرتا ہوں

وَبَعْدَ مَا انْطَوَى عَلَيْهِ قَلْبِي مِنْ مَعْرِفَتِكَ، وَلَهِجَ بِهِ لِسَانِي مِنْ ذِكْرِكَ

میرا دل تیری معرفت سے سرشار ہے، میری زبان پر تیرا ذکر جاری ہے

وَاعْتَقَدَهُ ضَمِيرِي مِنْ حُبِّكَ، وَبَعْدَ صِدْقِ اعْتِرَافِي

میرے دل میں تیری محبت بس چکی ہے، اور میں سچے دل سے اپنے گناہوں کا اعتراف کرتا ہوں

قَالَ ع مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ لِيُبَاهِيَ بِهِ الْعُلَمَاءَ أَوْ يُمَارِيَ بِهِ السُّفَهَاءَ أَوْ يَصْرِفَ بِهِ وُجُوهَ النَّاسِ إِلَيْهِ فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ۔ امام باقر علیہ السلام نے فرمایا: جو علم اس لئے حاصل کرے تاکہ اس کے ذریعہ علماء کی مجلس میں فخر کرے یا جاہلوں کی مجلس میں بحث کرے یا لوگ اس کی طرف توجہ دیں تو ایسے شخص کا ٹھکانہ جہنم ہے۔ (کافی، ج۱، ص۴۷)

وَدُعَائِي خَاضِعًا لِرُبُوبِيَّتِكَ

اور گڑگڑا کر تجھ سے دُعا مانگتا ہوں تیری ربوبیت کی طرف توجہ کرتے ہوئے،

هَيْهَاتَ أَنْتَ أَكْرَمُ مِنْ أَنْ تُضَيِّعَ مَنْ رَبَّيْتَهُ

ایسا نہیں ہوسکتا، کیونکہ تیرا اکرم اس سے بڑھ کر ہے کہ تو اس شخص کو بے سہارا چھوڑ دے جسے تو نے خود پالا

أَوْ تُبَعِّدَ مَنْ أَدْنَيْتَهُ،

یا اسے اپنے سے دور کردے جسے تو نے خود اپنا قرب بخشا ہو،

أَوْ تُشَرِّدَ مَنْ آوَيْتَهُ

یا اسے اپنے ہاں سے نکال دے جسے تو نے خود پناہ دی ہو

أَوْ تُسَلِّمَ إِلَى الْبَلَاءِ مَنْ كَفَيْتَهُ وَرَحِمْتَهُ

یا اسے بلاؤں کے حوالے کردے جس کا تو نے خود ذمہ لیا ہو اور جس پر رحم کیا ہو

وَلَيْتَ شِعْرِي يَا سَيِّدِي وَإِلٰهِي وَمَوْلَايَ

یہ بات میری سمجھ میں نہیں آتی اے میرے مالک! اے میرے معبود! اے میرے مولا!

أَتُسَلِّطُ النَّارَ عَلَى وُجُوهٍ خَرَّتْ لِعَظَمَتِكَ سَاجِدَةً

کیا تو آتش جہنم کو مسلط کردے گا ان چہروں پر جو تیری عظمت کے باعث تیرے حضور میں سجدہ ریز ہو

وَعَلَى أَلْسُنٍ نَطَقَتْ بِتَوْحِيدِكَ صَادِقَةً

ان زبانوں پر جو صدق دل سے تیری توحید کا اقرار کرچکی ہیں

قَالَ ع رَوِّحُوا أَنْفُسَكُمْ بِبَدِيعِ الْحِكْمَةِ فَإِنَّهَا تَكِلُّ كَمَا تَكِلُّ الْأَبْدَانُ.
امام علی علیہ السلام نے فرمایا: اپنی جانوں کو نئی حکمتوں سے سکون پہنچاؤ، کیونکہ روح بھی بدنوں کی طرح تھک جاتی ہے۔
(الکافی (ط-الاسلامیہ): ج۱: ص۴۸)

وَبِشُكْرِكَ مَادِحَةً

اور شکرگزاری کے ساتھ تیری مدح کرچکی ہیں

وَعَلَى قُلُوبٍ اعْتَرَفَتْ بِإِلٰهِيَّتِكَ مُحَقِّقَةً

اوران دلوں پر جو واقعی تیرے معبود ہونے کا حق شناسانہ اعتراف کر چکے ہوں

وَعَلَى ضَمَائِرَ حَوَتْ مِنَ الْعِلْمِ بِكَ حَتّٰى صَارَتْ خَاشِعَةً

ان ضمیروں پر جو تیرے علم سے اس قدر بہرہ ور ہوئے کہ تیرے ہی حضور میں جھکے ہوئے ہیں

وَعَلَى جَوَارِحَ سَعَتْ إِلٰى أَوْطَانِ تَعَبُّدِكَ طَائِعَةً

یا ان ہاتھ پاؤں پر جو اطاعت کے جذبے کے ساتھ تیری عبادت گاہوں کی طرف دوڑتے رہے

وَأَشَارَتْ بِاسْتِغْفَارِكَ مُذْعِنَةً

اور گناہوں کا اقرار کرکے مغفرت طلب کرتے رہے؟

مَا هٰكَذَا الظَّنُّ بِكَ، وَلَا أُخْبِرْنَا بِفَضْلِكَ عَنْكَ

اے ربّ نہ تو تیری نسبت ایسا گمان ہی کیا جاسکتا ہے، اور نہ ہی تیری طرف سے ہمیں ایسی کوئی خبر دی گئی،

يَا كَرِيمُ يَا رَبِّ، وَأَنْتَ تَعْلَمُ ضَعْفِي

اے ربّ کریم، تو میری کمزوری سے واقف ہے

عَنْ قَلِيلٍ مِنْ بَلَاءِ الدُّنْيَا وَعُقُوبَاتِهَا

مجھ میں اس دُنیا کی معمولی آزمائشوں، چھوٹی چھوٹی تکلیفوں

قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ص نِعْمَ وَزِيرُ الْإِيمَانِ الْعِلْمُ وَنِعْمَ وَزِيرُ الْعِلْمِ الْحِلْمُ وَنِعْمَ وَزِيرُ الْحِلْمِ الرِّفْقُ وَنِعْمَ وَزِيرُ الرِّفْقِ الصَّبْرُ. رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ایمان کا اچھا وزیر علم ہے اور علم کا اچھا وزیر حلم ہے اور حلم کا بہترین وزیر اچھا برتاؤ ہے اور اچھے برتاؤ کا بہترین وزیر صبر ہے۔ (الکافی (ط- الاسلامیہ) ؛ج ۱؛ص ۴۸)

وَمَا يَجْرِي فِيهَا مِنَ الْمَكَارِهِ عَلَى أَهْلِهَا

اور ان سختیوں کو برداشت کرنے کی تاب نہیں جو اہل دُنیا پر گزرتی ہیں

عَلَى أَنَّ ذٰلِكَ بَلَاءٌ وَمَكْرُوهٌ، قَلِيلٌ مَكْثُهُ

حالانکہ وہ آزمائش، تکلیف اور سختی معمولی ہوتی ہے، اور بہت ہی تھوڑی دیر کے لئے ہوتی ہے

يَسِيرٌ بَقَاؤُهُ، قَصِيرٌ مُدَّتُهُ

اور اس کی بقا چند روز ہوتی ہے، اور ان کی مدت بھی تھوڑی ہوتی ہے

فَكَيْفَ احْتِمَالِي لِبَلَاءِ الْآخِرَةِ

پھر بھلا میں آخرت کی سختیوں کو کیسے جھیل سکوں گا

وَجَلِيلِ وُقُوعِ الْمَكَارِهِ فِيهَا

اور اس کی زبردست مصیبت کیوں کر برداشت ہوسکے گی

وَهُوَ بَلَاءٌ تَطُولُ مُدَّتُهُ وَيَدُومُ مَقَامُهُ

جب کہ وہاں کی مصیبت طولانی ہوگی اور اس میں ہمیشہ ہمیشہ کے لئے رہنا ہوگا

وَلَا يُخَفَّفُ عَنْ أَهْلِهِ

اور جو لوگ اس میں ایک مرتبہ پھنس جائیں گے ان کے عذاب میں کبھی کمی نہیں ہوگی

لِأَنَّهُ لَا يَكُونُ إِلَّا عَنْ غَضَبِكَ وَانْتِقَامِكَ وَسَخَطِكَ

کیونکہ وہ عذاب تیرے غصے، انتقام اور ناراضگی کے سبب ہوگا

قَالَ ص خَیْرُ اُمَّتِیْ مَنْ هَدَمَ شَبَابَهٗ فِیْ طَاعَةِ اللّٰهِ وَ فَطَمَ نَفْسَهٗ عَنْ لَذَّاتِ الدُّنْیَا وَ تَوَلَّهَ بِالْاٰخِرَةِ اِنَّ جَزَاءَهٗ عَلَی اللّٰهِ اَعْلٰی مَرَاتِبِ الْجَنَّةِ.

رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میری امت کا بہترین شخص وہ ہے جو اپنی جوانی کو خدا کی اطاعت میں گزارے اور اپنے نفس کو دنیا کی خواہشات سے روکے رکھے اور آخرت سے دل لگائے رکھے، اس کی جزاء خدا کے نزدیک جنت میں اعلیٰ درجہ ہے۔ کافی، ج ۲ ص ۱۲۳

وَهٰذَا مَا لَا تَقُوْمُ لَهُ السَّمٰوٰتُ وَ الْاَرْضُ، یَا سَیِّدِیْ فَكَیْفَ لِیْ

جسے نہ آسمان برداشت کرسکتا ہے نہ زمین، اے میرے مالک! پھر ایسی صورت میں میرا کیا حال ہوگا

وَ اَنَا عَبْدُكَ الضَّعِیْفُ الذَّلِیْلُ الْحَقِیْرُ الْمِسْكِیْنُ الْمُسْتَكِیْنُ

جب کہ میں تیرا ایک کمزور، ادنیٰ، لاچار اور عاجز بندہ ہوں

یَآ اِلٰهِیْ وَ رَبِّیْ وَ سَیِّدِیْ وَ مَوْلَایَ

اے میرے معبود! اے میرے پروردگار! اے میرے مالک! اے میرے مولا!

لِاَیِّ الْاُمُوْرِ اِلَیْكَ اَشْكُوْا، وَ لِمَا مِنْهَا اَضِجُّ وَ اَبْكِیْ

میں تجھ سے کس کس بات پر نالہ وفریاد، اور کس کس پر آہ و بکا کروں؟

لِاَلِیْمِ الْعَذَابِ وَ شِدَّتِهٖ، اَمْ لِطُوْلِ الْبَلَاءِ وَ مُدَّتِهٖ

دردناک عذاب اور اس کی سختی پر، یا مصیبت اور اس کی طویل میعاد پر!

فَلَئِنْ صَیَّرْتَنِیْ لِلْعُقُوْبَاتِ مَعَ اَعْدَآئِكَ

پس اگر تو نے مجھے اپنے دشمنوں کے ساتھ عذاب میں جھونک دیا

وَ جَمَعْتَ بَیْنِیْ وَ بَیْنَ اَهْلِ بَلَآئِكَ

اور مجھے ان لوگوں میں شامل کردیا جو تیری بلاؤں کے سزاوار ہیں

وَ فَرَّقْتَ بَیْنِیْ وَ بَیْنَ اَحِبَّآئِكَ وَ اَوْلِیَآئِكَ

اور اپنے احباء اور اولیاء کے اور میرے درمیان جدائی ڈال دی

قَالَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ: حَصِّنُوا أَمْوَالَكُمْ بِالزَّكَاةِ وَدَاوُوا مَرْضَاكُمْ بِالصَّدَقَةِ وَأَعِدُّوا لِلْبَلَاءِ الدُّعَاءَ.
رسول ﷺ نے فرمایا: اپنے مال کو زکات کے ذریعہ محفوظ کرو اور اپنے مریضوں کا علاج صدقہ سے کرو اور بلاؤں کو دُعا کے ذریعہ دُور کرو۔ (نزھۃ الناظر وتنبیہ الخاطر؛ ص ۲۶)

فَهَبْنِيْ يَا اِلٰهِيْ وَسَيِّدِيْ وَمَوْلَايَ وَرَبِّيْ

تو اے میرے معبود! اے میرے مالک! اے میرے مولا! اے میرے پروردگار!

صَبَرْتُ عَلٰى عَذَابِكَ فَكَيْفَ اَصْبِرُ عَلٰى فِرَاقِكَ

میں تیرے دیے ہوئے عذاب پر اگر صبر بھی کرلوں تو تیری رحمت سے جدائی پر کیونکر صبر کرسکوں گا؟

وَهَبْنِيْ صَبَرْتُ عَلٰى حَرِّ نَارِكَ فَكَيْفَ اَصْبِرُ عَنِ النَّظَرِ اِلٰى كَرَامَتِكَ

اگر میں تیری آگ کی تپش برداشت بھی کرلوں تو تیری نظر کرم سے اپنی محرومی کو کیسے برداشت کرسکوں گا؟

اَمْ كَيْفَ اَسْكُنُ فِي النَّارِ وَرَجَائِيْ عَفْوُكَ

اس کے علاوہ میں آتش جہنم میں کیونکر رہ سکوں گا جب کہ مجھے تو تجھ سے عفو و درگزر کی توقع ہے

فَبِعِزَّتِكَ يَا سَيِّدِيْ وَمَوْلَايَ، اُقْسِمُ صَادِقًا

پس اے میرے آقا! اے میرے مولا!، میں تیری عزت کی سچی قسم کھا کر کہتا ہوں

لَئِنْ تَرَكْتَنِيْ نَاطِقًا،

کہ اگر تو نے وہاں میری گویائی سلامت رکھی،

لَاَضِجَّنَّ اِلَيْكَ بَيْنَ اَهْلِهَا ضَجِيْجَ الْاٰمِلِيْنَ

تو میں اہل جہنم کے درمیان تیرا نام لے کر تجھے اسی طرح پکاروں گا جیسے کرم کے امیدوار پکارا کرتے ہیں

وَلَاَصْرُخَنَّ اِلَيْكَ صُرَاخَ الْمُسْتَصْرِخِيْنَ

میں تیرے حضور میں اسی طرح آہ و بکا کروں گا جیسے فریادی کیا کرتے ہیں

قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: إِذَا رَغِبْتَ فِي الْمَكَارِمِ فَاجْتَنِبِ الْمَحَارِمَ.
امام علی علیہ السلام نے فرمایا: اگر تم مکارم (اخلاق) چاہتے ہو تو حرام کاموں سے اجتناب کرو۔
(عیون الحکم والمواعظ (للیثی)، ص ۱۳۳)

وَلَأَبْكِيَنَّ عَلَيْكَ بُكَاءَ الْفَاقِدِينَ

اور تیری رحمت کے فراق میں اسی طرح رووں گا جیسے بچھڑنے والے رویا کرتے ہیں

وَلَأُنَادِيَنَّكَ أَيْنَ كُنْتَ يَا وَلِيَّ الْمُؤْمِنِينَ

میں تجھے وہاں برابر پکاروں گا کہ تو کہاں ہے اے مؤمنوں کے مالک!

يَا غَايَةَ آمَالِ الْعَارِفِينَ، يَا غِيَاثَ الْمُسْتَغِيثِينَ

اے عارفوں کی امیدگاہ!، اے فریادیوں کے فریادرس!

يَا حَبِيبَ قُلُوبِ الصَّادِقِينَ، وَيَا إِلَٰهَ الْعَالَمِينَ، أَفَتُرَاكَ سُبْحَانَكَ

اے صادقوں کے دلوں کے محبوب!، اے الٰہ العالمین!، تیری ذات پاک ہے

يَا إِلٰهِي وَبِحَمْدِكَ

اے میرے معبود میں تیری حمد کرتا ہوں

تَسْمَعُ فِيهَا صَوْتَ عَبْدٍ مُسْلِمٍ سُجِنَ فِيهَا بِمُخَالَفَتِهِ

یہ کیونکر ہوگا کہ تو اسی آگ میں سے بندۂ مسلم کی آواز سنے جو اپنی نافرمانی کی پاداش میں اس کے اندر قید کر دیا گیا ہو

وَذَاقَ طَعْمَ عَذَابِهَا بِمَعْصِيَتِهِ

اور اپنی معصیت کی سزا میں اس عذاب میں گرفتار ہو

وَحُبِسَ بَيْنَ أَطْبَاقِهَا بِجُرْمِهِ وَجَرِيرَتِهِ

اور جرم وخطا کے بدلے میں جہنم کے طبقات میں بند کر دیا گیا ہو

قَالَ رَسُولُ اللهِ ص سَاعَاتُ الْوَجَعِ يُذْهِبْنَ سَاعَاتِ الْخَطَايَا تَمَسَّكْ بِالطَّاعَةِ إِذَا خِفْتَ النَّاسَ،
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بیماری میں گزرے اوقات، گناہوں میں گزارے اوقات کو ختم کردیتے ہیں، جب لوگوں کا خوف ہو تو اللہ کی اطاعت سے تمسک کرو۔ (الجعفریات (الاشعثیات): ص ۲۴۵)

وَهُوَ يَضِجُّ إِلَيْكَ ضَجِيجَ مُؤَمِّلٍ لِرَحْمَتِكَ
مگر وہ تیری رحمت کے امیدوار کی طرح تیرے حضور میں فریاد کرتا ہو
وَيُنَادِيكَ بِلِسَانِ أَهْلِ تَوْحِيدِكَ
تیری توحید کو ماننے والوں کی سی زبان سے تجھے پکارتا ہو
وَيَتَوَسَّلُ إِلَيْكَ بِرُبُوبِيَّتِكَ
اور تیری جناب میں تیری ربوبیت کا واسطہ دیتا ہو
يَا مَوْلَايَ فَكَيْفَ يَبْقَى فِي الْعَذَابِ
اے میرے مالک پھر وہ اس عذاب میں کیسے رہ سکے گا
وَهُوَ يَرْجُو مَا سَلَفَ مِنْ حِلْمِكَ
جب کہ اسے تیری گزشتہ رحمت کی آس بندھی ہوگی
أَمْ كَيْفَ تُؤْلِمُهُ النَّارُ، وَهُوَ يَأْمُلُ فَضْلَكَ وَرَحْمَتَكَ
یا آتش جہنم اسے کیسے تکلیف پہنچا سکے گی، جب کہ اسے تیرے فضل اور تیری رحمت کا آسرا ہوگا
أَمْ كَيْفَ يُحْرِقُهُ لَهِيبُهَا، وَأَنْتَ تَسْمَعُ صَوْتَهُ وَتَرَى مَكَانَهُ
یا اس کو جہنم کا شعلہ کیسے جلا سکے گا، جب کہ تو خود اس کی آواز سن رہا ہوگا اور تو اس جگہ کو دیکھ رہا ہوگا
أَمْ كَيْفَ يَشْتَمِلُ عَلَيْهِ زَفِيرُهَا وَأَنْتَ تَعْلَمُ ضَعْفَهُ
یا جہنم کا شور اسے کیونکر پریشان کر سکے گا، جب کہ تو اس بندے کی کمزوری سے واقف ہوگا

قَالَ رَسُولُ اللهِ (صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِه): اِتَّقِ اللهَ حَيْثُ مَا كُنْتَ، وَخَالِقِ النَّاسَ بِخُلُقٍ حَسَنٍ، وَإِذَا عَمِلْتَ سَيِّئَةً فَاعْمَلْ حَسَنَةً تَمْحُوهَا. رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: جہاں کہیں بھی ہو خدا کی نافرمانی سے بچو اور لوگوں سے اچھے اخلاق سے پیش آؤ اور اگر برائی سرزد ہو گئی ہے تو نیک عمل انجام دو تا کہ وہ نیک عمل اس برائی کو مٹا دے۔ (الامالی طوسی ص ۱۸۶)

اَمْ كَيْفَ يَتَقَلْقَلُ بَيْنَ اَطْبَاقِهَا وَ اَنْتَ تَعْلَمُ صِدْقَهُ

یا پھر وہ جہنم کے طبقات میں کیونکر تڑپتا رہے گا جب کہ تو اس کی سچائی سے واقف ہوگا

اَمْ كَيْفَ تَزْجُرُهُ زَبَانِيَتُهَا وَ هُوَ يُنَادِيكَ يَا رَبَّهُ

یا جہنم کی لپٹیں اس کو کیونکر پریشان کر سکیں گی جب کہ وہ تجھے پکار رہا ہوگا کہ اے میرے پروردگار!

اَمْ كَيْفَ يَرْجُو فَضْلَكَ فِي عِتْقِهِ مِنْهَا فَتَتْرُكُهُ فِيهَا

یا کیسے ممکن ہے کہ وہ تو جہنم سے نجات کے لئے تیرے فضل کا امیدوار رہو اور تو اسے جہنم ہی میں پڑا رہنے دے

هَيْهَاتَ مَا ذٰلِكَ الظَّنُّ بِكَ، وَلَا الْمَعْرُوفُ مِنْ فَضْلِكَ

نہیں، تیری نسبت ایسا گمان نہیں کیا جا سکتا، نہ تیرے فضل سے پہلے کبھی ایسی صورت پیش آئی

وَلَا مُشْبِهٌ لِمَا عَامَلْتَ بِهِ الْمُوَحِّدِينَ مِنْ بِرِّكَ وَ اِحْسَانِكَ

اور نہ ہی یہ بات اس لطف و کرم کے ساتھ میل کھاتی ہے جو تو توحید پرستوں کے ساتھ روا رکھتا رہا ہے

فَبِالْيَقِينِ اَقْطَعُ لَوْلَا مَا حَكَمْتَ بِهِ مِنْ تَعْذِيبِ جَاحِدِيكَ

اس لئے میں پورے یقین سے کہتا ہوں کہ اگر تو نے اپنے منکروں کو عذاب دینے کا حکم نہ دے دیا ہوتا

وَ قَضَيْتَ بِهِ مِنْ اِخْلَادِ مُعَانِدِيكَ

اور ان کو ہمیشہ جہنم میں رکھنے کا فیصلہ نہ کر لیا ہوتا

لَجَعَلْتَ النَّارَ كُلَّهَا بَرْدًا وَّ سَلَامًا

تو تو ضرور آتشِ جہنم کو ایسا سرد کر دیتا کہ وہ آرام دہ بن جاتی

قَالَ ع لَا يُعَابُ الْمَرْءُ بِتَأْخِيرِ حَقِّهِ إِنَّمَا يُعَابُ مَنْ أَخَذَ مَا لَيْسَ لَهُ.
امام علی علیہ السلام نے فرمایا: اپنا حق لینے میں تاخیر کر دینا عیب نہیں دوسرے کے حق پہ قبضہ کر لینا عیب ہے۔
(نہج البلاغہ (صُبحی صالح)؛ص ۵۰۰)

وَمَا كَانَ لِأَحَدٍ فِيهَا مَقَرًّا وَلَا مَقَامًا. لٰكِنَّكَ تَقَدَّسَتْ أَسْمَاؤُكَ

اور پھر کسی بھی شخص کا ٹھکانا جہنم نہ ہوتا، لیکن خود تو نے اپنے پاک ناموں کی قسم کھائی ہے

أَقْسَمْتَ أَنْ تَمْلَأَهَا مِنَ الْكَافِرِينَ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ

کہ تو تمام کافر جنوں اور انسانوں سے جہنم کو بھر دے گا

وَأَنْ تُخَلِّدَ فِيهَا الْمُعَانِدِينَ

اور اپنے دشمنوں کو ہمیشہ کے لئے اس میں رکھے گا

وَأَنْتَ جَلَّ ثَنَاؤُكَ

تُو جو بہت زیادہ تعریف کے لائق ہے

قُلْتَ مُبْتَدِئًا وَتَطَوَّلْتَ بِالْإِنْعَامِ مُتَكَرِّمًا

اپنے بندوں پر احسان کرتے ہوئے اپنی کتاب میں پہلے ہی فرما چکا ہے:

أَفَمَنْ كَانَ مُؤْمِنًا كَمَنْ كَانَ فَاسِقًا لَا يَسْتَوُونَ

''کیا مومن، فاسق کے برابر ہو سکتا ہے؟ نہیں، یہ کبھی باہم برابر نہیں ہو سکتے۔''

إِلٰهِي وَسَيِّدِي. فَأَسْأَلُكَ بِالْقُدْرَةِ الَّتِي قَدَّرْتَهَا

اے میرے معبود اے میرے مالک! میں تیری اس قدرت کا جس سے تو نے موجودات کی تقدیر بنائی

وَبِالْقَضِيَّةِ الَّتِي حَتَمْتَهَا وَحَكَمْتَهَا

تیرے ان حتمی فیصلوں کا جو تو نے صادر کئے ہیں

قَالَ ع ثَلَاثٌ هُنَّ قَاصِمَاتُ الظَّهْرِ رَجُلٌ اسْتَكْثَرَ عَمَلَهُ وَنَسِيَ ذُنُوبَهُ وَأُعْجِبَ بِرَأْيِهِ.
امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: تین چیزیں کمر توڑ دینے والی ہیں: انسان اپنے عمل کو زیادہ سمجھے، اپنے گناہوں کو فراموش کردے اور اپنی رائے (خود پسندی) پر نازاں ہو۔ (معانی الاخبار، ص ٣٤٣)

وَ غَلَبْتَ مَنْ عَلَيْهِ اَجْرَيْتَهَا

اور جن پر تو نے ان کو نافذ کیا ہے ان پر تجھے قابو حاصل ہے

اَنْ تَهَبَ لِي فِي هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَ فِي هٰذِهِ السَّاعَةِ

کہ تو مجھے بخش دے اور معاف کردے، اسی رات اور اسی لمحے!

كُلَّ جُرْمٍ اَجْرَمْتُهُ وَ كُلَّ ذَنْبٍ اَذْنَبْتُهُ

ہر وہ جرم جس کا میں مرتکب ہوا ہوں اور ہر وہ گناہ جو میں نے کیا ہو

وَ كُلَّ قَبِيحٍ اَسْرَرْتُهُ وَ كُلَّ جَهْلٍ عَمِلْتُهُ

ہر وہ برائی جو میں نے چھپا کر کی ہو اور ہر وہ نادانی جو مجھ سے سرزد ہوئی ہو

كَتَمْتُهُ اَوْ اَعْلَنْتُهُ، اَخْفَيْتُهُ اَوْ اَظْهَرْتُهُ

چاہے میں نے اسے چھپایا ہو یا ظاہر کیا ہو، پوشیدہ رکھا ہو یا افشاء کیا ہو

وَ كُلَّ سَيِّئَةٍ اَمَرْتَ بِاِثْبَاتِهَا الْكِرَامَ الْكَاتِبِينَ

اور میری ہر ایسی بدعملی کو معاف کردے جس کے لکھنے کا حکم تو نے کراماً کاتبین کو دیا ہو

اَلَّذِينَ وَكَّلْتَهُمْ بِحِفْظِ مَا يَكُونُ مِنِّي

جن کو تو نے میرے ہر عمل کی نگرانی پر مامور کیا ہے

وَ جَعَلْتَهُمْ شُهُودًا عَلَيَّ مَعَ جَوَارِحِي

اور جن کو میرے اعضاء و جوارح کے ساتھ ساتھ میرے اعمال کا گواہ مقرر کیا ہے

قَالَ ع لَا تَخُنْ مَنِ ائْتَمَنَكَ وَإِنْ خَانَكَ.

امام علی علیہ السلام نے فرمایا: جس نے تمہیں امین جانا ہے اسکے ساتھ خیانت نہ کرو اگرچہ اس نے تمہارے ساتھ خیانت کی ہو

(تحف العقول؛ ص ۸۱)

وَ كُنْتَ اَنْتَ الرَّقِيْبَ عَلَيَّ مِنْ وَّرَآئِهِمْ، وَ الشَّاهِدَ لِمَا خَفِيَ عَنْهُمْ

پھر ان سے بڑھ کر تو خود میرے اعمال کا نگران رہا ہے، اور ان کو بھی جانتا ہے جو ان کی نظر سے مخفی رہ گئیں

وَ بِرَحْمَتِكَ اَخْفَيْتَهٗ وَ بِفَضْلِكَ سَتَرْتَهٗ

اور جنھیں تو نے اپنی رحمت سے چھپالیا اور جن پر تو نے اپنے کرم سے پردہ ڈال دیا

وَ اَنْ تُوَفِّرَ حَظِّيْ مِنْ كُلِّ خَيْرٍ اَنْزَلْتَهٗ

اے اللہ! میں تجھ سے التجا کرتا ہوں کہ مجھے زیادہ حصہ دے ہر اس بھلائی سے جو تیری طرف سے نازل ہو

اَوْ اِحْسَانٍ فَضَّلْتَهٗ اَوْ بِرٍّ نَشَرْتَهٗ

ہر اس احسان سے جو تو اپنے فضل سے کرے، ہر اس نیکی سے جسے تو پھیلائے،

اَوْ رِزْقٍ بَسَطْتَهٗ

ہر اس رزق سے جس میں تو وسعت دے

اَوْ ذَنْبٍ تَغْفِرُهٗ اَوْ خَطَاٍ تَسْتُرُهٗ

ہر اس گناہ سے جسے تو معاف کردے اور ہر اس غلطی سے جسے تو چھپالے

يَارَبِّ يَارَبِّ يَارَبِّ

اے میرے پروردگار! اے میرے پروردگار! اے میرے پروردگار!

يَا اِلٰهِيْ وَ سَيِّدِيْ وَ مَوْلَايَ وَ مَالِكَ رِقِّيْ

اے میرے معبود! اے میرے آقا! اے میرے مولا اور اے میرے جسم و جاں کے مالک!

قَالَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ: مَنْ مَلَأَ عَيْنَهُ مِنْ حَرَامٍ مَلَأَ اللهُ عَيْنَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنَ النَّارِ إِلَّا أَنْ يَتُوبَ وَيَرْجِعَ.
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا: جو بھی اپنی آنکھ کو حرام سے پُر کرے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اس کی آنکھ کو جہنم کی آگ سے پُر کرے گا مگر یہ کہ توبہ کرے اور اپنے اس عمل سے پلٹ جائے۔ (الامالی صدوق ص ۴۲۹)

يَا مَنْ بِيَدِهِ نَاصِيَتِي، يَا عَلِيمًا بِضُرِّي وَمَسْكَنَتِي
اے وہ ذات جسے مجھ پر قابو حاصل ہے! اے میری بدحالی اور بے چارگی کو جاننے والے!
يَا خَبِيرًا بِفَقْرِي وَفَاقَتِي
اے میرے فقر و فاقہ سے آگاہی رکھنے والے!
يَا رَبِّ يَا رَبِّ يَا رَبِّ
اے میرے پروردگار! اے میرے پروردگار! اے میرے پروردگار!
أَسْئَلُكَ بِحَقِّكَ وَقُدْسِكَ
میں تجھے تیری سچائی اور تیری پاکیزگی
وَأَعْظَمِ صِفَاتِكَ وَأَسْمَائِكَ
تیری اعلیٰ صفات اور تیرے مبارک ناموں کا واسطہ دے کر تجھ سے التجا کرتا ہوں
أَنْ تَجْعَلَ أَوْقَاتِي مِنَ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ بِذِكْرِكَ مَعْمُورَةً
کہ میرے دن رات کے اوقات کو اپنی یاد سے معمور کر دے
وَبِخِدْمَتِكَ مَوْصُولَةً، وَأَعْمَالِي عِنْدَكَ مَقْبُولَةً
کہ ہر لحہ تیری فرماں برداری میں بسر ہو، میرے اعمال کو قبول فرما
حَتَّى تَكُونَ أَعْمَالِي وَأَوْرَادِي كُلُّهَا وِرْدًا وَاحِدًا
یہاں تک کہ میرے سارے اعمال اور اذکار ایک ورد کی حیثیت اختیار کر لیں

قَالَ ع اَجْمِلُوا فِي الْخِطَابِ تَسْمَعُوا جَمِيلَ الْجَوَابِ
امام علی علیہ السلام نے فرمایا: لوگوں سے خوبصورت لہجے میں (ادب کے ساتھ) بات کروتا کہ بہترین جواب سنو۔
(غرر الحکم و درر الکلم، ص ۱۵۸)

وَحَالِي فِي خِدْمَتِكَ سَرْمَدًا

اور مجھے تیری فرماں برداری کرنے میں دوام حاصل ہو جائے

يَا سَيِّدِي يَا مَنْ عَلَيْهِ مُعَوَّلِي، يَا مَنْ اِلَيْهِ شَكَوْتُ اَحْوَالِي

اے میرے آقا! اے وہ ذات جس کا مجھے آسرا ہے، اور جسے میں اپنی ہر الجھن پیش کرتا ہوں

يَا رَبِّ يَا رَبِّ يَا رَبِّ

اے میرے پروردگار! اے میرے پروردگار! اے میرے پروردگار!

قَوِّ عَلَى خِدْمَتِكَ جَوَارِحِي

میرے ہاتھ پاؤں میں اپنی اطاعت کے لئے قوت دے

وَاشْدُدْ عَلَى الْعَزِيمَةِ جَوَانِحِي

میرے دل کو نیک ارادوں پر قائم رہنے کی طاقت بخش،

وَهَبْ لِيَ الْجِدَّ فِي خَشْيَتِكَ

اور مجھے توفیق دے کہ میں تجھ سے قرار واقعی ڈرتا رہوں

وَالدَّوَامَ فِي الْاِتِّصَالِ بِخِدْمَتِكَ

اور ہمیشہ تیری اطاعت میں سرگرم رہوں

حَتّٰى اَسْرَحَ اِلَيْكَ فِي مَيَادِينِ السَّابِقِينَ

تاکہ میں تیری طرف سبقت کرنے والوں کے ساتھ چلتا رہوں

قَالَ ع: مَنْ عَظَّمَ صِغَارَ الْمَصَائِبِ ابْتَلاهُ اللهُ بِكِبَارِهَا
امام علی علیہ السلام نے فرمایا: جو شخص چھوٹی مصیبتوں کو بڑی اہمیت دیتا ہے، اللہ اسے بڑی مصیبتوں میں مبتلا کر دیتا ہے۔
(نہج البلاغہ (صبحی صالح): ص ۵۵۵)

وَ اُسْرِعَ اِلَيْكَ فِي الْمُبَادِرِيْنَ

تیری سمت بڑھنے والوں کے ہمراہ تیزی سے قدم بڑھاؤں

وَ اَشْتَاقَ اِلٰى قُرْبِكَ فِي الْمُشْتَاقِيْنَ

تیری ملاقات کا شوق رکھنے والوں کی طرح تیرا مشتاق رہوں

وَ اَدْنُوَ مِنْكَ دُنُوَّ الْمُخْلِصِيْنَ

تیرے مخلص بندوں کی طرح تجھ سے نزدیک ہو جاؤں

وَ اَخَافَكَ مَخَافَةَ الْمُوْقِنِيْنَ

تجھ پر یقین رکھنے والوں کی طرح تجھ سے ڈرتا رہوں

وَ اَجْتَمِعَ فِي جِوَارِكَ مَعَ الْمُؤْمِنِيْنَ

اور تیرے حضور میں جب مؤمنین جمع ہوں تو میں ان کے ساتھ رہوں

اَللّٰهُمَّ وَمَنْ اَرَادَنِي بِسُوْءٍ فَاَرِدْهُ

اے اللہ! جو شخص مجھ سے کوئی بدی کرنے کا ارادہ کرے تو اسے ویسی ہی سزا دے

وَمَنْ كَادَنِي فَكِدْهُ

اور جو مجھ سے فریب کرے تو اس کو ویسی ہی پاداش دے

وَ اجْعَلْنِي مِنْ اَحْسَنِ عَبِيْدِكَ نَصِيْبًا عِنْدَكَ

مجھے اپنے ان بندوں میں قرار دے جو تیرے ہاں سے سب سے اچھا حصہ پاتے ہیں

قَالَ ع لَا تَسْتَحِ مِنْ إِعْطَاءِ الْقَلِيلِ فَإِنَّ الْحِرْمَانَ أَقَلُّ مِنْهُ
امام علی علیہ السلام نے فرمایا: تھوڑا دینے سے شرماؤ نہیں کیونکہ خالی ہاتھ لوٹانا تو اس سے بھی گری ہوئی بات ہے۔
(نہج البلاغہ (صبحی صالح)؛ ص ۴۷۹)

وَاَقْرَبِهِمْ مَنْزِلَةً مِّنْكَ، وَاَخَصِّهِمْ زُلْفَةً لَدَيْكَ

جنھیں تیری جناب میں سب سے زیادہ تقرب حاصل ہے، اور جو خاص طور سے تجھ سے زیادہ نزدیک ہیں

فَاِنَّهُ لَا يُنَالُ ذٰلِكَ اِلَّا بِفَضْلِكَ، وَجُدْلِيْ بِجُوْدِكَ

کیونکہ یہ رتبہ تیرے فضل کے بغیر نہیں مل سکتا، مجھ پر اپنا خاص کرم کر

وَاعْطِفْ عَلَيَّ بِمَجْدِكَ، وَاحْفَظْنِيْ بِرَحْمَتِكَ

اور اپنی شان کے مطابق مہربانی فرما، اپنی رحمت سے میری حفاظت کر

وَاجْعَلْ لِّسَانِيْ بِذِكْرِكَ لَهِجًا، وَقَلْبِيْ بِحُبِّكَ مُتَيَّمًا

میری زبان کو اپنے ذکر میں مشغول رکھ، میرے دل کو اپنی محبت کی چاشنی عطا کر

وَمُنَّ عَلَيَّ بِحُسْنِ اِجَابَتِكَ، وَاَقِلْنِيْ عَثْرَتِيْ وَاغْفِرْ زَلَّتِيْ

میری دُعائیں قبول کر کے مجھ پر احسان کر، میری خطائیں معاف کر دے اور میری لغزشیں بخش دے

فَاِنَّكَ قَضَيْتَ عَلٰى عِبَادِكَ بِعِبَادَتِكَ وَاَمَرْتَهُمْ بِدُعَائِكَ وَضَمِنْتَ

چونکہ تُو نے اپنے بندوں پر اپنی عبادت واجب کی ہے، انہیں دُعا مانگنے کا حکم دیا ہے اور ان کی دُعائیں

لَهُمُ الْاِجَابَةَ فَاِلَيْكَ يَارَبِّ نَصَبْتُ وَجْهِيْ، وَاِلَيْكَ يَارَبِّ مَدَدْتُ

قبول کرنے کی ذمہ داری لی ہے، اس لئے اے ربّ! میں نے تیری ہی طرف رخ کیا ہے، اور تیرے ہی

يَدِيْ فَبِعِزَّتِكَ اسْتَجِبْ لِيْ دُعَآئِيْ، وَبَلِّغْنِيْ مُنَايَ

سامنے اپنا ہاتھ پھیلایا ہے، پس اپنی عزّت کے صدقے میں میری دُعا قبول فرما، اور مجھے میری مراد کو پہنچا

قَالَ ع مَنْ ضَيَّعَهُ الْأَقْرَبُ أُتِيحَ لَهُ الْأَبْعَدُ
امام علی علیہ السلام نے فرمایا: جسے قریب والے چھوڑ دیتے ہیں اسے دور والے مل جاتے ہیں۔
(نہج البلاغہ (صبحی صالح)، ص ۱۷۴)

وَلَا تَقْطَعْ مِنْ فَضْلِكَ رَجَآئِيْ وَاكْفِنِيْ شَرَّ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ مِنْ أَعْدَآئِيْ

مجھے اپنے فضل وکرم سے مایوس نہ کر، اور جن وانس میں سے جو میرے دشمن ہوں مجھے ان کے شر سے بچا

يَا سَرِيْعَ الرِّضَا اِغْفِرْ لِمَنْ لَّا يَمْلِكُ اِلَّا الدُّعَآءَ

اے اپنے بندوں سے جلد راضی ہو جانے والے! اسے بخش دے جس کے پاس دُعا کے سوا کچھ نہیں

فَاِنَّكَ فَعَّالٌ لِّمَا تَشَآءُ، يَا مَنِ اسْمُهٗ دَوَآءٌ وَّذِكْرُهٗ شِفَآءٌ

کیونکہ تو جو چاہے کرسکتا ہے، تو ایسا ہے جس کا نام ہر مرض کی دوا ہے، جس کا ذکر ہر بیماری سے شفا ہے

وَّطَاعَتُهٗ غِنًى، اِرْحَمْ مَنْ رَّاْسُ مَالِهِ الرَّجَآءُ وَسِلَاحُهُ الْبُكَآءُ

اور جس کی اطاعت بے نیاز کر دینے والی ہے، اس پر رحم کر جس کی پونجی تیرا آسرا اور جس کا ہتھیار رونا ہے

يَا سَابِغَ النِّعَمِ يَا دَافِعَ النِّقَمِ يَا نُوْرَ الْمُسْتَوْحِشِيْنَ فِي الظُّلَمِ

اے نعمتیں عطا کرنے والے! اے بلائیں ٹالنے والے! اے اندھیروں سے گھبرائے ہوؤں کے لئے

يَا عَالِمًا لَّا يُعَلَّمُ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ

روشنی! اے وہ عالم جسے کسی نے تعلیم نہیں دی! محمدؐ اور آل محمدؐ پر درود وسلام بھیج

وَافْعَلْ بِيْ مَآ اَنْتَ اَهْلُهٗ، وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ

اور میرے ساتھ وہ سلوک کر جو تیرے شایانِ شان ہو، اے اللہ اپنے رسولؐ

وَالْاَئِمَّةِ الْمَيَامِيْنَ مِنْ اٰلِهٖ، وَسَلَّمَ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا

اور ان کی اولاد میں سے ائمہ گرامیؑ پر رحمتیں نازل کر اور بہت بہت سلام بھیج۔

قَالَ أَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ ع يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَكُوْنُ فِيْهِ أَحْسَنُهُمْ حَالًا مَنْ كَانَ جَالِسًا فِي بَيْتِهِ.
امام علی علیہ السلام نے فرمایا: لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ سب سے بہتر حال اسی کا ہوگا جو اپنے گھر میں بیٹھا رہے گا۔
(التحصین فی صفات العارفین؛ ص ۱۸)

دُعائے مشلول

مشلول یعنی جس کے جسم کا کوئی عضو شل یا فالج ہو گیا ہو۔ دُعائے مشلول امام علی علیہ السلام سے امام حسین علیہ السلام نے نقل کی ہے، آپ نے اس دُعا کی تعلیم ایسے جوان کو دی کہ جس کا ہاتھ اپنے والد کی بددُعا سے فالج ہو گیا تھا، جس نے ایک دن اپنے والد کے پیسے ان کی اجازت کے بغیر اٹھا لئے اور انہیں مارا، ان کا دل ٹوٹ گیا اور انہوں نے مکہ کے سفر کے دوران اُسے بددُعا دی۔ اسی وقت اس کا ہاتھ شل ہو گیا اس کے بعد کئی سال ہو گئے کہ وہ رو رو کر اپنے والد کو راضی کرنے کی کوشش کر رہا تھا، جب وہ راضی ہوئے اور دوبارہ اُس کے ساتھ مکہ آ رہے تھے تا کہ اس کیلئے خدا سے شفا طلب کریں لیکن راستے میں ہی وفات پا گئے اور یہ نوجوان اکیلا مکہ آیا۔ امام علی علیہ السلام نے اس جوان کو بشارت دی کہ تمہیں شفا ملنے کا وقت آ گیا ہے اور یہ دُعا جو کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سیکھی تھی اسے سکھائی اور اس کی حاجت پوری ہونے کے لئے کچھ شرائط بیان فرمائے اور فرمایا جب بھی باایمان شخص اللہ تعالیٰ کو خالصانہ طور پر اس دُعا کے وسیلے سے پکارے گا، اس کی دُعا مستجاب ہوگی۔ (مہج الدعوات ص ۱۵۱، بلد الامین، ص ۳۴۷)

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْۤ اَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اے اللہ! میں تجھ سے درخواست کرتا ہوں، تیرے نام کا واسطہ دے کر شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو رحمن

يَا ذَا الْجَلَالِ وَ الْاِكْرَامِ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ يَا حَيُّ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ

ورحیم ہے، اے صاحب بزرگی وکرامت، اے زندہ، اے پائندہ، اے ایسا زندہ کہ کوئی خدا نہیں سوائے تیرے،

يَا هُوَ يَا مَنْ لَّا يَعْلَمُ مَا هُوَ وَلَا كَيْفَ هُوَ وَلَا اَيْنَ هُوَ وَلَا حَيْثُ هُوَ اِلَّا هُوَ

اے وہ ذات کہ جس کو کوئی نہیں جانتا کہ وہ کیا ہے، وہ کیسا ہے، وہ کہاں ہے، اور وہ کس حیثیت کا مالک ہے، بس اس

يَا ذَا الْمُلْكِ وَ الْمَلَكُوْتِ يَا ذَا الْعِزَّةِ وَ الْجَبَرُوْتِ يَا مَلِكُ

کو تو وہ خود ہی جانتا ہے۔ اے صاحب ملک وسلطنت، اے صاحب عزت و اقتدار، اے بادشاہ حقیقی،

يَا قُدُّوْسُ يَا سَلَامُ يَا مُؤْمِنُ يَا مُهَيْمِنُ يَا عَزِيْزُ

اے پاک و پاکیزہ ہر نقص وعیب سے، اے سلامتی دینے والے، اے امان دینے والے، اے نگہبان اے عزت

قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ ع الْجَفَاءُ يُفْسِدُ الْإِخَاءَ.
امام علی علیہ السلام نے فرمایا: بے وفائی بھائی چارگی کو ختم کر دیتی ہے۔
(عیون الحکم والمواعظ (لیثی)، ص ۵۰)

يَا جَبَّارُ يَا مُتَكَبِّرُ يَا خَالِقُ يَا بَارِئُ

والے، اے زبردست، اے بڑائی والے، اے پیدا کرنے والے، اے وجود دینے والے،

يَا مُصَوِّرُ يَا مُفِيدُ يَا مُدَبِّرُ يَا شَدِيدُ

اے صورتوں کو بنانے والے، اے فائدہ پہنچانے والے، اے تدبیر کرنے والے، اے ہر کام مستحکم کرنے والے،

يَا مُبْدِئُ يَا مُعِيدُ يَا مُبِيدُ يَا وَدُودُ

اے خلقت کی ابتداء کرنے والے، اے پلٹانے والے اے ہلاک کرتے والے، اے محبت کرنے والے،

يَا مَحْمُودُ يَا مَعْبُودُ يَا بَعِيدُ يَا قَرِيبُ يَا مُجِيبُ

اے تعریف کے لائق، اے لائق عبادت، اے ہر ایک سے دور، اے سب سے قریب، اے دعا قبول فرمانے

يَا رَقِيبُ يَا حَسِيبُ يَا بَدِيعُ يَا رَفِيعُ يَا مَنِيعُ

والے، اے نگہبان و محافظ، اے حساب رکھنے والے، اے موجد کائنات، اے عالی منزلت، اے بلند مرتبت، اے

يَاسَمِيعُ يَا عَلِيمُ يَا حَلِيمُ يَا كَرِيمُ يَا حَكِيمُ يَا قَدِيمُ

سب کی سننے والے، اے سب کچھ جاننے والے، اے بردبار، اے صاحب کرم، اے مصلحت بین، اے ہمیشگی

يَا عَلِيُّ يَا عَظِيمُ يَا حَنَّانُ يَا مَنَّانُ يَا دَيَّانُ يَا مُسْتَعَانُ

والے، اے بلند مقام، اے عظیم الشان، اے مہربان، اے نعمت بخشنے والے، اے جزا و سزا دینے والے، اے

يَا جَلِيلُ يَا جَمِيلُ يَا وَكِيلُ يَا كَفِيلُ

مددگار، اے بزرگی والے، اے صاحب جمال، اے بندوں کے کارساز، اے بندوں کے کفیل، اے غلطیوں کو

قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ ع وَاللهَ اللهَ فِي الْقُرْآنِ لَا يَسْبِقُكُمْ بِالْعَمَلِ بِهِ غَيْرُكُمْ.
امام علی علیہ السلام نے فرمایا: اللہ سے ڈرو قرآن کے بارے میں کہ اس پر عمل کرنے میں
دوسرے لوگ تم سے آگے نہ نکل جائیں۔ (نہج البلاغہ (صبحی صالح) ص ۴۲۲)

يَا مُقِيلُ يَا مُنِيلُ يَا نَبِيلُ يَا دَلِيلُ يَا هَادِيْ

معاف کرنے والے، اے روزی رساں، اے صاحب عظمت، اے رہنما، اے ہدایت کرنے والے، اے ہرشیٔ

يَا بَادِيْ يَا اَوَّلُ يَا آخِرُ يَا ظَاهِرُ

کی ابتداء کرنے والے، اے سب سے پہلے، اے سب کے بعد رہنے والے، اے سب پر ظاہر، اے سب سے

يَا بَاطِنُ يَاقَآئِمُ يَا دَآئِمُ يَا عَالِمُ يَا حَاكِمُ

پوشیدہ، اے ہمیشہ رہنے والے، اے ہمیشہ دائم و بقاء والے، اے سب کچھ جاننے والے، اے حکم کرنے والے،

يَا قَاضِيْ يَا عَادِلُ يَا فَاصِلُ يَا وَاصِلُ يَا طَاهِرُ

اے فیصلہ کرنے والے، اے عدالت والے، اے ہرشیٔ سے جدا، اے ہرشیٔ سے ملے ہوئے، اے پاک ذات،

يَا مُطَهِّرُ يَا قَادِرُ يَا مُقْتَدِرُ يَا كَبِيْرُ يَا مُتَكَبِّرُ

اے پاک کرنے والے، اے صاحب قدرت، اے صاحب اقتدار، اے بہت بڑائی والے، اے اپنی بڑائی

يَا وَاحِدُ يَا اَحَدُ يَا صَمَدُ يَا مَن لَّمْ يَلِدْ وَ لَمْ يُوْلَدْ وَ لَمْ يَكُن لَّهُ

کرنے والے، اے تنہا، اے یکتا، اے بے نیاز، اے وہ جو کسی کا والد نہیں اور نہ اس کا کوئی والد ہے اور اس کا کوئی

كُفُوًا اَحَدٌ وَلَمْ يَكُن لَّهُ صَاحِبَةٌ وَّلَا كَانَ مَعَهُ وَزِيْرٌ

ہمسر نہیں ہے اور نہ اس کی کوئی صاحبہ ہے۔ اور نہ اس کے ساتھ کوئی وزیر ہے

وَّلَا اتَّخَذَ مَعَهُ مُشِيْرًا وَّلَا احْتَاجَ اِلٰى ظَهِيْرٍ وَّلَا كَانَ مَعَهُ مِنْ اِلٰهٍ غَيْرُهُ

اور نہ ہی اس نے اپنا مشیر بنایا اور نہ اس کو کسی کی پشت پناہی کی ضرورت ہے اور نہ ہی اس کے ساتھ کوئی دوسرا اللہ

قَالَ ع قَضَاءُ حَاجَةِ الْمُؤْمِنِ خَيْرٌ مِنْ عِتْقِ أَلْفِ نَسَمَةٍ وَمِنْ حُمْلَانِ أَلْفِ فَرَسٍ فِي سَبِيلِ اللهِ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: مومن کی حاجت روائی کرنا ہزار غلام آزاد کرنے اور اللہ کی راہ میں ہزار سامان سے لدے ہوئے اونٹ دینے سے بہتر ہے۔ (مستدرک الوسائل و مستنبط المسائل؛ ج ۱۲؛ ص ۴۰۶)

لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ فَتَعَالَيْتَ عَمَّا يَقُوْلُ الظَّالِمُوْنَ

ہے (جو اس کا ہاتھ بٹائے) نہیں ہے کوئی خدا سوائے تیرے اور تو ان سب باتوں سے بالا تر ہے جو (یہ) ظالمین

عُلُوًّا كَبِيْرًا يَا عَلِيُّ يَا شَامِخُ يَا بَاذِخُ يَا فَتَّاحُ

(مشرکین) کہتے ہیں اور بہت ہی بلند و بالا ہے اے بلند مرتبہ، اے عالی منزلت، اے عالی شان اے کھولنے

يَا نَفَّاحُ يَا مُرْتَاحُ يَا مُفَرِّجُ يَا نَاصِرُ يَا مُنْتَصِرُ

والے ہواؤں کے چلانے والے اے راحت رساں، اے فرحت بخش، اے مددگار، اے مدد دینے والے، اے

يَا مُدْرِكُ يَا مُهْلِكُ يَا مُنْتَقِمُ يَا بَاعِثُ يَا وَارِثُ

فریاد رس، اے ہلاک کرنے والے، اے انتقام لینے والے، اے مُردوں کو اُٹھانے والے، اے وارثِ حقیقی، اے

يَا طَالِبُ يَا غَالِبُ يَا مَنْ لَا يَفُوْتُهٗ هَارِبٌ

طلب کرنے والے، اے سب پر غالب، اے وہ ذات جس سے بچ کر کوئی بھاگنے والا بھاگ نہیں سکتا،

يَا تَوَّابُ يَا اَوَّابُ يَا وَهَّابُ يَا مُسَبِّبَ الْاَسْبَابِ يَا مُفَتِّحَ الْاَبْوَابِ يَا مَنْ

اے توبہ قبول کرنے والے، اے بہت نعمتیں دینے والے، اے بند دروازوں کو کھولنے والے، اے وہ ذات کہ

حَيْثُ مَا دُعِيَ اَجَابَ يَا طَهُوْرُ يَا شَكُوْرُ

جب بھی کوئی اس سے دُعا کرے تو قبول فرماتا ہے، اے ہر طرح پاک و پاکیزہ، اے شکر قبول کرنے والے، اے

يَا عَفُوُّ يَا غَفُوْرُ يَا نُوْرَ النُّوْرِ يَا مُدَبِّرَ الْاُمُوْرِ

درگزر کرنے والے، اے گناہ بخشنے والے، اے تمام نوروں کے اصلی نور، اے نظام عالم کو درست کرنے والے،

قَالَ أَبِي جَعْفَر ع: كَنْسُ الْبُيُوتِ يَنْفِي الْفَقْرَ.
امام باقر علیہ السلام نے فرمایا: گھروں میں جھاڑو دینے سے فقر و تنگدستی دور ہوتی ہے۔
(وسائل الشیعہ: ج۵: ص ۳۱۷)

يَا لَطِيفُ يَا خَبِيرُ يَا مُجِيرُ يَا مُنِيرُ يَابَصِيرُ يَا ظَهِيرُ

اے مہربان، اے باخبر، اے پناہ دینے والے، اے روشنی بخشنے والے، اے باریک بین، اے پشت پناہ، اے

يَا كَبِيرُ يَا وِتْرُ يَا فَرْدُ يَا أَبَدُ يَا سَنَدُ يَا صَمَدُ يَا كَافِيْ

بزرگ، اے یکتا، اے یگانہ، اے ہمیشہ باقی رہنے والے، اے جائے پناہ، اے بے نیاز، اے کفایت کرنے

يَا شَافِيْ يَا وَافِيْ يَا مُعَافِيْ يَا مُحْسِنُ

والے، اے شفا دینے والے، اے وفا کرنے والے، اے عافیت دینے والے، اے احسان کرنے والے، اے

يَا مُجْمِلُ يَا مُنْعِمُ يَا مُفْضِلُ يَا مُتَكَرِّمُ يَا مُتَفَرِّدُ

نیکی کرنے والے، اے نعمت دینے والے، اے فضل کرنے والے، اے صاحب کرم، اے یکتا و یگانہ، اے وہ جو

يَامَنْ عَلَا فَقَهَرَ يَا مَنْ مَلَكَ فَقَدَرَ يَا مَن بَطَنَ فَخَبَرَ يَا مَن عُبِدَ

بلند ہو کر غالب رہا، اے وہ جو مالک ہو کر قادر رہا، اے وہ جو پوشیدہ ہو کر باخبر رہا، اے وہ جس کی عبادت کی گئی اور

فَشَكَرَ يَا مَنْ عُصِيَ فَغَفَرَ يَامَن لَّا تَحْوِيْهِ الْفِكَرُ

اس نے جزا دی، اے وہ کہ جس کی نافرمانی کی گئی اور اس نے معاف کر دیا، اے وہ کہ فکر و خیال جس کا احاطہ نہیں

وَلَا يُدْرِكُهُ بَصَرٌ وَّلَا يَخْفٰى عَلَيْهِ أَثَرٌ يَّا رَازِقَ الْبَشَرِ

کر سکتے اور کوئی آنکھ اسے دیکھ نہیں سکتی اور نہ کوئی چیز اس سے پوشیدہ رہ سکتی ہے، اے انسانوں کو روزی دینے

يَا مُقَدِّرَ كُلِّ قَدَرٍ يَا عَالِيَ الْمَكَانِ يَا شَدِيْدَ الْأَرْكَانِ

والے، اے ہر ایک کی تقدیر معین کرنے والے، اے بلند منزلت والے، اے مستحکم دستگاہ رکھنے والے، اے

قَالَ ع: إِنَّ أَقْرَبَكُمْ مِنَ اللهِ أَوْسَعُكُمْ خُلُقاً.

حضرت امام زین العابدین علیہ السلام نے فرمایا: تم میں سے خدا کے سب سے قریب وہ ہے جو بہترین اخلاق والا ہے۔

(الکافی (ط-الاسلامیہ): ج ۸؛ ص ۶۹)

يَا مُبَدِّلَ الزَّمَانِ يَا قَابِلَ الْقُرْبَانِ يَا ذَا الْمَنِّ وَ الْإِحْسَانِ يَا ذَا الْعِزَّةِ وَ

زمانے کو بدلنے والے، اے قربانیوں کو قبول کرنے والے، اے صاحب منت و احسان، اے صاحب عزت

السُّلْطَانِ يَا رَحِيمُ يَا رَحْمٰنُ يَا مَنْ هُوَ كُلَّ يَوْمٍ فِي شَأْنٍ يَا مَنْ لَا يَشْغَلُهُ

وسلطنت، اے بہت رحم کرنے والے، اے مہربان، اے ہر روز ایک نئی شان رکھنے والے، اے وہ کہ جسے ایک

شَأْنٌ عَنْ شَأْنٍ يَا عَظِيمَ الشَّأْنِ يَا مَنْ هُوَ بِكُلِّ مَكَانٍ يَا سَامِعَ

کام دوسرے کاموں سے نہیں روکتا، اے بڑی شان والے، اے وہ جو ہر جگہ موجود ہے، اے سب کی آوازوں کو

الْأَصْوَاتِ يَا مُجِيبَ الدَّعَوَاتِ يَا مُنْجِحَ الطَّلِبَاتِ يَا قَاضِيَ الْحَاجَاتِ يَا

سننے والے، اے دُعاؤں کو قبول کرنے والے، اے مرادوں کو پورا کرنے والے، اے حاجتوں کو پورا کرنے

مُنْزِلَ الْبَرَكَاتِ يَا رَاحِمَ الْعَبَرَاتِ يَا مُقِيلَ الْعَثَرَاتِ

والے، اے برکتوں کو نازل کرنے والے، اے آنسوؤں پر رحم کرنے والے، اے لغزشوں کو معاف کرنے والے،

يَا كَاشِفَ الْكُرُبَاتِ يَا وَلِيَّ الْحَسَنَاتِ يَا رَافِعَ الدَّرَجَاتِ يَا مُؤْتِيَ

اے رنج وغم کو دور کرنے والے، اے نیکیوں کے والی، اے درجات کو بلند کرنے والے، اے سائلوں کو عطا کرنے

السُّؤْلَاتِ يَا مُحْيِيَ الْأَمْوَاتِ يَا جَامِعَ الشَّتَاتِ يَا مُطَّلِعاً عَلَى النِّيَّاتِ

والے، اے مُردوں کو زندہ کرنے والے، اے بکھرے ہوئے کو جمع کرنے والے، اے سب کی نیتوں سے واقف،

يَا رَادَّ مَا قَدْ فَاتَ يَا مَنْ لَا تَشْتَبِهُ عَلَيْهِ الْأَصْوَاتُ يَا مَنْ لَا تُضْجِرُهُ

اے وہ کہ جس پر آوازیں مشتبہ نہیں ہوتیں، اے وہ کہ سوالوں کی کثرت سے تنگ نہیں ہوتا

قَالَ ع: كَيْفَ يَعْمَلُ لِلْآخِرَةِ الْمَشْغُولُ بِالدُّنْيَا.

امام علی علیہ السلام علیہ السلام نے فرمایا: وہ شخص کس طرح آخرت کے لئے عمل کرسکتا ہے جو دنیا میں مشغول رہتا ہو۔

(عیون الحکم والمواعظ (لیثی): ص ۳۸۳)

الْمَسْئَلَاتُ وَلَا تَغْشَاهُ الظُّلُمَاتُ يَا نُورَ الْأَرْضِ وَالسَّمٰوَاتِ يَا سَابِغَ

اور تاریکیاں اسے نہیں چھپاتیں، اے زمین اور آسمان کے نور، اے نعمتوں کے بخشنے والے،

النِّعَمِ يَا دَافِعَ النِّقَمِ يَا بَارِئَ النَّسَمِ يَا جَامِعَ الْأُمَمِ

اے رنج وغم دور کرنے والے، اے انسانوں کو پیدا کرنے والے، اے تمام امتوں کو جمع کرنے والے، اے

يَا شَافِيَ السَّقَمِ يَا خَالِقَ النُّورِ وَالظُّلَمِ يَا ذَا الْجُودِ وَالْكَرَمِ يَا مَنْ لَا

بیماریوں سے شفا بخشنے والے، اے نور وظلمات کے خالق، اے صاحب جود وبخشش، اے وہ کہ جس کا عرش کسی کے

يَطَأُ عَرْشَهُ قَدَمٌ يَا أَجْوَدَ الْأَجْوَدِينَ يَا أَكْرَمَ الْأَكْرَمِينَ

زیر قدم نہیں آیا، اے بخشش کرنے والوں میں سب سے زیادہ بخشش کرنے والے، اے کرم کرنے والوں میں سب

يَا أَسْمَعَ السَّامِعِينَ يَا أَبْصَرَ النَّاظِرِينَ

سے زیادہ کریم، اے سننے والوں میں سب سے زیادہ سننے والے، اے دیکھنے والوں میں سب سے زیادہ بصیر،

يَا جَارَ الْمُسْتَجِيرِينَ يَا أَمَانَ الْخَائِفِينَ يَا ظَهْرَ اللَّاجِينَ

اے پناہ چاہنے والوں کی پشت پناہی کرنے والے، اے ڈرنے والوں کیلئے امان،

يَا وَلِيَّ الْمُؤْمِنِينَ يَا غِيَاثَ الْمُسْتَغِيثِينَ يَا غَايَةَ الطَّالِبِينَ

اے مومنین کے والی، اے فریاد کرنے والوں کے فریادرس، اے طلب کرنے والوں کے انتہائے مقصد، اے ہر

يَا صَاحِبَ كُلِّ غَرِيبٍ يَا مُونِسَ كُلِّ وَحِيدٍ يَا مَلْجَأَ كُلِّ طَرِيدٍ

غریب کے ساتھی، ہر بے کس وتنہا کے مونس ومددگار، اے ہر دربدر ہونے والے کی پناہ گاہ، اے ہر راندے گئے

قَالَ ع: کُنْ مَشْغُولاً بِمَا أَنْتَ عَنْهُ مَسْؤُولٌ.
امام علی علیہ السلام علیہ السلام نے فرمایا: جس چیز کے بارے میں تم سے سوال وحساب ہوگا اس میں مشغول رہو۔
(عیون الحکم والمواعظ (لیثی)؛ ص ۳۹۳)

يَا مَأْوَى كُلِّ شَرِيدٍ يَا حَافِظَ كُلِّ ضَالَّةٍ يَا رَاحِمَ الشَّيْخِ الْكَبِيرِ

کے ملجا، اے ہر گم شدہ کے محافظ ، اے سن رسیدہ بوڑھوں پر رحم کرنے والے،

يَا رَازِقَ الطِّفْلِ الصَّغِيرِ يَا جَابِرَ الْعَظْمِ الْكَسِيرِ يَا فَاكَّ كُلِّ أَسِيرٍ

اے کمسن بچے کو رزق دینے والے، اے ٹوٹی ہوئی ہڈیوں کے جوڑنے والے، اے قیدی کو آزادی دینے والے،

يَا مُغْنِيَ الْبَائِسِ الْفَقِيرِ يَا عِصْمَةَ الْخَائِفِ الْمُسْتَجِيرِ يَا مَنْ لَهُ

اے مفلس وفقیر کو تونگر کرنے والے، اے خوفزدہ پناہ چاہنے والے کو بچانے والے، اے وہ ذات کہ جس کے لئے

التَّدْبِيرُ وَ التَّقْدِيرُ يَا مَنِ الْعَسِيرُ عَلَيْهِ سَهْلٌ يَسِيرٌ يَا مَنْ لَا يَحْتَاجُ إِلَى

تدبیر بھی ہے اور تقدیر بھی، اے وہ کہ ہر مشکل جس کے لئے آسان وسہل ہے، اے وہ کہ جو کسی شرح وتفسیر کا محتاج

تَفْسِيرٍ يَا مَنْ هُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ يَا مَنْ هُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ خَبِيرٌ

نہیں، اے وہ کہ جو ہر شئی پر قدرت رکھتا ہے، اے وہ جو ہر شئی سے باخبر ہے،

يَا مَنْ هُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ بَصِيرٌ يَا مُرْسِلَ الرِّيَاحِ يَا فَالِقَ الْإِصْبَاحِ

اے وہ کہ جو ہر شئی پر نظر رکھتا ہے، اے ہواؤں کے بھیجنے والے، اے صبح کی پو پھاڑنے والے،

يَا بَاعِثَ الْأَرْوَاحِ يَا ذَا الْجُودِ وَ السَّمَاحِ يَا مَنْ بِيَدِهِ كُلُّ مِفْتَاحٍ

اے روحوں کو اٹھانے والے، اے صاحب جود و بخشش، اے وہ کہ جس کے ہاتھ میں ہر ایک کی کنجی ہے،

يَا سَامِعَ كُلِّ صَوْتٍ يَا سَابِقَ كُلِّ فَوْتٍ يَا مُحْيِيَ كُلِّ نَفْسٍ بَعْدَ الْمَوْتِ

اے ہر آواز کو سننے والے، اے ہر گزرے ہوئے سے پہلے، اے تمام نفوس کو موت کے بعد زندہ کرنے والے،

قَالَ ع: مَن اشتغل بغير المهم ضيع الأهم.

امام علی علیہ السلام نے فرمایا: جو غیر اہم و معمولی کاموں میں مشغول رہتا ہے تو وہ اہم ترین کاموں کو ضائع کر دیتا ہے۔ (غرر الحکم و درر الکلم، ص ۶۲۶)

يَا عُدَّتِيْ فِيْ شِدَّتِيْ يَا حَافِظِيْ فِيْ غُرْبَتِيْ يَا مُؤْنِسِيْ فِيْ وَحْدَتِيْ

اے میری سختیوں میں میرے لئے ذخیرہ، اے عالم مسافرت میں میرے محافظ، اے تنہائی میں میرا جی بہلانے

يَا وَلِيِّيْ فِيْ نِعْمَتِيْ يَا كَهْفِيْ حِيْنَ تُعْيِيْنِي الْمَذَاهِبُ وَتُسَلِّمُنِي الْاَقَارِبُ

والے، اے میرے ولی نعمت، اے میرے لئے پناہ گاہ جس وقت تمام راستے مجھ پر بند ہو جائیں اور میرے اقرباء

وَ يَخْذُلُنِيْ كُلُّ صَاحِبٍ يَا عِمَادَ مَنْ لَّا عِمَادَ لَهٗ

مجھے حوادث کے حوالے کر دیں اور ہر ساتھی میرا ساتھ چھوڑ دے، اے بے سہارا کو سہارا دینے والے، اے اس کے

يَا سَنَدَ مَنْ لَّا سَنَدَ لَهٗ يَا ذُخْرَ مَنْ لَّا ذُخْرَ لَهٗ

لئے بھروسہ کہ جس کے لئے کوئی بھروسہ نہ ہو، اے اس کے لئے ذخیرہ جس کے لئے کوئی ذخیرہ نہ ہو، اے اس کے

يَا حِرْزَ مَنْ لَّا حِرْزَ لَهٗ يَا كَهْفَ مَنْ لَّا كَهْفَ لَهٗ

لئے نگہبان جس کا کوئی نگہبان نہ ہو، اے اس کے لئے جائے پناہ جس کے لئے کوئی جائے پناہ نہ ہو،

يَا كَنْزَ مَنْ لَّا كَنْزَ لَهٗ يَا رُكْنَ مَنْ لَّا رُكْنَ لَهٗ

اے اس کے لئے خزانہ جس کے لئے کوئی خزانہ نہ ہو، اے اس کے لئے پشت پناہ جس کے لئے کوئی پشت پناہ نہ ہو،

يَا غِيَاثَ مَنْ لَّا غِيَاثَ لَهٗ يَا جَارَ مَنْ لَّا جَارَ لَهٗ

اے اس کے لئے فریادرس جس کے لئے کوئی فریادرس نہ ہو، اے اس کے لئے ہمسایہ جس کے لئے کوئی ہمسایہ نہ ہو،

يَا جَارِيَ اللَّصِيْقِ يَا رُكْنِيَ الْوَثِيْقِ يَا اِلٰهِيْ بِالتَّحْقِيْقِ يَا رَبَّ الْبَيْتِ

اے بالکل ملے ہوئے پڑوسی، اے میرے قابل بھروسہ سہارے، اے میرے حقیقی خدا، اے خانہ کعبہ (بیت

قَالَ ص اَلْبُكَاءُ مِنْ خَشْيَةِ اللهِ مِفْتَاحُ الرَّحْمَةِ وَعَلَامَةُ الْقَبُولِ وَبَابُ الْإِجَابَةِ.
حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: خوف خدا سے گریہ کرنا رحمت کی کنجی، (اعمال) کی قبولیت کی نشانی اور (دُعا) کی اجابت کا دروازہ ہے۔ (ارشاد القلوب الی الصواب (دیلمی)؛ ج ۱؛ ص ۹۸)

الْعَتِيقِ يَا شَفِيقُ يَا رَفِيقُ فُكَّنِي مِنْ حَلَقِ الْمَضِيقِ

عتیق) کے پروردگار، اے مشفق، اے بندوں کے رفیق (مہربان)! مجھے حادثات کی زنجیروں سے رہائی عطا فرما اور دُور

وَاصْرِفْ عَنِّي كُلَّ هَمٍّ وَّغَمٍّ وَّضِيقٍ وَّاكْفِنِي شَرَّ مَالَا أُطِيقُ وَأَعِنِّي

کر دے مجھ سے ہر رنج و غم و تنگی کو اور بچا لے مجھے ان بلاؤں سے جن کا میں متحمل نہیں ہوں اور جن کی برداشت کی

عَلَى مَا أُطِيقُ يَا رَادَّ يُوسُفَ عَلَى يَعْقُوبَ يَا كَاشِفَ ضُرِّ أَيُّوبَ

مجھ میں طاقت نہیں اے حضرت یوسفؑ کو حضرت یعقوبؑ کی طرف پلٹانے والے، اے دکھ درد کو حضرت ایوبؑ سے

يَا غَافِرَ ذَنْبِ دَاوُدَ يَا رَافِعَ عِيسَى بْنِ مَرْيَمَ

دُور کرنے والے، اے حضرت داوودؑ کے ترک اولیٰ کو معاف کرنے والے، اے حضرت عیسیٰؑ بن مریم کو آسمان پر

وَمُنْجِيَهُ مِنْ أَيْدِي الْيَهُودِ يَا مُجِيبَ نِدَاءِ يُونُسَ فِي الظُّلُمَاتِ

اُٹھانے والے اور انہیں یہودیوں کے ہاتھوں سے چھڑانے والے، اے ظلمات (شکم ماہی) میں حضرت یونسؑ کی

يَا مُصْطَفِيَ مُوسَى بِالْكَلِمَاتِ يَا مَنْ غَفَرَ لِآدَمَ

دُعا قبول کرنے والے، اے حضرت موسیٰؑ کو کلمات کے لئے منتخب کرنے والے، اے وہ جس نے حضرت آدمؑ کے

خَطِيئَتَهُ وَرَفَعَ إِدْرِيسَ مَكَانًا عَلِيًّا بِرَحْمَتِهِ يَا مَنْ نَجَّى نُوحًا

ترکِ اولیٰ کو معاف فرمایا اور حضرت ادریسؑ کو مقام بلند تک اپنی مہربانی سے پہنچا دیا، اے وہ جس نے حضرت نوحؑ

مِنَ الْغَرَقِ يَا مَنْ أَهْلَكَ عَادًا ۨ الْأُولَى وَثَمُودَ فَمَا أَبْقَى

کو غرق ہونے سے نجات دی، اے وہ جس نے پہلی قوم عاد اور قوم ثمود کو ہلاک کر دیا تو اس میں سے کوئی نہ بچ سکا اور

قَالَ ع: بِالْبُكَاءِ مِنْ خَشْيَةِ اللهِ تُمَحَّصُ الذُّنُوبُ.
امام علی علیہ السلام نے فرمایا: خوف خدا میں گریہ کرنے سے گناہ جھڑ جاتے ہیں۔
(عیون الحکم والمواعظ (لیثی): ص۱۸۶)

وَ قَوْمَ نُوحٍ مِنْ قَبْلُ اِنَّهُمْ كَانُوا هُمْ اَظْلَمَ وَ اَطْغٰى وَ الْمُؤْتَفِكَةَ اَهْوٰى

اس سے قبل قوم نوحؑ کو بھی اس لئے کہ یہ سب بڑے ظالم و سرکش تھے اور اُلٹی ہوئی بستیوں کو بھی مسمار کر دیا

يَا مَنْ دَمَّرَ عَلٰى قَوْمِ لُوطٍ وَ دَمْدَمَ عَلٰى قَوْمِ شُعَيْبٍ يَا مَنِ اتَّخَذَ

اے وہ کہ جس نے قوم حضرت لوطؑ کو ہلاک کر دیا اور قوم حضرت شعیبؑ پر عذاب نازل کیا اے وہ کہ جس نے حضرت

اِبْرَاهِيمَ خَلِيلًا يَا مَنِ اتَّخَذَ مُوسٰى كَلِيمًا وَّ اتَّخَذَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ

ابراہیمؑ کو خلیل بنایا اے وہ جس نے حضرت موسیٰؑ کو کلیم بنایا اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ و آلہ

اٰلِهٖ وَ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ حَبِيبًا يَا مُؤْتِيَ لُقْمَانَ الْحِكْمَةَ وَ الْوَاهِبَ لِسُلَيْمَانَ

کو حبیب بنایا، اے عطا کرنے والے حضرت لقمانؑ کو حکمت اور حضرت سلیمانؑ کو ایسی بادشاہت دینے والے

مُلْكًا لَّا يَنْبَغِيْ لِاَحَدٍ مِّنْ بَعْدِهٖ يَا مَنْ نَصَرَ ذَا الْقَرْنَيْنِ عَلَى الْمُلُوكِ

جو ان کے بعد کسی کو نصیب نہ ہوئی، اے وہ جس نے حضرت ذوالقرنینؑ کی ظالم بادشاہوں کے مقابلے میں مدد کی،

الْجَبَابِرَةِ يَا مَنْ اَعْطَى الْخِضْرَ الْحَيٰوةَ وَ رَدَّ لِيُوشَعَ بْنِ نُونَ الشَّمْسَ بَعْدَ

اے وہ جس نے حضرت خضرؑ کو حیات عطا فرمائی اور حضرت یوشع بن نون کے لئے آفتاب کو غروب ہونے کے بعد

غُرُوبِهَا يَا مَنْ رَّبَطَ عَلٰى قَلْبِ اُمِّ مُوسٰى وَ اَحْصَنَ فَرْجَ مَرْيَمَ ابْنَتِ

پلٹایا، اے وہ جس نے مادر حضرت موسیٰؑ کے قلب کو ڈھارس بندھائی اور حضرت مریم بنت حضرت عمران کو عفت

عِمْرَانَ يَا مَنْ حَصَّنَ يَحْيٰى بْنَ زَكَرِيَّا مِنَ الذَّنْبِ

کے قلعہ میں محفوظ رکھا، اے وہ جس نے حضرت یحییٰ بن حضرت زکریا کو خلاف عصمت باتوں سے بچایا اور حضرت

قَالَ ع: طُوبیٰ لِمَنْ وُفِّقَ لِطَاعَتِهِ وَبَکیٰ عَلیٰ خَطِیئَتِهِ.

امام علی علیہ السلام نے فرمایا: خوش نصیب ہے وہ شخص جس کو خدا کی اطاعت کی توفیق دی گئی اور اس نے اپنے خطاؤں پر گریہ کیا۔ (عیون الحکم والمواعظ (لیثی) ؛ص ۳۱۳)

وَسَكَّنَ عَنْ مُوسٰى الْغَضَبَ يَا مَنْ بَشَّرَ زَكَرِيَّا بِيَحْيٰى يَا مَنْ فَدَا اِسْمٰعِيلَ

موسیٰ کے غصے کو ٹھنڈا کیا، اے وہ جس نے حضرت زکریا کو حضرت یحییٰ کے پیدائش کی خوشخبری دی، اے وہ جس نے

مِنَ الذَّبْحِ بِذِبْحٍ عَظِيمٍ يَا مَنْ قَبِلَ قُرْبَانَ هَابِيلَ

حضرت اسماعیلؑ کو ذبح ہونے سے بچایا ذبح عظیم کو فدیہ قرار دے کر، اے وہ جس نے ہابیل کی قربانی قبول فرمائی

وَجَعَلَ اللَّعْنَةَ عَلٰى قَابِيلَ يَا هَازِمَ الْاَحْزَابِ لِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ

اور قابیل پر لعنت مقرر کر دی، اے حضرت محمدؐ کے مقابلے میں کفار کی فوجوں کو شکست دینے والے،

اٰلِهٖ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى جَمِيعِ الْمُرْسَلِينَ وَ مَلَائِكَتِكَ

یا اللہ! تُو رحمت فرما محمد ﷺ اور آل محمد ﷺ پر اور تمام رسولوں اور اپنے ملائکہ

الْمُقَرَّبِينَ وَ اَهْلِ طَاعَتِكَ اَجْمَعِينَ وَ اَسْئَلُكَ بِكُلِّ مَسْئَلَةٍ سَئَلَكَ بِهَا

مقربین اور اپنے تمام اطاعت گزار بندوں پر یا اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں ہر اس سوال کا واسطہ دے کر جو کسی

اَحَدٌ مِّمَّنْ رَضِيتَ عَنْهُ فَحَتَمْتَ لَهٗ عَلَى الْاِجَابَةِ

ایسے شخص نے تجھ سے کیا ہو جس سے تو راضی ہو اور اس کے قبول فرمانے کا تو نے حتماً فیصلہ کیا ہو،

يَا اَللهُ يَا اَللهُ يَا رَحْمٰنُ يَا رَحْمٰنُ يَا رَحِيمُ يَا رَحِيمُ

اے اللہ اے اللہ اے مہربان اے مہربان اے رحیم اے رحیم

يَا ذَا الْجَلَالِ وَ الْاِكْرَامِ يَا ذَا الْجَلَالِ وَ الْاِكْرَامِ يَا ذَا الْجَلَالِ وَ الْاِكْرَامِ

اے صاحب بزرگی و کرامت، اے صاحب بزرگی و کرامت اے صاحب بزرگی و کرامت

قَالَ ع: مَا أَقْبَحَ السَّخَطَ وَأَحْسَنَ الرِّضَا.
امام علی علیہ السلام نے فرمایا: غصہ کتنی بری بات ہے اور راضی رہنا کتنی اچھی بات ہے۔
(عیون الحکم والمواعظ (لیثی): ص ۴۷۵)

اَسْئَلُكَ بِهٖ بِهٖ بِهٖ بِهٖ بِهٖ بِهٖ بِهٖ

اُسی کا واسطہ، اُسی کا واسطہ، اُسی کا واسطہ، اُسی کا واسطہ، اُسی کا واسطہ، اُسی کا واسطہ، اُسی کا واسطہ میں تجھ سے سوال کرتا

بِكُلِّ اسْمٍ سَمَّيْتَ بِهٖ نَفْسَكَ اَوْ اَنْزَلْتَهٗ فِيْ شَيْءٍ مِّنْ كُتُبِكَ

ہوں ہر اس نام کے واسطے سے جو تو نے اپنے لئے تجویز فرمایا ہے یا اس کو اپنے صحیفوں میں سے کسی ایک میں تُو نے

اَوِ اسْتَأْثَرْتَ بِهٖ فِيْ عِلْمِ الْغَيْبِ عِنْدَكَ وَ بِمَعَاقِدِ الْعِزِّ مِنْ عَرْشِكَ وَ

اُتارا ہو یا اس کو تُو نے اپنے علم غیب میں پوشیدہ رکھا ہو اور تیرے عرش کے مقامات باعزت کا واسطہ اور

بِمُنْتَهَى الرَّحْمَةِ مِنْ كِتَابِكَ وَ بِمَا لَوْ اَنَّ مَا فِي الْاَرْضِ مِنْ شَجَرَةٍ اَقْلَامٌ

تیری کتاب کے منتہائے رحمت کا واسطہ اور ان کلمات کا واسطہ اگر روئے زمین تمام درخت قلم بن جائیں اور سات

وَّ الْبَحْرُ يَمُدُّهٗ مِنْ بَعْدِهٖ سَبْعَةُ اَبْحُرٍ مَّا نَفِدَتْ كَلِمٰتُ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ

سمندر سیاہی بن جائیں تب بھی اللہ کے کلمات ختم نہ ہوسکیں گے بے شک اللہ غالب

حَكِيْمٌ وَ اَسْئَلُكَ بِاَسْمَائِكَ الْحُسْنٰى الَّتِيْ نَعَتَّهَا

اور حکمت والا ہے اور میں تجھ سے سوال کرتا ہوں تیرے ان اسمائے حسنٰی کے واسطے سے کہ جس کا ذکر تو نے اپنی

فِيْ كِتَابِكَ فَقُلْتَ وَ لِلّٰهِ الْاَسْمَاءُ الْحُسْنٰى فَادْعُوْهُ بِهَا وَ قُلْتَ

کتاب میں کیا ہے اور فرمایا ہے کہ اور اللہ کے بڑے اچھے اچھے نام ہیں پس تم پکارو اس کو انہیں ناموں سے اور تو نے

اُدْعُوْنِيْ اَسْتَجِبْ لَكُمْ وَ قُلْتَ وَ اِذَا سَئَلَكَ عِبَادِيْ عَنِّيْ

فرمایا ہے کہ تم مجھ سے دُعا کرو میں قبول کروں گا نیز یہ فرمایا ہے اور جب میرے بندے مجھ سے دُعا کرتے ہیں تو

قَالَ ع: دَاوُوا مَرْضَاكُمْ بِالصَّدَقَةِ وَ ادْفَعُوا أَبْوَابَ الْبَلَاءِ بِالْإِسْتِغْفَارِ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: اپنے بیماروں کا علاج صدقہ کے ذریعہ اور بلاؤں کو استغفار کے ذریعہ دُور کرو۔

(مستدرک الوسائل ومستنبط المسائل؛ ج ۷؛ ص ۲۳)

فَإِنِّي قَرِيبٌ أُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ وَ قُلْتَ

میں اس وقت ان کے قریب ہوتا ہوں، میں قبول کرتا ہوں جب دُعا کرنے والا مجھ سے دُعا کرتا ہے اور تُو نے یہ بھی

يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ أَسْرَفُوا عَلَىٰ أَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا مِنْ رَحْمَةِ اللهِ إِنَّ اللهَ

فرمایا کہ اے میرے وہ بندو! جنھوں نے اپنے نفسوں پر زیادتی کی ہے اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہو جاؤ بے شک

يَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ وَ أَنَا أَسْأَلُكَ يَا إِلٰهِي وَ

اللہ تمام گناہوں کا بخشنے والا ہے بے شک وہ غفور بھی ہے اور رحیم بھی اور میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اے میرے اللہ

أَدْعُوكَ يَا رَبِّ وَ أَرْجُوكَ يَا سَيِّدِي وَ أَطْمَعُ

اور تجھ ہی سے دُعا کرتا ہوں اے پروردگار! اور تجھ ہی سے امید رکھتا ہوں اے میرے سردار! اور میں درخواست کرتا

فِي إِجَابَتِي يَا مَوْلَايَ كَمَا وَعَدْتَنِي وَقَدْ دَعَوْتُكَ

ہوں اپنی قبولیت دُعا کے لئے اے میرے آقا جیسا کہ تُو نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے اور تجھ سے اسی طرح دُعا کی

كَمَا أَمَرْتَنِي فَافْعَلْ بِي مَا أَنْتَ أَهْلُهُ يَا كَرِيمُ

ہے جیسا کہ تُو نے مجھے حکم دیا ہے پس تُو میرے لئے وہ (انجام) دے جس کا تُو اہل ہے اے کرم فرمانے والے، ہر

وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَ صَلَّى اللهُ

طرح کی تعریف اللہ ہی کے لئے مخصوص ہے جو عالمین کا پروردگار ہے اور اللہ تعالیٰ اپنی رحمت نازل فرمائے

عَلَىٰ مُحَمَّدٍ وَّ آلِهِ أَجْمَعِينَ

حضرت محمدؐ اور آپؐ کی تمام آلِ پاکیزہ وطاہرہ پر۔

قَالَ ع: اِقْبَلْ عُذْرَ مَنِ اعْتَذَرَ اِلَيْكَ.
امام علی علیہ السلام نے فرمایا: جو کوئی تم سے اپنی خطا کی معافی چاہے تو اس کے عذر کو قبول کرلو۔
(تحف العقول؛ النص؛ ص ۸۶)

دُعائے عہد

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَللّٰهُمَّ رَبَّ النُّوْرِ الْعَظِيْمِ وَ رَبَّ الْكُرْسِيِّ الرَّفِيْعِ وَ رَبَّ الْبَحْرِ

یا اللہ! اے پروردگار نورِ عظیم کے اور پروردگار کرسی بلند و بالا کے اور پروردگار موجیں مارتے ہوئے سمندر

الْمَسْجُوْرِ وَ مُنْزِلَ التَّوْرٰيةِ وَالْاِنْجِيْلِ وَ الزَّبُوْرِ وَ رَبَّ الظِّلِّ وَ الْحَرُوْرِ وَ

کے۔ اور اے نازل کرنے والے توریت اور انجیل کے اور زبور کے اور اے پروردگار سائے اور دھوپ کے۔ اور

مُنْزِلَ الْقُرْاٰنِ الْعَظِيْمِ وَ رَبَّ الْمَلٰۤائِكَةِ الْمُقَرَّبِيْنَ

نازل کرنے والے قرآن کے جو عظمت و بزرگی والا ہے۔ اور اے پروردگار فرشتوں کے جو (اللہ کے) مقرب ہیں

وَ الْاَنْبِيَاۤءِ وَ الْمُرْسَلِيْنَ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْۤ اَسْئَلُكَ بِوَجْهِكَ الْكَرِيْمِ وَ بِنُوْرِ

اور انبیاءؑ اور رسولوں کے پروردگار یا اللہ! بیشک میں تجھ سے سوال کرتا ہوں تیرے چہرۂ کریم کے واسطے سے اور اس

وَجْهِكَ الْمُنِيْرِ وَ مُلْكِكَ الْقَدِيْمِ يَا حَیُّ

نور کے واسطے سے جو تیرے چہرۂ روشن کا ہے اور تیری سلطنتِ قدیم کے واسطے سے۔ اے ہمیشہ زندہ رہنے والے،

يَا قَيُّوْمُ اَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ الَّذِیْ اَشْرَقَتْ بِهِ

اے ہمیشہ قائم رہنے والے، میں تجھ سے سوال کرتا ہوں تیرے اس اسم کے واسطے سے، روشنی بخشی ہے تُو نے جس

السَّمٰوٰاتُ وَ الْاَرَضُوْنَ وَ بِاسْمِكَ الَّذِیْ يَصْلَحُ بِهِ

کے ذریعے سے آسمانوں اور زمینوں کو۔ اور تیرے اس نام کے واسطے سے اصلاح حاصل کی جس کے ذریعے سے

قَالَ: يَابُنَيَّ اجْعَلِ الدُّنْيَا سِجْنَكَ فَتَكُونَ الْآخِرَةُ جَنَّتَكَ.
حضرت لقمان حکیم نے فرمایا: اے بیٹا! دنیا کو اپنا زندان سمجھو تاکہ آخرت تمہارے لئے بہشت ہو۔
(الاختصاص: النص ۴، ص ۳۴۷)

الْاَوَّلُوْنَ وَ الْاٰخِرُوْنَ يَا حَيُّ قَبْلَ كُلِّ حَيٍّ وَ يَا حَيُّ بَعْدَ كُلِّ حَيٍّ

اوّلین اور آخرین نے۔ اے مالک حیات ہر صاحب حیات سے پہلے۔ اور اے مالک حیات رہنے والے بعد ہر

يَا حَيُّ حِيْنَ لَا حَيَّ يَا مُحْيِيَ الْمَوْتٰى وَ مُمِيْتَ الْاَحْيَآءِ

زندہ کے اور اے اس وقت بھی زندہ جب کوئی زندہ نہ تھا۔ اے زندہ کرنے والے مُردوں کو اور موت دینے والے زندوں کو

يَا حَيُّ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَللّٰهُمَّ بَلِّغْ مَوْلَانَا الْاِمَامَ الْهَادِيَ الْمَهْدِيَّ

اے زندہ! نہیں ہے کوئی خدا سوائے تیرے یا اللہ پہنچا دے ہمارے آقا، امام کی خدمت میں، جو ہادی ہیں مہدی

الْقَآئِمَ بِاَمْرِكَ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَ عَلٰى اٰبَآئِهِ الطَّاهِرِيْنَ عَنْ جَمِيْعِ

ہیں جو قائم ہیں تیرے حکم سے رحمتیں اللہ کی ان حضرت پر اور ان کے آبائے پاکیزہ پر تمام مومنوں کی طرف سے اور

الْمُؤْمِنِيْنَ وَ الْمُؤْمِنَاتِ فِيْ مَشَارِقِ الْاَرْضِ وَ مَغَارِبِهَا سَهْلِهَا وَ

مومنات کی جانب سے خواہ وہ روئے زمین پر مشرقوں میں ہوں یا وہ مغربوں میں، میدانوں میں ہوں

جَبَلِهَا وَ بَرِّهَا وَ بَحْرِهَا وَ عَنِّيْ وَ عَنْ وَالِدَيَّ مِنَ الصَّلَوَاتِ

یا پہاڑوں میں اور خشکی میں ہوں یا تری میں اور میری جانب سے اور میرے والدین کی جانب سے اتنے دُرود جو

زِنَةَ عَرْشِ اللّٰهِ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِهٖ وَ مَا اَحْصَاهُ عِلْمُهٗ

وزن میں عرش خدا کے برابر ہوں اور مقدار میں کلمات الٰہی کے برابر ہوں اور جس کا شمار صرف اس ہی کے علم میں ہو

وَ اَحَاطَ بِهٖ كِتَابُهٗ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اُجَدِّدُ لَهٗ فِيْ صَبِيْحَةِ يَوْمِيْ هٰذَا وَ مَا عِشْتُ

اور جس کا احاطہ اس کی کتاب ہی کے ذریعے سے ہو سکے۔ یا اللہ! میں تجدید کرتا ہوں ان کے لئے آج صبح اور اپنی زندگی

قالَ ص: الدّین و الأدب نتیجة العقل.
رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: دین اور ادب عقل کا نتیجہ ہیں۔
(غرر الحکم و درر الکلم، ص ۸۱٦)

مِنْ اَيَّامِيْ عَهْدًا وَّعَقْدًا وَّ بَيْعَةً لَّهٗ فِيْ عُنُقِيْ لَا اَحُوْلُ عَنْهَا وَلَا اَزُوْلُ

کے ہر دن اس عہد و پیمان اور بیعت کی جو میری گردن میں ہے۔ نہیں پھروں گا میں اس سے اور نہ اسے توڑوں گا

اَبَدًا اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنْ اَنْصَارِهٖ وَ اَعْوَانِهٖ وَ الذَّآبِّيْنَ عَنْهُ وَ

ہمیشہ۔ یا اللہ! تو مجھے قرار دے ان حضرت کے انصار اور مددگار اور ان کی حفاظت کرنے والوں میں اور ان دوڑ نے

الْمُسَارِعِيْنَ اِلَيْهِ فِيْ قَضَآءِ حَوَائِجِهٖ وَ الْمُمْتَثِلِيْنَ لِاَوَامِرِهٖ وَ الْمُحَامِيْنَ

والوں میں ان کی طرف ان حضرت کی ہر خواہش کو پورا کرنے کے لئے اور ان کے ہر حکم کی تکمیل کرنے والوں

عَنْهُ وَ السَّابِقِيْنَ اِلٰى اِرَادَتِهٖ وَ الْمُسْتَشْهَدِيْنَ بَيْنَ يَدَيْهِ

میں اور ان کی حمایت کرنے والے اور بڑھنے والے ان کے ارادوں کی طرف اور ان کے سامنے شہادت پانے

اَللّٰهُمَّ اِنْ حَالَ بَيْنِيْ وَ بَيْنَهُ الْمَوْتُ الَّذِيْ جَعَلْتَهٗ عَلٰى عِبَادِكَ حَتْمًا

والوں میں۔ یا اللہ! اگر حائل ہو جائے میرے اور ان جناب کے درمیان موت جس کو تُو نے قرار دیا ہے اپنے

مَقْضِيًّا فَاَخْرِجْنِيْ مِنْ قَبْرِيْ مُؤْتَزِرًا كَفَنِيْ شَاهِرًا سَيْفِيْ مُجَرِّدًا قَنَاتِيْ

بندوں پر حتمی۔ تو مجھے اُٹھا میری قبر سے کہ پہنے ہوئے ہوں اپنا کفن کھینچے ہوئے ہوں اپنی تلوار، تانے ہوئے ہوں

مُلَبِّيًا دَعْوَةَ الدَّاعِيْ فِي الْحَاضِرِ وَ الْبَادِيْ اَللّٰهُمَّ اَرِنِي الطَّلْعَةَ الرَّشِيْدَةَ

اپنا نیزہ، لبیک کہتا ہوا بلانے والے کی آواز پر اُٹھوں، صحراؤں اور شہروں میں۔ یا اللہ! مجھے دکھا دے ان جناب کا

وَ الْغُرَّةَ الْحَمِيْدَةَ وَ اكْحُلْ نَاظِرِيْ بِنَظْرَةٍ مِّنِّيْ اِلَيْهِ وَ عَجِّلْ فَرَجَهٗ وَ سَهِّلْ

پُرنور جلوہ اور قابلِ تعریف جھلک اور سرمہ لگا دے میری آنکھوں میں ان پر نگاہ کا اور جلدی فرما ان کے ظہور میں اور

قَالَ ع: بِالْعُقُولِ يُعْتَقَدُ التَّصْدِيقُ بِاللهِ.
حضرت امام علی رضا علیہ السلام نے فرمایا: عقل کے ذریعہ خدا کی تصدیق کی جاتی ہے۔
(تحف العقول؛ العص؛ ص ۲۶)

مَخْرَجَهُ وَ اَوْسِعْ مَنْهَجَهُ وَ اسْلُكْ بِيْ مَحَجَّتَهُ وَ اَنْفِذْ اَمْرَهُ وَ اشْدُدْ اَزْرَهُ

آسان فرما ان کے خروج کو، اور وسیع کر دے ان کی راہ کو، اور چلا مجھے ان کے راستے پر، اور نافذ فرما ان کی حکومت کو

وَ اعْمُرِ اللّٰهُمَّ بِهٖ بِلَادَكَ وَ اَحْيِ بِهٖ عِبَادَكَ

اور مضبوط کر اُن کی کمر کو اور آباد فرما اے اللہ! ان کے ذریعے سے اپنے شہروں کو، اور حیات تازہ دے ان کے

فَاِنَّكَ قُلْتَ وَ قَوْلُكَ الْحَقُّ ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَ الْبَحْرِ

ذریعے سے اپنے بندوں کو، اس لئے کہ خود تُو نے ہی فرمایا اور تیرا قول سچا ہے کہ فساد پھیلا ہوا ہے تمام خشکی و

بِمَا كَسَبَتْ اَيْدِي النَّاسِ فَاَظْهِرِ اللّٰهُمَّ لَنَا وَلِيَّكَ وَ ابْنَ بِنْتِ نَبِيِّكَ

تری میں، جو کمایا ہے اپنے ہاتھوں سے لوگوں نے، پس تُو ظاہر فرما دے یا اللہ! ہمارے لئے اپنے ولی کو اور اپنے نبیؐ

الْمُسَمّٰى بِاسْمِ رَسُوْلِكَ حَتّٰى لَا يَظْفَرَ بِشَيْءٍ مِّنَ الْبَاطِلِ اِلَّا مَزَّقَهُ وَ يُحِقُّ

کی دختر کے فرزند کو جس کا نام بھی تیرے رسول کا ہے تا کہ وہ جس چیز کو بھی دیکھے باطل سے اس کو پاش پاش کر دے

الْحَقَّ وَ يُحَقِّقُهُ وَ اجْعَلْهُ اللّٰهُمَّ مَفْزَعًا لِمَظْلُوْمِ عِبَادِكَ وَ نَاصِرًا لِمَنْ

اور حق کو حق ثابت کر دے اور اس کی تحقیق فرما دے۔ ان کو قرار دے اے اللہ! فریادرس اپنے مظلوم بندوں کا اور

لَا يَجِدُ لَهُ نَاصِرًا غَيْرَكَ مُجَدِّدًا لِمَنْ عُطِّلَ مِنْ اَحْكَامِ كِتَابِكَ وَ مُشَيِّدًا

مددگار ان لوگوں کے لئے جن کا کوئی مددگار نہ ہو سوائے تیرے اور انہیں احیاء کرنیوالا بنا دے اپنی کتاب کے معطّل

لِمَنْ وَرَدَ مِنْ اَعْلَامِ دِيْنِكَ وَ سُنَنِ نَبِيِّكَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ

شدہ احکامات کا اور مستحکم کرنے والا بنا دے اپنے دین کی نشانیوں کا اور ان سنتوں کا جو تیرے نبی کی ہیں، دُرود ہو اللہ

قَالَ ع: غَلَبَةُ الْهَوَى تُفْسِدُ الدِّينَ وَ الْعَقْلَ.
حضرت امام علی علیہ السلام نے فرمایا: خواہشات نفس کا غلبہ دین وعقل کو تباہ کر دیتا ہے۔
(عیون الحکم والمواعظ (لیثی)، ص ۳۴۸)

وَاجْعَلْهُ اَللّٰهُمَّ مِمَّنْ حَصَّنْتَهُ مِنْ بَأْسِ الْمُعْتَدِيْنَ

کا آنحضرتؑ اوران کی آل پر اور قرار دے ان کو یا اللہ! ان لوگوں میں سے جنھیں محفوظ رکھا ہے تُو نے ظالموں کے ظلم

اَللّٰهُمَّ وَ سُرَّ نَبِيَّكَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ بِرُؤْيَتِهٖ وَ مَنْ تَبِعَهٗ عَلٰى

سے۔ یا اللہ! اور مسرور وشاد کر اپنے نبی حضرت محمدؐ (درود ہو اللہ کا آنحضرتؐ اور ان کی آلؑ پر) اور ان جناب کے

دَعْوَتِهٖ وَ ارْحَمِ اسْتِكَانَتَنَا بَعْدَهٗ

دیدار سے اور ان لوگوں کو بھی جو ان کی دعوت کی پیروی کرتے ہیں اور رحم فرما آنحضرتؐ کے بعد ہماری عاجزی و

اَللّٰهُمَّ اكْشِفْ هٰذِهِ الْغُمَّةَ عَنْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ بِحُضُوْرِهٖ وَ عَجِّلْ لَنَا ظُهُوْرَهٗ

فروتنی پر یا اللہ! دُور فرما دے اس رنج وغم کو اس امت سے ان جناب کے ظہور کے ذریعے سے اور جلدی کر ہمارے

اِنَّهُمْ يَرَوْنَهٗ بَعِيْدًا وَ نَرَاهُ قَرِيْبًا

لئے ان حضرت کے ظہور کو۔ اس لئے کہ یہ لوگ ان کے ظہور کو بہت دُور سمجھتے ہیں مگر ہم اسے قریب جانتے ہیں۔

بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ

تیری رحمت کا واسطہ اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے رحم کرنے والوں میں۔

اس کے بعد تین مرتبہ یہ پڑھے: اَلْعَجَلَ اَلْعَجَلَ يَا مَوْلَايَ يَا صَاحِبَ الزَّمَانِ

جلدی کریں جلدی کریں اے میرے آقا اے مالک زمانہ۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّ عَجِّلْ فَرَجَهُمْ

اے اللہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر رحمتیں ہی رحمتیں نازل فرما اور ان کے فَرَج میں تعجیل فرما

قَالَ ع: مَنْ لَمْ یَمْلِكْ شَهْوَتَهُ لَمْ یَمْلِكْ عَقْلَهُ.
حضرت امام علی علیہ السلام نے فرمایا: جو اپنی شہوت کا مالک نہیں وہ اپنی عقل کا بھی مالک نہیں۔
(عیون الحکم والمواعظ (لیثی) ؛ص ۴۲۷)

دُعائے عدیلہ

عدیلہ' موت سے مراد موت کے وقت حق سے باطل کی طرف پھر جانا ہے، اسکی صورت یہ ہے کہ جان کنی کے وقت شیطان شک میں ڈال کر گمراہ کردیتا ہے اور یوں انسان ایمان چھوڑ بیٹھتا ہے یہی وجہ ہے کہ دُعاؤں میں ایسی صورت حال سے پناہ مانگی گئی ہے۔ فخر المحققین نے فرمایا ہے کہ جو شخص موت کے وقت اس خطرے سے محفوظ رہنا چاہتا ہے اسے ایمان اور اصول دین کی دلیلیں ذہن نشین کیے رکھنا چاہیئں اور پھر انکو بطور امانت خدا کی بارگاہ میں پیش کردینا چاہیئے تاکہ موت کی گھڑی میں یہ امانت اسے واپس مل جائے۔ شیخ طوسی رحمہ اللہ نے محمد بن سلیمان دیلمی سے روایت کی ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ بعض شیعہ بھائیوں کا کہنا ہے کہ ایمان کی دو قسمیں ہیں، یعنی ایک محکم وثابت اور دوسرا عارضی و امانتی جو زائل ہوسکتا ہے۔ پس آپ مجھے کوئی ایسی دُعا تعلیم فرمائیں کہ جسکے پڑھنے سے میرا ایمان قائم وثابت رہے اور زائل نہ ہونے پائے۔ اس پر آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ ہر واجب نماز کے بعد یہ دُعا پڑھا کرو۔ (مفاتیح الجنان)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

شَهِدَ اللّٰهُ أَنَّهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ وَالْمَلَائِكَةُ وَأُولُوا الْعِلْمِ قَائِمًا بِالْقِسْطِ لَا

خدا گواہ ہے کہ سوائے اُسکے کوئی معبود نہیں نیز ملائکہ اور با انصاف صاحبانِ علم بھی اس پر گواہی دے رہے

إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ، إِنَّ الدِّينَ عِنْدَ اللّٰهِ الْإِسْلَامُ،

ہیں کہ سوائے اُسکے کوئی معبود نہیں جو صاحب عزت حکمت والا ہے یقیناً خدا کا پسندیدہ دین اسلام ہی ہے

وَأَنَا الْعَبْدُ الضَّعِيفُ الْمُذْنِبُ الْعَاصِي الْمُحْتَاجُ الْحَقِيرُ،

اور میں جو ایک ناتواں گنہگار خطاکار حاجت مند اور بے مایہ بندہ ہوں

أَشْهَدُ لِمُنْعِمِي وَخَالِقِي وَرَازِقِي وَمُكْرِمِي كَمَا شَهِدَ لِذَاتِهِ،

میں اپنے منعم، خالق، رازق اور اپنے کرم فرما خدا کی گواہی دیتا ہوں، جیسے اس نے اپنی ذات کی گواہی دی

قَالَ ع: آفَةُ اللُّبِّ الْعُجْبُ.
حضرت امام علی علیہ السلام نے فرمایا: عقل کی آفت خود پسندی ہے۔
(عیون الحکم والمواعظ (لیثی)؛ ص ۱۸۱)

وَشَهِدَتْ لَهُ الْمَلَائِكَةُ وَأُولُوا الْعِلْمِ مِنْ عِبَادِهِ بِأَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ

ہے نیز ملائکہ اور صاحب علم بندوں نے بھی اسکی گواہی دی ہے کہ سوائے اُسکے کوئی معبود نہیں جو نعمت،

ذُو النِّعَمِ وَالْإِحْسَانِ، وَالْكَرَمِ وَالْإِمْتِنَانِ، قَادِرٌ أَزَلِيٌّ، عَالِمٌ أَبَدِيٌّ،

احسان و کرم اور عطا کا مالک ہے اور وہ ہمیشہ سے صاحب قدرت اور دائمی صاحب علم،

حَيٌّ أَحَدِيٌّ، مَوْجُودٌ سَرْمَدِيٌّ، سَمِيعٌ بَصِيرٌ مُرِيدٌ كَارِهٌ، مُدْرِكٌ صَمَدِيٌّ،

زندہ، یکتا اور ہمیشگی والا موجود ہے، سننے والا، دیکھنے والا، ارادے والا، ناپسند کرنے والا، پا لینے والا بے نیاز ہے

يَسْتَحِقُّ هَذِهِ الصِّفَاتِ وَهُوَ عَلَى مَا هُوَ عَلَيْهِ فِي عِزِّ صِفَاتِهِ، كَانَ قَوِيًّا

وہ ان صفات کا صحیح حقدار ہے اور وہ دیگر صفات کا بھی مالک ہے جو بہت بڑی صفات ہیں کہ قدرت اور

قَبْلَ وُجُودِ الْقُدْرَةِ وَالْقُوَّةِ، وَكَانَ عَلِيمًا قَبْلَ إِيجَادِ الْعِلْمِ وَالْعِلَّةِ، لَمْ

قوت کے وجود میں آنے سے قبل وہ صاحب قوت تھا اور وہ صاحب علم تھا علم اور دلیل کی ایجاد سے پہلے، وہ

يَزَلْ سُلْطَانًا إِذْ لَا مَمْلَكَةَ وَلَا مَالَ، وَلَمْ يَزَلْ سُبْحَانًا عَلَى جَمِيعِ الْأَحْوَالِ،

مستقل سلطان تھا جب نہ کوئی ملک تھا، اور نہ مال، وہ لا زوال پاکیزہ تھا ہر حال میں

وُجُودُهُ قَبْلَ الْقَبْلِ فِي أَزَلِ الْآزَالِ، وَبَقَاؤُهُ بَعْدَ الْبَعْدِ مِنْ غَيْرِ

کہ اس کا وجود قبل سے قبل اور ازلوں کے ازل سے ہے اور اس کی بقا بعد سے بعد ہے کہ جسمیں نہ

انْتِقَالٍ وَلَا زَوَالٍ، غَنِيٌّ فِي الْأَوَّلِ وَالْآخِرِ، مُسْتَغْنٍ فِي الْبَاطِنِ

تبدیلی ہے نہ زوال وہ اول و آخر سے بے نیاز اور باطن

قَالَ ع :العاقل من قمع هواه بعقله.
حضرت امام علی علیہ السلام نے فرمایا: عاقل وہ ہے جو اپنی عقل کے ذریعہ اپنی خواہشات کا گلا گھونٹ دیتا ہے۔
(غرر الحکم ودرر الکلم ؛ص ۱۳۸)

وَالظَّاهِرِ، لاَ جَوْرَ فِي قَضِيَّتِهِ، وَلاَ مَيْلَ فِي مَشِيءَتِهِ، وَلاَ ظُلْمَ فِي تَقْدِيرِهِ

وظاہر میں بے پرواہ ہے اسکے فیصلے میں ظلم نہیں اور اسکی مرضی میں طرفداری نہیں ہے اسکی تقدیر میں ستم

وَلاَ مَهْرَبَ مِنْ حُكُومَتِهِ وَلاَ مَلْجَأَ مِنْ سَطَوَاتِهِ وَلاَ مَنْجَىٰ مِنْ نَقِمَاتِهِ،

نہیں اور اسکی حکومت سے فرار ممکن نہیں اسکا قہر آئے تو کوئی پناہ نہیں اور وہ عذاب کرے تو نجات نہیں

سَبَقَتْ رَحْمَتُهُ غَضَبَهُ وَلاَ يَفُوتُهُ أَحَدٌ إِذَا طَلَبَهُ، أَزَاحَ الْعِلَلَ فِي

اسکی رحمت ،غضب سے پہلے ہے، جسے وہ طلب کرے وہ فرار نہیں کر سکتا، اس نے فریضوں میں اُلٹ پھیر

التَّكْلِيفِ، وَسَوَّى التَّوْفِيقَ بَيْنَ الضَّعِيفِ وَالشَّرِيفِ، مَكَّنَ أَدَاءَ

دُور کر دیں اور توفیق دینے میں ادنیٰ و اعلیٰ میں برابری رکھی ہے ،حکم کردہ باتوں پر عمل کو ممکن

الْمَأْمُورِ، وَسَهَّلَ سَبِيلَ اجْتِنَابِ الْمَحْظُورِ، لَمْ يُكَلِّفِ الطَّاعَةَ إِلَّا

اور گناہ سے بچنے کا راستہ آسان کردیا ہے اس نے وسعت و طاقت سے

دُونَ الْوُسْعِ وَالطَّاقَةِ سُبْحَانَهُ مَا أَبْيَنَ كَرَمَهُ وَأَعْلَىٰ شَأْنَهُ

کمتر فریضے عائد کیئے ہیں پاک ہے وہ جسکا کرم کتنا واضح اور شان کتنی بلند ہے

سُبْحَانَهُ مَا أَجَلَّ نَيْلَهُ وَأَعْظَمَ إِحْسَانَهُ بَعَثَ الْأَنْبِيَاءَ لِيُبَيِّنَ عَدْلَهُ،

پاک ہے وہ کہ جسکا نام کتنا عمدہ اور احسان کتنا بڑا ہے اس نے اپنے عدل کی تشریح کیلئے انبیاء بھیجے

وَنَصَبَ الْأَوْصِيَاءَ لِيُظْهِرَ طَوْلَهُ وَفَضْلَهُ، وَجَعَلَنَا مِنْ أُمَّةِ سَيِّدِ

اور اپنے فضل و کرم کے اظہار کی خاطر اوصیاء کو مامور فرمایا اور ہمیں عنبیوں کے سردار ولیوں میں بہتر

قَالَ ع: اَلْعَاقِلُ مَنِ اتَّعَظَ بِغَيْرِهِ.
حضرت امام علی علیہ السلام نے فرمایا: عقلمند وہ ہے جو دوسروں سے نصیحت حاصل کرتا ہے۔
(عیون الحکم والمواعظ (لیثی)؛ ص ۴۷)

الْأَنْبِيَاءِ وَخَيْرِ الْأَوْلِيَاءِ وَأَفْضَلِ الْأَصْفِيَاءِ وَأَعْلَى الْأَزْكِيَاءِ مُحَمَّدٍ صَلَّى

برگزیدوں میں سب سے افضل اور پاکبازوں میں سب سے بلند حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت میں قرار دیا

اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ، آمَنَّا بِهِ وَبِمَا دَعَانَا إِلَيْهِ، وَبِالْقُرْآنِ الَّذِي أَنْزَلَهُ

ہم ان پر ایمان لائے اور انکے پیغام پر اور قرآن پر جو ان پر نازل ہوا

عَلَيْهِ وَبِوَصِيِّهِ الَّذِي نَصَبَهُ يَوْمَ الْغَدِيرِ وَأَشَارَ بِقَوْلِهِ هذا عَلِيٌّ إِلَيْهِ،

اور انکے جانشین پر جسے انہوں نے یوم غدیر مقرر کیا اور اپنی زبان سے فرمایا کہ یہ ہے علی علیہ السلام جو میرا

وَأَشْهَدُ أَنَّ الْأَئِمَّةَ الْأَبْرَارَ وَالْخُلَفَاءَ الْأَخْيَارَ بَعْدَ الرَّسُولِ الْمُخْتَارِ

وصی ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد نیکوکار امام علیہم السلام اور بہترین

عَلِيٌّ قَامِعُ الْكُفَّارِ وَمِنْ بَعْدِهِ سَيِّدُ أَوْلَادِهِ

جانشین ہیں جن میں علی علیہ السلام ہی کافروں کو ختم کرنے والے ہیں اور انکے بعد انکی اولاد کے سردار

الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ ثُمَّ أَخُوهُ السِّبْطُ التَّابِعُ لِمَرْضَاةِ اللهِ الْحُسَيْنُ ثُمَّ

حسن بن علی علیہ السلام پھر انکے بھائی نواسہ رسول، اللہ کی رضاؤں کے طلبگار حسین علیہ السلام ہیں پھر

الْعَابِدُ عَلِيٌّ ثُمَّ الْبَاقِرُ مُحَمَّدٌ ثُمَّ الصَّادِقُ جَعْفَرٌ، ثُمَّ الْكَاظِمُ مُوسَىٰ،

علی بن الحسین علیہ السلام پھر محمد باقر علیہ السلام پھر جعفر صادق علیہ السلام پھر موسیٰ کاظم علیہ السلام

ثُمَّ الرِّضَا عَلِيٌّ، ثُمَّ التَّقِيُّ مُحَمَّدٌ، ثُمَّ النَّقِيُّ عَلِيٌّ، ثُمَّ الزَّكِيُّ الْعَسْكَرِيُّ

پھر علی رضا علیہ السلام پھر محمد تقی علیہ السلام ہیں انکے بعد علی نقی علیہ السلام ہیں پھر حسن عسکری زکی علیہ

قَالَ ع: أَمْضِ لِكُلِّ يَوْمٍ عَمَلَهُ فَإِنَّ لِكُلِّ يَوْمٍ مَا فِيهِ.
حضرت امام علی علیہ السلام نے فرمایا: ہر کام کو اسی دن مکمل کرو کیونکہ ہر دن کا اپنا ایک کام ہوتا ہے۔
(تحف العقول؛ الحکمۃ؛ ص ۱۴۳)

الْحَسَنُ، ثُمَّ الْحُجَّةُ الْخَلَفُ الْقَائِمُ الْمُنْتَظَرُ الْمَهْدِيُّ الْمُرْجَى الَّذِي

السلام ہیں پھر حضرت حجت خلف قائم المنتظر مہدی عجل اللہ فرجہ　امیدگاہ خلق ہیں جنکی

بِبَقَائِهِ بَقِيَتِ الدُّنْيَا، وَبِيُمْنِهِ رُزِقَ الْوَرَى، وَبِوُجُودِهِ ثَبَتَتِ الْأَرْضُ

بقاء سے دُنیا قائم ہے اور انکی برکت سے مخلوق کو روزی ملتی ہے اور انکے وجود سے زمین و آسمان کھڑے ہیں

وَالسَّمَاءُ، وَبِهِ يَمْلَأُ اللهُ الْأَرْضَ قِسْطًا وَعَدْلًا بَعْدَ مَا مُلِئَتْ ظُلْمًا

اور انکے ذریعے اللہ تعالیٰ زمین کو عدل وانصاف سے بھر دے گا جب کہ وہ ظلم و جور سے بھر چکی ہوگی

وَجَوْرًا وَأَشْهَدُ أَنَّ أَقْوَالَهُمْ حُجَّةٌ وَامْتِثَالَهُمْ فَرِيضَةٌ وَطَاعَتَهُمْ

میں گواہی دیتا ہوں کہ ان آئمہ کے اقوال حجت، ان پر عمل کرنا واجب اور انکی پیروی فرض ہے اور ان سے

مَفْرُوضَةٌ وَمَوَدَّتَهُمْ لَازِمَةٌ مَقْضِيَّةٌ وَالْاقْتِدَاءَ بِهِمْ مُنْجِيَةٌ

محبت رکھنا ضروری و لازم ہے انکی اطاعت باعث نجات

وَمُخَالَفَتَهُمْ مُرْدِيَةٌ، وَهُمْ سَادَاتُ أَهْلِ الْجَنَّةِ أَجْمَعِينَ، وَشُفَعَاءُ يَوْمِ

اور ان سے مخالفت وجہ تباہی ہے اور وہ سب کے سب اہل جنت کے سردار ہیں قیامت میں شفاعت

الدِّينِ، وَأَئِمَّةُ أَهْلِ الْأَرْضِ عَلَى الْيَقِينِ وَأَفْضَلُ الْأَوْصِيَاءِ الْمَرْضِيِّينَ

کرنے والے اور یقینی طور پر اہل زمین کے امام ہیں وہ پسندیدہ اوصیاء میں سے افضل ہیں

وَأَشْهَدُ أَنَّ الْمَوْتَ حَقٌّ وَمُسَاءَلَةَ الْقَبْرِ حَقٌّ وَالْبَعْثَ حَقٌّ، وَالنُّشُورَ

اور میں گواہی دیتا ہوں کہ موت حق ہے قبر میں سوال و جواب حق ہیں دوبارہ اٹھنا حق ہے قیامت میں

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ ع أَفْضَلُ الْعِبَادَةِ الْإِخْلَاصُ.
حضرت امام محمد تقی علیہ السلام نے فرمایا: افضل ترین عبادت اخلاص ہے۔
(التفسیر المنسوب الی الامام الحسن العسکری علیہ السلام: ص ۳۲۹)

حَقٌّ، وَالصِّرَاطَ حَقٌّ، وَالْمِيزَانَ حَقٌّ، وَالْحِسَابَ حَقٌّ، وَالْكِتَابَ حَقٌّ،

حاضری حق ہے صراط سے گزرنا حق ہے میزان عمل حق ہے حساب حق ہے اور کتاب حق ہے اسی طرح جنت

وَالْجَنَّةَ حَقٌّ وَالنَّارَ حَقٌّ، وَأَنَّ السَّاعَةَ آتِيَةٌ لَا رَيْبَ فِيهَا، وَأَنَّ اللهَ

حق ہے اور جہنم حق ہے نیز قیامت آنے والی ہے اس میں کوئی شک نہیں اور اللہ انہیں ضرور اٹھائے گا جو

يَبْعَثُ مَنْ فِي الْقُبُورِ اَللّٰهُمَّ فَضْلُكَ رَجَائِي، وَكَرَمُكَ وَرَحْمَتُكَ أَمَلِي، لَا

قبروں میں ہیں ۔اے معبود! تیرا فضل میرا سہارا اور تیری رحمت و بخشش میری امید ہے

عَمَلَ لِي أَسْتَحِقُّ بِهِ الْجَنَّةَ، وَلَا طَاعَةَ لِي أَسْتَوْجِبُ بِهَا الرِّضْوَانَ

میرا کوئی ایسا عمل نہیں جس سے میں جنّت کا حقدار بنوں اور نہ عبادت ہے کہ جو تیری خوشنودی کا باعث ہو

إِلَّا أَنِّي اعْتَقَدْتُ تَوْحِيدَكَ وَعَدْلَكَ، وَارْتَجَيْتُ إِحْسَانَكَ وَفَضْلَكَ

سوائے اسکے کہ میں تیری توحید وعدل پر اعتقاد رکھتا ہوں اور تیرے فضل واحسان کی امید رکھتا ہوں اور

وَتَشَفَّعْتُ إِلَيْكَ بِالنَّبِيِّ وَآلِهِ مِنْ أَحِبَّتِكَ

تیرے حضور تیرے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور انکی آل علیہم السلام کی شفاعت لایا ہوں جو تیرے محبوب ہیں

وَأَنْتَ أَكْرَمُ الْأَكْرَمِينَ وَأَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ، وَصَلَّى اللهُ عَلَى نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ

اور تُو سب سے زیادہ کرم کرنے والا اور سب سے زیادہ رحم کرنے والا ہے اور ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور

وَآلِهِ أَجْمَعِينَ الطَّيِّبِينَ الطَّاهِرِينَ وَسَلَّمَ تَسْلِيمًا كَثِيرًا،

انکی ساری آل علیہم السلام پر خدا کی رحمت ہو جو پاک و پاکیزہ ہیں اور ان پر سلام ہو سلام خاص زیادہ بہت

قالؑ إنَّ الْمُؤْمِنَ أَفْضَلُ حَقًّا مِنَ الْكَعْبَةِ.
حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: خدا کی قسم یقیناً مومن کا احترام کعبہ سے برتر ہے۔
(المؤمن، ص ۴۲)

وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ اَللّٰهُمَّ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ إِنِّي

زیادہ اور نہیں کوئی طاقت وقوت مگر وہ جو بلند وبرتر خدا سے ملتی ہے اے معبود اے سب سے زیادہ رحم

أَوْدَعْتُكَ يَقِينِي هٰذَا وَثَبَاتَ دِينِي وَأَنْتَ خَيْرُ مُسْتَوْدَعٍ

کرنے والے بے شک میں اپنا یہ عقیدہ اور دین میں ثابت قدمی تیرے سپرد کرتا ہوں اور تو بہترین

وَقَدْ أَمَرْتَنَا بِحِفْظِ الْوَدَائِعِ فَرُدَّهُ عَلَيَّ وَقْتَ حُضُورِ مَوْتِي

امانتدار ہے اور تُو نے ہمیں امانتوں کی حفاظت کا حکم دیا ہے پس اپنی رحمت سے میرا یہ عقیدہ بوقت مرگ

بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ

مجھے یاد دلا دینا واسطہ تجھے تیری رحمت کا اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے۔

اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْعَدِيلَةِ عِنْدَ الْمَوْتِ

اے معبود وقت مرگ اس عقیدے سے پلٹنے سے، میں تیری پناہ طلب کرتا ہوں۔

عقائد حقّہ کو ذھن و زبان پر دہرانے کے بعد کہیں: اَللّٰهُمَّ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ، إِنِّي قَدْ

اے معبود اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے بے شک میں

أَوْدَعْتُكَ يَقِينِي هٰذَا وَثَبَاتَ دِينِي وَأَنْتَ خَيْرُ مُسْتَوْدَعٍ، وَقَدْ أَمَرْتَنَا

اپنا یہ عقیدہ اور دین میں اپنی ثابت قدمی تیرے سپرد کرتا ہوں اور تو بہترین امانتدار ہے اور تو نے ہمیں

بِحِفْظِ الْوَدَائِعِ، فَرُدَّهُ عَلَيَّ وَقْتَ حُضُورِ مَوْتِي

امانتوں کی حفاظت کا حکم دیا ہے پس اپنی رحمت سے میرا یہ عقیدہ وقتِ مرگ مجھے یاد دلا دینا۔

قَالَ ع مَنْ صَانَ عِرْضَهُ وُقِّرَ.
حضرت امام علی علیہ السلام نے فرمایا: جو اپنی عزت وآبرو کی حفاظت کرتا ہے اس کی تعظیم کی جاتی ہے۔
(عیون الحکم والمواعظ (لیثی) ؛ص ۴۳۰)

دُعائے حفظِ ایمان

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

رَضِيتُ بِاللهِ رَبًّا وَبِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ نَبِيًّا وَبِالْإِسْلامِ دِينًا،

میں راضی ہوں اس پر کہ اللہ میرا رب اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے نبی ہیں اسلام میرا دین ہے

وَبِالْقُرْآنِ كِتَابًا وَبِالْكَعْبَةِ قِبْلَةً وَبِعَلِيٍّ وَلِيًّا وَ إِمَامًا وَ

قرآن میری کتاب ہے کعبہ میرا قبلہ ہے اور راضی ہوں اس پر کہ علی علیہ السلام میرے مولا اور امام ہیں

بِالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ وَ عَلِيِّ ابْنِ الْحُسَيْنِ وَ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ وَ جَعْفَرِ ابْنِ مُحَمَّدٍ

حسن علیہ السلام وحسین علیہ السلام، علی ابن حسین علیہ السلام، محمد ابن علی علیہ السلام، جعفر ابن محمد علیہ السلام،

وَمُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ وَعَلِيِّ بْنِ مُوسَى وَمُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ وَعَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ وَالْحَسَنِ

موسیٰ ابن جعفر علیہ السلام، علی ابن موسیٰ علیہ السلام، محمد ابن علی علیہ السلام، علی ابن محمد علیہ السلام، حسن

بْنِ عَلِيٍّ وَالْحُجَّةِ بْنِ الْحَسَنِ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِمْ أَئِمَّةً

ابن علی علیہ السلام ،اور حجت بن حسن عجل اللہ فرجہ کہ ان پر اللہ کی رحمتیں ہوں میرے امام ہیں

اَللّٰهُمَّ إِنِّي رَضِيتُ بِهِمْ أَئِمَّةً فَارْضَنِي لَهُمْ

اے معبود میں راضی ہوں کہ وہ میرے امام ہیں پس انہیں مجھ سے راضی فرمادے

إِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

بے شک تو ہر چیز پر قادر ہے۔

قَالَ ع مُقَارَبَةُ النَّاسِ فِي أَخْلَاقِهِمْ أَمْنٌ مِنْ غَوَائِلِهِمْ.

حضرت امام علی علیہ السلام نے فرمایا: لوگوں سے ان کے اخلاق وطور طریقے میں ہمرنگ ہونا ان کے شر سے محفوظ ہو جانا ہے

(نہج البلاغہ (صبحی صالح)، ص ۵۴۶) (ترجمہ از نہج البلاغہ، ترجمہ مفتی جعفر حسین، حکمت ۴۰۱)

امیر المومنین علی علیہ السلام کے دُعائیہ کلمات

عربی متن از نہج البلاغہ تحقیقِ صبحی صالح، خطبہ ۷۸ و ترجمہ از نہج البلاغہ، ترجمہ مفتی جعفر حسین، خطبہ ۷۶

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي فَإِنْ عُدْتُ فَعُدْ عَلَيَّ

اے اللہ! تو ان چیزوں کو بخش دے، جنہیں تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے۔ اگر میں گناہ کی طرف پلٹوں، تو

بِالْمَغْفِرَةِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا وَأَيْتُ مِنْ نَفْسِي وَ

تُو بھی اپنی مغفرت کے ساتھ پلٹ۔ بارالہا! جس عملِ خیر کے بجالانے کا میں نے اپنے آپ سے وعدہ کیا

لَمْ تَجِدْ لَهُ وَفَاءً عِنْدِي اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا تَقَرَّبْتُ بِهِ إِلَيْكَ بِلِسَانِي ثُمَّ

تھا مگر تُو نے اسے پورا ہوتے ہوئے نہ پایا، اسے بھی بخش دے۔ میرے اللہ! زبان سے نکلے ہوئے وہ

خَالَفَهُ قَلْبِي اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي رَمَزَاتِ الْأَلْحَاظِ

کلمے، جن سے تیرا تقرب چاہا مگر دل ان سے ہمنوا نہ ہو سکا ان سے بھی درگزر کر، پروردگارا! تو آنکھوں کے

وَسَقَطَاتِ الْأَلْفَاظِ وَشَهَوَاتِ الْجَنَانِ وَهَفَوَاتِ اللِّسَانِ

بُرے اشاروں اور ناشائستہ کلمات اور دل کی بُری خواہشوں اور زبان کی ہرزہ سرائیوں کو معاف کردے۔

عقیقہ کی دُعا

مفاتیح الجنان میں ہے کہ عقیقہ کی بھیڑ بکری مینڈھا یا بکرا ذبح کرتے وقت یہ دُعا پڑھے:

بِسْمِ اللهِ وَبِاللهِ اَللّٰهُمَّ عَقِيقَةٌ عَنْ فُلَانٍ (فلاں کی جگہ بچے/ بچی کا نام لیں)

اللہ کے نام سے اور اللہ سے، اے اللہ یہ عقیقہ فلاں کا ہے (فلاں کی جگہ بچے/ بچی کا نام لیں)

قَالَ ع مَنْ ضَنَّ بِعِرْضِهِ فَلْيَدَعِ الْمِرَاء.
حضرت امام علی علیہ السلام نے فرمایا: جسے اپنی آبرو عزیز ہو، وہ لڑائی جھگڑے سے کنارہ کش رہے۔
(نہج البلاغہ (صبحی صالح): ص ۵۳۷)

لَحْمُهَا بِلَحْمِهِ وَدَمُهَا بِدَمِهِ وَعَظْمُهَا بِعَظْمِهِ

اس کا گوشت اس کے گوشت کا اسکا خون اسکے خون کا اسکی ہڈیاں اسکی ہڈیوں کا بدلہ ہے

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا وِقَاءً لِآلِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ وَآلِهِ السَّلَام

اے معبود تو اسے آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیلئے حفاظت کا ذریعہ بنا ان پر اور ان کی آل پر سلام ہو۔

يَا قَوْمِ إِنِّي بَرِيءٌ مِمَّا تُشْرِكُونَ إِنِّي وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي

اے میری قوم میں بری ہوں اس سے جسے تم خدا کا شریک بناتے ہو میں نے اپنا رخ اس کی طرف کیا

فَطَرَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضَ حَنِيفًا مُسْلِمًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ إِنَّ

ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا میں نراکھرا مسلمان ہوں اور مشرکوں میں سے نہیں ہوں یقیناً

صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ لَا شَرِيكَ لَهُ

میری نماز میری قربانی میری زندگی میری موت اللہ کیلئے ہے جو جہانوں کا رب ہے جس کا کوئی شریک نہیں

وَبِذٰلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ اَللّٰهُمَّ مِنْكَ وَلَكَ

یہی حکم مجھے دیا گیا ہے اور میں سر جھکانے والوں میں سے ہوں اے خدا تیرے لئے اور تجھ سے ہے اللہ

بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَ

کے نام سے اور اللہ سے، اور اللہ بزرگ تر ہے اے اللہ رحمت نازل فرما محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور

تَقَبَّلْ مِنْ فُلَانِ ابْنِ فُلَان

فلاں ابن فلاں سے قبول فرما۔ (یہاں بچے کا نام بمعہ ولدیت کے لے) پھر جانور کو ذبح کرے۔

قَالَ ع اَللِّسَانُ سَبُعٌ إِنْ خُلِّيَ عَنْهُ عَقَرَ.

حضرت امام علی علیہ السلام نے فرمایا: زبان ایک درندہ ہے اگر اسے آزاد چھوڑ دیا تو کاٹ کھائے گا۔

(نہج البلاغہ (صبحی صالح): ص ۴۷۸)

مسجد کوفہ میں مناجات امیر المومنین علیہ السلام

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْأَمَانَ يَوْمَ لَا يَنْفَعُ مَالٌ وَلَا بَنُونَ إِلَّا مَنْ أَتَى اللّٰهَ

خدایا! میں اس دن تیری پناہ چاہتا ہوں کہ جس میں مال و فرزند کام نہ آئیں گے سوائے اسکے جو خدا کے

بِقَلْبٍ سَلِيمٍ وَأَسْأَلُكَ الْأَمَانَ يَوْمَ يَعَضُّ الظَّالِمُ عَلَىٰ يَدَيْهِ يَقُولُ يَا

حضور پاک دل لے کے آئے، میں اس روز پناہ چاہتا ہوں جب ظالم اپنے ہاتھوں کو چباتے ہوئے کہے گا

لَيْتَنِي اتَّخَذْتُ مَعَ الرَّسُولِ سَبِيلًا وَأَسْأَلُكَ الْأَمَانَ يَوْمَ يُعْرَفُ

ہائے افسوس کہ میں نے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا راستہ اختیار کیا ہوتا، میں اس روز تیری پناہ چاہتا ہوں جب

الْمُجْرِمُونَ بِسِيمَاهُمْ فَيُؤْخَذُ بِالنَّوَاصِي وَالْأَقْدَامِ

گناہگار اپنے چہروں سے پہچانے جائیں گے اور ان کو بالوں اور پیروں کی طرف سے پکڑا جائے گا۔

وَأَسْأَلُكَ الْأَمَانَ يَوْمَ لَا يَجْزِي وَالِدٌ عَنْ وَلَدِهِ وَلَا مَوْلُودٌ هُوَ جَازٍ عَنْ

میں اس روز تیری پناہ چاہتا ہوں جس میں باپ بیٹے کے جرم کی اور بیٹا باپ کے جرم کی سزا نہ پائے گا

وَالِدِهِ شَيْئًا إِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ، وَأَسْأَلُكَ الْأَمَانَ يَوْمَ لَا يَنْفَعُ الظَّالِمِينَ

بیشک خدا کا وعدہ حق ہے میں اس روز تیری پناہ چاہتا ہوں جس میں ظالموں کا عذر ان کے کام نہ آئے گا اور

مَعْذِرَتُهُمْ وَلَهُمُ اللَّعْنَةُ وَلَهُمْ سُوءُ الدَّارِ وَأَسْأَلُكَ الْأَمَانَ يَوْمَ لَا

ان کے لیے لعنت اور برا ٹھکانا ہوگا میں اس روز تیری پناہ چاہتا ہوں جب

قَالَ ع اَلعاقل من صان لسانه عن الغيبة۔
حضرت امام علی علیہ السلام نے فرمایا: عقلمند وہ ہے جو اپنی زبان کو غیبت سے بچائے رکھے۔
(غرر الحکم ودرر الکلم، ص ۱۰۸)

تَمْلِكُ نَفْسٌ لِنَفْسٍ شَيْئًا وَالْاَمْرُ يَوْمَئِذٍ لِلّٰهِ وَأَسْأَلُكَ الْاَمَانَ يَوْمَ

کوئی کسی کے کام نہ آئے گا اور اس دن سب کچھ خدا کے ہاتھ میں ہوگا میں اس روز تیری پناہ چاہتا ہوں

يَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ أَخِيهِ وَأُمِّهٖ وَأَبِيهِ وَصَاحِبَتِهٖ وَبَنِيهِ لِكُلِّ امْرِئٍ مِنْهُمْ

جب انسان اپنے بھائی اپنی ماں اپنے باپ اپنی بیوی اور بیٹے سے دور بھاگے گا کیونکہ اس دن ہر آدمی کو

يَوْمَئِذٍ شَأْنٌ يُغْنِيهِ، وَأَسْأَلُكَ الْاَمَانَ يَوْمَ يَوَدُّ الْمُجْرِمُ لَوْ يَفْتَدِي مِنْ

اپنی ہی فکر ہوگی میں اس روز تیری پناہ چاہتا ہوں جس میں مجرم چاہے گا کہ آج کے عذاب سے بچنے کیلئے وہ

عَذَابِ يَوْمَئِذٍ بِبَنِيهِ وَصَاحِبَتِهٖ وَأَخِيهِ وَفَصِيلَتِهِ الَّتِي تُؤْوِيهِ وَمَنْ فِي

آگے کردے اپنے بیٹے کو اپنی بیوی کو اپنے بھائی کو اور اپنے عزیزوں کو جو اس کی پناہ بنیں اور زمین میں جو

الْاَرْضِ جَمِيعًا ثُمَّ يُنْجِيهِ كَلَّا إِنَّهَا لَظٰى نَزَّاعَةً لِلشَّوٰى

کچھ ہے وہ دے ڈالے اور نجات حاصل کرے لیکن یہ نہ ہوگا وہ شعلہ ہے سیخ سے کباب کو گرا دینے والا

مَوْلَايَ يَا مَوْلَايَ أَنْتَ الْمَوْلٰى وَأَنَا الْعَبْدُ وَهَلْ يَرْحَمُ الْعَبْدَ إِلَّا الْمَوْلٰى،

میرے مولیٰ تو مولیٰ ہے اور میں بندہ ہوں بندے پر مولیٰ کے علاوہ کون رحم کرے گا

مَوْلَايَ يَا مَوْلَايَ أَنْتَ الْمَالِكُ وَأَنَا الْمَمْلُوكُ وَهَلْ يَرْحَمُ الْمَمْلُوكَ إِلَّا

میرے آقا تو میرا مالک ہے اور میں تیرا غلام ہوں غلام پر سوائے اس کے مالک کے کون رحم کرے گا

الْمَالِكُ مَوْلَايَ يَا مَوْلَايَ أَنْتَ الْعَزِيزُ وَأَنَا الذَّلِيلُ وَهَلْ يَرْحَمُ الذَّلِيلَ

میرے سردار اے میرے سردار تو صاحب عزت ہے اور میں پست ہوں پست پر صاحب عزت کے علاوہ

قَالَ ع كَمْ مِنْ إِنْسَانٍ أَهْلَكَهُ لِسَانٌ.

حضرت امام علی علیہ السلام نے فرمایا: کتنے ہی انسانوں کو زبان نے ہلاک کیا ہے۔

(عیون الحکم والمواعظ (لیثی)؛ص ۳۸۰)

إِلَّا الْعَزِيزُ، مَوْلَايَ يَا مَوْلَايَ أَنْتَ الْخَالِقُ وَأَنَا الْمَخْلُوقُ وَهَلْ يَرْحَمُ

کون رحم کرے گا میرے حاکم اے میرے حاکم تُو میرا خالق ہے اور میں تیری مخلوق ہوں مخلوق پر اس کے

الْمَخْلُوقَ إِلَّا الْخَالِقُ، مَوْلَايَ يَا مَوْلَايَ أَنْتَ الْعَظِيمُ وَأَنَا الْحَقِيرُ وَهَلْ

خالق کے سوا کون رحم کرے گا میرے مالک اے میرے مالک تُو عظمت والا ہے اور میں ناچیز ہوں ایک

يَرْحَمُ الْحَقِيرَ إِلَّا الْعَظِيمُ، مَوْلَايَ يَا مَوْلَايَ أَنْتَ الْقَوِيُّ

ناچیز پر سوائے عظمت والے کے کون رحم کرے گا میرے مددگار اے میرے مددگار تُو صاحبِ قوت ہے

وَأَنَا الضَّعِيفُ وَهَلْ يَرْحَمُ الضَّعِيفَ إِلَّا الْقَوِيُّ، مَوْلَايَ

اور میں ناتواں ہوں ایک ناتواں پر سوائے صاحبِ قوت کے کون رحم کرے گا میرے سرپرست اے

يَا مَوْلَايَ أَنْتَ الْغَنِيُّ وَأَنَا الْفَقِيرُ وَهَلْ يَرْحَمُ الْفَقِيرَ إِلَّا الْغَنِيُّ،

میرے سرپرست تُو بے نیاز ہے اور میں نیازمند ہوں ایک نیازمند پر سوائے بے نیاز کے کون رحم کرے گا

مَوْلَايَ يَا مَوْلَايَ أَنْتَ الْمُعْطِي وَأَنَا السَّائِلُ وَهَلْ يَرْحَمُ السَّائِلَ إِلَّا

میرے آقا اے میرے آقا تُو عطا کرنے والا ہے اور میں سوالی ہوں ایک سوالی پر سوائے عطا و بخشش

الْمُعْطِي، مَوْلَايَ يَا مَوْلَايَ أَنْتَ الْحَيُّ وَأَنَا الْمَيِّتُ

والے کے کون رحم کرے گا میرے سردار اے میرے سردار تُو زندہ رہنے والا ہے اور میں مرجانے

وَهَلْ يَرْحَمُ الْمَيِّتَ إِلَّا الْحَيُّ، مَوْلَايَ يَا مَوْلَايَ أَنْتَ الْبَاقِي

والا ہوں ایک مرجانے والے پر سوائے زندہ رہنے والے کے کون رحم کرے گا میرے آقا تُو باقی رہنے

قَالَ ع إحذروا اللّسان فإنّه سهم يخطى.
حضرت امام علی علیہ السلام نے فرمایا: زبان سے ہوشیار رہو یہ ایسا تیر ہے جو خطا ہو جاتا ہے۔
(غرر الحکم و درر الکلم، ص ۱۶۰)

وَأَنَا الْفَانِي وَهَلْ يَرْحَمُ الْفَانِيَ إِلَّا الْبَاقِي

والا اور میں فنا ہونے والا ہوں فنا ہونے والے پر سوائے باقی رہنے والے کے کون رحم کرے گا میرے

مَوْلَايَ يَا مَوْلَايَ أَنْتَ الدَّائِمُ وَأَنَا الزَّائِلُ وَهَلْ يَرْحَمُ الزَّائِلَ إِلَّا

مالک اے میرے مالک تو ہمیشہ رہنے والا ہے اور میں مٹ جانے والا ہوں مٹ جانے والے پر سوائے

الدَّائِمُ، مَوْلَايَ يَا مَوْلَايَ أَنْتَ الرَّازِقُ وَأَنَا الْمَرْزُوقُ

ہمیشہ رہنے والے کے کون رحم کرے گا میرے مالک اے میرے مالک تُو رزق دینے والا اور میں رزق

وَهَلْ يَرْحَمُ الْمَرْزُوقَ إِلَّا الرَّازِقُ، مَوْلَايَ يَا مَوْلَايَ

لینے والا ہوں رزق لینے والے پر سوائے رزق دینے والے کے سوا کون رحم کرے گا میرے حاکم اے

أَنْتَ الْجَوَادُ وَأَنَا الْبَخِيلُ وَهَلْ يَرْحَمُ الْبَخِيلَ إِلَّا الْجَوَادُ، مَوْلَايَ يَا

میرے حاکم تُو سخاوت کرنے والا ہے اور میں بخیل ہوں بخیل پر سخاوت کرنے والے کے سوا کون رحم

مَوْلَايَ أَنْتَ الْمُعَافِي وَأَنَا الْمُبْتَلِى وَهَلْ يَرْحَمُ الْمُبْتَلِى إِلَّا الْمُعَافِي،

کرے گا میرے سردار اے میرے سردار تُو بچانے والا ہے اور میں گرفتارِ بلا ہوں ایک گرفتارِ بلا پر سوائے

مَوْلَايَ يَا مَوْلَايَ أَنْتَ الْكَبِيرُ وَأَنَا الصَّغِيرُ

بچانے والے کے کون رحم کرے گا میرے مولیٰ اے میرے مولیٰ تُو بزرگی کا مالک ہے اور میں کمترین

وَهَلْ يَرْحَمُ الصَّغِيرَ إِلَّا الْكَبِيرُ، مَوْلَايَ يَا مَوْلَايَ

ہوں ایک کمترین پر سوائے بزرگی کے مالک کے کون رحم کرے گا میرے مددگار اے میرے مددگار تُو

قَالَ علیہ السلام: إِنَّ لِسَانَكَ يَقْتَضِيكَ مَا عَوَّدْتَهُ.

حضرت امام علی علیہ السلام نے فرمایا: تمہاری زبان تم سے اس چیز کی خواہش کرے گی جس کا تم نے اسے عادی بنایا ہے۔

(عیون الحکم والمواعظ (لیثی)؛ ص ۱۴۲)

أَنْتَ الْهَادِي وَأَنَا الضَّالُّ وَهَلْ يَرْحَمُ الضَّالَّ إِلَّا الْهَادِي مَوْلَايَ يَا

رہنما ہے اور میں گمراہ ہوں ایک گمراہ پر سوائے رہنما کے کون رحم کرے گا میرے سرپرست اے میرے

مَوْلَايَ أَنْتَ الرَّحْمٰنُ وَأَنَا الْمَرْحُومُ وَهَلْ يَرْحَمُ الْمَرْحُومَ إِلَّا الرَّحْمٰنُ

سرپرست تُو بہت رحم کرنے والا ہے اور میں قابل رحم ہوں ایک قابل رحم پر سوائے بہت رحم کرنے والے

مَوْلَايَ يَا مَوْلَايَ أَنْتَ السُّلْطَانُ وَأَنَا الْمُمْتَحَنُ وَهَلْ يَرْحَمُ

کے کون رحم کریگا میرے مولا اے میرے مولا تُو بادشاہ ہے اور میں مصیبت زدہ ہوں ایک مصیبت زدہ پر

الْمُمْتَحَنَ إِلَّا السُّلْطَانُ، مَوْلَايَ يَا مَوْلَايَ أَنْتَ الدَّلِيلُ وَأَنَا الْمُتَحَيِّرُ

سوائے بادشاہ کے کون رحم کرے گا میرے آقا اے میرے آقا تُو راہنما ہے اور میں سرگرداں ہوں ایک

وَهَلْ يَرْحَمُ الْمُتَحَيِّرَ إِلَّا الدَّلِيلُ، مَوْلَايَ يَا مَوْلَايَ أَنْتَ الْغَفُورُ وَأَنَا

سرگرداں پر سوائے راہنما کے کون رحم کریگا میرے سردار اے میرے سردار تُو بہت بخشنے والا ہے اور میں

الْمُذْنِبُ وَهَلْ يَرْحَمُ الْمُذْنِبَ إِلَّا الْغَفُورُ، مَوْلَايَ يَا مَوْلَايَ أَنْتَ

گناہگار ہوں ایک گناہگار پر سوائے بخشنے والے کے کون رحم کریگا میرے مالک اے میرے مالک تُو

الْغَالِبُ وَأَنَا الْمَغْلُوبُ وَهَلْ يَرْحَمُ الْمَغْلُوبَ إِلَّا الْغَالِبُ، مَوْلَايَ يَا

بالادست ہے اور میں زیردست ہوں ایک زیردست پر سوائے بالادست کے کون رحم کریگا میرے حاکم

مَوْلَايَ أَنْتَ الرَّبُّ وَأَنَا الْمَرْبُوبُ وَهَلْ يَرْحَمُ الْمَرْبُوبَ إِلَّا الرَّبُّ

اے میرے حاکم تُو پروردگار ہے اور میں پروردہ ہوں ایک پروردہ پر سوائے پروردگار کے کون رحم کرے

قَالَ ع اَلتَّوْبَةُ نَدَمٌ بِالْقَلْبِ وَ اسْتِغْفَارٌ بِاللِّسَانِ وَ تَرْكٌ بِالْجَوَارِحِ وَ إِضْمَارٌ أَنْ لَا يَعُودَ.
حضرت امام علی علیہ السلام نے فرمایا: دل سے پشیمان ہونا، زبان سے استغفار کرنا، گناہ کے عمل کو ترک کرنا اور اس گناہ کو دوبارہ تکرار نہ کرنے کو توبہ کہتے ہیں۔ (عیون الحکم والمواعظ (لیثی): ص ۲۰)

مَوْلَایَ یَا مَوْلَایَ أَنْتَ الْمُتَکَبِّرُ وَأَنَا الْخَاشِعُ وَهَلْ یَرْحَمُ الْخَاشِعَ إِلَّا

گا میرے والی اے میرے والی تُو صاحب کبریائی ہے اور میں عاجزی کرنے والا ہوں عاجزی کرنے

الْمُتَکَبِّرُ، مَوْلَایَ یَا مَوْلَایَ ارْحَمْنِی

والے پر سوائے صاحب کبریائی کے کون رحم کرے گا میرے مولا اے میرے مولا مجھ پر رحم کر اپنی

بِرَحْمَتِكَ، وَارْضَ عَنِّی بِجُودِكَ وَ کَرَمِكَ وَفَضْلِكَ، یَا ذَا الْجُودِ

رحمت سے اور مجھ سے راضی ہو اپنی عطا اور سخاوت کے ساتھ اور اپنے فضل کے اے صاحب عطا صاحب

وَالْإِحْسَانِ وَالطَّوْلِ وَالْاِمْتِنَانِ بِرَحْمَتِكَ یَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِینَ

مروت صاحب سخاوت صاحب احسان اپنی رحمت کے واسطے سے اے سب سے زیادہ رحم والے۔

رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا کو
پانچ کلمات ہدیہ فرمائے:

یَا رَبَّ الْأَوَّلِینَ وَ الْآخِرِینَ وَیَا خَیْرَ الْأَوَّلِینَ وَ الْآخِرِینَ وَیَا ذَا الْقُوَّةِ الْمَتِینَ وَیَا رَاحِمَ الْمَسَاکِینِ وَیَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِینَ

(کتاب الدعوات (راوندی) سلوة الحزین: النص: ص ۴۸)

اے سب سے پہلے والوں اور سب سے آخر والوں کے پروردگار! اور اے سب سے پہلے والوں اور سب سے آخر والوں سے بہترین! اور اے سب سے بہترین قوت والے! اے مساکین پر رحم کرنے والے! اور اے تمام رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم کرنے والے! (اس کے بعد اپنی دُعا مانگیں)۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وصیت حضرت امام علی علیہ السلام

جب آپ علیہ السلام پر ابن ملجم ضربت لگا چکا تو آپ علیہ السلام نے امام حسن علیہ السلام اور امام حسین علیہ السلام سے فرمایا:

میں تم دونوں کو، اپنی تمام اولاد کو، اپنے کنبے کو

اور جس جس تک میری یہ وصیت پہنچے، سب کو وصیت کرتا ہوں کہ

- اللہ سے ڈرتے رہنا۔
- جو کرنا ثواب کے لئے کرنا۔
- دنیا کے خواہش مند نہ ہونا اگرچہ وہ تمہارے پیچھے لگے۔
- جان و مال اور زبان سے اللہ کی راہ میں جہاد کو نہ بھولنا۔
- ایک دوسرے کی طرف سے پیٹھ پھیرنے اور تعلقات توڑنے سے پرہیز کرنا۔
- قرآن کے بارے میں اللہ سے ڈرتے رہنا ایسا نہ ہو دوسرے اس پر عمل کرنے میں تم پر سبقت کر جائیں۔
- اپنے معاملات درست اور آپس کے تعلقات سلجھائے رکھنا کیونکہ میں نے تمہارے نانا رسول ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ آپس کی کشیدگی کو مٹانا عام نماز روزے سے افضل ہے۔
- ظالم کے دشمن اور مظلوم کے مددگار بنے رہنا۔
- جو کہنا حق کے لئے کہنا۔
- اور دنیا کی ایسی چیز پر نہ کڑھنا جو تم سے روک لی جائے۔
- نماز کے بارے میں اللہ سے ڈرتے رہنا کیونکہ یہ تمہارے دین کا ستون ہے۔
- اور تم پر لازم ہے کہ آپس میں میل ملاقات رکھنا۔
- اپنے پروردگار کے گھر کے بارے میں اللہ سے ڈرتے رہنا اور اسے ہرگز خالی نہ چھوڑنا، کیونکہ اگر یہ خالی چھوڑ دیا گیا، تو پھر (عذاب سے) مہلت نہ پاؤ گے۔
- دیکھو! یتیموں کے بارے میں اللہ سے ڈرتے رہنا۔ ان کے کام و دہن کے لیے فاقے کی نوبت نہ آئے، اور تمہاری موجودگی میں وہ تباہ و برباد نہ ہو جائیں۔
- اپنے ہمسایوں کے بارے میں اللہ سے ڈرتے رہنا کیونکہ ان کے بارے میں پیغمبر ﷺ نے برابر ہدایت کی ہے اور آپ ﷺ اس حد تک ان کے لئے سفارش فرماتے رہے کہ ہم لوگوں کو یہ گمان ہونے لگا کہ آپ انہیں بھی ورثہ دلائیں گے۔

(نہج البلاغہ، مکتوب نمبر ۴۷)

اقتباس از دعائے امام حسین علیہ السلام در روزِ عرفہ

[إلٰهي] مَا ذَا وَجَدَ مَنْ فَقَدَكَ

وَمَا الَّذِي فَقَدَ مَنْ وَجَدَكَ

لَقَدْ خَابَ مَنْ رَضِيَ دُونَكَ بَدَلًا

وَلَقَدْ خَسِرَ مَنْ بَغَىٰ عَنْكَ مُتَحَوَّلًا.

اے اللہ! جس نے تجھے کھودیا اس نے کیا پایا؟

اور جسے تو مل گیا وہ کس چیز سے محروم رہ گیا؟

جو تجھے چھوڑ کر تیرے بدلے کسی چیز پر راضی ہوا وہ سب چیزوں سے محروم رہا

اور جس نے تجھ سے منہ موڑا وہ گھاٹے میں رہا۔

(اقبال الاعمال (ط-القدیمہ)؛ ج۱؛ ص۳۴۹)

امام حسین علیہ السلام نے فرمایا:

أَيُّهَا النَّاسُ نَافِسُوا فِي الْمَكَارِمِ، وَسَارِعُوا فِي الْمَغَانِمِ

اے لوگوں! مکارم اخلاق کے حصول کے لئے ایک دوسرے سے

آگے بڑھنے کی کوشش کرو اور ان خزانوں کی طرف تیزی سے لپکو۔

(نزھۃ الناظر وتنبیہ الخاطر؛ ص۸۱)

عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ع قَالَ: لِكُلِّ شَيْءٍ رَبِيعٌ وَرَبِيعُ الْقُرْآنِ شَهْرُ رَمَضَانَ.

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: ہر چیز کے لیے ایک بہار ہے اور قرآن کی بہار ماہ رمضان ہے۔

(الکافی (ط-الاسلامیہ)؛ ج ۲؛ ص ۶۳۰)

بابِ پنجم: روزہ

روزے کی چار اقسام ہیں:

الف: واجب روزہ

1۔ ماہ رمضان کا روزہ　　2۔ قضا روزہ　　3۔ کفارے کا روزہ

4۔ وہ روزہ جو نذر، عہد یا قسم کی وجہ سے واجب ہوا ہو۔

5۔ وہ روزہ جو اجیر ہونے یا کسی عقد (معاملہ) کے ضمن میں شرط کرنے کی وجہ سے واجب ہو گیا ہو۔

6۔ وہ روزہ جو حج تمتع کی قربانی کے بدلے میں ہو۔

7۔ اعتکاف کے ایام میں تیسرے دن کا روزہ۔

ب: مستحب روزہ

حرام اور مکروہ روزوں کے علاوہ سال کے تمام ایام کا روزہ مستحب ہے اور بعض دنوں کے لیے زیادہ تاکید کی گئی ہے مثلاً:

1۔ ہر مہینے کی پہلی اور آخری جمعرات اور مہینے کی دس تاریخ کے بعد پہلے بدھ کا روزہ۔

2۔ ہر مہینہ کی تیرہ، چودہ اور پندرہ تاریخ۔

3۔ ماہ رجب اور شعبان کے کوئی بھی چند دن گرچہ ایک ہی دن ہو بلکہ پورے دو مہینے۔

4۔ عید نوروز کے دن۔　　5۔ شوال کی چار سے نو تاریخ تک۔

6۔ ذی القعدہ کی پچیس اور انتیس تاریخ۔

7۔ ذی الحجہ کی پہلی تاریخ سے نویں تاریخ (عرفہ کا دن) تک، سوائے استثنائی مقام کے جو مکروہ روزے کے باب میں ذکر کیے جائیں گے۔　　8۔ عید غدیر کے دن (18 ذی الحجہ)۔

9۔ مباہلہ کے دن (24 ذی الحجہ)۔　　10۔ ماہ محرم کی پہلی، تیسری اور ساتویں تاریخ۔

11۔ پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت کے دن (17 ربیع الاول)۔

12۔ جمادی الاولیٰ کی پندرہ تاریخ۔　　13۔ پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مبعث کے دن (27 رجب)۔

وَرُوِيَ عَنْهُ ع أَنَّهُ قَالَ: دَعْوَةُ الصَّائِمِ تُسْتَجَابُ عِنْدَ إِفْطَارِهِ.
امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا: روزے دار کی دُعا افطار کے وقت قبول ہو جاتی ہے۔
(المقنعہ، ص ۳۲۰)

ج: حرام روزہ

1۔ عید فطر اور عیدِ قربان کے دن روزہ رکھنا۔ 2۔ جس دن کے بارے میں انسان نہیں جانتا کہ ماہ شعبان کی آخری تاریخ ہے یا ماہ رمضان کی پہلی تاریخ اس دن ماہ رمضان کی نیت سے روزہ رکھنا۔

3۔ روزۂ وصال؛ یعنی کوئی شخص ایک شبانہ روز اذان صبح سے دوسرے دن کے سحر تک روزے کی نیت سے روزہ رکھے یا دو شبانہ روز بغیر یہ کہ ان کے درمیان افطار کرے، روزہ رکھے۔

4۔ عورت کا مستحب روزہ جب کہ شوہر کی خواہشات کی حق تلفی ہو رہی ہو۔

5۔ فرزند کا مستحب روزہ اگر باپ یا ماں کی اذیت کا باعث ہو اور یہ اذیت ہونا ان کی مہربانی کی بنا پر ہو اور اگر فرزند باپ یا ماں کی اجازت کے بغیر مستحب روزہ رکھے اور دن میں باپ یا ماں اسے منع کریں چنانچہ فرزند کا مخالفت کرنا ان کی اذیت کا باعث ہو اور یہ اذیت مہربانی اور شفقت کی بنیاد پر ہو تو ان کی مخالفت حرام ہے اور لازم ہے کہ افطار کرے۔

6۔ وہ روزہ جو انسان کے لیے مضر ہے اور وہ ضرر ایسا ہے جو انسان کی ہلاکت، موت یا نفس پر ظلم جیسے کسی عضو کے ناقص ہونے کا باعث ہو، قابلِ ذکر ہے کہ جیسا پہلے ذکر کیا گیا اگر انسان یقین یا اطمینان رکھتا ہو یا معقول احتمال دے رہا ہو کہ روزہ اس کے لیے قابلِ توجہ ضرر رکھتا ہے جو معمولاً قابلِ تحمل نہیں ہے تو اس کا روزہ صحیح نہیں ہے، اور اگر وہ ضرر ہلاکت، موت یا نفس پر ظلم کا باعث ہو جیسے عضو کا ناقص ہونا، تو روزہ حرام ہے۔

د: مکروہ روزہ

1۔ جس دن کے بارے میں شک ہے کہ روزِ عرفہ ہے یا عید قربان۔

2۔ عرفہ کے دن کا روزہ اگر ضعف کی وجہ سے روز عرفہ کی دُعا نہ پڑھ سکے۔

3۔ عاشور کے دن روزہ رکھنا لیکن سزاوار ہے عاشورہ کے دن انسان روزے کا قصد کیے بغیر عصر تک کھانے اور پینے سے پرہیز کرے۔

4۔ مہمان کا میزبان کی اجازت کے بغیر روزہ رکھنا۔

مَنْ صَامَ شَهْرَ رَمَضَانَ فَحَفِظَ فَرْجَهُ وَلِسَانَهُ وَكَفَّ أَذَاهُ عَنِ النَّاسِ غَفَرَ اللَّهُ لَهُ ذُنُوبَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْهَا وَمَا تَأَخَّرَ وَأَعْتَقَهُ مِنَ النَّارِ وَأَحَلَّهُ دَارَ الْقَرَارِ
رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو رمضان میں روزے رکھے اور اپنی زبان و شرمگاہ کی حفاظت کرے اور لوگوں کو اذیت نہ دے تو اللہ اس کے گذشتہ و آئندہ کے گناہ معاف کردے گا اور اسے جہنم سے نجات دے گا اور اس کو بہشت میں جگہ دے گا۔ (امالی صدوق ص ۱۹)

وہ چیزیں جو روزے کو باطل کرتی ہیں (مفطرات روزہ)

اوّل: کھانا پینا، **دوّم:** جماع کرنا، **سوّم:** استمنا کرنا، **چہارم:** اللہ تعالیٰ، انبیاء اور معصومین علیہم السلام کی طرف جھوٹی نسبت دینا، **پنجم:** غلیظ غبار حلق تک پہونچانا، **ششم:** اذان صبح (طلوع فجر) تک جنابت پر باقی رہنا، **ہفتم:** خاتون کا حالت حیض ونفاس میں اذان صبح (طلوع فجر) تک باقی رہنا، **ہشتم:** کسی سیال چیز سے حقنہ (انیما) کرنا، **نہم:** جان بوجھ کرتے کرنا، **دہم:** پورا سر پانی میں ڈبونا، بعض مراجع کے نزدیک پورا سر پانی میں ڈبونا روزہ باطل نہیں کرتا مگر شدید مکروہ ہے۔

وہ لوگ جن پر روزہ رکھنا واجب نہیں

۱۔ جو شخص بڑھاپے کی وجہ سے روزہ نہ رکھ سکتا ہو یا روزہ رکھنا اس کے لئے شدید تکلیف کا باعث ہو اس پر روزہ واجب نہیں ہے لیکن دوسری صورت میں ضروری ہے کہ ہر روزے کے عوض ایک مدطعام (یعنی گندم یا جو یا روٹی یا ان سے ملتی جلتی کوئی چیز) فقیر کو دے۔

۲۔ اگر کسی شخص کو کوئی ایسی بیماری ہو جس کی وجہ سے اسے بہت زیادہ پیاس لگتی ہو اور وہ پیاس برداشت نہ کر سکتا ہو یا پیاس کی وجہ سے اسے تکلیف ہوتی ہو تو اس پر روزہ واجب نہیں ہے لیکن دوسری صورت میں ضروری ہے کہ ہر روزے کے عوض ایک مدطعام فقیر کو دے اور اگر اس کے بعد روزہ رکھنے پر قادر ہو جائے تو قضا کرنا واجب نہیں ہے۔

۳۔ جس عورت کا وضع حمل کا وقت قریب ہو، اس کا روزہ رکھنا خود اس کے لئے یا اس کے ہونے والے بچے کے لئے مضر ہو اس پر روزہ واجب نہیں ہے اور ضروری ہے کہ ہر دن کے عوض ایک مد طعام فقیر کو دے اور ضروری ہے کہ دونوں صورتوں میں جو روزے نہ رکھے ہوں ان کی قضا بجالائے۔

۴۔ جو عورت بچے کو دودھ پلاتی ہو اور اس کا دودھ کم ہو (خواہ وہ بچے کی ماں ہو یا دایہ اور خواہ بچے کو مفت دودھ پلا رہی ہو) اگر اس کا روزہ رکھنا خود اس کے یا دودھ پینے والے بچے کے لئے مضر ہو) تو اس عورت پر روزہ رکھنا واجب نہیں ہے اور ضروری ہے کہ ہر دن کے عوض ایک مدطعام فقیر کو دے اور دونوں صورتوں میں جو روزے نہ رکھے ہوں ان کی قضا کرنا ضروری ہے۔

قَالَ رَسُولُ اللهِ ص الصَّائِمُ فِي عِبَادَةِ اللهِ وَإِنْ كَانَ نَائِماً عَلَى فِرَاشِهِ مَا لَمْ يَغْتَبْ مُسْلِماً.
امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا: روزے دار چاہے اپنے بستر پہ سورہا ہو (ہر لمحہ) عبادت میں ہے اس وقت تک جب کسی مسلمان کی غیبت نہ کرے۔ (ثواب الاعمال وعقاب الاعمال؛ النص؛ ص ۵۱)

خطبۂ شعبانیہ

شعبان المبارک کے مہینے کے آخری دنوں میں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ کے اجتماع سے خطاب فرمایا اور اس خطبے میں مسلمانوں کو رمضان المبارک کی عظمت اور اہمیت سے آگاہ کرتے ہوئے اس مہینے کی خصوصیات و برکات اور دن رات میں مسلمانوں کے وظیفے کو بیان فرمایا۔ یہ خطبہ، خطبہ شعبانیہ کے نام سے مشہور ہے۔ اس خطبے کو شیخ صدوق نے کتاب عیون اخبار الرضا علیہ السلام میں امام علی علیہ السلام سے روایت کیا ہے۔

عَنِ الرِّضَا عَنْ آبَائِهِ عَنْ عَلِيٍّ علیه السلام قَالَ إِنَّ رَسُولَ الله صلی الله علیه وآله خَطَبَنَا ذَاتَ يَوْمٍ فَقَالَ:

أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّهُ قَدْ أَقْبَلَ إِلَيْكُمْ شَهْرُ اللهِ بِالْبَرَكَةِ وَ الرَّحْمَةِ وَ الْمَغْفِرَةِ شَهْرٌ هُوَ عِنْدَ اللهِ أَفْضَلُ الشُّهُورِ وَ أَيَّامُهُ أَفْضَلُ الْأَيَّامِ وَ لَيَالِيهِ أَفْضَلُ اللَّيَالِي وَ سَاعَاتُهُ أَفْضَلُ السَّاعَاتِ.

اے لوگو خدا کا برکت، رحمت اور مغفرت سے بھرپور مہینہ آرہا ہے، یہ ایک ایسا مہینہ ہے جو تمام مہینوں سے بہتر ہے اس کے دن تمام دنوں سے بہتر اور اس کی راتیں تمام راتوں سے بہتر ہیں اس کے ساعات ولحظات تمام ساعات ولحظات سے افضل ہیں۔

هُوَ شَهْرٌ دُعِيتُمْ فِيهِ إِلَى ضِيَافَةِ اللهِ وَ جُعِلْتُمْ فِيهِ مِنْ أَهْلِ كَرَامَةِ اللهِ أَنْفَاسُكُمْ فِيهِ تَسْبِيحٌ وَ نَوْمُكُمْ فِيهِ عِبَادَةٌ وَ عَمَلُكُمْ فِيهِ مَقْبُولٌ وَ دُعَاؤُكُمْ فِيهِ مُسْتَجَابٌ فَاسْأَلُوا اللهَ رَبَّكُمْ بِنِيَّاتٍ صَادِقَةٍ وَ قُلُوبٍ طَاهِرَةٍ أَنْ يُوَفِّقَكُمْ لِصِيَامِهِ وَ تِلَاوَةِ كِتَابِهِ فَإِنَّ الشَّقِيَّ مَنْ حُرِمَ غُفْرَانَ اللهِ فِي هَذَا الشَّهْرِ الْعَظِيمِ

یہ ایک ایسا مہینہ ہے جس میں تمہیں اللہ کے یہاں دعوت دی گئی ہے اور تم لوگ کرامت خدا کے مہمان قرار پائے ہو، اس مہینے میں تمہارا سانس لینا تسبیح اور سونا عبادت ہے اعمال مقبول اور دُعائیں مستجاب ہیں۔ لہذا تم سب کو اس مہینے میں نیک اور سچی نیتوں اور پاک دلوں کے ساتھ اللہ سے سوال

عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُولِ اللهِ ص أَنَّهَا قَالَتْ مَا يَصْنَعُ الصَّائِمُ بِصِيَامِهِ إِذَا لَمْ يَصُنْ لِسَانَهُ وَ سَمْعَهُ وَ بَصَرَهُ وَ جَوَارِحَهُ. حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا نے فرمایا: بھلا وہ شخص اپنے روزے سے کیا حاصل کر پائے گا جس کی زبان و کان، آنکھیں اور اعضاء و جوارح روزے دار نہ ہوں (حرام سے محفوظ نہ ہوں)۔ (دعائم الاسلام: ج ۱، ص ۲۶۸)

کرنا چاہیے کہ تمہیں اس مہینے کے روزے رکھنے اور قرآن پاک کی تلاوت کرنے کی توفیق عنایت کرے، کیونکہ بدبخت ہے وہ شخص جو اس بابرکت مہینے میں غفران الٰہی سے محروم رہا۔

وَ اذْكُرُوا بِجُوعِكُمْ وَ عَطَشِكُمْ فِيهِ جُوعَ يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَ عَطَشَهُ وَ تَصَدَّقُوا عَلَى فُقَرَائِكُمْ وَ مَسَاكِينِكُمْ وَ وَقِّرُوا كِبَارَكُمْ وَ ارْحَمُوا صِغَارَكُمْ وَ صِلُوا أَرْحَامَكُمْ وَ احْفَظُوا أَلْسِنَتَكُمْ وَ غُضُّوا عَمَّا لَا يَحِلُّ النَّظَرُ إِلَيْهِ أَبْصَارَكُمْ وَ عَمَّا لَا يَحِلُّ الِاسْتِمَاعُ إِلَيْهِ أَسْمَاعَكُمْ وَ تَحَنَّنُوا عَلَى أَيْتَامِ النَّاسِ يُتَحَنَّنْ عَلَى أَيْتَامِكُمْ

اس مہینے میں روزے کی وجہ سے جو تمہیں پیاس اور بھوک لگتی ہے، اس سے قیامت کے دن کی پیاس اور بھوک کو یاد کرو، غریب اور تنگ دست لوگوں کو صدقہ دو بزرگوں کا احترام کرو، چھوٹوں پر رحم کرو اور رشتہ داروں سے صلہ رحم کرو، اپنی زبانوں کو ہر قسم کی برائی سے بچاؤ اور اپنی نگاہوں کو ان چیزوں کی طرف دیکھنے سے بچاؤ جنہیں دیکھنا جائز نہیں (حرام ہے) اور اپنے کانوں کو ایسی آوازوں سے بچاؤ کہ جنہیں سننا حرام ہے، اور لوگوں کے یتیم بچوں سے ہمدردی اور مہربانی کا برتاؤ کرو، جس طرح تم اپنے یتیموں کے لئے مہربانی چاہتے ہو۔

وَ تُوبُوا إِلَى اللهِ مِنْ ذُنُوبِكُمْ وَ ارْفَعُوا إِلَيْهِ أَيْدِيَكُمْ بِالدُّعَاءِ فِي أَوْقَاتِ صَلَاتِكُمْ فَإِنَّهَا أَفْضَلُ السَّاعَاتِ يَنْظُرُ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ فِيهَا بِالرَّحْمَةِ إِلَى عِبَادِهِ يُجِيبُهُمْ إِذَا نَاجَوْهُ وَ يُلَبِّيهِمْ إِذَا نَادَوْهُ وَ يُعْطِيهِمْ إِذَا سَأَلُوهُ وَ يَسْتَجِيبُ لَهُمْ إِذَا دَعَوْهُ أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ أَنْفُسَكُمْ مَرْهُونَةٌ بِأَعْمَالِكُمْ فَفُكُّوهَا بِاسْتِغْفَارِكُمْ وَ ظُهُورَكُمْ ثَقِيلَةٌ مِنْ أَوْزَارِكُمْ فَخَفِّفُوا عَنْهَا بِطُولِ سُجُودِكُمْ وَ اعْلَمُوا أَنَّ اللهَ أَقْسَمَ بِعِزَّتِهِ أَنْ لَا يُعَذِّبَ الْمُصَلِّينَ وَ السَّاجِدِينَ وَ أَنْ لَا يُرَوِّعَهُمْ بِالنَّارِ يَوْمَ يَقُومُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ.

اپنے گناہوں سے اللہ کی بارگاہ میں توبہ کرو اور اوقات نماز میں اپنے ہاتھوں کو اللہ کی طرف بلند کرو

قَالَ النَّبِيُّ ص الصَّوْمُ جُنَّةٌ مِنْ آفَاتِ الدُّنْيَا وَ حِجَابٌ مِنْ عَذَابِ الْآخِرَةِ
رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: روزہ، دنیا کی آفتوں کے لئے سپر اور آخرت کے عذاب کے لئے پردہ وحجاب ہے۔
(مصباح الشریعہ، ص ۱۳۵)

کیونکہ اوقاتِ نماز بہترین اوقات ہیں کہ جس میں خداوند عالم اپنے بندوں کی طرف خاص رحمت کی نگاہ سے دیکھتا ہے اُس سے مناجات کریں تو جواب دیتا ہے اور اسے پکاریں تو لبیک کہتا ہے اور جب اس سے کوئی چیز مانگیں اور دُعا کریں تو قبول کرتا ہے۔ اے لوگو، بے شک تمہارے نفس تمہارے اعمال کے گروی ہیں، تو اس کو استغفار اور طلب بخشش کے ذریعے رہائی دلاؤ، اور تمہاری پشتیں گناہوں کے بوجھ کی وجہ سے سنگین ہیں، پس لمبے سجدوں کے ذریعے اس بوجھ کو ہلکا کرو اور جان لو کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی عزت وجلالت کی قسم کھائی ہے کہ وہ نمازی اور سجدہ کرنے والے کو عذاب نہ کرے گا اور آتش جہنم سے نہ ڈرائے گا جس دن سب کے سب اللہ کی بارگاہ میں کھڑے ہوں گے (قیامت کے دن)۔

اَيُّهَا النَّاسُ مَنْ فَطَّرَ مِنْكُمْ صَائِماً مُؤْمِناً فِي هٰذَا الشَّهْرِ كَانَ لَهُ بِذٰلِكَ عِنْدَ اللهِ عِتْقُ نَسَمَةٍ وَ مَغْفِرَةٌ لِمَا مَضَى مِنْ ذُنُوبِهِ. قِيلَ يَا رَسُولَ اللهِ فَلَيْسَ كُلُّنَا يَقْدِرُ عَلٰى ذٰلِكَ فَقَالَ ص اتَّقُوا النَّارَ وَ لَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ اتَّقُوا النَّارَ وَ لَوْ بِشَرْبَةٍ مِنْ مَاء
اے لوگو! اگر تم میں سے کوئی اس مہینے میں کسی مؤمن روزہ دار کو افطار دے تو اللہ تعالیٰ اس کو اپنی راہ میں ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب دیتا ہے اور اس کے تمام گذشتہ گناہوں کو بخش دیتا ہے (اس وقت آپ سے کہا گیا: یارسول اللہ! ہم سب تو اس عمل کو انجام دینے پر قدرت نہیں رکھتے ہیں تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اپنے کو آتش جہنم سے بچاؤ گرچہ آدھی کھجور سے ہی کیوں نہ ہو، اپنے کو جہنم کی آگ سے نجات دو گرچہ ایک گھونٹ پانی سے ہی کیوں نہ ہو۔

اَيُّهَا النَّاسُ مَنْ حَسَّنَ مِنْكُمْ فِي هٰذَا الشَّهْرِ خُلُقَهُ كَانَ لَهُ جَوَازاً عَلَى الصِّرَاطِ يَوْمَ تَزِلُّ فِيهِ الْأَقْدَامُ وَ مَنْ خَفَّفَ فِي هٰذَا الشَّهْرِ عَمَّا مَلَكَتْ يَمِينُهُ خَفَّفَ اللهُ عَلَيْهِ حِسَابَهُ وَ مَنْ كَفَّ فِيهِ شَرَّهُ كَفَّ اللهُ عَنْهُ غَضَبَهُ يَوْمَ يَلْقَاهُ وَ مَنْ أَكْرَمَ فِيهِ يَتِيماً أَكْرَمَهُ اللهُ يَوْمَ يَلْقَاهُ وَ مَنْ وَصَلَ فِيهِ رَحِمَهُ وَصَلَهُ اللهُ بِرَحْمَتِهِ يَوْمَ يَلْقَاهُ وَ مَنْ قَطَعَ فِيهِ رَحِمَهُ قَطَعَ اللهُ عَنْهُ رَحْمَتَهُ يَوْمَ يَلْقَاهُ

عَنْ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ ع قَالَ: مَنْ فَطَّرَ صَائِماً فَلَهُ مِثْلُ أَجْرِهِ.
امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: روزہ دار کو افطار کروانے کا اجر وثواب روزہ دار کے اجر وثواب کی مانند ہے۔
(الکافی (ط-الاسلامیہ)؛ ج ۴؛ ص ۶۸)

اے لوگو! تم میں سے جو کوئی اس مہینے میں اپنے اخلاق کو اچھا اور نیک کرے گا تو وہ آسانی سے پل صراط عبور کرے گا کہ جس دن لوگوں کے قدم میں لغزش ہوگی اور جو کوئی اس مہینے میں اپنے ماتحت سے نرمی کرے گا تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے حساب میں نرمی کرے گا اور اگر کوئی اس مہینے میں دوسروں کو اپنی اذیت سے بچاتا رہے گا تو قیامت کے دن خدا اس کو اپنے غیض وغضب سے محفوظ رکھے گا۔ اور اگر کوئی اس مہینے میں کسی یتیم پر احسان کرے گا تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس پر احسان کرے گا اور کوئی اس مہینے میں اپنے رشتہ داروں سے صلہ رحم کرے گا تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کو اپنی رحمت سے متصل کرے گا اور جو کوئی اس مہینے میں اپنے رشتہ داروں سے قطع رابطہ کرے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس سے اپنی رحمت کو قطع کرے گا۔

وَمَنْ تَطَوَّعَ فِيهِ بِصَلَاةٍ كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ بَرَاءَةً مِنَ النَّارِ وَمَنْ أَدَّى فِيهِ فَرْضاً كَانَ لَهُ ثَوَابُ مَنْ أَدَّى سَبْعِينَ فَرِيضَةً فِيمَا سِوَاهُ مِنَ الشُّهُورِ وَمَنْ أَكْثَرَ فِيهِ مِنَ الصَّلَاةِ عَلَيَّ ثَقَّلَ اللّٰهُ مِيزَانَهُ يَوْمَ تَخِفُّ الْمَوَازِينُ وَمَنْ تَلَا فِيهِ آيَةً مِنَ الْقُرْآنِ كَانَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِ مَنْ خَتَمَ الْقُرْآنَ فِي غَيْرِهِ مِنَ الشُّهُورِ.
جو کوئی اس مہینے میں مستحب نماز بجالائے گا تو اللہ تعالیٰ اس کو جہنم سے نجات دے گا اور جو کوئی اس مہینے میں ایک واجب نماز پڑھے گا تو اسے دوسرے مہینوں میں ستر نمازیں پڑھنے کا ثواب دے گا اور جو کوئی اس مہینے میں مجھ پر زیادہ سے زیادہ درود بھیجے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن کہ جس دن لوگوں کے اعمال کا پلڑا ہلکا ہوگا اس کے نیک اعمال کے پلڑے کو سنگین کرے گا اور جو کوئی اس مہینے میں قرآن مجید کی ایک آیت کی تلاوت کرے گا، اس کو دوسرے مہینوں میں ختمِ قرآن کرنے کا ثواب ملے گا۔

أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ أَبْوَابَ الْجِنَانِ فِي هٰذَا الشَّهْرِ مُفَتَّحَةٌ فَاسْأَلُوا رَبَّكُمْ أَنْ لَا يُغَلِّقَهَا عَنْكُمْ وَأَبْوَابَ النِّيرَانِ مُغَلَّقَةٌ فَاسْأَلُوا رَبَّكُمْ أَنْ لَا يُفَتِّحَهَا عَلَيْكُمْ وَالشَّيَاطِينَ مَغْلُولَةٌ فَاسْأَلُوا رَبَّكُمْ أَنْ لَا يُسَلِّطَهَا عَلَيْكُمْ.

عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ع قَالَ: ثَلَاثُ رَاحَاتٍ لِلْمُؤْمِنِ لِقَاءُ الْإِخْوَانِ وَإِفْطَارُ الصَّائِمِ وَالتَّهَجُّدُ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ.
امام علی علیہ السلام نے فرمایا: تین چیزیں مومن کے لئے آرام وسکون کا باعث ہیں: برادر (دینی) سے ملاقات، روزہ دار کو افطار کروانا، رات کے آخری حصہ میں نمازِ شب پڑھنا۔ (الجعفریات (الاشعثیات) ص ۲۳۱)

اے لوگو یقیناً اس مہینے میں جنت کے دروازے کھول دیے گئے ہیں اپنے پروردگار سے درخواست کرو کہ اس کو تمہارے اوپر بند نہ کرے اور جہنم کے دروازے اس مہینے میں بند کر دیے گئے ہیں اپنے پروردگار سے درخواست کرو کہ تمہارے لئے ان کو نہ کھولے اور شیاطین اس مہینے میں باندھے گئے ہیں اپنے رب سے درخواست کرو کہ ان کو تمہارے اوپر مسلط نہ کرے۔

قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ علیه السلام فَقُمْتُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ مَا أَفْضَلُ الْأَعْمَالِ فِي هٰذَا الشَّهْرِ؛ فَقَالَ يَا أَبَا الْحَسَنِ أَفْضَلُ الْأَعْمَالِ فِي هٰذَا الشَّهْرِ الْوَرَعُ عَنْ مَحَارِمِ اللهِ. ثُمَّ بَكَى. فَقلتُ: يا رسولَ اللهِ ما يُبكِيكَ؛ فقالَ يا عليُّ أبكي لِما يَستحلُّ مِنكَ في هٰذا الشهرِ. كأنّي بِكَ وَ أنتَ تُصلّي لِرَبِّكَ وَ قد انبَعَثَ أشقَى الأولينَ شَقيقُ عاقِرِ ناقةِ ثمود. فَضَرَبَكَ ضربَةً على قَرنِكَ فَخَضَّبَ منها لحيتَكَ. قالَ اميرُ المؤمنينَ علیه السّلام: فَقلتُ: يا رسولَ اللهِ. و ذٰلكَ في سَلامَةٍ مِن دِيني؛ فقالَ صلى الله عليه و آله: في سلامة من دينك.

امیر المؤمنین علیہ السلام فرماتے ہیں: پس میں کھڑا ہوا اور عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! اس مہینے میں سب سے بہترین عمل کیا ہے؟ فرمایا: اے ابوالحسن علیہ السلام! اس مہینے میں بہترین عمل محرمات الٰہی سے پرہیز کرنا ہے۔

اس کے بعد پیامبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گریہ کرنے لگے میں نے عرض کیا یارسول اللہ! کس چیز نے آپ کو رلا دیا؟ فرمایا: اے علی علیہ السلام! میں اس لئے رو رہا ہوں کیونکہ اس مہینے میں تمہارا خون بہایا جائے گا (اس مہینے آپ کو شہید کر دیا جائے گا) گویا میں تمہاری شہادت کے منظر کو دیکھ رہا ہوں، درحالیکہ تم اپنے پروردگار کے لئے نماز پڑھنے میں مشغول ہو گے، اس وقت شقی اولین و آخرین قاتل ناقہ صالح، تمہارے سر پر ایک وار کرے گا جس سے تمہاری ریش اور چہرہ خون سے تر ہو جائے گا۔ امیر المؤمنین فرماتے ہیں: میں نے عرض کیا یارسول اللہ! کیا اس وقت میرا دین ثابت وسالم ہوگا؟ فرمایا: ہاں اس وقت تمہارا دین سالم ہوگا۔

قَالَ الصَّادِقُ ع مَنْ أَفْطَرَ يَوماً مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ خَرَجَ رُوحُ الْإِيمَانِ مِنْه
امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جو شخص ماہ رمضان میں (جان بوجھ کر) ایک دن روزہ نہ رکھے تو ایمان کی روح اس سے خارج ہو جاتی ہے۔ (من لا یحضرہ الفقیہ؛ ج ۲؛ ص ۱۱۸)

ثمّ قالَ صلّی الله علیه و آله: یا علیّ، مَن قتلكَ فقد قتلَنِي، و مَن أبغضَكَ فقد أبغضَنِي، و مَن سَبّكَ فقد سَبّنِي، لأنّكَ مِنّي كنفسِي، روحُكَ مِن روحِي، و طِينتُكَ مِن طينتِي، إنّ الله تبارك و تعالی خلقَنِي و ايّاكَ، و اصطفانِي وَ ايّاكَ، و اختارَنِي للنبوّة، وَ اختارَكَ لِلإمامَةِ، وَمَن أنكرَ امامَتَكَ فقد أنكرَ نُبُوّتِي.

اس کے بعد پیامبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے علی علیہ السلام! جس نے تمہیں قتل کیا گویا اس نے مجھے قتل کیا اور جس نے تمہارے ساتھ بغض و دشمنی کی درحقیقت اس نے مجھ سے دشمنی کی ہے اور جو کوئی تمہیں برے الفاظ کہے گویا اس نے مجھے برے الفاظ کہے ہیں کیونکہ تم مجھ سے ہو اور میرے نفس کی مانند ہو تمہاری روح میری روح سے ہے اور تمہاری طینت و فطرت میری فطرت سے ہے یقیناً خدا نے ہم دونوں کو خلق کیا اور ہم دونوں کا انتخاب کیا، مجھے نبوت کے لئے انتخاب کیا اور تمہیں امامت کے لئے انتخاب کیا اگر کوئی تمہاری امامت سے انکار کرے تو اس نے میری نبوت سے انکار کیا ہے۔

يا عَلِيُّ أَنتَ وَصِيِّي وَ أَبُو وُلْدِي وَ زَوْجُ ابْنَتِي وَ خَلِيفَتِي عَلىٰ أُمَّتِي فِي حَيَاتِي وَ بَعْدَ مَوْتِي أَمْرُكَ أَمْرِي وَ نَهْيُكَ نَهْيِي

اے علیؑ! تم میرے جانشین و خلیفہ ہو اور تم میرے بچوں کے باپ اور میری بیٹی کے شوہر ہو اور تم میری زندگی میں بھی اور میرے مرنے کے بعد بھی میری امت پر میرے جانشین اور خلیفہ ہو تمہارا حکم میرا حکم ہے اور تمہارا کسی کام سے کسی کو روکنا میرا بھی اسی کام سے روکنا ہے۔

أُقْسِمُ بِالَّذِي بَعَثَنِي بِالنُّبُوَّةِ وَ جَعَلَنِي خَيْرَ الْبَرِيَّةِ إِنَّكَ لَحُجَّةُ اللهِ عَلَىٰ خَلْقِهِ وَ أَمِينُهُ عَلَىٰ سِرِّهِ وَ خَلِيفَتُهُ عَلَىٰ عِبَادِهِ

اُس خدا کی قسم کہ جس نے مجھے نبوت پر مبعوث کیا اور مجھے انسانوں میں سے سب سے بہتر قرار دیا یقیناً تم مخلوقات پر خدا کی حجت ہو اور خدا کے اسرار کے امین ہو اور اس کے بندوں پر خلیفہ ہو۔

(فضائل أمير المؤمنين عليه السلام، ص ۱۳۵، الأمالی (للصدوق)، ص ۹۶، عيون أخبار الرضا عليه السلام، ج ۱، ص ۲۹۷، وسائل الشيعة، ج ۱۰، ص ۳۱۳)

قَالَ ع كَمْ مِنْ صَائِمٍ لَيْسَ لَهُ مِنْ صِيَامِهِ إِلَّا الْجُوعُ وَالظَّمَأُ ...... امام علی علیہ السلام نے فرمایا: بہت سے روزہ دار ایسے ہیں جنہیں روزوں کا ثمرہ بھوک پیاس کے علاوہ کچھ نہیں ملتا اور بہت سے عابد شب زندہ دار ایسے ہیں جنہیں جاگنے اور زحمت اٹھانے کے سوا کچھ حاصل نہیں ہوتا، دانا لوگوں کا سونا اور روزہ نہ رکھنا بھی قابل ستائش ہوتا ہے۔ (نہج البلاغہ، حکمت ۱۴۵)

ماہِ رمضان میں ہر نماز کے بعد کی دُعا (۱)

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَللّٰهُمَّ أَدْخِلْ عَلٰى أَهْلِ الْقُبُورِ السُّرُورَ اَللّٰهُمَّ أَغْنِ كُلَّ فَقِيرٍ

اے معبود! قبروں میں دفن شدہ لوگوں کو شادمانی عطا فرما، اے معبود! ہر محتاج کو غنی بنا دے،

اَللّٰهُمَّ أَشْبِعْ كُلَّ جَائِعٍ اَللّٰهُمَّ اكْسُ كُلَّ عُرْيَانٍ، اَللّٰهُمَّ

اے معبود! ہر بھوکے کو شکم سیر کر دے، اے معبود! ہر عریان کو لباس پہنا دے، اے معبود! ہر

اقْضِ دَيْنَ كُلِّ مَدِينٍ، اَللّٰهُمَّ فَرِّجْ عَنْ كُلِّ مَكْرُوبٍ اَللّٰهُمَّ رُدَّ كُلَّ

مقروض کا قرض ادا کر، اے معبود! ہر مصیبت زدہ کو آسودگی عطا کر، اے معبود! ہر مسافر کو وطن

غَرِيبٍ اَللّٰهُمَّ فُكَّ كُلَّ أَسِيرٍ اَللّٰهُمَّ أَصْلِحْ كُلَّ فَاسِدٍ مِنْ أُمُورِ

واپس لا، اے معبود! ہر قیدی کو رہائی بخش دے اے معبود! مسلمانوں کے امور میں سے ہر بگاڑ

الْمُسْلِمِينَ اَللّٰهُمَّ اشْفِ كُلَّ مَرِيضٍ اَللّٰهُمَّ سُدَّ فَقْرَنَا بِغِنَاكَ

کی اصلاح فرما دے، اے معبود! ہر مریض کو شفا عطا فرما، اے معبود! اپنی ثروت سے ہماری

اَللّٰهُمَّ غَيِّرْ سُوءَ حَالِنَا بِحُسْنِ حَالِكَ اَللّٰهُمَّ اقْضِ عَنَّا

محتاجی ختم کر دے، اے معبود! ہماری بدحالی کو خوشحالی سے بدل دے، اے معبود! ہمیں اپنے

الدَّيْنَ وَأَغْنِنَا مِنَ الْفَقْرِ، إِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

قرض ادا کرنے کی توفیق دے اور محتاجی سے بچا لے بے شک تُو ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔

قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ص إِنَّ أَبْوَابَ السَّمَاءِ تُفَتَّحُ فِي أَوَّلِ لَيْلَةٍ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ وَلَا تُغْلَقُ إِلَى آخِرِ لَيْلَةٍ مِنْهُ
رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بے شک آسمان کے دروازے ماہ رمضان کی پہلی رات میں کھول دیے جاتے ہیں اور آخری رات تک بند نہیں ہوتے۔ (بحار الانوار (ط-بیروت)؛ ج ۹۳؛ ص ۳۴۴)

ماہ رمضان میں ہر نماز کے بعد کی دُعا (۲)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

يَا عَلِيُّ يَا عَظِيمُ. يَا غَفُورُ يَا رَحِيمُ أَنْتَ الرَّبُّ الْعَظِيمُ

اے بلند تر اے بزرگی والے اے بخشنے والے اے مہربان تو ہی بڑائی والا پروردگار ہے

الَّذِي لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ وَهُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ وَهٰذَا شَهْرٌ عَظَّمْتَهُ

کہ جس جیسی کوئی چیز نہیں اور وہ سننے دیکھنے والا ہے اور یہ وہ مہینہ ہے جسے تُو نے بزرگی دی ،

وَ كَرَّمْتَهُ وَشَرَّفْتَهُ وَفَضَّلْتَهُ عَلَى الشُّهُورِ. وَهُوَ الشَّهْرُ الَّذِي فَرَضْتَ صِيَامَهُ عَلَيَّ

عزت عطا کی بلندی بخشی اور سبھی مہینوں پر فضیلت عنایت کی ہے اور یہ وہ مہینہ ہے جس کے روزے تُو نے مجھ پر

وَهُوَ شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي أَنْزَلْتَ فِيهِ الْقُرْآنَ هُدًى لِلنَّاسِ وَبَيِّنَاتٍ مِنَ الْهُدٰى

فرض کیئے ہیں اور وہ ماہ رمضان ہے کہ جس میں تُو نے قرآن اتارا ہے جو لوگوں کیلئے رہبر ہے اس میں ہدایت کی

وَالْفُرْقَانِ وَجَعَلْتَ فِيهِ لَيْلَةَ الْقَدْرِ وَجَعَلْتَهَا خَيْرًا مِنْ أَلْفِ شَهْرٍ.

دلیلیں اور حق و باطل کی تفریق ہے تُو نے اس مہینے میں شب قدر رکھی اور اسے ہزار مہینوں سے بہتر قرار دیا ہے

فَيَا ذَا الْمَنِّ وَلَا يُمَنُّ عَلَيْكَ مُنَّ عَلَيَّ بِفَكَاكِ رَقَبَتِي مِنَ النَّارِ

پس اے احسان کرنے والے تجھ پر احسان نہیں کیا جا سکتا تو مجھ پر میری گردن آگ سے چھڑا کر احسان فرما،

فِي مَنْ تَمُنُّ عَلَيْهِ وَأَدْخِلْنِي الْجَنَّةَ بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ

مجھے ان کے ساتھ کر دے جن پر تُو نے احسان کیا اور مجھے داخلِ جنت فرما اپنی رحمت سے اے ارحم الراحمین۔

قَالَ ع: لَا صِيَامَ لِمَنْ عَصَى الْإِمَامَ... وَلَا صِيَامَ لِامْرَأَةٍ نَاشِزَةٍ حَتَّى تَتُوبَ وَلَا صِيَامَ لِوَلَدٍ عَاقٍّ حَتَّى يَبَرَّ.
امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: جو شخص امام کی نافرمانی کرے اس کا روزہ نہیں، نافرمان زوجہ کا بھی روزہ نہیں جب تک توبہ نہ کرلے، نافرمان اولاد کا بھی روزہ نہیں یہاں تک کہ فرمانبردار ہوجائے۔ (دعائم الاسلام؛ ج ۱؛ ص ۲۶۸)

نیت روزہ

نیت میں اتنا ہی کافی ہے کہ شب میں یہ ارادہ کرے کہ کل روزہ رکھوں گا / یا رکھوں گی قربۃً الی اللہ۔ اور یہ بھی لازم ہے کہ روزہ محض حکم خدا کی تعمیل کے لئے رکھے۔

دُعائے سحر

امام زین العابدین علیہ السلام رمضان مبارک کی راتیں نماز میں گزارتے اور سحری کے وقت یہ دُعا پڑھتے:

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

شروع اللہ کے نام سے جو رحمان اور رحیم ہے

إِلٰهِي لَا تُؤَدِّبْنِي بِعُقُوبَتِكَ، وَلَا تَمْكُرْ بِي فِي حِيلَتِكَ، مِنْ أَيْنَ لِيَ الْخَيْرُ

میرے اللہ! مجھے اپنے عذاب میں گرفتار نہ کر اور مجھے اپنی قدرت کے ساتھ نہ آزما مجھے کہاں سے بھلائی

يَا رَبِّ وَلَا يُوجَدُ إِلَّا مِنْ عِنْدِكَ وَمِنْ أَيْنَ لِيَ النَّجَاةُ

حاصل ہوسکتی ہے اے پالنے والے جب کہ وہ تیرے سوا کہیں موجود نہیں، اور مجھے کہاں سے نجات مل

وَلَا تُسْتَطَاعُ إِلَّا بِكَ لَا الَّذِي أَحْسَنَ اسْتَغْنَى عَنْ عَوْنِكَ وَرَحْمَتِكَ،

سکے گی جبکہ اس پر تیرے سوا کسی کو قدرت نہیں، نہ ہی کوئی نیکی کرنے میں تیری مدد اور رحمت سے بے نیاز

وَلَا الَّذِي أَسَاءَ وَاجْتَرَأَ عَلَيْكَ وَلَمْ يُرْضِكَ خَرَجَ

ہے اور نہ ہی کوئی برائی کرنے والا تیرے سامنے جرأت کرنے والا اور تیری رضا جوئی نہ کرنے والا تیرے

عَنْ قُدْرَتِكَ، يَا رَبِّ يَا رَبِّ يَا رَبِّ

قابو سے باہر ہے، اے پالنے والے اے پالنے والے اے پالنے والے۔

قَالَ ع كَفٰى بِالْقَنَاعَةِ مُلْكًا وَبِحُسْنِ الْخُلُقِ نَعِيْمًا

امام علی علیہ السلام نے فرمایا: قناعت سے بڑھ کر کوئی سلطنت اور اچھے اخلاق سے بڑی کوئی نعمت نہیں ہے۔

(نہج البلاغہ کلمات قصار ۲۲۹)

دُعائے افطار

اَللّٰهُمَّ لَكَ صُمْتُ وَعَلٰى رِزْقِكَ أَفْطَرْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ

اے اللہ! تیرے لئے میں نے روزہ رکھا، تیرے رزق پر افطار کیا اور تجھی پر میں نے بھروسہ کیا۔

بِسْمِ اللهِ اَللّٰهُمَّ لَكَ صُمْنَا وَعَلٰى رِزْقِكَ أَفْطَرْنَا

اللہ کے نام سے، اے اللہ! تیرے لئے ہم نے روزہ رکھا، تیرے رزق پر ہم نے افطار کیا

فَتَقَبَّلْ (فَتَقَبَّلْهُ) مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ

پس ہم سے قبول کر لے بے شک تُو سُننے والا اور جاننے والا ہے۔

مناجاتِ امیرالمومنین علی علیہ السلام

إِلٰهِي كَفٰى لِي عِزًّا أَنْ أَكُونَ لَكَ عَبْدًا

اے اللہ میری عزت کیلئے یہی کافی ہے کہ میں تیرا بندہ ہوں

وَكَفٰى بِي فَخْرًا أَنْ تَكُونَ لِي رَبًّا

اور میرے فخر کیلئے یہی کافی ہے کہ تُو میرا ربّ ہے

أَنْتَ كَمَا أُحِبُّ فَاجْعَلْنِي كَمَا تُحِبُّ

تُو ویسا ہے جیسا میں چاہتا ہوں پس مجھے ویسا بنا دے جیسا تُو چاہتا ہے۔

حقیقی نیکی کیا ہے؟

نیکی کی اصل رُوح خدا کی محبت ہے، ایسی محبت کہ رضائے الٰہی کے مقابلے میں دُنیا کی کوئی چیز عزیز تر نہ ہو۔ جس چیز کی محبت بھی آدمی کے دل میں اتنی غالب آجائے کہ وہ اُسے خدا کی محبت پر قربان نہ کرسکتا ہو تو بس وہی بت ہے اور جب تک آدمی اُس بت کو توڑ نہ دے نیکی کے دروازے اس پر بند ہیں

قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ ع: مَنْ أَدَّى زَكَاةَ الْفِطْرَةِ تَمَّمَ اللهُ لَهُ بِهَا مَا نَقَصَ مِنْ زَكَاةِ مَالِهِ.
امام علی علیہ السلام نے فرمایا: جو شخص بھی زکاتِ فطرہ ادا کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے
وہ کمی جو زکاتِ مال سے رہ گئی تھی، پوری کر دیتا ہے۔ (من لا یحضرہ الفقیہ: ج ۲: ص ۱۸۳)

دُعائے قنوت نمازِ عید

نمازِ عید دو رکعت ہے، پہلی رکعت میں پانچ تکبیریں کہے اور دوسری رکعت میں چار تکبیریں کہے اور ہر تکبیر کے بعد یہ قنوت پڑھے

اَللّٰهُمَّ أَهْلَ الْكِبْرِيَاءِ وَالْعَظَمَةِ، وَأَهْلَ الْجُودِ وَالْجَبَرُوتِ، وَأَهْلَ الْعَفْوِ

اے اللہ! اے بزرگیوں اور بڑائی کے مالک! اے بخشش اور دبدبے والے! اے درگزر اور مہربانی

وَالرَّحْمَةِ وَأَهْلَ التَّقْوٰى وَالْمَغْفِرَةِ، أَسْأَلُكَ بِحَقِّ هٰذَا الْيَوْمِ الَّذِي

والے! اے تقویٰ اور مغفرت والے! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اس دن کے واسطے سے جس کو تُو

جَعَلْتَهُ لِلْمُسْلِمِينَ عِيداً وَلِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ ذُخْراً وَشَرَفاً وَكَرَامَةً وَ

نے مسلمانوں کیلئے عید قرار دیا ہے اور محمد ﷺ کیلئے ذخیرہ، شرف اور مقام میں اضافہ قرار دیا ہے کہ تُو

مَزِيداً أَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَأَنْ تُدْخِلَنِي فِي كُلِّ خَيْرٍ أَدْخَلْتَ

دُرود نازل فرما محمد و آلِ محمد ﷺ پر اور مجھے داخل کر دے ہر اس نیکی میں جس میں محمد و آلِ محمد ﷺ

فِيهِ مُحَمَّداً وَآلَ مُحَمَّدٍ، وَأَنْ تُخْرِجَنِي مِنْ كُلِّ سُوءٍ أَخْرَجْتَ مِنْهُ مُحَمَّداً

کو داخل کیا ہے اور تُو مجھے نکال دے ہر اس برائی سے جس سے محمد اور آلِ محمد ﷺ کو نکالا ہے، تیرا درود

وَآلَ مُحَمَّدٍ صَلَوَاتُكَ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ، اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرَ مَا سَأَلَكَ

ہو اُن پر اور اُن سب پر، خدایا میں سوال کرتا ہوں اس نیکی کا جس کا تجھ سے تیرے نیک بندوں نے سوال

بِهِ عِبَادُكَ الصَّالِحُونَ، وَأَعُوذُ بِكَ مِمَّا اسْتَعَاذَ مِنْهُ عِبَادُكَ الْمُخْلَصُونَ

کیا ہے اور تیری پناہ چاہتا ہوں ہر اس چیز سے جس سے تیرے صالح بندوں نے پناہ چاہی ہے۔

سجدے میں کی جانے والی بعض دعائیں

یَا لَطِیْفُ اِرْحَمْ عَبْدَكَ الضَّعِیْفَ

اے وہ جو غیر محسوس تدبیروں سے اپنی مشیّت پوری کرتا ہے، اپنے اس بندے پر رحم فرما جو ضعیف و ناتوان ہے۔

یَا وَلِیَّ الْعَافِیَةِ اَسْئَلُكَ الْعَافِیَةَ.

عَافِیَةَ الدِّیْنِ وَالدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ

اے صاحبِ حفاظت! میں تجھ سے اپنی حفاظت مانگتا ہوں، میرے دین کی حفاظت فرما اور دنیا اور آخرت میں مجھے ہر قسم کے شَر سے محفوظ رکھ۔

یَا مَنْ لَهُ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةُ. اِرْحَمْ مَنْ لَیْسَ لَهُ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ

اے وہ جو دنیا اور آخرت کا مالک ہے،

اس پر رحم فرما جو نہ دنیا کا مالک ہے نہ آخرت کا۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ الرَّاحَةَ عِنْدَ الْمَوْتِ وَالْمَغْفِرَةَ بَعْدَ الْمَوْتِ وَالْعَفْوَ عِنْدَ الْحِسَابِ

اے اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ مجھے موت کے وقت راحت نصیب فرما، موت کے بعد مغفرت عطا فرما اور حساب کے وقت معافی عنایت فرما۔

رزق میں اضافے کیلئے بعض دعائیں

یَاخَیْرَ الْمَسْئُوْلِیْنَ وَیَاخَیْرَ الْمُعْطِیْنَ ارْزُقْنِیْ وَارْزُقْ عِیَالِیْ مِنْ فَضْلِكَ الْوَاسِعِ فَاِنَّكَ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ

اے وہ جو اُن سب سے بہتر ہے جن سے سوال کیا جاتا ہے اور اے تمام عطا کرنے والوں سے بہترین عطا کرنے والے! مجھے رزق عطا فرما اور میرے اہل وعیال کو اپنے فضل سے رزق نصیب فرما، بے شک تُو عظیم فضل کا مالک ہے۔

(الکافی، ج۲، ص: ۵۵۱)

اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِیْ مِنْ فَضْلِكَ الْوَاسِعِ الْحَلَالِ الطَّیِّبِ رِزْقاً وَاسِعاً حَلَالاً طَیِّباً بَلَاغاً لِلدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ صَبّاً صَبّاً هَنِیْئاً مَرِیْئاً مِنْ غَیْرِ كَدٍّ وَلَا مَنٍّ مِنْ أَحَدٍ خَلْقِكَ إِلَّا سَعَةً مِنْ فَضْلِكَ الْوَاسِعِ فَإِنَّكَ قُلْتَ وَاسْئَلُوا اللهَ مِنْ فَضْلِهٖ فَمِنْ فَضْلِكَ أَسْأَلُ وَمِنْ عَطِیَّتِكَ أَسْأَلُ وَمِنْ یَدِكَ الْمَلْأَیٰ أَسْأَلُ.

اے اللہ! مجھے اپنے وسیع، حلال اور پاکیزہ فضل سے ایسا رزق عطا فرما جو فراوان، حلال اور پاکیزہ ہو جو میری دُنیا اور آخرت کیلئے فائدہ مند ہو، مجھ پر انڈیل دے جو لائق اور خوشگوار ہو اور یہ رزق تکلیف دہ زحمت میں پڑے بغیر عطا فرما، اور مجھے تیری مخلوقات میں کسی کا احسان مند نہ بنا سوائے تیرے وسیع فضل کے، اس لئے کہ تُو نے فرمایا ہے کہ "اللہ سے اس کے فضل سے مانگو"، میں تیرے فضل کا طلبگار ہوں، تیری عطا کا طلبگار ہوں اور تیری طرف سے بھرے ہاتھوں کا طلبگار ہوں۔

(الکافی، ج۲، ص: ۵۵۰)

قَالَ ع: بَلَاءُ الْإِنْسَانِ فِي لِسَانِهِ.
امام علی علیہ السلام نے فرمایا: انسان کیلئے بلائیں (مصیبتیں) اس کی زبان میں ہیں۔
(عیون الحکم والمواعظ (لیثی)، ص ۱۹۵)

باب ششم: زیاراتِ معصومین علیہم السلام

۱۔ یہ ذہن نشین کر لیجئے کہ جس کی زیارت کرنے جا رہے ہیں کم از کم اس کے بارے میں کچھ بنیادی معلومات تو ہوں کہ کس ہستی کی زیارت کر رہے ہیں، نام کیا ہے، ان کا رتبہ اور مقام کتنا عظیم ہے وغیرہ، وہ زیارت جو بغیر معرفت (پہچان) کے ہو اور صرف گھوم پھر کر، تفریح کر کے آ گئے، وہ زیارت ہی نہیں جیسے کوئی کسی شخص کو پہچانتا ہی نہ ہو تو اس کو جتنا بھی دیکھتا رہے اسے کیا فائدہ؟ اسی طرح اہل بیت علیہم السلام کی زیارت بھی ہے جو معرفت کے ساتھ ہونی چاہیے۔ جس کا کم از کم درجہ یہ ہے کہ اتنا تو معلوم ہو کہ کہاں جا رہے ہیں، جس کی زیارت کر رہے ہیں ان کا نام، مقام، رتبہ کیا تھا؟ اور اگر انسان ان کی سیرت اور کردارِ حسنہ پر متوجہ رہے تو سونے پر سہاگہ ہے۔

۲۔ زیارت ایک ایسی عبادت ہے جو انسان میں تبدیلی لاتی ہے جیسے نماز برائیوں سے روکتی ہے تو علماء فرماتے ہیں کہ جس شخص کو چیک کرنا ہو کہ اس کی نماز قبول ہے یا نہیں؟ تو وہ چیک کرے کہ وہ برائیوں سے رُک رہا ہے کہ نہیں؟ اگر برائیوں سے رُک رہا ہے تو سمجھ لے کہ اس کی نماز قبول ہے۔ بالکل اسی طرح انسان سوچے کہ زیارت سے پہلے کی اس کی حالت میں اور زیارت کے بعد اس کی حالت میں کماحقہ تبدیلی ہونی چاہیئے اور وہ بُرے کام جو انسان زیارت سے پہلے کرتا تھا، زیارت کے بعد اسے بُرے کاموں کی طرف بھٹکنا بھی نہیں چاہیئے۔ اور اگر گناہ ہو جائے تو فوراً استغفار کرے۔

۳۔ تسبیحاتِ اربعہ، استغفار اور صلوات کثرت سے پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ آلِ مُحَمَّدٍ وَّ عَجِّلْ فَرَجَھُمْ

قَالَ ع: رَحِمَ اللهُ امْرَأً اسْتَقْبَلَ تَوْبَتَهُ وَ اسْتَقَالَ خَطِيئَتَهُ وَ بَادَرَ مَنِيَّتَهُ.
امام علی علیہ السلام نے فرمایا: اللہ اس بندہ پر رحم کرے جو توبہ کی طرف متوجہ ہو جائے، خطاؤں سے معافی مانگے اور موت سے پہلے نیک اعمال انجام دے۔ (نہج البلاغہ (صبحی صالح)؛ ص ۱۹۹)

زیارات کے دوران کیا کرنا چاہیئے؟

زیارت کے دوران دل ربّ کی طرف، نگاہیں ضریح کی طرف، پورے خلوصِ نیت کے ساتھ کوشش کریں مندرجہ ذیل اذکار پڑھیں:

۱۔ تسبیح بی بی فاطمہ زہراء سلام اللہ علیہا

۲۔ جس ہستی کی زیارت کر رہے ہیں ان کا زیارت نامہ جو معصوم سے منقول ہو، اُسے ترجمہ کے ساتھ پڑھنے کی کوشش کریں۔

۳۔ سورہ الحمد اور سورہ اخلاص کی کثرت سے تلاوت۔

۴۔ بکثرت محمد و آلِ محمد پر صلوات۔

۵۔ اَلْعَفْوَ اَلْعَفْوَ اَلْعَفْوَ (یعنی پروردگارا! میرے گناہوں کو معاف کردے) کا ذکر۔

۶۔ اگر وقت اور ہمّت ہو تو ترجمہ کے ساتھ مندرجہ ذیل دُعا پڑھنے کی کوشش کرے:

دُعائے کمیل	دُعائے عرفہ	دُعائے عہد	دُعائے مشلول

۷۔ سب کیلئے دُعا کرے، مثلاً:

اے ربّ! کُل مومنین و مومنات، مسلمین و مسلمات، زندہ و مرحومین، اوّل تا آخرین، تیری کُل مخلوق، اور ہم سب پر رحم کر، ہم پر کرم کر، ہم پر نظرِ عنایت کر، ہماری توبہ قبول فرما، ہماری مغفرت فرما، ہمیں بخش دے، کہ تو بہترین توبہ قبول کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔ بِفَضْلِكَ وَ رَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ خَيْرَ غَافِرِيْنَ يَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ،
تجھے تیرے فضل و رحمت کا واسطہ اے سب سے زیادہ رحم اور مغفرت کرنے والے ربّ کائنات!

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ آلِ مُحَمَّدٍ وَّ عَجِّلْ فَرَجَهُمْ

قَالَ ع يَوْمُ الْعَدْلِ عَلَى الظَّالِمِ أَشَدُّ مِنْ يَوْمِ الْجَوْرِ عَلَى الْمَظْلُومِ.
امام علی علیہ السلام نے فرمایا: عدل وانصاف کا دن ظالم کے لئے اس دن سے زیادہ سخت ہوگا جس دن مظلوم پر ظلم ہوا تھا۔
(نہج البلاغہ (صبحی صالح)، ص ۵۳۴)

زیارت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللهِ. اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللهِ.

آپ پر سلام ہو اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! سلام ہو آپ پر اے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم!

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ بْنَ عَبْدِاللهِ. اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَاتَمَ النَّبِيِّينَ.

سلام ہو آپ پر اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بن عبداللہ! آپ پر سلام ہو اے نبیوں کے خاتم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم!

أَشْهَدُ أَنَّكَ قَدْ بَلَّغْتَ الرِّسَالَةَ وَأَقَمْتَ الصَّلَاةَ وَآتَيْتَ الزَّكَاةَ

میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ نے پیغام حق پہنچایا، نماز کو قائم فرمایا اور زکات ادا کی،

وَأَمَرْتَ بِالْمَعْرُوفِ وَنَهَيْتَ عَنِ الْمُنْكَرِ

نیک کاموں کا حکم دیا، برائیوں سے روکتے رہے

وَعَبَدْتَ اللهَ مُخْلِصاً حَتّٰى أَتَاكَ الْيَقِينُ.

اور خلوص کے ساتھ اللہ کی عبادت کی، یہاں تک کہ آپ کا وصال ہوگیا

فَصَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْكَ وَرَحْمَتُهُ

پس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاک وپاکیزہ

وَعَلٰى أَهْلِ بَيْتِكَ الطَّاهِرِينَ

اہل بیت علیہم السلام پر خدا کا دُرود اور اس کی رحمت ہو۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ وَّعَجِّلْ فَرَجَهُمْ

قَالَ ع من اعتدل یوماہ فھو مغبون.
امام علی علیہ السلام نے فرمایا: جس کے دو دن آج اور کل ایک جیسے ہوں وہ نقصان میں ہے۔
(فضائل امیر المؤمنین علیہ السلام؛ ص ۱۱۸)

زیارتِ امین اللہ

یہ زیارت امین اللہ کے نام سے معروف ہے اور انتہائی معتبر زیارت ہے، زائرین حضرات کو چاہیے کہ امیر المومنین علیہ السلام کے علاوہ اگر کسی اور امام کی زیارت کر رہے ہیں تو لفظ "اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ" کے بجائے اس معصوم امام علیہ السلام کا نام لے مثلاً اگر امام علی رضا علیہ السلام کی زیارت کر رہا ہے تو کہے: اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا عَلِيَّ ابْنَ مُوسَى الرِّضَا علیہ السلام۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَمِينَ اللهِ فِي أَرْضِهِ، وَحُجَّتَهُ عَلَى عِبَادِهِ،

آپ پر سلام ہو اے خدا کی زمین میں اس کے امین اور اس کے بندوں پر اس کی حجت!

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ. أَشْهَدُ أَنَّكَ جَاهَدْتَ فِي اللهِ حَقَّ جِهَادِهِ

سلام ہو آپ پر اے مومنوں کے سردار میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ نے خدا کی راہ میں جہاد کا حق

وَ عَمِلْتَ بِكِتَابِهِ وَ اتَّبَعْتَ سُنَنَ نَبِيِّهِ صَلَّى اللهُ

ادا کیا، اس کی کتاب پر عمل کیا اور اس کے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنتوں کی پیروی کی، خدا رحمت کرے

عَلَيْهِ وَآلِهِ حَتَّى دَعَاكَ اللهُ إِلَى جِوَارِهِ فَقَبَضَكَ إِلَيْهِ بِاخْتِيَارِهِ

ان پر اور ان کی آل پر پھر خدا نے آپ کو اپنے پاس بلا لیا، اپنے اختیار سے آپ کی جان قبض کی

وَأَلْزَمَ أَعْدَائَكَ الْحُجَّةَ مَعَ مَا لَكَ مِنَ الْحُجَجِ الْبَالِغَةِ عَلَى جَمِيعِ خَلْقِهِ

اور آپ کے دشمنوں پر حجت قائم کی جبکہ تمام مخلوق کے لئے آپ میں بہت سی کامل حجتیں ہیں۔

اَللّٰهُمَّ فَاجْعَلْ نَفْسِي مُطْمَئِنَّةً بِقَدَرِكَ، رَاضِيَةً بِقَضَائِكَ،

اے اللہ میرے نفس کو ایسا بنا کہ تیری تقدیر پر مطمئن ہو تیرے فیصلے پر راضی وخوش رہے،

قَالَ ع لَا تَضَعُوا مَنْ رَفَعَتْهُ التَّقْوٰی وَلَا تَرْفَعُوا مَنْ رَفَعَتْهُ الدُّنْيَا .
امام علی علیہ السلام نے فرمایا: جسے تقویٰ نے بلندی بخشی ہو اسے پست نہ سمجھو اور جسے دُنیا نے اوجِ رفعت پر پہنچایا ہو اسے بلند مرتبہ خیال نہ کرو۔ (نہج البلاغہ (صبحی صالح)؛ ص ۲۸۴)

مُولَعَةً بِذِكْرِكَ وَدُعَائِكَ. مُحِبَّةً لِصَفْوَةِ أَوْلِيَائِكَ.

تیرے ذکر کا مشتاق اور دُعا میں حریص ہو تیرے برگزیدہ دوستوں سے محبت کرنے والا،

مَحْبُوبَةً فِي أَرْضِكَ وَسَمَائِكَ. صَابِرَةً عَلٰى نُزُولِ بَلَائِكَ

تیرے زمین و آسمان میں محبوب و منظور ہو تیری طرف سے مصائب کی آمد پر صبر کرنے والا ہو

شَاكِرَةً لِفَوَاضِلِ نَعْمَائِكَ. ذَاكِرَةً لِسَوَابِغِ آلَائِكَ. مُشْتَاقَةً إِلٰى فَرْحَةِ لِقَائِكَ.

تیری بہترین نعمتوں پر شکر کرنے والا تیری کثیر مہربانیوں کو یاد کرنے والا ہو تیری ملاقات کی خوشی

مُتَزَوِّدَةً التَّقْوٰى لِيَوْمِ جَزَائِكَ. مُسْتَنَّةً بِسُنَنِ أَوْلِيَائِكَ.

کا خواہاں، یوم جزا کے لئے تقویٰ کو زادِ راہ بنانے والا ہو تیرے دوستوں کے نقش قدم پر چلنے والا

مُفَارِقَةً لِأَخْلَاقِ أَعْدَائِكَ. مَشْغُولَةً عَنِ الدُّنْيَا بِحَمْدِكَ وَثَنَائِكَ

تیرے دشمنوں کے طور طریقوں سے متنفر و دُور اور دنیا سے بچ بچا کر تیری حمد و ثنا میں مشغول رہنے

اَللّٰهُمَّ إِنَّ قُلُوبَ الْمُخْبِتِينَ إِلَيْكَ وَالِهَةٌ

والا ہو۔ اے معبود! بے شک ڈرنے والوں کے قلوب تیرے لئے بے تاب ہیں

وَسُبُلَ الرَّاغِبِينَ إِلَيْكَ شَارِعَةٌ. وَأَعْلَامَ الْقَاصِدِينَ إِلَيْكَ وَاضِحَةٌ. وَأَفْئِدَةَ

شوق رکھنے والوں کے لئے راستے کھلے ہوئے ہیں تیرا قصد کرنے والوں کی نشانیاں واضح ہیں

الْعَارِفِينَ مِنْكَ فَازِعَةٌ. وَأَصْوَاتَ الدَّاعِينَ إِلَيْكَ

معرفت رکھنے والوں کے دل تجھ سے کانپتے ہیں تیری بارگاہ میں دُعا کرنے والوں کی آوازیں

قَالَ ص خَيْرٌ مِنَ الْخَيْرِ مُعْطِيهِ وَشَرٌّ مِنَ الشَّرِّ فَاعِلُه.
رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: نیک کام انجام دینے والا اس کام سے بہتر، اور برائی کا ارتکاب کرنے والا خود اس برائی سے بدتر ہے۔ (تحف العقول؛ الفص، ص ۵۷)

صاعِدَةٌ وَأَبْوابَ الْإِجابَةِ لَهُمْ مُفَتَّحَةٌ وَدَعْوَةَ مَنْ نَاجَاكَ

بلند ہیں اور ان کے لئے دُعا کی قبولیت کے دروازے کھلے ہیں تجھ سے راز و نیاز کرنے والوں کی

مُسْتَجابَةٌ وَتَوْبَةَ مَنْ أَنابَ إِلَيْكَ مَقْبُولَةٌ. وَعَبْرَةَ مَنْ بَكىٰ مِنْ خَوْفِكَ

دُعا قبول ہے جو تیری طرف پلٹ آئے اس کی توبہ منظور و مقبول ہے تیرے خوف میں رونے

مَرْحُومَةٌ. وَالْإِغاثَةَ لِمَنِ اسْتَغاثَ بِكَ مَوْجُودَةٌ.

والے کے آنسوؤں پر رحمت ہوتی ہے جو تجھ سے فریاد کرے اس کے لئے دادرسی موجود ہے جو

وَالْإِعانَةَ لِمَنِ اسْتَعانَ بِكَ مَبْذُولَةٌ. وَعِداتِكَ لِعِبادِكَ مُنْجَزَةٌ.

تجھ سے مدد طلب کرے اس کو مدد ملتی ہے اپنے بندوں سے کئے گئے تیرے وعدے پورے

وَزَلَلَ مَنِ اسْتَقالَكَ مُقالَةٌ وَأَعْمالَ الْعامِلِينَ لَدَيْكَ مَحْفُوظَةٌ وَأَرْزاقَكَ إِلَى

ہوتے ہیں، تیرے ہاں عذر خواہوں کی خطائیں معاف اور عمل کرنے والوں کے اعمال محفوظ

الْخَلائِقِ مِنْ لَدُنْكَ نازِلَةٌ. وَعَوائِدَ الْمَزِيدِ إِلَيْهِمْ واصِلَةٌ. وَذُنُوبَ

ہوتے ہیں مخلوقات کے لئے رزق و روزی تیری جانب سے ہی آتی ہے اور ان کو مزید عطائیں

الْمُسْتَغْفِرِينَ مَغْفُورَةٌ. وَحَوائِجَ خَلْقِكَ عِنْدَكَ مَقْضِيَّةٌ. وَجَوائِزَ السَّائِلِينَ

حاصل ہوتی ہیں، طالبانِ بخشش کے گناہ بخش دیے جاتے ہیں ساری مخلوق کی حاجتیں تیرے

عِنْدَكَ مُوَفَّرَةٌ وَعَوائِدَ الْمَزِيدِ مُتَواتِرَةٌ

ہاں سے پوری ہوتی ہیں، تجھ سے سوال کرنے والوں کو بہت زیادہ ملتا ہے اور پے در پے عطائیں

قَالَ ع اَلْعَافِيَةُ عَشَرَةُ أَجْزَاءٍ تِسْعَةٌ مِنْهَا فِي الصَّمْتِ إِلَّا بِذِكْرِ اللّٰهِ وَوَاحِدٌ فِي تَرْكِ مُجَالَسَةِ السُّفَهَاءِ.
امام علی علیہ السلام نے فرمایا: عافیت کے دس اجزاء ہیں جن میں سے نو خدا کے ذکر کے علاوہ خاموش رہنے میں اور ایک بیوقوف لوگوں کی ہمنشینی ترک کرنے میں ہے۔ (تحف العقول: العص، ص ۸۹)

وَمَوَائِدَ الْمُسْتَطْعِمِينَ مُعَدَّةٌ، وَمَنَاهِلَ الظِّمَاءِ مُتْرَعَةٌ

ہوتی ہیں، کھانے والوں کیلئے دسترخوان تیار ہے اور پیاسوں کی خاطر چشمے بھرے ہوئے ہیں

اَللّٰهُمَّ فَاسْتَجِبْ دُعَائِي وَاقْبَلْ ثَنَائِي، وَاجْمَعْ بَيْنِي وَبَيْنَ أَوْلِيَائِي،

اے معبود! میری دُعائیں قبول کر لے، اس ثناء کو پسند فرما، مجھے میرے اولیاء کے ساتھ جمع کر

بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَعَلِيٍّ وَفَاطِمَةَ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ

دے کہ واسطہ دیتا ہوں محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و علی علیہ السلام و فاطمہ سلام اللہ علیہا و حسن و حسین علیہما السلام

إِنَّكَ وَلِيُّ نَعْمَائِي، وَمُنْتَهَىٰ مُنَايَ، وَغَايَةُ رَجَائِي فِي مُنْقَلَبِي وَمَثْوَايَ

کا بے شک تُو مجھے نعمتیں دینے والا، میری آرزوؤں کی انتہاء، میری امیدوں کا مرکز ہے۔

أَنْتَ إِلٰهِي وَسَيِّدِي وَمَوْلَايَ اغْفِرْ لِأَوْلِيَائِنَا، وَكُفَّ عَنَّا أَعْدَائَنَا،

تُو میرا معبود میرا آقا اور میرا مالک ہے ہمارے دوستوں کو معاف فرما دشمنوں کو ہم سے دُور کر

وَاشْغَلْهُمْ عَنْ أَذَانَا وَأَظْهِرْ كَلِمَةَ الْحَقِّ وَاجْعَلْهَا الْعُلْيَا، وَأَدْحِضْ كَلِمَةَ

ان کو ہمیں ایذا دینے سے باز رکھ، کلمہ حق کا ظہور فرما اور اسے بلند قرار دے کلمہ باطل کو دبا دے

الْبَاطِلِ وَاجْعَلْهَا السُّفْلَىٰ إِنَّكَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

اور اس کو پست قرار دے کہ بے شک تُو ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ وَّعَجِّلْ فَرَجَهُمْ

اے اللہ رحمتیں نازل فرما محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آلِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور ان کے فَرَج میں جلدی فرما۔

قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ ع إِنَّ الدُّعَاءَ وَ الْبَلَاءَ لَيَتَرَافَقَانِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ إِنَّ الدُّعَاءَ لَيَرُدُّ الْبَلَاءَ.

امام زین العابدین علیہ السلام نے فرمایا: قیامت تک دُعا اور بلاء ساتھ ساتھ ہیں دُعا بلاء کو رد کرتی ہے۔

(الکافی (ط-الاسلامیہ)؛ج ۲؛ص ۴۶۹)

زیارتِ حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا

اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا مُمْتَحَنَةُ امْتَحَنَكِ الَّذِي خَلَقَكِ قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَكِ

آپ پر سلام ہو اے آزمائی ہوئی ذات آپ کے خالق نے آپ کی تخلیق سے پہلے آپ کا امتحان لیا

وَ كُنْتِ لِمَا امْتَحَنَكِ بِهِ صَابِرَةً وَ نَحْنُ لَكِ أَوْلِيَاءُ مُصَدِّقُونَ

اور اے بی بی آپ امتحان میں صبر کرنے والی نکلیں ہم آپکے محب اور تصدیق کرنے والے ہیں۔

وَ لِكُلِّ مَا أَتَى بِهِ أَبُوكِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَ سَلَّمَ وَ أَتَى بِهِ وَصِيُّهُ مُسَلِّمُونَ

آپ کے اور جو کچھ آپ کے بابا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اور جو کچھ انکے وصی کو دیا گیا اسے تسلیم کرنے والے ہیں

وَ نَحْنُ نَسْأَلُكَ اللَّهُمَّ إِذْ كُنَّا مُصَدِّقِينَ لَهُمْ أَنْ تُلْحِقَنَا بِتَصْدِيقِنَا بِالدَّرَجَةِ

اور ہم سوال کرتے ہیں تجھ سے اے معبود کہ جب ہم ان کی تصدیق کرتے ہیں تو ہمیں اس تصدیق کی

الْعَالِيَةِ لِنُبَشِّرَ أَنْفُسَنَا بِأَنَّا قَدْ طَهُرْنَا بِوِلَايَتِهِمْ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ

بدولت درجہ عالیہ پر پہنچادے کہ ہم خود کو بشارت سنائیں کہ ہم ان کی ولایت کے ذریعے پاک ہوگئے۔

زیارت امام حسن علیہ السلام

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ رَسُولِ رَبِّ الْعَالَمِينَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ أَمِيرِ

آپ پر سلام ہو اے عالمین کے رب کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرزند! آپ پر سلام ہو اے امیر المومنین علیہ

الْمُؤْمِنِينَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حَبِيبَ

السلام کے فرزند، آپ پر سلام ہو اے فاطمہ زہرا علیہا السلام کے فرزند، آپ پر سلام ہو اے خدا کے محبوب

قَالَ ع خِيَارُكُمْ سُمَحَاؤُكُمْ وَشِرَارُكُمْ بُخَلَاؤُكُمْ وَمِنْ خَالِصِ الْإِيمَانِ الْبِرُّ بِالْإِخْوَانِ وَالسَّعْيُ فِي حَوَائِجِهِمْ.
امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: تم میں سے بہترین افراد سخی لوگ اور بدترین افراد کنجوس لوگ ہیں، اپنے بھائیوں کے ساتھ نیکی کرنا اوران کی ضروریات کو پورا کرنے کی کوشش کرنا خالص ایمان کی علامت ہے۔ (الکافی: ج ۴، ص ۴۱)

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَمِينَ اللهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صِفْوَةَ اللهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اللهِ.

آپ پر سلام ہو، اے خدا کے برگزیدہ، آپ پر سلام ہو اے خدا کے امانتدار، آپ پر سلام ہو اے خدا کی

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صِرَاطَ اللهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نُورَ اللهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حُجَّةَ اللهِ

حجت، آپ پر سلام ہو اے خدا کے نور، آپ پر سلام ہو اے خدا کی راہ، آپ پر سلام ہو

عَلَيْكَ يَا بَيَانَ حُكْمِ اللهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَاصِرَ دِينِ اللهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا

اے حکمِ خدا کے مظہر، آپ پر سلام ہو اے دین خدا کے مددگار، آپ پر سلام ہو اے

السَّيِّدُ الزَّكِيُّ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا الْبَرُّ الْوَفِيُّ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا الْقَائِمُ

پاک سردار، آپ پر سلام ہو اے نیکوکار و وفادار، آپ پر سلام ہو اے قائم

الْأَمِينُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا الْعَالِمُ بِالتَّأْوِيلِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا الْهَادِي

و امین، آپ پر سلام ہو اے تاویلِ قرآن کے عالم، آپ پر سلام ہو اے ہدایت دینے والے

الْمَهْدِيُّ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا الطَّاهِرُ الزَّكِيُّ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا التَّقِيُّ

ہدایت یافتہ، آپ پر سلام ہو اے پاک و پاکیزہ، آپ پر سلام ہو اے پرہیزگار و پاک دامن،

النَّقِيُّ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا الْحَقُّ الْحَقِيقُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا الشَّهِيدُ

آپ پر سلام ہو اے حق کے لائق، آپ پر سلام ہو اے شہید

الصِّدِّيقُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَبَا مُحَمَّدٍ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ

و صدیق، آپ پر سلام ہو اے ابو محمد حسن بن علی علیہ السلام آپ پر خدا کی رحمتیں اور برکتیں ہوں۔

وَقَالَ ع خَالِطُوا النَّاسَ مُخَالَطَةً إِنْ مِتُّمْ مَعَهَا بَكَوْا عَلَيْكُمْ وَإِنْ عِشْتُمْ حَنُّوا إِلَيْكُمْ
امام علی علیہ السلام نے فرمایا: لوگوں سے اس طریقہ سے ملو کہ اگر مرجاؤ تو تم پر روئیں اور زندہ رہو تو تمہاری (زیارت کے) مشتاق ہوں۔ (نہج البلاغہ (صبحی صالح) ،ص ۴۷۰)

زیارتِ امام علی رضا علیہ السلام

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَلِيَّ اللهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حُجَّةَ اللهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا

آپ پر سلام ہوا ے خدا کے ولی آپ پر سلام ہوا ے حجت خدا آپ پر سلام ہوا ے وہ جو زمین کی

نُورَ اللهِ فِي ظُلُمَاتِ الْاَرْضِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا عَمُودَ الدِّينِ

تاریکیوں میں نور خدا ہیں آپ پر سلام ہو اے دین کے ستون

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ آدَمَ صَفْوَةِ اللهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ نُوحٍ

آپ پر سلام ہوا ے آدم علیہ السلام کے وارث، جو خدا کے برگزیدہ ہیں، آپ پر سلام ہوا ے نوح علیہ

نَبِيِّ اللهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلِ اللهِ

السلام کے وارث جو نبی خدا ہیں آپ پر سلام ہوا ے ابراہیم علیہ السلام کے وارث جو خدا کے خلیل ہیں

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ إِسْمَاعِيلَ ذَبِيحِ اللهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ

آپ پر سلام ہوا ے اسماعیل علیہ السلام کے وارث جو ذبیح خدا ہیں آپ پر سلام ہوا ے موسیٰ علیہ السلام

مُوسَىٰ كَلِيمِ اللهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ عِيسَىٰ رُوحِ اللهِ اَلسَّلَامُ

کے وارث جو خدا کے کلیم ہیں، آپ پر سلام ہوا ے عیسیٰ علیہ السلام کے وارث جو خدا کی روح ہیں، آپ پر

عَلَيْكَ يَا وَارِثَ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ

سلام ہوا ے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وارث جو خدا کے رسول ہیں، آپ پر سلام ہوا ے امیر المومنین علی علیہ السلام

وَقَالَ ع اِلٰهِي أَنَا الْفَقِيرُ فِي غِنَايَ فَكَيْفَ لَا أَكُونُ فَقِيرًا فِي فَقْرِي
امام حسین علیہ السلام نے فرمایا: خدایا! میں اپنی بے نیازی میں بھی محتاج ہوں پس کس طرح میں اپنے فقر و تنگدستی میں (تیرا) محتاج نہ ہوں؟! (دعائے عرفہ کا ایک جملہ)، (اقبال الاعمال (ط- القدیمہ)؛ ج ۱؛ ص ۳۴۸)

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ عَلِيٍّ وَلِيِّ اللهِ وَ وَصِيِّ رَسُولِ رَبِّ الْعَالَمِينَ

آپ پر سلام ہو اے علی کے وارث جو خدا کے ولی اور رب کائنات کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جانشین ہیں،

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ

آپ پر سلام ہو اے فاطمہ زہرا علیہا السلام کے وارث، آپ پر سلام ہو اے وارث حسن وحسین علیہما السلام

سَيِّدَيْ شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ

جو جوانانِ بہشت کے سید و سردار ہیں سلام ہو آپ پر اے علی بن الحسین علیہما السلام کے وارث جو عبادت

زَيْنِ الْعَابِدِينَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ بَاقِرِ عِلْمِ

گذاروں کی زینت ہیں آپ پر سلام ہو اے محمد بن علی علیہما السلام کے وارث جو ظاہر کرنے والے ہیں

الْاَوَّلِينَ وَالْاٰخِرِينَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الصَّادِقِ

اولین و آخرین کے علم کو، سلام ہو آپ پر اے جعفر بن محمد علیہما السلام کے وارث جو صاحب صدق اور نیک

الْبَارِّ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ

ہیں آپ پر سلام ہو اے وارث موسیٰ بن جعفر علیہما السلام،

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا الصِّدِّيقُ الشَّهِيدُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا الْوَصِيُّ

آپ پر سلام ہو اے بہت سچے شہید، سلام ہو آپ پر اے نیک وصی اور پرہیزگار

الْبَارُّ التَّقِيُّ أَشْهَدُ أَنَّكَ قَدْ أَقَمْتَ الصَّلَاةَ وَآتَيْتَ الزَّكَاةَ وَأَمَرْتَ

میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ نے نماز قائم کی اور زکوۃ دی آپ نے نیکیوں کا

قَالَ ع إِيَّاكُمْ وَ الْحِرْصَ وَ الْحَسَدَ فَإِنَّهُمَا أَهْلَكَا الْأُمَمَ السَّالِفَةَ

امام حسین علیہ السلام نے فرمایا: لالچ اور حسد سے بچو کیونکہ ان دونوں نے پچھلی امتوں کو برباد کر دیا۔

(بحارالانوار (ط-بیروت)؛ ج۷۵، ص۳۴۶)

بِالْمَعْرُوفِ وَنَهَيْتَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَعَبَدْتَ اللهَ مُخْلِصاً حَتّٰى أَتَاكَ الْيَقِينُ

حکم دیا اور برائیوں سے منع کیا آپ خدا کی بندگی کرتے رہے یہاں تک کہ شہید ہو گئے

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَبَا الْحَسَنِ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ

آپ پر سلام ہو اے ابوالحسن اور خدا کی رحمت اور اس کی برکات ہوں

زیارت امام زمانہ عجل اللہ فرجہ بروزِ جمعہ

جمعہ کا دن امام زمانہ عجل اللہ فرجہ سے منسوب ہے، زیارت امام زمانہ عجل اللہ فرجہٗ یہ ہے:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حُجَّةَ اللهِ فِي أَرْضِهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا عَيْنَ اللهِ فِي خَلْقِهِ

آپ پر سلام ہو جو خدا کی زمین میں اس کی حجت ہیں آپ پر سلام ہو جو خدا کی مخلوق میں اس کی آنکھ ہیں

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نُورَ اللهِ الَّذِي يَهْتَدِي بِهِ الْمُهْتَدُونَ وَيُفَرَّجُ بِهِ عَنِ

آپ پر سلام ہو جو خدا کے وہ نور ہیں جس سے ہدایت چاہنے والے ہدایت پاتے ہیں اور جس سے مومنوں

الْمُؤْمِنِينَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا الْمُهَذَّبُ الْخَائِفُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا

کو کشادگی ملتی ہے آپ پر سلام ہو جو نیک طینت ڈرنے والے ہیں آپ پر سلام ہو

الْوَلِيُّ النَّاصِحُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَفِينَةَ النَّجَاةِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا عَيْنَ

اے خیر خواہ و سرپرست آپ پر سلام ہو اے کشتیِ نجات آپ پر سلام ہو اے چشمہ حیات

الْحَيَاةِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ صَلَّى اللهُ عَلَيْكَ وَعَلٰى آلِ بَيْتِكَ الطَّيِّبِينَ

آپ پر سلام ہو خدا کی رحمت ہو آپ پر اور آپکے پاک و پاکیزہ خاندان علیہم السلام پر

قَالَ ص إِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى لَا يَنْظُرُ إِلَى صُوَرِكُمْ وَلَا إِلَى أَمْوَالِكُمْ وَلَكِنْ يَنْظُرُ إِلَى قُلُوبِكُمْ وَ أَعْمَالِكُمْ

رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ تمہاری صورتوں واموال کی طرف نگاہ نہیں کرتا بلکہ تمہارے دلوں اور اعمال کو دیکھتا ہے۔ (مکارم الاخلاق: ص ۴۶۹)

الطَّاهِرِينَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ عَجَّلَ اللهُ لَكَ مَا وَعَدَكَ مِنَ النَّصْرِ وَظُهُورِ

آپ پر سلام ہو خدا اس امر کے ظہور اور نصرت میں جس کا وعدہ اس نے آپ سے کیا ہے

الْأَمْرِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَوْلَايَ أَنَا مَوْلَاكَ عَارِفٌ بِأُولَاكَ وَأُخْرَاكَ

آپ پر سلام ہو اے میرے سردار میں آپ کا غلام ہوں آپ کے آغاز و انجام سے واقف ہوں

أَتَقَرَّبُ إِلَى اللهِ تَعَالَى بِكَ وَبِآلِ بَيْتِكَ وَأَنْتَظِرُ ظُهُورَكَ وَظُهُورَ الْحَقِّ

میں خدا کا قرب چاہتا ہوں آپ کا اور آپکے خاندان کے وسیلے کا انتظار کرتا ہوں آپکے ظہور اور آپکے

عَلَى يَدَيْكَ وَأَسْأَلُ اللهَ أَنْ يُصَلِّيَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَأَنْ يَجْعَلَنِي مِنَ

ہاتھوں حق کے ظہور کا اور خدا سے سوال کرتا ہوں کہ وہ محمد وآل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر رحمت فرمائے اور مجھے آپکے

الْمُنْتَظِرِينَ لَكَ وَالتَّابِعِينَ وَالنَّاصِرِينَ لَكَ عَلَى أَعْدَائِكَ

انتظار کرنے والوں اور پیروی کرنے والوں اور آپ کے دشمنوں کے مقابل آپکے مددگاروں اور آپکے

وَالْمُسْتَشْهَدِينَ بَيْنَ يَدَيْكَ فِي جُمْلَةِ أَوْلِيَائِكَ يَا مَوْلَايَ يَا صَاحِبَ

سامنے شہید ہونے والے آپکے دوستوں میں سے قرار دے۔ اے میرے آقا اے صاحب زماں

الزَّمَانِ، صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْكَ وَعَلَى آلِ بَيْتِكَ، هٰذَا يَوْمُ الْجُمُعَةِ وَهُوَ

آپ پر اور آپ کے اہل خاندان علیہم السلام پر خدا کی رحمتیں ہوں۔ یہ جمعہ کا دن ہے جو آپ علیہ السلام

يَوْمُكَ الْمُتَوَقَّعُ فِيهِ ظُهُورُكَ، وَالْفَرَجُ فِيهِ لِلْمُؤْمِنِينَ عَلَى يَدَيْكَ،

کا دن ہے جس میں آپ کے ظہور اور آپ علیہ السلام کے ذریعے مومنوں کی آسودگی کی توقع ہے اور آپ

قَالَ ع من عمل بما افترض الله عليه فهو من خير الناس
امام زین العابدین علیہ السلام نے فرمایا: لوگوں میں سے سب سے اچھا شخص وہ ہے جو واجبات الٰہی پر عمل کرے۔
(الاصول الستۃ عشر (ط-دار الشبستری): النص: ص ۳۸)

وَقَتْلُ الْكَافِرِينَ بِسَيْفِكَ، وَأَنَا يَا مَوْلَايَ فِيهِ ضَيْفُكَ وَجَارُكَ، وَأَنْتَ

کی تلوار سے کافروں کے قتل کی امید ہے اور اے میرے آقا میں آج کے دن آپ کی پناہ میں ہوں اور

يَا مَوْلَايَ كَرِيمٌ مِنْ أَوْلَادِ الْكِرَامِ، وَمَأْمُورٌ بِالضِّيَافَةِ وَالْإِجَارَةِ

اے میرے آقا آپ کریم اور کریموں کی اولاد سے ہیں اور مہمان رکھنے اور پناہ دینے پر مامور ہیں بس

فَأَضِفْنِي وَأَجِرْنِي صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْكَ وَعَلَى أَهْلِ بَيْتِكَ الطَّاهِرِينَ

مجھے مہمان کیجیے اور پناہ دیجئے آپ پر اور آپ کے پاکیزہ اہل خاندان پر خدا تعالیٰ کی رحمتیں ہوں۔

زیارت اہل قبورِ مومنین

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

اَلسَّلَامُ عَلَى أَهْلِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ مِنْ أَهْلِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ يَا أَهْلَ لَا إِلٰهَ إِلَّا

سلام ہو لا الہ الا اللہ پڑھنے والوں پر ان کا جو لا الہ الا اللہ پڑھتے ہیں اے لا الہ الا اللہ پر ایمان رکھنے

اللهُ بِحَقِّ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ كَيْفَ وَجَدْتُمْ قَوْلَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ مِنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا

والوں لا الہ الا اللہ کے حق کے واسطے ہمیں بتاؤ کہ تم نے عقیدہ لا الہ الا اللہ کیسا پایا لا الہ الا اللہ سے اے

اللهُ يَا لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ بِحَقِّ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ اغْفِرْ لِمَنْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ

لا الہ الا اللہ والی ذات بحق لا الہ الا اللہ کے بخش دے ان کو جنہوں نے پڑھا لا الہ الا اللہ

وَاحْشُرْنَا فِي زُمْرَةِ مَنْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ عَلِيٌّ وَلِيُّ اللهِ

اور محشور کر ہمیں اس گروہ میں جنہوں نے پڑھا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ علی ولی اللہ۔

قَالَ عـ إِيَّاكَ وَ الْإِذَاعَةَ وَطَلَبَ الرِّئَاسَةِ فَإِنَّهُمَا يَدْعُوَانِ إِلَى الْهَلَكَةِ.
امام حسن عسکری علیہ السلام نے فرمایا: راز فاش کرنے اور ریاست طلبی سے دور رہو کیونکہ یہ ہلاکت کا سبب بنتے ہیں۔
(تحف العقول: الفیض؛ ص ۴۸۷)

اَلسَّلَامُ عَلٰى أَهْلِ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُسْلِمِينَ أَنْتُمْ لَنَا فَرَطٌ

سلام ہو اہل قبرستان میں سے مومنوں اور مسلمانوں پر آپ لوگ ہمارے پیشرو ہیں

وَنَحْنُ إِنْ شَاءَ اللهُ بِكُمْ لَاحِقُونَ اَللّٰهُمَّ وَلِّهِمْ مَا تَوَلَّوْا

اورانشاء اللہ ہم بھی آپ سے آملیں گے۔اے معبود ان کے دوستوں کو دوست رکھ

وَاحْشُرْهُمْ مَعَ مَنْ اَحَبُّوا

اورانہیں ان کے ساتھ اٹھا جن سے وہ محبت رکھتے تھے۔

حدیثِ کساء

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ سَمِعْتُ فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ عَلَيْهَا

جابر بن عبداللہ انصاری روایت کرتے ہیں، کہتے ہیں کہ میں نے جناب فاطمہ الزہراء (سلام اللہ علیہا)

اَلسَّلَامُ بِنْتَ رَسُولِ اللّٰهِ أَنَّهَا قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ أَبِي رَسُولُ اللّٰهِ فِي بَعْضِ

سے سنا ہے کہ وہ فرما رہی تھیں کہ ایک دن میرے بابا جان جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے گھر تشریف

الْاَيَّامِ فَقَالَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا فَاطِمَةُ فَقُلْتُ عَلَيْكَ اَلسَّلَامُ قَالَ إِنِّي

لائے اور فرمانے لگے: "سلام ہو تم پر اے فاطمہ علیہا السلام" میں نے جواب دیا: "آپ پر بھی سلام ہو"۔

أَجِدُ فِي بَدَنِي ضَعْفاً فَقُلْتُ لَهُ أُعِيذُكَ بِاللّٰهِ

پھر آپ نے فرمایا: "میں اپنے جسم میں کمزوری محسوس کر رہا ہوں" میں نے عرض کی: "بابا جان خدا نہ کرے

قَالَ ص صِلُوا أَرْحَامَكُمْ وَلَوْ بِالسَّلَامِ.
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اپنے رشتہ داروں کے ساتھ صلہ رحمی کرو اگرچہ ایک سلام کے ذریعہ ہی ہو۔
(تحف العقول؛ الحص، ص ۵۷)

يَا أَبَتَاهُ مِنَ الضَّعْفِ فَقَالَ يَا فَاطِمَةُ إِيتِينِي بِالْكِسَاءِ الْيَمَانِي فَغَطِّينِي بِهِ

جو آپ میں کمزوری آئے" آپ نے فرمایا: "اے فاطمہ علیہا السلام! مجھے ایک یمنی چادر لاکر اوڑھا دو" تب

فَأَتَيْتُهُ بِالْكِسَاءِ الْيَمَانِي فَغَطَّيْتُهُ بِهِ وَصِرْتُ أَنْظُرُ إِلَيْهِ وَإِذَا وَجْهُهُ

میں یمنی چادر لے آئی اور میں نے وہ بابا جان کو اوڑھا دی اور میں دیکھ رہی تھی کہ آپ کا چہرہ مبارک چمک رہا

يَتَلَأْلَأُ كَأَنَّهُ الْبَدْرُ فِي لَيْلَةِ تَمَامِهِ وَكَمَالِهِ فَمَا كَانَتْ إِلَّا سَاعَةً وَإِذَا

ہے جس طرح چودھویں رات کو چاند پوری طرح چمک رہا ہو، پھر ایک ساعت ہی گزری تھی کہ میرے بیٹے

بِوَلَدِيَ الْحَسَنِ قَدْ أَقْبَلَ وَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكِ يَا أُمَّاهُ فَقُلْتُ وَعَلَيْكَ

حسن علیہ السلام وہاں آ گئے اور وہ بولے سلام ہو آپ پر اے والدہ محترمہ علیہا السلام! میں نے کہا اور تم پر

السَّلَامُ يَا قُرَّةَ عَيْنِي وَثَمَرَةَ فُؤَادِي. فَقَالَ يَا أُمَّاهُ إِنِّي أَشَمُّ عِنْدَكِ رَائِحَةً

سلام ہو اے میری آنکھ کے تارے اور میرے دل کے ٹکڑے۔ وہ کہنے لگے مادر گرامی! میں آپ کے ہاں

طَيِّبَةً كَأَنَّهَا رَائِحَةُ جَدِّي رَسُولِ اللهِ فَقُلْتُ نَعَمْ إِنَّ جَدَّكَ تَحْتَ

پاکیزہ خوشبو محسوس کر رہا ہوں جیسے وہ میرے نانا جان رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خوشبو ہو، میں نے کہا ہاں وہ

الْكِسَاءِ فَأَقْبَلَ الْحَسَنُ نَحْوَ الْكِسَاءِ وَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا جَدَّاهُ

تمہارے نانا جان چادر اوڑھے ہوئے ہیں۔ اس پر حسن علیہ السلام چادر کی طرف بڑھے اور کہا سلام ہو

يَا رَسُولَ اللهِ أَتَأْذَنُ لِي أَنْ أَدْخُلَ مَعَكَ تَحْتَ الْكِسَاءِ

آپ پر اے نانا جان، اے خدا کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! کیا مجھے اجازت ہے کہ آپ کے پاس چادر میں

قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ص تَهَادَوْا تَحَابُّوا تَهَادَوْا فَإِنَّهَا تَذْهَبُ بِالضَّغَائِنِ۔
رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ایک دوسرے کو ہدیہ، تحفہ دو کیونکہ ہدیہ دینے سے کینہ دور ہوتا ہے۔
(الکافی (ط-الاسلامیہ)؛ ج ۵؛ ص ۱۴۴)

فَقَالَ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ يَا وَلَدِي وَيَا صَاحِبَ حَوْضِي قَدْ أَذِنْتُ لَكَ

آجاؤں؟ آپ نے فرمایا تم پر بھی سلام ہو اے میرے بیٹے اور اے میرے حوض کے مالک میں تمہیں

فَدَخَلَ مَعَهُ تَحْتَ الْكِسَاءِ فَمَا كَانَتْ إِلَّا سَاعَةً

اجازت دیتا ہوں پس حسن علیہ السلام آپکے ساتھ چادر میں پہنچ گئے پھر ایک ساعت ہی گزری ہوگی کہ

وَإِذَا بِوَلَدِيَ الْحُسَيْنِ قَدْ أَقْبَلَ وَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكِ يَا أُمَّاهُ. فَقُلْتُ

میرے بیٹے حسین علیہ السلام بھی وہاں آگئے اور کہنے لگے: سلام ہو آپ پر اے والدہ محترمہ علیہا السلام۔

وَعَلَيْكَ السَّلَامُ يَا وَلَدِي وَيَا قُرَّةَ عَيْنِي وَثَمَرَةَ فُؤَادِي. فَقَالَ لِي يَا أُمَّاهُ

تب میں نے کہا اور تم پر بھی سلام ہو اے میرے بیٹے، میری آنکھ کے تارے اور میرے لخت جگر۔ اس

إِنِّي أَشَمُّ عِنْدَكِ رَائِحَةً طَيِّبَةً كَأَنَّهَا رَائِحَةُ جَدِّي رَسُولِ اللّٰهِ.

پر وہ مجھ سے کہنے لگے: مادر گرامی! میں آپ کے ہاں پاکیزہ خوشبو محسوس کر رہا ہوں جیسے میرے نانا جان

فَقُلْتُ نَعَمْ إِنَّ جَدَّكَ وَأَخَاكَ تَحْتَ الْكِسَاءِ.

رسول خدا کی خوشبو ہو۔ میں نے کہا: ہاں تمہارے نانا جان اور بھائی جان اس چادر میں ہیں۔ پس حسین

فَدَنَا الْحُسَيْنُ نَحْوَ الْكِسَاءِ وَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا جَدَّاهُ السَّلَامُ عَلَيْكَ

علیہ السلام چادر کے نزدیک آئے اور بولے: سلام ہو آپ پر اے نانا جان! سلام ہو آپ پر اے وہ نبی

يَا مَنِ اخْتَارَهُ اللّٰهُ أَتَأْذَنُ لِي أَنْ أَكُونَ مَعَكُمَا تَحْتَ الْكِسَاءِ فَقَالَ

جسے خدا نے منتخب کیا ہے۔ کیا مجھے اجازت ہے کہ آپ دونوں کیساتھ چادر میں داخل ہو جاؤں؟ آپ نے

قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ص مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَفِ إِذَا وَعَدَ.

رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص خدا اور آخرت پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہئے کہ جب وعدہ کرے تو اسے پورا کرے۔

(الکافی (ط-الاسلامیہ)؛ ج ۲؛ ص ۳۶۴)

وَعَلَيْكَ السَّلَامُ يَا وَلَدِي وَيَا شَافِعَ أُمَّتِي قَدْ أَذِنْتُ لَكَ

فرمایا اور تم پر بھی سلام ہو اے میرے بیٹے اور اے میری امت کی شفاعت کرنے والے۔ تمہیں اجازت

فَدَخَلَ مَعَهُمَا تَحْتَ الْكِسَاءِ فَأَقْبَلَ عِنْدَ ذٰلِكَ أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ أَبِي

دیتا ہوں۔ تب حسین علیہ السلام ان دونوں کے پاس چادر میں چلے گئے اس کے بعد ابوالحسن علی بن

طَالِبٍ وَ قَالَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا بِنْتَ رَسُولِ اللّٰهِ فَقُلْتُ وَعَلَيْكَ

ابیطالب علیہما السلام بھی وہاں آ گئے اور بولے سلام ہو آپ پر اے رسول خدا کی دختر! میں نے کہا آپ پر

اَلسَّلَامُ يَا أَبَا الْحَسَنِ وَيَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ. فَقَالَ يَا فَاطِمَةُ إِنِّي أَشَمُّ عِنْدَكِ

بھی سلام ہو اے ابوالحسن علیہ السلام، اے مومنوں کے امیر وہ کہنے لگے اے فاطمہ علیہا السلام! میں آپ

رَائِحَةً طَيِّبَةً كَأَنَّهَا رَائِحَةُ أَخِي وَابْنِ عَمِّي رَسُولِ اللّٰهِ. فَقُلْتُ نَعَمْ هَا هُوَ

کے ہاں پاکیزہ خوشبو محسوس کر رہا ہوں جیسے میرے برادر اور میرے چچا زاد رسول خدا کی خوشبو ہو میں

مَعَ وَلَدَيْكَ تَحْتَ الْكِسَاءِ فَأَقْبَلَ عَلِيٌّ نَحْوَ الْكِسَاءِ

نے جواب دیا ہاں وہ آپ کے دونوں بیٹوں سمیت چادر کے اندر ہیں پھر علی علیہ السلام چادر کے قریب

وَقَالَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَتَأْذَنُ لِي أَنْ أَكُونَ مَعَكُمْ تَحْتَ

ہوئے اور کہا سلام ہو آپ پر اے خدا کے رسول۔ کیا مجھے اجازت ہے کہ میں بھی آپ تینوں کے پاس

الْكِسَاءِ قَالَ لَهُ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ يَا أَخِي وَيَا وَصِيِّي وَخَلِيفَتِي وَصَاحِبَ

چادر میں آجاؤں؟ آپؐ نے ان سے کہا اور تم پر بھی سلام ہو، اے میرے بھائی، میرے قائم مقام،

قَالَ رَسُولُ اللہِ ص الکذب ینقص الرّزق.
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جھوٹ رزق وروزی کو کم کرتا ہے۔
(نہج الفصاحۃ (مجموعہ کلمات قصار حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ص ۳۷۳)

لِوَائِي قَدْ أَذِنْتُ لَكَ فَدَخَلَ عَلِيٌّ تَحْتَ الْكِسَاءِ ثُمَّ أَتَيْتُ نَحْوَ الْكِسَاءِ

میرے جانشین اور میرے علمدار میں تمہیں اجازت دیتا ہوں۔ پس علیؑ بھی چادر میں پہنچ گئے۔ پھر میں

وَقُلْتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَبَتَاهُ يَارَسُولَ اللهِ أَتَأْذَنُ لِي

چادر کے نزدیک آئی اور میں نے کہا: سلام ہو آپ پر اے بابا جان، اے خدا کے رسول کیا آپ اجازت

أَنْ أَكُونَ مَعَكُمْ تَحْتَ الْكِسَاءِ قَالَ وَعَلَيْكِ السَّلَامُ يَابِنْتِي

دیتے ہیں کہ میں آپ کے پاس چادر میں آجاؤں؟ آپ نے فرمایا: اور تم پر بھی سلام ہو میری بیٹی اور

وَيَا بِضْعَتِي قَدْ أَذِنْتُ لَكِ فَدَخَلْتُ تَحْتَ الْكِسَاءِ فَلَمَّا اكْتَمَلْنَا جَمِيعاً

میرے بدن کا حصہ، میں نے تمہیں اجازت دی تب میں بھی چادر میں داخل ہوگئی۔ جب ہم سب چادر

تَحْتَ الْكِسَاءِ أَخَذَ أَبِي رَسُولُ اللهِ بِطَرَفَي الْكِسَاءِ وَأَوْمَأَ بِيَدِهِ الْيُمْنٰى

میں اکٹھے ہو گئے تو میرے والد گرامی رسول اللہ نے چادر کے دونوں کنارے پکڑے اور دائیں ہاتھ سے

إِلَى السَّمَاءِ وَقَالَ اَللّٰهُمَّ إِنَّ هٰؤُلَاءِ أَهْلُ بَيْتِي وَخَاصَّتِي وَحَامَّتِي لَحْمُهُمْ

آسمان کی طرف اشارہ کر کے فرمایا: اے خدا! یقیناً یہ ہیں میرے اہل بیت، میرے خاص لوگ، اور

لَحْمِي وَ دَمُهُمْ دَمِي يُؤْلِمُنِي مَا يُؤْلِمُهُمْ

میرے حامی، ان کا گوشت میرا گوشت اور ان کا خون میرا خون ہے جو انہیں ستائے وہ مجھے ستاتا ہے اور جو

وَيَحْزُنُنِي مَا يَحْزُنُهُمْ أَنَا حَرْبٌ لِمَنْ حَارَبَهُمْ وَسِلْمٌ لِمَنْ سَالَمَهُمْ

انہیں رنجیدہ کرے وہ مجھے رنجیدہ کرتا ہے۔ جو ان سے لڑے میں بھی اس سے لڑوں گا جو ان سے صلح رکھے

قَالَ ع یَکْتَسِبُ الْکَاذِبُ بِکَذِبِهِ ثَلَاثاً: سَخَطَ اللهِ عَلَیْهِ وَاسْتِهَانَةَ النَّاسِ بِهِ وَمَقْتَ الْمَلَائِکَةِ لَهُ.
امام علی علیہ السلام نے فرمایا: جھوٹ بولنے والا اپنے جھوٹ کی وجہ سے تین چیزیں حاصل کرتا ہے:
خدا کی ناراضگی، لوگوں کی حقارت، ملائکہ کی دشمنی۔ (عیون الحکم والمواعظ (لیثی) ؛ص ۵۵۰)

وَعَدُوٌّ لِمَنْ عَادَاهُمْ وَمُحِبٌّ لِمَنْ أَحَبَّهُمْ

میں بھی اس سے صلح رکھوں گا، میں ان کے دشمن کا دشمن اور ان کے دوست کا دوست ہوں کیونکہ وہ مجھ سے

إِنَّهُمْ مِنِّي وَأَنَا مِنْهُمْ فَاجْعَلْ صَلَوَاتِكَ وَبَرَكَاتِكَ وَرَحْمَتَكَ وَغُفْرَانَكَ

ہیں اور میں ان سے ہوں۔ پس اے خدا تو اپنی عنائتیں اور اپنی برکتیں اور اپنی رحمت اور اپنی بخشش اور

وَرِضْوَانَكَ عَلَيَّ وَعَلَيْهِمْ وَأَذْهِبْ عَنْهُمُ الرِّجْسَ وَطَهِّرْهُمْ تَطْهِيراً.

اپنی خوشنودی میرے اور ان کیلئے قرار دے، ان سے ناپاکی کو دور رکھ، انکو پاک کر، بہت ہی پاک

فَقَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ يَا مَلَائِكَتِي وَيَا سُكَّانَ سَمَوَاتِي إِنِّي مَا خَلَقْتُ سَمَاءً

اس پر خدائے بزرگ و برتر نے فرمایا: اے میرے فرشتو اور اے آسمان میں رہنے والو بے شک میں نے

مَبْنِيَّةً وَلَا أَرْضاً مَدْحِيَّةً وَلَا قَمَراً مُنِيراً وَلَا شَمْساً مُضِيئَةً وَلَا فَلَكاً

یہ مضبوط آسمان پیدا نہیں کیا اور نہ پھیلی ہوئی زمین، نہ چمکتا ہوا چاند، نہ روشن تر سورج، نہ گھومتے ہوئے

يَدُورُ وَلَا بَحْراً يَجْرِي وَلَا فُلْكاً يَسْرِي إِلَّا فِي مَحَبَّةِ هَؤُلَاءِ الْخَمْسَةِ الَّذِينَ

سیارے، نہ تھلکتا ہوا سمندر اور نہ تیرتی ہوئی کشتی، مگر یہ سب چیزیں ان پانچ نفوس کی محبت میں پیدا کی ہیں

هُمْ تَحْتَ الْكِسَاءِ فَقَالَ الْأَمِينُ جَبْرَائِيلُ يَا رَبِّ وَمَنْ تَحْتَ الْكِسَاءِ

جو اس چادر کے نیچے ہیں۔ اس پر جبرائیل امین نے پوچھا اے پروردگار! اس چادر میں کون لوگ ہیں؟

فَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ هُمْ أَهْلُ بَيْتِ النُّبُوَّةِ وَمَعْدِنُ الرِّسَالَةِ

خدائے عز وجل نے فرمایا کہ وہ نبی کے اہلبیت اور رسالت کا خزینہ ہیں۔

قَالَ ع لَا يَنْبَغِي لِلْمَرْءِ الْمُسْلِمِ أَنْ يُوَاخِيَ الْفَاجِرَ وَلَا الْأَحْمَقَ وَلَا الْكَذَّابَ..
امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: کسی مسلمان کے لئے سزاوار نہیں کہ وہ فاجر، احمق اور جھوٹے کے ساتھ بھائی چارگی کو اپنائے۔ (الکافی (ط-الاسلامیہ)؛ ج ۲؛ص ۶۴۰)

هُمْ فاطِمَةُ وَأَبُوها وَبَعْلُها وَبَنُوها. فَقالَ جَبْرائِيلُ

یہ فاطمہ علیہا السلام اور ان کے بابا، ان کے شوہر، اور ان کے دو بیٹے علیہم السلام ہیں۔ تب جبرئیل (ع)

يَارَبِّ أَتَأْذَنُ لِي أَنْ أَهْبِطَ إِلَى الْأَرْضِ لِأَكُونَ مَعَهُمْ سادِساً

نے کہا اے پروردگار! کیا مجھے اجازت ہے کہ زمین پر اتر جاؤں تا کہ ان میں شامل ہو کر چھٹا فرد بن

فَقالَ قَدْ أَذِنْتُ لَكَ. فَهَبَطَ الْأَمِينُ جَبْرائِيلُ وَقالَ

جاؤں؟ خدائے تعالیٰ نے فرمایا: ہاں ہم نے تجھے اجازت دی، پس جبرئیل امین زمین پر اتر آئے اور عرض

اَلسَّلامُ عَلَيْكَ يا رَسُولَ اللهِ الْعَلِيُّ الْأَعْلَى يُقْرِئُكَ السَّلامَ وَيَخُصُّكَ

کی: سلام ہو آپ پر اے خدا کے رسول! خدائے بلند و برتر آپ کو سلام کہتا ہے، آپ کو دُرود اور بزرگواری

بِالتَّحِيَّةِ وَالْإِكْرامِ وَيَقُولُ لَكَ وَعِزَّتِي وَجَلالِي إِنِّي ما خَلَقْتُ سَماءً

سے خاص کرتا ہے، اور آپ سے کہتا ہے مجھے اپنی عزت و جلال کی قسم کہ بے شک میں نے نہیں پیدا کیا

مَبْنِيَّةً وَلا أَرْضاً مَدْحِيَّةً وَلا قَمَراً مُنِيراً وَلا شَمْساً مُضِيئَةً وَلا فَلَكاً

مضبوط آسمان اور نہ پھیلی ہوئی زمین، نہ چمکتا ہوا چاند، نہ روشن تر سورج نہ گھومتے ہوئے سیارے،

يَدُورُ وَلا بَحْراً يَجْرِي وَلا فُلْكاً يَسْرِي إِلَّا لِأَجْلِكُمْ وَمَحَبَّتِكُمْ وَقَدْ أَذِنَ

نہ جھلکتا ہوا سمندر اور نہ تیرتی ہوئی کشتی مگر سب چیزیں تم پانچوں کی محبت میں پیدا کی ہیں اور خدا نے مجھے

لِي أَنْ أَدْخُلَ مَعَكُمْ فَهَلْ تَأْذَنُ لِي يا رَسُولَ اللهِ

اجازت دی ہے کہ آپ کے ساتھ چادر میں داخل ہو جاؤں تو اے خدا کے رسول کیا آپ بھی اجازت

قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ص الصِّدْقُ طُمَأْنِينَةٌ وَالْكَذِبُ رِيبَةٌ.
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: سچائی میں سکون اور جھوٹ میں اضطراب پایا جاتا ہے۔
(کشف الغمة فی معرفة الآئمة (ط-القدیمہ)؛ ج ۱؛ ص ۵۳۵)

فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ يَا أَمِينَ وَحْيِ اللّٰهِ إِنَّهُ نَعَمْ

دیتے ہیں؟ تب رسول خدا نے فرمایا کہ یقیناً کہ تم پر بھی سلام ہو اے خدا کی وحی کے امین! ہاں میں تجھے

قَدْ أَذِنْتُ لَكَ. فَدَخَلَ جَبْرَائِيلُ مَعَنَا تَحْتَ الْكِسَاءِ فَقَالَ لِأَبِي

اجازت دیتا ہوں پھر جبرائیل علیہ السلام بھی ہمارے ساتھ چادر میں داخل ہو گئے اور میرے بابا سے

إِنَّ اللّٰهَ قَدْ أَوْحَى إِلَيْكُمْ يَقُولُ إِنَّمَا يُرِيدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ

کہا خدا آپ لوگوں کو وحی بھیجتا اور کہتا ہے واقعی خدا نے یہ ارادہ کر لیا ہے کہ آپ لوگوں سے ناپاکی کو دور

أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيراً. فَقَالَ عَلِيٌّ لِأَبِي يَا رَسُولَ اللّٰهِ

کرے اے اہل بیت (ع) اور آپ کو پاک و پاکیزہ رکھے تب علی علیہ السلام نے میرے بابا جان سے

أَخْبِرْنِي مَا لِجُلُوسِنَا هٰذَا تَحْتَ الْكِسَاءِ مِنَ الْفَضْلِ عِنْدَ اللّٰهِ

کہا: اے خدا کے رسول مجھے بتائیے کہ ہم لوگوں کا اس چادر کے اندر آ جانا خدا کے ہاں کیا فضیلت رکھتا

فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَالَّذِي بَعَثَنِي بِالْحَقِّ نَبِيّاً وَاصْطَفَانِي

ہے؟ تب حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اس خدا کی قسم جس نے مجھے سچا نبی بنایا اور لوگوں کی نجات

بِالرِّسَالَةِ نَجِيّاً مَا ذُكِرَ خَبَرُنَا هٰذَا فِي مَحْفِلٍ مِنْ مَحَافِلِ أَهْلِ الْأَرْضِ

کی خاطر مجھے رسالت کے لیے چنا۔ اہل زمین کی محفلوں میں سے جس محفل میں ہماری یہ حدیث بیان

وَفِيهِ جَمْعٌ مِنْ شِيعَتِنَا وَمُحِبِّينَا إِلَّا وَنَزَلَتْ عَلَيْهِمُ الرَّحْمَةُ وَحَفَّتْ

کی جائے گی اور اسمیں ہمارے شیعہ اور دوست دار جمع ہونگے تو ان پر خدا کی رحمت نازل ہوگی، فرشتے ان

قَالَتْ فَاطِمَةُ ع إِنْ كُنْتَ تَعْمَلُ بِمَا أَمَرْنَاكَ وَتَنْتَهِي عَمَّا زَجَرْنَاكَ عَنْهُ فَأَنْتَ مِنْ شِيعَتِنَا، وَإِلَّا فَلَا.
حضرت فاطمہ علیہا السلام نے فرمایا: ہم جس چیز کا حکم دیتے ہیں اگر اس پر عمل کرتے ہو اور جس چیز سے روکتے ہیں اس سے پرہیز کرتے ہو تو ہمارے شیعوں میں سے ہو ورنہ ہرگز ہمارے شیعوں میں سے نہیں ہو۔ (تفسیر المنسوب الی الامام الحسن العسکری ع ص ۳۰۸)

بِهِمُ الْمَلَائِكَةُ وَاسْتَغْفَرَتْ لَهُمْ إِلَىٰ أَنْ يَتَفَرَّقُوا۔

کو حلقے میں لے لیں گے اور جب تک وہ لوگ محفل سے رخصت نہ ہونگے وہ ان کے لیے بخشش کی دُعا

فَقَالَ عَلِيٌّ إِذَنْ وَاللهِ فُزْنَا وَفَازَ شِيعَتُنَا وَرَبِّ الْكَعْبَةِ۔

کریں گے۔ اس پر علی علیہ السلام نے فرمایا: خدا کی قسم ہم کامیاب ہوگئے اور رب کعبہ کی قسم ہمارے

فَقَالَ أَبِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ ثَانِيًا يَا عَلِيُّ وَالَّذِي بَعَثَنِي

شیعہ بھی کامیاب ہوں گے تب حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دوبارہ فرمایا: اے علی علیہ السلام اس خدا کی قسم

بِالْحَقِّ نَبِيّاً وَاصْطَفَانِي بِالرِّسَالَةِ نَجِيّاً مَا ذُكِرَ خَبَرُنَا هٰذَا فِي مَحْفِلٍ مِنْ

جس نے مجھے سچا نبی بنایا اور لوگوں کی نجات کی خاطر مجھے رسالت کے لیے چنا، اہل زمین کی محفلوں میں

مَحَافِلِ أَهْلِ الْأَرْضِ وَفِيهِ جَمْعٌ مِنْ شِيعَتِنَا وَمُحِبِّينَا وَفِيهِمْ مَهْمُومٌ

سے جس محفل میں ہماری یہ حدیث بیان کی جائے گی اور اس میں ہمارے شیعہ اور دوستدار جمع ہوں گے

إِلَّا وَفَرَّجَ اللهُ هَمَّهُ وَلَا مَغْمُومٌ إِلَّا وَكَشَفَ اللهُ غَمَّهُ وَلَا طَالِبُ حَاجَةٍ

تو ان میں جو کوئی دکھی ہوگا خدا اس کا دکھ دور کردے گا جو کوئی غمزدہ ہوگا، خدا اس کو غم سے چھٹکارا دے گا،

إِلَّا وَقَضَى اللهُ حَاجَتَهُ۔ فَقَالَ عَلِيٌّ إِذَنْ وَاللهِ فُزْنَا وَسُعِدْنَا وَكَذٰلِكَ

جو کوئی حاجت مند ہوگا خدا اس کی حاجت پوری کرے گا تب علی علیہ السلام نے کہا، بخدا ہم کامیاب ہوئے

شِيعَتُنَا فَازُوا وَسُعِدُوا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ

اور ربّ کعبہ کی قسم اسی طرح ہمارے شیعہ بھی دنیا و آخرت میں کامیاب و سعادت مند ہوئے۔

التماسِ سورۂ فاتحہ ودُعائے مغفرت

برائے تمام مرحوم مومنین ومومنات اور شہداء ملّتِ جعفریہ

رَحِمَ اللہُ مَنۡ قَرَءَ الۡفَاتِحَۃَ

اللہ اس پر رحم کرے جو سورۂ فاتحہ پڑھے

اَللّٰھُمَّ اغۡفِرۡ لِلۡمُؤۡمِنِیۡنَ وَالۡمُؤۡمِنَاتِ،

اے اللہ تمام مومنین ومومنات کی مغفرت فرما

وَالۡمُسۡلِمِیۡنَ وَالۡمُسۡلِمَاتِ، اَلۡاَحۡیَاءِ مِنۡھُمۡ وَالۡاَمۡوَاتِ،

اور تمام مسلمین ومسلمات کی مغفرت فرما

جو ان میں سے زندہ ہوں اور جو مر گئے ہوں

تَابِعۡ بَیۡنَنَا وَبَیۡنَھُمۡ بِالۡخَیۡرَاتِ اِنَّکَ

ہمارے اور انکے درمیان نیکیوں کا ساتھ رکھ بے شک تُو

مُجِیۡبُ الدَّعَوَاتِ، اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ قَدِیۡرٌ

دُعاؤں کو قبول کرتا ہے، بے شک تُو ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ

اے اللہ! رحمتیں ہی رحمتیں نازل فرما محمد وآلِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر۔

امامُ المتّقین امیر المومنین علی علیہ السلام کی نگاہ میں

متّقین کی ۱۱۰ صفات

۱۔ان کی گفتگو درست اور جچی تلی ہوتی ہے۔
۲۔ان کا لباس اعتدال اور میانہ روی کے ساتھ یعنی نہ بہت مہنگا اور نہ بہت پست۔
۳۔ان کی چال ڈھال (رفتار) عجز و فروتنی کے ساتھ ہے۔
۴۔اللہ کی حرام کردہ چیزوں سے انہوں نے آنکھیں بند کر لیں۔
۵۔فائدہ مند علم پر اپنے کان دھر لیے ہیں۔
۶۔ان کے نفس زحمت و تکلیف میں بھی ویسے ہی رہتے ہیں جیسے آرام و آسائش میں۔
۷۔اگر زندگی کی (مقررہ) مدت نہ ہوتی جو اللہ نے ان کیلئے لکھ دی ہے تو ان کی روحیں ثواب کے شوق میں اور عتاب کے خوف سے ان کے جسموں میں باقی نہ رہتی۔
۸۔خالق کی عظمت ان کے دلوں میں بیٹھی ہوئی ہے۔
۹۔اللہ کے سوا ہر چیز ان کی نگاہوں میں ذلیل و خوار ہے۔
۱۰۔انہیں جنّت کا ایسا ہی یقین ہے جیسے کسی کو آنکھوں دیکھی چیز کا یقین ہوتا ہے، تو انہیں محسوس ہوتا ہے کہ) وہ جنّت میں نعمت والے اور خوشحال ہیں۔
۱۱۔انہیں دوزخ کا بھی ویسا ہی یقین ہے جیسے کہ وہ دیکھ رہے ہیں، تو انہیں محسوس ہوتا ہے کہ) وہ عذاب ان کے گرد موجود ہے۔
۱۲۔ان کے دل غمزدہ اور محزون رہتے ہیں۔
۱۳۔لوگ ان کے شرّ و ایذاء سے محفوظ اور امن میں ہوتے ہیں۔
۱۴۔ان کے بدن لاغر ہوتے ہیں۔

۱۵۔ان کی ضروریات کم ہوتی ہیں۔
۱۶۔ان کے نفس، نفسانی خواہشوں سے عافیت رکھتے ہیں۔
۱۷۔انہوں نے چند مختصر سے دنوں (کی تکلیفوں) پر صبر کیا، جس کے نتیجہ میں دائمی آسائش حاصل کی، یہ ایک فائدہ مند تجارت ہے، جو اللہ نے ان کیلئے مہیا کی۔
۱۸۔دنیا نے ان کو چاہا مگر انہوں نے دنیا کو نہ چاہا۔
۱۹۔دنیا نے انہیں قیدی بنایا تو انہوں نے اپنا فدیہ دے کر اپنے کو چھڑا لیا۔
۲۰۔رات ہوتی ہے تو اپنے پیروں پر (نماز کیلئے) کھڑے ہوتے ہیں۔
۲۱۔قرآن کی آیتوں کو، وقف کی حفاظت اور حروف کی ادائیگی کے ساتھ ٹھہر ٹھہر کر تلاوت کرتے ہیں۔
۲۲۔قرآن کی آیتوں کے ذریعے اپنے دلوں میں غم و اندوہ تازہ کرتے ہیں۔
۲۳۔اپنی (جہالت کی) بیماری و مرض کا علاج قرآن کے (علم کی) دوا سے کرتے ہیں۔
۲۴۔جب کسی ایسی آیت پر ان کی نگاہ پڑتی ہے جس میں (جنّت کا) کا شوق دلایا گیا ہو تو اس طمع میں اُدھر جھک پڑتے ہیں۔
۲۵۔اور جنّت کے اشتیاق میں ان کے دل بے تابانہ کھنچتے ہیں اور یہ خیال کرتے ہیں کہ وہ (پُر کیف) منظر ان کی نظروں کے سامنے ہے۔
۲۶۔جب کسی ایسی آیت پر ان کی نظر پڑتی ہے جس میں دوزخ سے ڈرایا گیا ہو تو اس کی جانب دل کے

کانوں کو جھکا دیتے اور یہ خیال کرتے ہیں کہ جہنم کے شعلوں کی آواز اور وہاں کی چیخ و پکار ان کے کانوں کے اندر پہنچ رہی ہے۔

۲۷۔وہ (رکوع میں) اپنی کمریں جھکاتے ہیں۔

۲۸۔سجدہ میں اپنی پیشانیاں، ہتھیلیاں، گھٹنے اور پیروں کے کنارے (انگوٹھے)، زمین پر بچھائے ہوئے ہیں۔

۲۹۔اللہ سے گلوخلاصی کیلئے التجائیں کرتے ہیں۔

۳۰۔دن کی روشنی میں عقلمند دانشمند

۳۱۔عالم۔

۳۲۔نیکوکار۔

۳۳۔پرہیزگار۔

۳۴۔خوف نے انہیں تیروں کی طرح لاغر کر چھوڑا ہے، دیکھنے والا انہیں دیکھ کر مریض سمجھتا ہے حالانکہ انہیں کوئی مرض نہیں ہوتا۔

۳۵۔جب (دیکھنے والا ان کی باتوں کو سنتا ہے تو کہتا ہے کہ) ان کی عقلوں میں فتور ہے جبکہ انہیں ایک عظیم امر کا خطرہ لاحق ہے۔

۳۶۔وہ اپنے اعمال کی کم مقدار سے مطمئن نہیں ہوتے۔

۳۷۔اور اپنے کئے ہوئے زیادہ عمل کو زیادہ نہیں سمجھتے۔

۳۸۔وہ خود اپنے آپ پر (کوتاہیوں کا) الزام رکھتے ہیں۔

۳۹۔اپنے اعمال سے خوفزدہ رہتے ہیں۔

۴۰۔جب ان میں سے کسی ایک کو (صلاح وتقویٰ کی بناء پر) سراہا جاتا ہے تو وہ اپنے حق میں کہی ہوئی باتوں سے لرز اٹھتا ہے اور یہ کہتا ہے کہ میں دوسروں سے زیادہ اپنے آپ کو جانتا ہوں اور میرا پروردگار مجھ سے بھی زیادہ مجھے جانتا ہے، خدایا ان کی باتوں پر میری گرفت نہ کرنا اور میرے بارے میں جو یہ حسنِ ظن رکھتے ہیں، مجھے ان سے بہتر قرار دینا اور میرے ان گناہوں کو بخش دینا جو ان کے علم میں نہیں۔

۴۱۔اس کے دین میں استحکام۔

۴۲۔نرمی اور خوش خلقی کے ساتھ دُور اندیشی۔

۴۳۔ایمان میں یقین واستواری۔

۴۴۔علم کے حصول میں حریص۔

۴۵۔بُردباری کے ساتھ دانائی۔

۴۶۔خوشحالی میں میانہ روی۔

۴۷۔عبادت میں عجز و نیاز مندی۔

۴۸۔فقر وفاقہ میں آن بان۔

۴۹۔مصیبت میں صبر۔

۵۰۔طلبِ رزق میں حلال پر نظر۔

۵۱۔ ہدایت میں کیف وسُرور

۵۲۔ طمع سے نفرت و بے تعلقی۔

۵۳۔ وہ نیک اعمال کرنے کے باوجود خائف رہتا ہے۔

۵۴۔ شام ہوتی ہے تو اسکے پیش نظر اللہ کا شکر ہوتا ہے۔

۵۵۔صبح ہوتی ہے تو اس کا مقصد یادِ خدا ہوتا ہے۔

۵۶۔رات خوف وخطر میں گزارتا ہے، خطرہ اس کا کہ رات غفلت میں نہ گزر جائے۔

۵۷۔صبح کو خوش اُٹھتا ہے، خوش اس فضل ورحمت کی دولت پر جو اسے نصیب ہوئی۔

۵۸۔اگر اس کا نفس کسی ناگوار صورت حال کے برداشت کرنے سے انکار کرتا ہے تو وہ اس کی من مانی خواہش کو پورا نہیں کرتا۔

۵۹۔جاودانی نعمت میں اس کیلئے آنکھوں کا سُرور ہے۔

۶۰۔اُسے دارِ فانی کی چیزوں سے بے تعلقی وبیزاری ہے۔

۶۱۔اس نے علم میں حلم کو سمو دیا۔

۶۲۔قول میں عمل کو سمو دیا۔

۶۳۔اس کی اُمیدوں کا دامن کوتاہ ہوتا ہے۔

۶۴۔لغزشیں کم کرتا ہے۔

۶۵۔اس کا دل متواضع ہوتا ہے۔

۶۶۔نفس قانع رہتا ہے۔

۶۷۔ کھانا زیادہ نہیں کھاتا۔
۶۸۔ اُس کا رویہ بے زحمت ہوتا ہے۔
۶۹۔ اُس کا دین محفوظ ہوتا ہے۔
۷۰۔ اُس کی خواہشیں مُردہ ہوتی رہتی ہیں۔
۷۱۔ غُصّہ پی جانے والا ہے۔
۷۲۔ اس سے بھلائی ہی کی توقع ہوسکتی ہے۔
۷۳۔ اس سے شر و گزند کا کوئی اندیشہ نہیں ہوتا۔
۷۴۔ جس وقت ذکرِ خدا سے غافل نظر آئے تو بھی ذکر کرنے والوں میں لکھا جاتا ہے چونکہ دِل غافل نہیں۔
۷۵۔ جب ذکر کرنے والوں میں ہوتا ہے تو ظاہر ہی ہے اسے غفلت والوں میں شمار نہیں کیا جاتا۔
۷۶۔ جو اس پر ظلم کرتا ہے اُس سے درگزر کر جاتا ہے۔
۷۷۔ جو اسے محروم کرتا ہے اس کو عطا کرتا ہے۔
۷۸۔ جو اس سے قطع تعلق کرتا ہے یہ اس سے وصل کر کے ملتا ہے۔
۷۹۔ بیہودہ گفتگو، گالم گلوچ، فحش و بکواس و قبیح باتیں اُس کے قریب نہیں آتی۔
۸۰۔ اُس کی باتیں نرمی کے ساتھ۔
۸۱۔ اُس کی بُرائیاں ناپید ہیں۔
۸۲۔ اُس کی اچھائیاں نُمایاں ہیں۔
۸۳۔ اُس کی خوبیاں اُبھر کر سامنے آتی ہیں۔
۸۴۔ بُرائیاں اُس سے پیچھے رہ جاتی ہیں۔
۸۵۔ مصیبت کے جھٹکوں میں حلم و وقار کا پہاڑ۔
۸۶۔ سختیوں پر صابر۔
۸۷۔ خوشحالی میں شاکر۔
۸۸۔ وہ جس کا دُشمن بھی ہو اُسکے خلاف بے جا زیادتی نہیں کرتا۔
۸۹۔ وہ جس سے مُحبّت کرتا ہے اُسکی خاطر بھی کوئی گناہ نہیں کرتا۔
۹۰۔ قبل اسکے کہ اُس کی کسی بات کے خلاف گواہی کی ضرورت پڑے وہ خود ہی حق کا اعتراف کر لیتا ہے۔

۹۱۔ امانت کو ضائع نہیں کرتا۔
۹۲۔ جو اُسے یاد دلایا گیا ہے اُسے فراموش نہیں کرتا۔
۹۳۔ دوسروں کو بُرے ناموں سے یاد نہیں کرتا۔
۹۴۔ ہمسایوں کو تنگ اور اذیّت نہیں کرتا۔
۹۵۔ دوسروں کی مصیبتوں پر خوش نہیں ہوتا۔
۹۶۔ باطل میں داخل نہیں ہوتا۔
۹۷۔ حق سے باہر نہیں نکلتا۔
۹۸۔ اگر چپ ہوتا ہے تو اپنی خاموشی سے اس کا دِل نہیں بجھتا۔
۹۹۔ جب ہنستا ہے تو آواز بلند نہیں ہوتی۔
۱۰۰۔ اگر اُس پر زیادتی کی جائے تو سہ لیتا ہے تاکہ اللہ ہی اُس کا انتقام لے۔
۱۰۱۔ اُس کا نفس اُس کے ہاتھوں مشقت میں مبتلا ہے۔
۱۰۲۔ دوسرے لوگ اُس سے امن و راحت میں ہیں۔
۱۰۳۔ اس نے آخرت کی خاطر اپنے آپ کو زحمتوں میں ڈالا۔
۱۰۴۔ لوگوں کو اپنے آپ کے شر سے راحت میں رکھا ہے۔
۱۰۵۔ جن سے دوری اختیار کرتا ہے تو یہ زُہد و پرہیزگاری کیلئے ہوتی ہے۔
۱۰۶۔ وہ جن سے قریب ہوتا ہے تو یہ خوش خُلقی کی بنا پر ہے۔
۱۰۷۔ جو اس سے قریب ہوتا ہے تو یہ رحم دِلی کی وجہ سے ہے۔
۱۰۸۔ وہ کسی سے غُرور و تکبّر کی وجہ سے دُور نہیں ہوتا۔
۱۰۹۔ وہ کسی سے فریب اور مکر کی بناء پر میل جول نہیں رکھتا۔
۱۱۰۔ موثر نصیحتیں اُن کی طبیعتوں پر اثر کیا کرتی ہیں۔

(نہج البلاغہ، خطبہ متقین، ترجمہ مفتی جعفر حُسین صاحب : خطبہ ۱۹۱، ترجمہ علّامہ ذیشان حیدر جوادی: خطبہ ۱۹۳)

اِسۡمَعۡ وَافۡهَمۡ

ابھی بھی وقت ہے، دوڑو، جلدی کرو!

سُن اور سمجھ

''ابھی شانے ہلائے جارہے ہیں، پھر شانے ہلائے جانے کا کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔ موت کی تلوار ہر وقت اور ہر لمحے ہر کسی پر لٹک رہی ہے۔ اِس سے پہلے کہ موت ہم سے ہمارے سارے اختیارات چھین لے، سنجیدگی کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی حقیقی بندگی میں چلے آئیں، فضول کاموں اور گناہوں سے آلودہ زندگی کو خیر باد کہہ دیں۔ دنیا کی زندگی سوائے دھوکے اور فریب کے کچھ بھی نہیں۔ ہر لمحے اپنے دل و ذہن میں اللہ تعالیٰ کا خوف طاری رکھیں کیونکہ سب سے زیادہ عقلمند و دانا ترین شخص وہ ہے جو اپنے دل میں ہر وقت اور ہر لمحے اللہ کا ہی خوف رکھتا ہے۔'' ہم سب کے مرحومین بھی یہی کہہ رہے ہیں کہ **بہترین توشۂ آخرت ''تقویٰ الٰہی'' ہے۔**

قرآنِ مجید جو علم کا سرچشمہ ہے اُسے ترجمے اور غور و فکر کے ساتھ پڑھتے رہا کریں۔

تعلیماتِ معصومین علیہم السلام سے محبت کریں اور اسے اپنی زندگیوں میں نافذ کریں۔

امام علی علیہ السلام نے فرمایا: لَا خَیۡرَ فِی عِبادَةٍ لیسَ فیها تَفَقُّهٌ. و لَا خَیۡرَ فی عِلۡمٍ لیسَ فیهِ تَفکُّرٌ. و لَا خَیۡرَ فی قِراءَةٍ لیسَ فیها تَدَبُّرٌ (تحف العقول)

اس عبادت میں کوئی خیر نہیں جو اچھی طرح سمجھ کر نہ ہو، اس علم میں کوئی خیر نہیں جس میں غور و فکر نہ ہو، اس قرأت میں کوئی خیر نہیں جس میں تدبّر نہ ہو۔

حدیثِ قدسی ہے: ''راحت اور سکون کو اللہ تعالیٰ نے جنّت میں چھپا رکھا ہے مگر نادان لوگ اِسے دنیا میں تلاش کرتے ہیں۔'' (مواعظ العددیہ، مشکینی، ص ۳۰۹)

التماسِ دُعا برائے تمام مرحوم مومنین و مومنات